مَا اٰتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ فَانْتَھُوْا۔

رسول اللہ ﷺ جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو، اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ۔

جامع ترمذی شریف

مترجم اردو مع مختصر شرح

تالیف

امام ابو عیسٰی محمد بن عیسٰی ترمذیؒ

مترجم

مولانا ناظم الدین

جلد اول ○ حصہ اول

ابواب الطہارت — ابواب الصّلوٰۃ

ابواب الوتر — ابواب الجمعۃ

ابواب السفر

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸۔اردو بازار لاہور ○ پاکستان

مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

اللہ کے رسول جو کچھ تم کو دیں، اسکو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

جامع ترمذی شریف مترجم

جلد اوّل

تالیف: امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی

مترجم: مولانا ناظم الدّین مدظلہ

شرح: مولانا عبدالروف علوی حفظہ اللہ استاذ جامعہ عثمانیہ

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸- اردو بازار ٥ لاہور ٥ پاکستان

Ph:7211788-7231788

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب: ______ جامع ترمذی شریف

تالیف: ______ امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی

مترجم: ______ مولانا ناظم الدین

نظرِ ثانی: ______ حافظ محبوب احمد خان

طابع: ______ خالد مقبول

مطبع .... زاہد بشیر

ملنے کے پتے

مکتبہ رحمانیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7224228

مکتبہ علوم اسلامیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7221395

مکتبہ جویریہ 18 اردو بازار لاہور 7211788

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

دورِ جدید میں دینی علوم واحکام سے آگاہی کے لئے اُمت کے لئے علماء وصلحاء نے جس قدر تحریری کاوش ومحنت کی ہے اس کی مثال قدیم ادوار میں ملنا مشکل ہے مگر یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ متقدمین اور ائمہ حدیث نے جس قدر بھی سعی کی' اس میں تعلیمات وسنن نبوی ﷺ کی تحقیق اوراس کے لئے خوب تر انداز اُن کا طرۂ امتیاز رہا۔''جامع ترمذی'' بھی امام الحدیث امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ کی انہی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔اس کتاب میں صحیح احادیث کے انتخاب کو جدید انداز میں جمع کیا گیا ہے۔اسی وجہ سے''صحاح ستہ'' میں اسے ایک منفرد مقام حاصل ہے۔علاوہ ازیں اس میں احادیث کو فقہی ابواب کی ترتیب پر جمع کیا گیا ہے جس سے عام قارئین اور علماء کے لئے اس کتاب کی افادیت دوچند ہوگئی ہے۔ ماضی قریب میں خصوصاً قیامِ پاکستان کے بعد عربی کتب کے اردو تراجم کا ایک مفید سلسلہ شروع ہوااور اس کے ساتھ ہی کمپیوٹر ٹیکنالوجی کے آجانے سے پبلشرز حضرات نے بھی تراجم کی طرف رغبت کا مظاہرہ کیا۔لیکن اکثر پرانے تراجم ہی کو کمپیوٹر پر بعینہٖ نقل کرلیا گیا جس کی وجہ سے آج کا قاری کئی الفاظ کے متروک ہوجانے کی وجہ سے شش وپنج میں مبتلاء ہوجاتا ہے۔

''مکتبۃ العلم'' نے اس ضرورت کا احساس کرتے ہوئے مولانا ناظم الدین مدنی سے گذارش کی کہ دورِ جدید کے تقاضوں سے ہم آہنگ جامع ترمذی شریف کا اردو ترجمہ تحریر فرمائیں۔انہوں نے ہمارے اصرار پر ترجمہ کا کام کیا اور اکثر مقامات پر تشریحات کے ذریعہ احادیث کے مفہوم کو فقہائے کرامؒ کے اقوالات کی روشنی میں واضح کیا۔''مکتبۃ العلم'' لاہور دینی کتب کو خوبصورت انداز میں شائع کرنے میں اللہ کے فضل وکرم سے ایک خاص مقام کا حامل ہے اسی وجہ سے ہم نے''ترمذی شریف'' کی تیاری میں بھی پہلے سے زیادہ جانفشانی اور احتیاط سے کام لیااور ان امور کو بطورِ خاص پیش نظر رکھا:

(۱) ترجمہ کو نقل در نقل نہ (کمپوز) کروایا جائے بلکہ نیا ترجمہ کروایا جائے (۲) پرانے نسخے میں کتابت کی اغلاط کا ازالہ کیا جائے (۳) جن مقامات پر احادیث غلطی سے لکھنے سے رہ گئی تھیں یا ان کے نمبر درست نہیں تھے ان کو عربی نسخے سے تلاش کر کے کتاب میں شامل کیا گیا (۴) کتاب کو مارکیٹ میں موجود سب سے بہتر اردو پروگرام پر شائع کرنے کی کوشش کی گئی (۵) کتاب کمپیوٹر پر کروانے سے پہلے ایک نامور عالم سے نظر ثانی کروائی گئی تاکہ اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو دور ہوجائے (۶) پروف ریڈنگ

کے سلسلے میں حتی المقدور انتہائی احتیاط سے کام لیا گیا (۷) کتاب کی کمپوزنگ سے لے کر طباعت تک کے مراحل میں بہترین معیار کی جستجو کی گئی۔ ان سب احتیاطوں کے باوجود انسان بہرحال لغزش سے مبرا نہیں اس وجہ سے اگر کوئی غلطی ہو تو اس کی نشاندہی[1] ضرور کریں، ان شاء اللہ اس کو فوراً اگلے ایڈیشن میں دور کر دیا جائے گا۔ اس کتاب کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ بندہ کے والدین کو جنہوں نے مجھے قرآن وحدیث کے کام کی طرف رغبت دلائی بلکہ قدم قدم راہنمائی بھی فرمائی (جو الحمد للہ ہنوز جاری ہے) ان کو اپنی دعاؤں میں ضرور شامل کریں۔ اللہ جل جلالہ سے دعا ہے کہ اس کتاب کی تیاری میں دامے درمے سخنے شامل ہونے والے تمام احباب کو اللہ تعالیٰ قرآن وحدیث کے کام کی اور زیادہ توفیق ورغبت فرمائے۔ آمین

دُعاؤں کا طالب!

خالد مقبول

---

[1] الحمد للہ! قارئین کی طرف سے کافی حوصلہ میسر آئی اور بالخصوص فقہی شرح کو بے حد پسند کیا گیا۔ اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے جہاں کہیں تشنگی نظر آئی وہاں مزید شرح کر دی گئی ہے؛ جس کے لیے ہم جناب حافظ محبوب احمد خان حفظہ اللہ کے ازحد مشکور ہیں۔

عرضِ مترجم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ ''فن حدیث'' میں جامع ترمذی شریف کا ممتاز مقام ہے اور یہ کتاب ''فن حدیث'' کی منفرد نوعیت کی کتاب ہے جس میں تمام احادیث کو فقہی طرز پر جمع کیا گیا ہے۔ جامع ترمذی کے تراجم وقت کی ضرورت کے تحت مختلف جگہ اشاعت پذیر ہوئے لیکن اس کے باوجود جامع ترمذی کے جدید ترجمہ ومختصر شرح کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی۔ چنانچہ مکتبۃ العلم کے مدیر جناب خالد مقبول صاحب نے اس مقصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا ارادہ کیا اور اس کے لئے خالد مقبول صاحب نے مولانا عبدالرشید ارشدؔ صاحب مدیر مکتبہ رشیدیہ لاہور کو توجہ دلائی تو مولانا عبدالرشید ارشد مدظلہم نے راقم کو اس کام کی طرف متوجہ کیا لیکن میرے جیسے ہیچمدان اور علم وعمل کے کورے آدمی کے لئے یہ کام خاصا مشکل تھا لیکن مولانا عبدالرشید ارشد صاحب کے پیہم اصرار پر راقم آثم نے صحاح ستہ کی اہم کتاب جامع ترمذی شریف کا ترجمہ کرنے کی ٹھان لی۔ نیز اس خیال نے ارادے کو تقویت دی کہ اس طرح ترمذی شریف کا دوبارہ لفظ بہ لفظ مطالعہ کی سعادت حاصل ہوگی اور یہ راقم آثم کے لئے اُخروی کامیابی کا سبب ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے کرم وفضل اور مولانا عبدالرشید ارشدؔ صاحب کی رہنمائی اور والد محترم مولانا محمد دین پوڑ کی دعاؤں سے جامع ترمذی کے ترجمہ کا کام مکمل ہوا۔ نیز جناب خالد مقبول صاحب نے اس کتاب میں ''خلاصۃ الباب'' کا اضافہ کروا کے اس کو اور بھی مؤثر بنا دیا ہے۔ احقر نے جن اساتذہ سے علوم اسلامیہ کا فیض حاصل کیا ہے ان میں شیخ الحدیث مولانا عبدالمالک فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور، مولانا عبدالرحمٰن ہزاروی فاضل دیوبند، مولانا منہاج الدین فاضل دیوبند، مولانا فتح محمد، مولانا حافظ محبوب الٰہی، مولانا قاری نور محمد فاضل جامع امدادیہ فیصل آباد، مولانا عبدالستار افغانی فاضل جامع امدادیہ فیصل آباد، مولانا قاری عبدالجبار عابد، مولانا حافظ محمد ارشد، مولانا سیف الرحمٰن، مولانا سید شبیر احمد، مولانا محمد رفیق، مولانا عبدالقیوم فاضل بنوری ٹاؤن کراچی، پروفیسر محمد علی غوری اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد، مولانا قاری شبیر احمد فاضل جامع امدادیہ، سیّد عبدالعزیز شگری اور دیگر اساتذہ شامل ہیں۔ نیز ابتدائی رہنمائی میں جناب استاذِ مکرم غلام فرید صابر صاحب (چک ۴۴۶ ج۔ب ضلع جھنگ) چوہدری سید محمد بن راج محمد بن فقیر محمد پوڑ، والد محترم مولانا محمد دین پوڑ، علامہ طالب حسین مجددی، چوہدری نور حسین بن راج محمد بن دارا، چوہدری حافظ محمد بشیر، چوہدری محمد شریف، حافظ محمد حنیف اسد، والدہ محترمہ اور اقرباء کا اہم کردار ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی کوششوں کو قبول فرمائے۔ اس کتاب میں جہاں تک ظاہری

خوبیوں کا تعلق ہے وہ مکتبۃ العلم کے مدیر خالد مقبول کے خلوص اور دریا دلی کی مرہون ہے اور ترجمہ کی معنوی خوبیوں کا نہ مجھے دعویٰ ہے اور نہ میں اس میدان کا آدمی تھا لیکن مولانا عبدالرشید ارشدؔ اور خالد مقبولؔ صاحب نے خلوص سے یہاں لا کھڑا کر دیا اور اللہ تعالیٰ کی توفیق و دستگیری سے بات بن گئی۔ اس لئے اس عنوان سے جو خوبی ہو وہ اللہ تعالیٰ کی عنایت اور میرے اساتذہ و والدین کی دعاؤں کا فیضان ہوگا جنہوں نے مجھے اپنی محبتوں سے سرفراز فرمایا اور جو خامیاں اور نقائص ہوں گے ان کا میں خود ذمہ دار ہوں اور اہل کرم سے عفوو درگزر کی اُمید رکھتا ہوں۔ احادیث مبارکہ کے ترجمہ میں بہت سے تراجم، شروح، فقہ کی کتابوں اور دیگر احادیث کی کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے اور ترجمہ میں غیر معمولی احتیاط سے کام لیا گیا ہے لیکن پھر بھی کچھ نہ کچھ غلطی کا ہو جانا خارج از امکان نہیں۔ اس لئے قارئین کرام سے گذارش ہے کہ جہاں کوئی غلطی نظر آئے تو اس سے راقم الحروف یا کتاب کے پبلشر ''مکتبۃ العلم اردو بازار لاہور'' کو مطلع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اس حقیر علمی خدمت کو قبول فرما کر اپنی مرضیات کی پابندی کی توفیق عطا فرمائے اور نافع خلائق بنائے۔ آمین

☆ ☆ ☆

مترجم ناظم الدین مدنی بن مولانا محمد دین سے شیخ الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ تک سلسلۂ سند

مولانا عبدالرشید ارشد کی وساطت سے ۸ ستمبر ۲۰۰۲ء بروز اتوار بعد نماز مغرب مترجم (ناظم الدین) کو حضرت مولانا عبدالرحمٰن اشرفی شیخ الحدیث جامع اشرفیہ لاہور نے حدیث کی اجازت عطا فرمائی اور دعاؤں سے نوازا۔

۱: ناظم الدین مدنی بن مولانامحمد دین عن شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن اشرفی عن مولانا حسین احمد مدنیؒ عن شیخ الهند علامه محمود الحسنؒ الدیوبندی عن شیخ الحجة العارف محمد قاسم النانوتویؒ عن شیخ المحدّث عبدالغنی المجددی الدهلویؒ عن شیخ المحدّث محمد اسحاق الدهلویؒ عن المحدّث الحجة شاه عبدالعزیزؒ عن الامام شاه ولی الله محدّث دهلویؒ

۲: ناظم الدین مدنی بن مولانامحمد دین عن شیخ الحدیث مولانا عبد المالک عن شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس الکاندهلویؒ عن شیخ المشائخ علامة محمد انور شاه الکشمیریؒ عن شیخ الهند علامه محمود الحسنؒ الدیوبندی عن شیخ الحجة العارف محمد قاسم النانوتویؒ عن شیخ المحدّث عبدالغنی المجددی الدهلویؒ عن شیخ المحدّث محمد اسحاق الدهلویؒ عن المحدّث الحجة شاه عبدالعزیزؒ عن الامام شاه ولی الله محدّث دهلویؒ

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ سے آگے سند معروف ہے۔

دعاؤں کا طالب! *ناظم الدین مدنی*

متوطن: موضع لسانہ ضلع پونچھ مقبوضہ جموں وکشمیر...... حال: کشمیر کالونی گجرآباد چک ۲۴۴ ج۔ب
تحصیل و ضلع جھنگ

خطیب جامع مسجد کریسنٹ ہاسٹل...... گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائنز لاہور

عنوان	صفحہ
عرض ناشر	۳
عرض مترجم	۵
فتح باب از عبدالرشید ارشد	۲۹
حالات امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ	۴۳
ابواب طہارت	۴۷
۱: کوئی نماز بغیر طہارت کے قبول نہیں ہوتی	
۲: طہارت کی فضیلت	
۳: طہارت نماز کی کنجی ہے	۴۸
۴: بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت کیا کہا جائے؟	۴۹
۵: بیت الخلاء سے نکلتے وقت کیا کہے؟	. .
۶: قضائے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ رخ ہونے کی مخالفت	
۷: قبلہ کی طرف رخ کرنے میں رخصت	۵۱
۸: کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی ممانعت	۵۲
۹: کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی رخصت	۵۳
۱۰: قضائے حاجت کے وقت پردہ کرنا	
۱۱: داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے کی کراہت	۵۴
۱۲: پتھروں سے استنجا کرنا	
۱۳: دو پتھروں سے استنجا کرنا	۵۵
۱۴: ان چیزوں کے بارے میں جن سے استنجا کرنا مکروہ ہے	۵۶
۱۵: پانی سے استنجا کرنا	۵۷
۱۶: نبیؐ جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو دور تشریف لے جاتے	
۱۷: غسل خانے میں پیشاب کرنا مکروہ ہے	۵۸
۱۸: مسواک کے بارے میں	
۱۹: نیند سے بیداری پر ہاتھ دھونا	۶۰
۲۰: وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا	۶۱
۲۱: کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنا	۶۲
۲۲: کلی کرنا اور ایک ہاتھ سے ناک میں پانی ڈالنا	۶۳
۲۳: داڑھی کا خلال کے بارے میں	۶۴
۲۴: سر کا مسح آگے سے پیچھے کی جانب کرنا	۶۵
۲۵: سر کا مسح پچھلے حصہ سے شروع کرنا	
۲۶: سر کا مسح ایک مرتبہ کرنا	۶۶
۲۷: سر کے مسح کیلئے نیا پانی لینا	
۲۸: کان کے باہر اور اندر کا مسح	۶۷
۲۹: دونوں کان سر کے حکم میں داخل ہیں	
۳۰: انگلیوں کے خلال کرنا	۶۸
۳۱: ہلاکت ہے ان ایڑیوں کیلئے جو خشک رہ جائیں	۶۹
۳۲: وضو میں ایک ایک مرتبہ اعضاء کو دھونا	۷۰
۳۳: اعضائے وضو کو دو دو مرتبہ دھونا	۷۱
۳۴: وضو کے اعضاء کو تین تین مرتبہ دھونا	
۳۵: اعضائے وضو کو ایک دو اور تین مرتبہ دھونا	
۳۶: وضو میں بعض اعضاء دو مرتبہ اور بعض تین مرتبہ دھونا	
۳۷: نبی ﷺ کے وضو کے متعلق کہ کیسا تھا؟	۷۲
۳۸: وضو کے بعد ازار پر پانی چھڑکنا	۷۳
۳۹: وضو مکمل کرنا	
۴۰: وضو کے بعد رومال استعمال کرنا	۷۴
۴۱: وضو کے بعد کیا پڑھا جائے	۷۵
۴۲: ایک مد سے وضو کرنا	۷۶
۴۳: وضو میں اسراف مکروہ ہے	
۴۴: ہر نماز کیلئے وضو کرنا	۷۷
۴۵: نبی ﷺ ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھتے تھے	۷۸
۴۶: مرد اور عورت کے ایک برتن میں وضو کرنا	۷۹
۴۷: عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے استعمال کی کراہت	
۴۸: جنبی عورت کے نہائے ہوئے بقیہ پانی سے وضو کے جواز میں	۸۰
۴۹: پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی	
۵۰: اسی کے متعلق دوسرا باب	۸۱
۵۱: رکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ہے	
۵۲: دریا کا پانی پاک ہونا	۸۲
۵۳: پیشاب سے بہت زیادہ احتیاط کرنا	۸۳
۵۴: شیر خوار بچہ کے پیشاب پر پانی چھڑکنا کافی ہے	
۵۵: جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب	۸۴
۵۶: ہوا کے خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے	۸۵
۵۷: نیند سے وضو	۸۶
۵۸: آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو	۸۷
۵۹: آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا	۸۹
۶۰: اونٹ کا گوشت کھانے پر وضو ہے	
۶۱: ذکر کے چھونے سے وضو ہے	۹۰
۶۲: ذکر کو چھونے سے وضو کرنا	۹۱
۶۳: بوسہ سے وضو نہیں ٹوٹتا	

عنوان	صفحہ
۶۴: قے اور نکسیر سے وضو کا حکم	۹۲
۶۵: نبیذ سے وضو کے بارے میں	۹۳
۶۶: دودھ پی کر کلی کرنا	۹۴
۶۷: بغیر وضو سلام کا جواب دینا مکروہ ہے	
۶۸: کتے کے جھوٹے کے بارے میں	۹۵
۶۹: بلی کے جوٹھے کے بارے میں	
۷۰: موزوں پر مسح کرنا	۹۶
۷۱: مسافر اور مقیم کیلئے مسح کرنا	۹۸
۷۲: موزوں کے اوپر اور نیچے مسح کرنا	۹۹
۷۳: موزوں کے اوپر مسح کرنا	
۷۴: جوربین اور نعلین پر مسح کرنا	۱۰۰
۷۵: جوربین اور عمامہ پر مسح کرنا	
۷۶: غسل جنابت کے بارے میں	۱۰۲
۷۷: کیا عورت غسل کے وقت چوٹی کھولے گی؟	
۷۸: ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہے	۱۰۳
۷۹: غسل کے بعد وضو	
۸۰: جب دو شرمگاہیں آپس میں مل جائیں تو غسل واجب ہوتا ہے	۱۰۴
۸۱: منی نکلنے سے غسل فرض ہوتا ہے	
۸۲: آدمی نیند سے بیدار ہو اور وہ اپنے کپڑوں میں تری دیکھے	۱۰۵
۸۳: منی اور مذی کے بارے میں	۱۰۶
۸۴: مذی کے بارے میں جب وہ کپڑے پر لگ جائے	۱۰۷
۸۵: منی کے بارے میں جب وہ کپڑے پر لگ جائے	
۸۶: جنبی کے بغیر غسل کیے سونا	۱۰۸
۸۷: جنبی جب سونے کا ارادہ کرے تو وضو کرے	۱۰۹
۸۸: جنبی سے مصافحہ	
۸۹: عورت جو خواب میں مرد کی طرح دیکھے	۱۱۰
۹۰: مرد کا غسل کے بعد عورت کے جسم سے گرمی حاصل کرنا	
۹۱: پانی نہ ملنے کی صورت میں جنبی تیمم کرے	۱۱۱
۹۲: مستحاضہ کے بارے میں	
۹۳: مستحاضہ ہر نماز کیلئے وضو کرے	۱۱۲
۹۴: مستحاضہ ایک غسل سے دو نمازیں پڑھ لیا کرے	۱۱۳
۹۵: مستحاضہ ہر نماز کیلئے غسل کرے	۱۱۵
۹۶: حائضہ عورت نمازوں کی قضا نہ کرے	۱۱۶
۹۷: جنبی اور حائضہ قرآن نہ پڑھے	

عنوان	صفحہ
۹۸: حائضہ عورت سے مباشرت کے بارے میں	۱۱۷
۹۹: جنبی اور حائضہ کے ساتھ کھانے اور اُن کا جھوٹے	
۱۰۰: حائضہ کوئی چیز مسجد سے لے سکتی ہے	۱۱۸
۱۰۱: حائضہ سے صحبت کی حرمت	۱۱۹
۱۰۲: اس کے کفارے کے بارے میں	
۱۰۳: کپڑے سے حیض کا خون دھونا	۱۲۰
۱۰۴: عورتوں کے نفاس کی کتنی مدت ہے؟	
۱۰۵: کئی بیویوں سے صحبت کے بعد آخر میں ایک ہی غسل کرنا	۱۲۱
۱۰۶: اگر آدمی دوبارہ صحبت کا ارادہ کرے تو وضو کرلے	۱۲۲
۱۰۷: اگر نماز کی اقامت ہو جائے اور تم میں سے کسی کو تقاضائے حاجت ہو تو پہلے بیت الخلاء جائے	
۱۰۸: گردِ راہ دھونا	۱۲۳
۱۰۹: تیمم کے بارے میں	۱۲۴
۱۱۰: اگر کوئی شخص جنبی نہ ہو تو ہر حالت میں قرآن پڑھ سکتا ہے	۱۲۵
۱۱۱: وہ زمین جس میں پیشاب کیا گیا ہو	۱۲۶
نماز کے ابواب	۱۲۷
۱۱۲: نماز کے اوقات	
۱۱۳: اسی سے متعلق	۱۲۸
۱۱۴: فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنا	۱۳۰
۱۱۵: فجر کی نماز روشنی میں پڑھنا	
۱۱۶: ظہر میں تعجیل	۱۳۱
۱۱۷: سخت گرمی میں ظہر کی نماز دیر سے پڑھنا	۱۳۲
۱۱۸: عصر کی نماز جلدی پڑھنا	۱۳۳
۱۱۹: عصر کی نماز میں تاخیر	۱۳۴
۱۲۰: مغرب کے وقت کے بارے میں	
۱۲۱: عشاء کی نماز کا وقت	۱۳۵
۱۲۲: عشاء کی نماز میں تاخیر	۱۳۶
۱۲۳: عشاء سے پہلے سونا اور بعد میں باتیں کرنا مکروہ ہے	
۱۲۴: عشاء کے بعد گفتگو	۱۳۷
۱۲۵: اوّل وقت کی فضیلت	۱۳۸
۱۲۶: عصر کی نماز بھول جانا	۱۳۹
۱۲۷: جلدی نماز پڑھنا جب امام تاخیر کرے	
۱۲۸: سو جانے کے سبب نماز چھوٹ جانا	۱۴۰
۱۲۹: اس شخص کے بارے میں جو نماز بھول جائے	

عنوان	صفحہ
۱۳۰: جس کی اکثر نمازیں فوت ہو جائیں تو کس نماز سے ابتدا کرے	۱۴۱
۱۳۱: عصر کی نماز وسطیٰ ہونا	۱۴۲
۱۳۲: عصر اور فجر کے بعد نماز پڑھنا مکروہ ہے	۱۴۳
۱۳۳: عصر کے بعد نماز پڑھنا	۱۴۵
۱۳۴: مغرب سے پہلے نماز پڑھنا	۱۴۶
۱۳۵: اس شخص کے متعلق جو غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت پڑھ سکتا ہے	۱۴۷
۱۳۶: دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا	
۱۳۷: اذان کی ابتداء کے بارے میں	۱۴۸
۱۳۸: اذان میں ترجیع کے بارے میں	۱۵۰
۱۳۹: تکبیر کے ایک ایک بار کہنا	
۱۴۰: اقامت دو دو بار کہنا	۱۵۱
۱۴۱: اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنا	
۱۴۲: اذان دیتے ہوئے کان میں انگلی ڈالنا	۱۵۲
۱۴۳: فجر کی اذان میں تثویب	۱۵۳
۱۴۴: جو اذان کہے وہی تکبیر کہے	۱۵۴
۱۴۵: بے وضو اذان دینا مکروہ ہے	
۱۴۶: امام اقامت کا زیادہ حق رکھتا ہے	۱۵۵
۱۴۷: رات کو اذان دینا	
۱۴۸: اذان کے بعد مسجد سے باہر نکلنا مکروہ ہے	۱۵۷
۱۴۹: سفر میں اذان کے بارے میں	۱۵۸
۱۵۰: اذان کی فضیلت کے بارے میں	
۱۵۱: امام ضامن ہے اور مؤذن امانت دار ہے	۱۵۹
۱۵۲: جب مؤذن اذان دے تو سننے والا کیا کہے	
۱۵۳: مؤذن کا اذان پر اجرت لینا مکروہ ہے	۱۶۰
۱۵۴: جب مؤذن اذان دے تو سننے والا کیا دعا پڑھے	
۱۵۵: اسی سے متعلق	۱۶۱
۱۵۶: اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا رد نہیں کی جاتی	
۱۵۷: اللہ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں	۱۶۲
۱۵۸: پانچ نمازوں کی فضیلت کے بارے میں	
۱۵۹: جماعت کی فضیلت کے بارے میں	
۱۶۰: جو شخص اذان سنے اور اس کا جواب نہ دے	۱۶۳
۱۶۱: جو آدمی اکیلا نماز پڑھ چکا ہو پھر جماعت پائے	۱۶۴
۱۶۲: مسجد میں دوسری جماعت کے بارے میں	۱۶۵
۱۶۳: عشاء اور فجر کی نماز باجماعت پڑھنے کی فضیلت	۱۶۶
۱۶۴: پہلی صف کی فضیلت کے بارے میں	
۱۶۵: صفوں کو سیدھا کرنا	۱۶۷
۱۶۶: نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ تم میں سے عقلمند میرے قریب رہا کریں	۱۶۸
۱۶۷: ستونوں کے درمیان صف بنانا مکروہ ہے	
۱۶۸: صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنا	۱۶۹
۱۶۹: جس کے ساتھ نماز پڑھنے والا ایک ہی آدمی ہو	۱۷۰
۱۷۰: جس کے ساتھ نماز پڑھنے کیلئے دو آدمی ہوں	۱۷۱
۱۷۱: جو امامت کرے مردوں اور عورتوں کی	
۱۷۲: امامت کا کون زیادہ حق دار ہے	۱۷۲
۱۷۳: اگر کوئی امامت کرے تو قرأت میں تخفیف کرے	۱۷۳
۱۷۴: نماز کی تحریم و تحلیل	۱۷۴
۱۷۵: تکبیر کے وقت انگلیاں کھلی رکھی جائیں	۱۷۵
۱۷۶: تکبیر اولیٰ کی فضیلت	
۱۷۷: نماز شروع کرتے وقت کیا پڑھے	۱۷۶
۱۷۸: بسم اللہ کو زور سے نہ پڑھنا	۱۷۷
۱۷۹: بسم اللہ کو بلند آواز سے پڑھنا	۱۷۸
۱۸۰: الحمد للہ رب العالمین سے قرأت شروع کرنا	
۱۸۱: سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی	۱۷۹
۱۸۲: آمین کہنا	۱۸۰
۱۸۳: آمین کی فضیلت کے بارے میں	۱۸۱
۱۸۴: نماز میں دو مرتبہ خاموشی اختیار کرنا	
۱۸۵: نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا جائے	۱۸۲
۱۸۶: رکوع اور سجدہ کرتے ہوئے تکبیر کہنا	
۱۸۷: رکوع کرتے وقت دونوں ہاتھ اٹھانا	۱۸۳
۱۸۸: رکوع میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا	۱۸۴
۱۸۹: رکوع میں دونوں ہاتھوں کو پسلیوں سے دور رکھنا	۱۸۵
۱۹۰: رکوع اور سجود میں تسبیح کے بارے میں	
۱۹۱: جو رکوع اور سجود میں اپنی کمر سیدھی نہ کرے	
۱۹۲: رکوع اور سجدے میں تلاوت قرآن ممنوع ہے	۱۸۷
۱۹۳: جب رکوع سے سر اٹھائے تو کیا پڑھے؟	۱۸۸
۱۹۴: باب اسی سے متعلق	۱۸۹
۱۹۵: سجدے میں گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھے جائیں	
۱۹۶: اسی سے متعلق	۱۹۰

عنوان	صفحہ
۱۹۷: سجدہ پیشانی اور ناک پر کیا جاتا ہے	
۱۹۸: جب سجدہ کیا جائے تو چہرہ کہاں رکھا جائے	۱۹۱
۱۹۹: سجدہ سات اعضا پر ہوتا ہے	
۲۰۰: سجدے میں اعضاء کو الگ الگ رکھنا	
۲۰۱: سجدے میں اعتدال کے بارے میں	۱۹۲
۲۰۲: سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے اور پاؤں کھڑے رکھنا	۱۹۳
۲۰۳: جب رکوع یا سجدے سے اٹھے تو کمر سیدھی کرے	
۲۰۴: رکوع وسجود امام سے پہلے کرنا مکروہ ہے	۱۹۴
۲۰۵: دونوں سجدوں کے درمیان اقعاء مکروہ ہے	
۲۰۶: اقعاء کی اجازت کے بارے میں	۱۹۵
۲۰۷: دونوں سجدوں کے درمیان کیا پڑھے	
۲۰۸: سجدے میں سہارا لینا	۱۹۶
۲۰۹: سجدے سے کیسے اٹھا جائے؟	
۲۱۰: اسی سے متعلق	
۲۱۱: تشہد کے بارے میں	۱۹۷
۲۱۲: اسی کے متعلق	۱۹۸
۲۱۳: تشہد آہستہ پڑھنا	
۲۱۴: تشہد میں کیسے بیٹھا جائے	
۲۱۵: اسی سے متعلق	۱۹۹
۲۱۶: تشہد میں اشارے کے بارے میں	
۲۱۷: نماز میں سلام پھیرنا	۲۰۰
۲۱۸: اسی سے متعلق	
۲۱۹: سلام کو حذف کرنا سنت ہے	۲۰۱
۲۲۰: سلام پھیرنے کے بعد کیا کہے	
۲۲۱: نماز کے بعد (امام کے) دونوں جانب گھومنا	۲۰۳
۲۲۲: پوری نماز کی ترکیب کے متعلق	
۲۲۳: فجر کی نماز میں قرأت کے بارے میں	۲۰۶
۲۲۴: ظہر اور عصر میں قرأت کے بارے میں	۲۰۷
۲۲۵: مغرب میں قرأت کے بارے میں	۲۰۸
۲۲۶: عشاء میں قرأت کے بارے میں	۲۰۹
۲۲۷: امام کے پیچھے قرآن پڑھنا	
۲۲۸: اگر امام زور سے پڑھے تو مقتدی قرأت نہ کرے	۲۱۰
۲۲۹: جب مسجد میں داخل ہو تو کیا کہے؟	۲۱۴

عنوان	صفحہ
۲۳۰: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو دو رکعت نماز پڑھے	
۲۳۱: مقبرے اور حمام کے علاوہ پوری زمین مسجد ہے	۲۱۵
۲۳۲: مسجد بنانے کی فضیلت کے بارے میں	۲۱۶
۲۳۳: قبر کے پاس مسجد بنانا مکروہ ہے	
۲۳۴: مسجد میں سونا	۲۱۷
۲۳۵: مسجد میں خرید وفروخت کرنا، گم شدہ چیزوں کے متعلق پوچھ گچھ کرنا اور شعر پڑھنا مکروہ ہے	
۲۳۶: وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہو	۲۱۸
۲۳۷: مسجد قباء میں نماز پڑھنا	۲۱۹
۲۳۸: کونسی مسجد افضل ہے	
۲۳۹: مسجد کی طرف جانا	۲۲۰
۲۴۰: نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت کے متعلق	۲۲۱
۲۴۱: چٹائی پر نماز پڑھنا	
۲۴۲: بڑی چٹائی پر نماز پڑھنا	
۲۴۳: بچھونوں پر نماز پڑھنا	۲۲۲
۲۴۴: باغوں میں نماز پڑھنا	
۲۴۵: نمازی کے سترہ کے بارے میں	۲۲۳
۲۴۶: نمازی کے آگے سے گزرنا مکروہ ہے	
۲۴۷: نماز کسی چیز کے گزرنے سے نہیں ٹوٹتی	۲۲۴
۲۴۸: نماز کتے، گدھے اور عورت کے گزرنے کے علاوہ کسی چیز سے نہیں ٹوٹتی	
۲۴۹: ایک کپڑے میں نماز پڑھنا	۲۲۵
۲۵۰: قبلے کی ابتداء کے بارے میں	
۲۵۱: مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے	۲۲۶
۲۵۲: جو شخص اندھیرے میں قبلہ کی طرف منہ کئے بغیر نماز پڑھ لے	۲۲۷
۲۵۳: وہ چیز جس کی طرف یا جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے	۲۲۸
۲۵۴: بکریوں اور اونٹوں کے باڑہ میں نماز پڑھنا	۲۲۹
۲۵۵: سواری پر نماز پڑھنا اس کا رخ جدھر بھی ہو	
۲۵۶: سواری کی طرف نماز پڑھنے کے بارے میں	۲۳۰
۲۵۷: نماز کیلئے جماعت کھڑی ہو جائے اور کھانا حاضر ہو تو کھانا پہلے کھایا جائے	
۲۵۸: اونگھتے وقت نماز پڑھنا	۲۳۱
۲۵۹: جو آدمی کسی کی ملاقات کیلئے جائے وہ ان کی امامت نہ کرے	۲۳۲
۲۶۰: امام کا دعا کیلئے اپنے آپ کو مخصوص کرنا مکروہ ہے	

عنوان	صفحہ
۲۶۱: اس امام کے بارے میں جس کو مقتدی ناپسند کریں	۲۳۳
۲۶۲: اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو	۲۳۴
۲۶۳: اسی سے متعلق	۲۳۵
۲۶۴: دو رکعتوں کے بعد امام کا بھول کر کھڑے ہو جانا	۲۳۶
۲۶۵: قعدۂ اولیٰ کی مقدار کے بارے میں	۲۳۷
۲۶۶: نماز میں اشارہ کرنا	۲۳۸
۲۶۷: مردوں کیلئے تسبیح اور عورتوں کیلئے تصفیق کے متعلق	۲۳۹
۲۶۸: نماز میں جمائی لینا مکروہ ہے	
۲۶۹: بیٹھ کر نماز پڑھنے کا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے آدھا ثواب ہے	۲۴۰
۲۷۰: نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا	۲۴۱
۲۷۱: نبیؐ نے فرمایا جب میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز ہلکی کرتا ہوں	۲۴۲
۲۷۲: جوان عورت کی نماز بغیر چادر کے قبول نہیں ہوتی	
۲۷۳: نماز میں سدل مکروہ ہے	۲۴۳
۲۷۴: نماز میں کنکریاں ہٹانا مکروہ ہے	
۲۷۵: نماز میں پھونکیں مارنا مکروہ ہے	۲۴۴
۲۷۶: نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا منع ہے	۲۴۵
۲۷۷: بال باندھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے	
۲۷۸: نماز میں خشوع کے بارے میں	۲۴۶
۲۷۹: نماز میں پنجے میں پنجہ ڈالنا مکروہ ہے	
۲۸۰: نماز میں دیر تک قیام کرنا	۲۴۷
۲۸۱: رکوع اور سجدہ کی کثرت کے بارے میں	
۲۸۲: سانپ اور بچھو کو نماز میں مارنا	۲۴۸
۲۸۳: سلام سے پہلے سجدہ سہو کرنا	۲۴۹
۲۸۴: سلام اور کلام کے بعد سجدہ سہو کرنا	۲۵۰
۲۸۵: سجدہ سہو میں تشہد پڑھنا	۲۵۱
۲۸۶: جسے نماز میں کمی یا زیادتی کا شک ہو	۲۵۲
۲۸۷: ظہر و عصر میں دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دینا	۲۵۳
۲۸۸: جوتیاں پہن کر نماز پڑھنا	۲۵۵
۲۸۹: فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنے کے بارے میں	
۲۹۰: قنوت کو ترک کرنا	۲۵۶
۲۹۱: نماز میں جو چھینکے اس کے متعلق	
۲۹۲: نماز میں کلام منسوخ ہونا	۲۵۷
۲۹۳: توبہ کی نماز کے بارے میں	۲۵۸
۲۹۴: بچے کو نماز کا حکم کب دیا جائے	۲۵۸
۲۹۵: اگر تشہد کے بعد حدث ہو جائے	۲۵۹
۲۹۶: جب بارش ہو رہی ہو تو گھروں میں نماز پڑھنا جائز ہے	۲۶۰
۲۹۷: نماز کے بعد تسبیح کے بارے میں	
۲۹۸: کیچڑ اور بارش میں سواری پر نماز پڑھنا	۲۶۱
۲۹۹: نماز میں بہت کوشش اور تکلیف اٹھانا	
۳۰۰: قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا	۲۶۲
۳۰۱: جو دن اور رات میں بارہ رکعتیں پڑھے اس کی فضیلت	۲۶۳
۳۰۲: فجر کی دو سنتوں کی فضیلت کے متعلق	۲۶۴
۳۰۳: فجر کی سنتوں میں تخفیف کرنے اور قرأت کے متعلق	
۳۰۴: فجر کی سنتوں کے بعد گفتگو کرنا	
۳۰۵: طلوع فجر کے بعد دو سنتوں کے علاوہ کوئی نماز نہیں	۲۶۵
۳۰۶: فجر کی دو سنتوں کے بعد لیٹنا	
۳۰۷: جب نماز کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں	۲۶۶
۳۰۸: جس کی فجر کی سنتیں چھوٹ جائیں وہ فجر کے بعد پڑھ لے	۲۶۷
۳۰۹: فجر کی سنتیں اگر چھوٹ جائیں تو طلوع آفتاب کے بعد پڑھے	۲۶۸
۳۱۰: ظہر سے پہلے چار سنتیں پڑھنا	۲۶۹
۳۱۱: ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھنا	
۳۱۲: اسی سے متعلق	
۳۱۳: عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھنا	۲۷۰
۳۱۴: مغرب کے بعد دو رکعتوں اور قرأت کے بارے میں	۲۷۱
۳۱۵: مغرب کی سنتیں گھر پر پڑھنا	
۳۱۶: مغرب کے بعد چھ رکعت نفل کے ثواب کے بارے میں	۲۷۲
۳۱۷: عشاء کے بعد دو رکعت (سنت) پڑھنا	۲۷۳
۳۱۸: رات کی نماز دو دو رکعت ہے	
۳۱۹: رات کی نماز کی فضیلت کے بارے میں	
۳۲۰: نبی اکرم ﷺ کی رات کی نماز کی کیفیت کے بارے میں	۲۷۴
۳۲۱: اسی سے متعلق	۲۷۵
۳۲۲: اسی سے متعلق	
۳۲۳: اللہ تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر اترتا ہے	۲۷۶
۳۲۴: رات کو قرآن پڑھنا	
۳۲۵: نفل گھر میں پڑھنے کی فضیلت کے بارے میں	۲۷۷
وتر کے ابواب	۲۷۹
۳۲۶: وتر کی فضیلت کے بارے میں	

عنوان	صفحہ
۳۲۷: وتر فرض نہیں ہے	
۳۲۸: وتر سے پہلے سونا مکروہ ہے	۲۸۰
۳۲۹: وتر رات کے اوّل اور آخر دونوں وقتوں میں جائز ہے	
۳۳۰: وتر کی سات رکعتوں کے بارے میں	۲۸۱
۳۳۱: وتر کی پانچ رکعتوں کے بارے میں	
۳۳۲: وتر میں تین رکعتیں ہیں	۲۸۲
۳۳۳: وتر میں ایک رکعت پڑھنا	۲۸۳
۳۳۴: وتر کی نماز میں کیا پڑھے	
۳۳۵: وتر میں قنوت پڑھنا	۲۸۴
۳۳۶: جو شخص وتر پڑھنا بھول جائے یا وتر پڑھے بغیر سو جائے	۲۸۵
۳۳۷: صبح سے پہلے وتر پڑھنا	۲۸۶
۳۳۸: ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں	
۳۳۹: سواری پر وتر پڑھنا	۲۸۷
۳۴۰: چاشت کی نماز کے بارے میں	۲۸۹
۳۴۱: زوال کے وقت نماز پڑھنا	۲۹۰
۳۴۲: نماز حاجت کے بارے میں	۲۹۱
۳۴۳: استخارے کی نماز کے بارے میں	
۳۴۴: صلوۃ التسبیح کے بارے میں	۲۹۲
۳۴۵: نبی اکرم ﷺ پر کس طرح درود بھیجا جائے	۲۹۴
۳۴۶: درود کی فضیلت کے بارے میں	۲۹۵
جمعہ کے متعلق ابواب	۲۹۷
۳۴۷: جمعہ کے دن کی فضیلت	
۳۴۸: جمعہ کے وہ ساعت جس میں دعاء کی قبولیت کی امید ہے	
۳۴۹: جمعہ کے دن غسل کرنے کے بارے میں	۲۹۹
۳۵۰: جمعہ کے دن غسل کرنے کی فضیلت کے بارے میں	۳۰۰
۳۵۱: جمعہ کے دن وضو کرنے کے بارے میں	۳۰۱
۳۵۲: جمعہ کی نماز کے لیے جلدی جانے کے بارے میں	۳۰۲
۳۵۳: بغیر عذر جمعہ ترک کرنے کے بارے میں	
۳۵۴: کتنی دور سے جمعہ میں حاضر ہو	۳۰۳
۳۵۵: وقت جمعہ کے بارے میں	۳۰۴
۳۵۶: منبر پر خطبہ پڑھنے کے بارے میں	
۳۵۷: دونوں خطبوں کے درمیان میں بیٹھنے کے بارے میں	۳۰۵
۳۵۸: خطبہ مختصر پڑھنے کے بارے میں	
۳۵۹: منبر پر قرآن پڑھنا	

عنوان	صفحہ
۳۶۰: خطبہ دیتے وقت امام کی طرف منہ کرنا	۳۰۶
۳۶۱: دورانِ خطبہ آنے والا شخص دو رکعت پڑھے	
۳۶۲: کلام مکروہ ہے جب امام خطبہ پڑھتا ہو	۳۰۷
۳۶۳: جمعہ کے دن لوگوں کو پھلانگ کر آگے جانا مکروہ ہے	۳۰۸
۳۶۴: امام کے خطبہ کے دوران احتباء مکروہ ہے	
۳۶۵: منبر پر دعا کیلئے ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے	۳۰۹
۳۶۶: جمعہ کی اذان کے بارے میں	
۳۶۷: امام کے منبر سے اترنے کے بعد بات کرنے متعلق	
۳۶۸: جمعہ کی نماز میں قرأت کے بارے میں	
۳۶۹: جمعہ کے دن فجر کی نماز میں کیا پڑھا جائے	۳۶۱
۳۷۰: جمعہ سے پہلے اور بعد کی نماز کے بارے میں	
۳۷۱: جو جمعہ کی ایک رکعت کو پا سکے	۳۱۳
۳۷۲: جمعہ کے دن قیلولہ کے بارے میں	۳۱۴
۳۷۳: جو اونگھے تو وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر دوسری جگہ بیٹھ جائے	
۳۷۴: جمعہ کے دن سفر کرنا	
۳۷۵: جمعہ کے دن مسواک کرنے اور خوشبو لگانا	۳۱۵
عیدین کے ابواب	۳۱۷
۳۷۶: عید کی نماز کے لئے پیدل چلنا	
۳۷۷: عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھنا	
۳۷۸: عیدین کی نماز میں اذان اور اقامت نہیں ہوتی	
۳۷۹: عیدین کی نماز میں قراءت کے بارے میں	۳۱۸
۳۸۰: عیدین کی تکبیرات کے بارے میں	۳۱۹
۳۸۱: عیدین سے پہلے اور بعد کوئی نماز نہیں	۳۲۰
۳۸۲: عیدین کیلئے عورتوں کے نکلنا	۳۲۱
۳۸۳: نبی اکرم ﷺ عیدین کی نماز کے لئے ایک راستے سے جاتے اور دوسرے سے آتے	۳۲۲
۳۸۴: عید الفطر میں نماز عید سے پہلے کچھ کھا کر جانا چاہیے	
سفر کے ابواب	۳۲۴
۳۸۵: سفر میں قصر نماز پڑھنا	
۳۸۶: کتنی مدت تک نماز میں قصر کی جائے	۳۲۵
۳۸۷: سفر میں نفل نماز پڑھنا	۳۲۷
۳۸۸: دو نمازوں کو جمع کرنے کے بارے میں	۳۲۸
۳۸۹: نماز استسقاء کے بارے میں	۳۲۹
۳۹۰: سورج گرہن کی نماز کے بارے میں	۳۳۱

عنوان	صفحہ
۳۹۱: نماز کسوف میں قراءت کیسے کی جائے	۳۳۳
۳۹۲: خوف کے وقت نماز پڑھنا	۳۳۵
۳۹۳: قرآن کے سجدوں کے بارے میں	
۳۹۴: عورتوں کے مسجدوں میں جانا	۳۳۶
۳۹۵: مسجد میں تھوکنے کی کراہت کے بارے میں	
۳۹۶: سورۂ انشقاق اور سورۂ علق کے سجدوں کے بارے میں	
۳۹۷: سورہ نجم کے سجدہ کے بارے میں	
۳۹۸: اس بارے میں جو سورہ نجم میں سجدہ نہ کرے	
۳۹۹: سورہ ''صٓ'' کے سجدہ کے بارے میں	
۴۰۰: سورہ ''حج'' کے سجدہ کے بارے میں	
۴۰۱: قرآن کے سجدوں میں کیا پڑھے؟	
۴۰۲: جس کا رات کا وظیفہ رہ جائے تو وہ اسے دن میں پڑھ لے	
۴۰۳: جو شخص رکوع اور سجدے میں امام سے پہلے سر اٹھائے اسکے متعلق وعید	
۴۰۴: جو فرض نماز پڑھنے کے بعد لوگوں کی امامت کرے	
۴۰۵: گرمی یا سردی کی وجہ سے کپڑے پر سجدے کی اجازت کے متعلق	
۴۰۶: فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک مسجد میں بیٹھنا مستحب ہے	
۴۰۷: نماز میں اِدھر اُدھر توجہ کرنا	
۴۰۸: اگر کوئی شخص امام کو سجدے میں پائے تو کیا کرے	
۴۰۹: نماز کے وقت لوگوں کا کھڑے ہو کر امام کا انتظار کرنا مکروہ ہے	
۴۱۰: دعا سے پہلے اللہ کی حمد وثناء اور نبی ﷺ پر درود بھیجنا	
۴۱۱: مسجدوں میں خوشبو کرنا	
۴۱۲: نماز رات اور دن کی (یعنی نفل) دو دو رکعت ہے	
۴۱۳: نبی اکرم ﷺ دن میں کس طرح نوافل پڑھتے تھے	
۴۱۴: عورتوں کی چادر میں نماز پڑھنے کی کراہت کے بارے میں	
۴۱۵: اس عمل اور چلنا جو نفل نماز میں جائز ہے	
۴۱۶: ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا	
۴۱۷: مسجد کی طرف چلنے کی فضیلت اور قدموں کے ثواب کے بارے میں	
۴۱۸: مغرب کے بعد گھر میں نماز پڑھنا (نوافل) افضل ہے	
۴۱۹: جب کوئی شخص مسلمان ہو تو غسل کرے	
۴۲۰: بیت الخلاء جاتے وقت بسم اللہ پڑھے	
۴۲۱: اس امت کی نشانی کے بارے میں جو وضو اور سجدوں کی وجہ سے ہوگی قیامت کے دن	
۴۲۲: وضو دائیں طرف سے شروع کرنا مستحب ہے	
۴۲۳: وضو کے لئے کتنا پانی کافی ہے	۳۵۲
۴۲۴: دودھ پیتے بچے کے پیشاب پر پانی بہانا کافی ہے	
۴۲۵: جنبی اگر وضو کرلے تو اس کے لئے کھانے کی اجازت ہے	
۴۲۶: نماز کی فضیلت کے بارے میں	
۴۲۷: اسی سے متعلق	۳۵۳

باسمہٖ سبحانہ وتعالیٰ

فتح باب

عبدالرشید ارشدؔ

برصغیر پاک و ہند میں علم حدیث گو اسلام، صحابہؓ اور مسلمانوں کی آمد کے ساتھ ہی آ گیا تھا لیکن اس کی صحیح خدمت واشاعت کا دور حضرت مجدد الف ثانیؒ، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ اور امام المحدث شاہ ولی اللہ دہلویؒ اور ان کے خاندان کا دور ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے مشکوٰۃ شریف (انتخاب کتب احادیث) کی دو شرحیں لکھیں۔ ایک فارسی میں جو اَشعۃ اللمعات کے نام سے مشہور ہے اور متعدد مرتبہ شائع ہو چکی ہے۔ دوسری " لَمعات التنقیح " کے نام سے عربی میں، جو لاہور سے شائع ہونا شروع ہوئی لیکن مکمل نہ ہو سکی۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے حجاز جا کر حضرت شیخ ابو طاہر مدنیؒ سے حدیث پڑھی اور اجازت لی اور ہمارے برصغیر کے تمام مدارس میں یہی سند معروف ومشہور ہے اور ترمذی شریف کے شروع میں مذکور ہے۔ اس کے بعد اس کو بڑھانے اور وسیع تر اشاعت اور احادیث کی کتب کی شرح لکھنے کا سہرا امام المحدث کے معنوی فرزندانِ اکابر دارالعلوم کے سر پر ہے۔ گذشتہ ڈیڑھ صدی میں برصغیر پاک وہند میں حدیث شریف کے متعلق جتنا کام دارالعلوم دیوبند، مظاہر العلوم سہارنپور اور ان کے فیض یافتگان نے کیا عالمِ اسلام میں کسی اور نے نہ کیا ہوگا۔ آسام سے لے کر خیبر تک اور ہمالیہ سے لے کر راس کماری تک شاید کوئی تھانہ، ذیل ایسی ہوگی کہ جس کے دیہات میں دارالعلوم دیوبند، مظاہر العلوم سہارنپور اور ڈابھیل کا کوئی فیض یافتہ عالم کام نہ کر رہا ہو۔ گویا مدارس کا یہ سلسلہ برصغیر کے تمام صوبہ جات، اضلاع بلکہ تحصیلوں اور مواضعات تک پہنچ گیا۔ رائے پور، تحصیل نکودر میں ستلج کے کنارے ایک چھوٹا سا گاؤں تھا جہاں رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ، خیر الاساتذہ حضرت خیر محمدؒ صاحب، حضرت مولانا عبدالجبار ابوہریؒ صدر المبلغین دارالعلوم دیوبند، مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے پڑھا اور پھر دارالعلوم دیوبند سے دستارِ فضیلت لی۔ یہ ایک چھوٹی سی مثال ہے۔ یہیں ذکر کرتا چلوں کہ اس مدرسہ کے بانی امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے خلیفہ حضرت حافظ محمد صالحؒ اور مہتمم اوّل حضرت مولانا فضل احمدؒ، حضرت گنگوہی کے مرید تھے۔ اسی کے ایک طالب علم حضرت مولانا فضل محمدؒ تھے۔ جنہوں نے فقیر والی "چولستان" کے صحرا میں قیامِ پاکستان سے قبل مدرسہ "قاسم العلوم" قائم کیا جو آج ملک کے نامور مدارس میں سے ہے۔

میں اپنے اس مضمون میں قارئین کے لئے ترمذی شریف کی نسبت سے پہلے حدیث شریف اور ائمہ اربعہ کی فقہ خصوصاً فقہ حنفی کا ذکر کروں گا کہ کتاب وسنت کا کوئی حکم فقہ ائمہ اربعہ سے باہر نہیں ہے۔ لہٰذا آئندہ مضمون میں پہلے دونوں باتوں پر کچھ عرض کیا گیا ہے اور کوشش کی ہے کہ اپنی بساط کے مطابق کچھ اہم باتوں کا ذکر کر سکوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔

ایک سوال ذہنوں میں پیدا ہوتا ہے کہ حدیث کیوں ضروری ہوئی، تو اس کا مختصر آسان جواب یہ ہے کہ جس نبی ورسول ﷺ پر نازل شدہ کتاب قرآن مجید انسانوں کے لئے تا قیامت دنیوی واخروی زندگی کے لئے باعث نجات ہے اس قرآن مجید میں یہ تو ذکر ہے کہ نماز پڑھو، زکوٰۃ ادا کرو مگر پانچ اوقات کی نماز کی رکعات کتنی ہیں، زکوٰۃ کی مقدار اور مختلف چیزوں مثلاً سونے چاندی اور جانوروں میں اس کا کیا نصاب ہے، حج کی کیا تفصیلات ہیں اور کس سے کس دن تک ہے۔ اس کی جزئیات اور مسائل کیا ہیں اس کے لئے اوّلین شارع اور شارح حضور علیہ السلام ہی ہو سکتے ہیں۔ پھر اگر آگے بڑھئے تو جب قرآن مجید تا قیامت انسانوں کے لئے فوز وفلاح کا پیام ہے تو جس انسان (فداہ ابی وامی) پر نازل ہوا اس کی اپنی زندگی کیسی تھی۔ کیا وہ صادق الوعد الامین تھا اور کیا وہ خود قرآن مجید پر عامل تھا اور اس کے

عمل کی صورت اور کیفیت کیا تھی۔ اگر قرآن مجید دنیا کی آخری سچی کتاب ہے تو جس شخص پر یہ نازل ہوئی اس نے اس سچائی کو آگے کس طرح پہنچایا۔ سچائی ہر دور میں کڑوی ہوتی ہے۔ لوگ سچائی کو پیش کرنے والے کی مخالفت ہی نہیں کرتے بلکہ اس سے جدال و قتال کرتے ہیں اگر رسول اللہ ﷺ سے جدال و قتال کیا گیا تو کیا وہ اس میں ثابت قدم رہے اور اس میں بھی سب سے پہلا سوال کہ اس شخص کی قبل از نزولِ قرآن عام زندگی کیسی تھی اور لوگ اس کو کیسے دیکھتے تھے اور جب اس نے یہ اعلان کیا کہ مجھ پر کائنات کے خالق و مالک کی آخری کتاب نازل ہوئی ہے اور میں اللہ تعالیٰ کا آخری نبی ہوں "قولوا لا الٰہ الا اللہ تفلحوا" کہو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ نجات پاؤ گے۔ تو وہی لوگ نبوت سے قبل یہ کہہ رہے تھے کہ ہم آپ کو امین اور راستباز سمجھتے ہیں' اس حکم کے کہنے پر مخالف ہو گئے۔ حتیٰ کہ آپ کے سگے چچا نے سنگ ریزے اٹھا کر آپ کی طرف مارے اور کہا آیا تو نے ہمیں اس لئے اکٹھا کیا تھا، لیکن انہی گمراہ اور مشرک لوگوں میں کچھ سلیم الفطرت لوگ ایسے تھے کہ جو آپ پر فوراً ایمان لے آئے لیکن مخالفت بڑھتی گئی اور آپؐ کو مکہ معظمہ سے "یثرب" (جس کا نام بعد میں مدینہ منورہ معروف ہوا) ہجرت کرنا پڑی۔ شب و روز گزرتے رہے، کئی ایک لڑائیاں ہوئیں بالآخر مکہ فتح ہوا اور پورے جزیرۃ العرب پر آپؐ کی زندگی میں آپؐ کی حکومت اور اسلام کا نظام عدل قائم ہو گیا اور بندوں کا اللہ تعالیٰ سے صحیح تعلق قائم ہو گیا کہ ان کو رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کی ربانی سند ملی۔

نبی کریم ﷺ جب پیدا ہوئے تو آپ کے والد چھ ماہ قبل فوت ہو چکے تھے۔ چھ سال بعد والدہ ماجدہ بھی فوت ہو گئیں۔ پھر بظاہر دادا نے سہارا دیا' اپنے وقت پر وہ بھی چلے گئے۔ ایسے دُرِّ یتیم کی جب پورے عرب میں حکومت قائم ہوئی تو کم و بیش سوا لاکھ افراد مسلمان و مؤمن تھے، جنہیں صحابہ کرامؓ کہا جاتا ہے۔ حکومت نئی تھی، دین بظاہر نیا تھا اب اتنے لوگوں کو کتنے مسائل درپیش آئے ہوں گے۔ ان میں اکثر تو آپؐ کی عملی زندگی کو دیکھ کر حل ہو جاتے تھے، لیکن کئی مسائل ایسے تھے جس کے متعلق صحابہ کرامؓ آپؐ سے سوال کرتے تھے یہ سب کچھ قرآن مجید میں تو نہیں' اس کے لئے ایک نیا لفظ حدیث ایجاد ہوا۔ آپؐ کی عملی زندگی جس سے تعمیر سیرت اور اصلاح معاشرہ ہوئی وہ سنت کہلائی۔ اس سب کو جمع و ترتیب کرنے والے راوی' محدث کہلائے اور ان تمام چیزوں کو صحیح طور پر جمع کرنے اور ترتیب دینے کا ایک مقصد یہ بھی تھا یہ کہ جو انسان یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں آخری نبی ہوں اور مجھ پر نازل شدہ کتاب آخری کتاب ہے اور یہی نبوت اور کتاب قیامت تک رہے گی۔ قیامت تک آنے والوں کے لئے یہ ایک اہم ضرورت تھی کہ تاریخ میں ان کی ہر بات محفوظ ہو جائے کہ نبی اور اس کے ماننے والے کون تھے۔ صدق و امانت، استقامت و استقلال اور اپنے قول فعل میں کیسے تھے؟ اگر یہ بات ہوگی تو یہ قرآن پاک کی صداقت اور اس کے منزل من اللہ ہونے کا ثبوت ہوگا ورنہ جو نبی اور اس کے ماننے والے اپنے قول و فعل میں صادق اور امین نہ ہوں ان کی بات کا کیا اعتبار..... سو اس ضرورت کے لئے نہ صرف آپؐ کے اقوال و افعال کو جمع و ترتیب دیا گیا بلکہ جن لوگوں نے اس کو روایت کیا اور آگے پہنچایا ان کے متعلق مستقل ایک علم "اسماء الرجال" وجود میں آیا جو نہ اس سے پہلے تھا اور نہ اس کے بعد کسی نے ایسا علم مدوّن کیا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ جو لوگ صحابہؓ سے نبی کریم ﷺ سے روایات نقل کرتے ہیں، ان کے صدق و کذب کے حالات بھی تاریخ میں محفوظ ہوں اور اگر بغور تجزیہ و محاکمہ کیا جائے تو دراصل یہ بھی قرآن پاک اور قرآن پاک کے لانے والے کی حقانیت اور صداقت کے لئے قدرتی انتظام ہوا۔ اس کی تفصیل میں اتنی بڑی بڑی کتب لکھی گئیں ہیں اور ایسی ایسی نقد و جرح کی گئی ہے کہ آدمی حیران ہو جاتا ہے۔

حدیث کی ترتیب و تدوین کا کام گو نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ہو گیا تھا لیکن وہ وسیع پیمانے پر نہ تھا۔ جب اسلام اقصائے عالم میں پھیل گیا تو پھر اس بات کیا ضرورت، ضرورت محسوس کرنے والوں نے کی اور پوری زندگی اس میں بتا دی آج کا دور رسل و رسائل اور روابط کے اعتبار سے اس قدر ترقی کر گیا ہے کہ آج سے چالیس پچاس سال پہلے کا دور اس کے مقابلے میں تاریک معلوم ہوتا ہے۔ آج بڑے لوگوں کی محفلیں، مجالس اور بیانات ٹیپ ریکارڈ کر لئے جاتے ہیں تاہم یہ نہیں کہا جا سکتا کہ فلاں شخص کی زندگی ہر اعتبار سے پبلک کے سامنے ہے

اور نہ ہی اعتماد سے کہا جا سکتا ہے کہ ریڈیو ٹیلی ویژن رسائل واخبارات یا پڑھے لکھے لوگوں کی وساطت سے جو ہم تک پہنچتا ہے وہ واقعی مستند ہے؟ ہم میں سے کوئی آدمی ماضی کے سن وسال کے واقعات نہیں بتا سکتا جبکہ حضور ﷺ کے سن وسال کے واقعات محفوظ ہیں

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ آج سے ساچودہ صد سال پیشتر اس دنیا میں تشریف رکھتے تھے اور آپؐ کا مستقر ایسی جگہ تھا کہ جہاں پڑھے لکھے لوگوں کی اوسط شاید ایک فی ہزار بھی نہ ہو۔لیکن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جب ان کا تعلق قائم ہو گیا اور اس تعلق کے ساتھ جب وہ خدا کے حضور جھکنے لگ گئے ،تو انہیں لوگوں نے اپنے محبوب اور پوری انسانیت کے پیغمبر کی زندگی کو اس طرح محفوظ کر لیا کہ آج پوری ترقی کے باوجود اس کے برابر تو کیا قریب تر بھی کسی شخص کی زندگی کے حالات محفوظ نہیں ہیں۔

حضور اکرم ﷺ کی زندگی کے پورے واقعات سفر وحضر ہو یا نشست و برخاست ،شکل وصورت کا معاملہ ہو یا لباس کا ،زندگی کے جتنے بھی شعبے اور سیرت وکردار کے جتنے بھی گوشے ہو سکتے ہیں ،ان سب کے متعلق ہمیں علم ہے کہ حضور ﷺ کا فعل وعمل اور اسوۂ حسنہ کیا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو یہ فرمایا کہ:

﴿لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوة حسنة﴾ [الاحزاب:۲۱]

''بے شک تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے''

تو ضروری تھا کہ اس نمونہ کی ہر ہر حرکت اور سکون محفوظ رہے تا کہ تا قیامت ہر انسان جب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی امید اور آخرت کی تیاری کے لئے اپنے آپ کو آمادۂ عمل کرے تو اس کے سامنے ایک نمونہ کی زندگی (آئیڈیل لائف) موجود ہو اور اس زندگی کے مستند ہونے میں کوئی شبہ نہ رہے۔حضور ﷺ کی سیرت ان کے قول وفعل ،علم وعمل کی تمام شکلیں سامنے ہوں۔پھر یہ کام کس پیمانے پر ہوا ،اس کا تصور بھی مشکل ہے۔ ہزار ہا نہیں لاکھوں انسانوں نے اس کام کیلئے اپنی جانیں وقف کر دیں اور تمام عمر ان کا یہی مشغلہ رہا کہ وہ حضور ﷺ کی حدیث ،سنت کو محفوظ طریقے سے آئندہ نسلوں تک پہنچانے کا اہتمام کریں۔

حضور اکرم ﷺ کے قول ،عمل ،تقریر یا سکوت کو حدیث کہا گیا اور اس پر کام کرنے والے مُحدِث کہلائے اور ایک دوسرے تک پہنچانے والے افراد کو رُواۃ کے نام سے پکارا گیا اور پھر جن لوگوں نے یہ کام کیا ،ان کی زندگیاں بھی محفوظ کرنا پڑیں ،تا کہ لوگوں کو یہ علم ہو کہ جن لوگوں کے ذریعے یہ مقدس ذخیرہ ہم تک پہنچا ہے وہ کون تھے۔راویوں کی کثرت وقلت اور ان کے حفظ وتیقن ،فہم وذکاء اور تقویٰ و طہارت کے اعتبار سے احادیث کی تقسیم ہوئی اور آج حدیث کے نام سے جو کچھ ہمارے پاس محفوظ ہے اس پر باضابطہ نظم وضبط کے ساتھ کس قدر کام ہو چکا ہے اس کی کچھ تفصیل آگے آ رہی ہے۔

حالیہ دور کتب بلکہ کتب سے بڑھ کر کمپیوٹر کا دور ہے کہ جو معلومات ہوں وہ کمپیوٹر میں ''فیڈ'' کر لی جائیں ضرورت پڑنے پر کمپیوٹر چلا کر وہ تمام معلومات دیکھ لی جائیں۔ چند سال قبل تک لوگ اخبارات وجرائد کے تراشے فائل میں لگا لیتے تھے لیکن آج سے تقریباً پندرہ صد برس پہلے عرب میں پڑھنے لکھنے والے چند تھے لیکن ان لوگوں کا حافظہ غضب کا تھا ان میں بڑے بڑے قادر الکلام شعراء تھے حالانکہ عروض و قوافی پر کتب موجود نہ تھیں۔ سینکڑوں بلکہ ہزار ہا اشعار ایک ایک شخص کو یاد تھے۔علم الانساب کے بڑے بڑے ماہر ان میں موجود تھے۔ یہاں تک کہ گھوڑوں ،اونٹوں اور کتوں کی نسلوں کے متعلق بھی ان کے حافظے کمپیوٹر تھے....ایسے دور میں ان میں اللہ تعالیٰ اپنا آخری نبی مبعوث فرماتا ہے اور اس پر اپنی آخری کتاب قرآن مجید نازل فرماتا ہے۔ پہلے لوگوں کو یہ بات عجیب لگی جو بتوں کی پوجا کرتے تھے اور وہ خانہ خدا کہ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ان اول بیت وضع للناس للذی ببکة مبٰرکا وھدی للعلمین﴾ (آلِ عمران ۹۶)

''سب سے پہلا گھر جو لوگوں (کی عبادت) کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو بکہ (مکہ) میں ہے۔ بابرکت ہے اور تمام جہانوں کے

لئے ہدایت ہے'' روایات میں آتا ہے کہ آدم علیہ السلام سے بھی پہلے ملائکہ نے اس کی (یعنی بیت اللہ کی) بنا رکھی
کعبہ میں اور اس کے ارد گرد ان ظالموں نے تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے، ہر دن کے لئے جدا بت تھا، ہر قبیلے کا بت جدا تھا۔ان حالات میں نبی اکرم ﷺ کی آواز ان کو نامانوس لگی۔لیکن قرآن مجید عربی میں تھا وہ خود عربی پر ناز کرتے تھے۔اب جب قرآن مجید سنتے تھے تو اس کو سن کر ان پر حیرت طاری ہو جاتی تھی۔یہ حالات طویل ہیں۔یہی لوگ جب مسلمان ہوئے تو اُن کی ساری توانائیاں اسلام کے لئے صرف ہونے لگیں۔ہزاروں قرآن پاک کے حافظ ہو گئے اور نبی اکرم ﷺ کے ایک ایک قول و فعل اور عمل کی ایسے حفاظت کی کہ آج دنیا انگشت بدنداں ہے۔ان کے حافظے جو گھوڑوں، اونٹوں اور کتوں کی نسلوں کو محفوظ کرتے تھے ایمان لانے کی وجہ سے پاکیزہ اور بامقصد ہو گئے۔اب حضور ﷺ کے اعمال و افعال کی حفاظت کرنے لگے۔

اسلام جب عرب سے نکل کر عجم میں پھیلا تو وارفتگی کا یہ عالم تھا لیکن قرنِ اوّل کے بعد کچھ ضعیف الاعتقاد لوگ پیدا ہو گئے اور کچھ یہودیوں اور عیسائیوں کو یہ بات کھلنے لگی کہ مسلمان گو باہمی خلفشار میں مبتلا ہیں لیکن اپنے نبی کے ارشادات کے معاملے میں بڑے ذکی الحس ہیں۔لہٰذا بہت سے دشمنوں نے حدیث کے نام سے ایسی احادیث عام کرنا شروع کر دیں جو مسلمانوں کو اعتقادی طور پر کمزور اور ان عملی صلاحیتوں کو مضمحل کرنے لگیں۔ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت کو اس کام پر لگا دیا کہ وہ اپنے آپ کو حدیث کی حفاظت کے لئے مخصوص کر لیں، چنانچہ انہوں نے اپنی زندگیاں اس کے لئے وقف کر دیں۔یہ لوگ ''محدِّثین'' کی اصطلاح سے معروف ہوئے۔

حدیث کی کتابت، حفظ، تدوین، ترتیب، تسوید اور پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں شروع ہو گیا تھا۔کئی ایک احکام و مسائل خود نبی اکرم ﷺ نے اپنے زمانے میں خود اپنی زبان مبارک سے لکھوائے۔صلح حدیبیہ کا پورا مضمون، مدینہ کے غیر مسلم باسیوں سے معاہدہ نبی کریم ﷺ نے اپنی نگرانی میں لکھوایا تھا۔اس کے علاوہ مختلف صحابہؓ کے ذریعے غیر ملکی سربراہوں کو خطوط اور دعوتی مکتوب لکھوائے۔آپ کا معجزہ ہے کہ تمام بعینہٖ اپنے الفاظ میں محفوظ رہے اور اب کتابی شکل میں شائع ہو چکے ہیں۔ڈاکٹر حمید اللہ نے ''الوثائق السیاسیہ'' میں ۳۸۶ خطوط، ہدایات، معاہدے اور خطبے درج کئے ہیں جن میں سے ۲۹۱ کا تعلق حضور ﷺ سے ہے۔اس کی پہلی تحریر ۷ صفحات پر مشتمل ایک معاہدہ ہے جو حضور ﷺ اور مدینہ کے یہود و انصار کے درمیان ہوا تھا۔شمار نمبر ۱۰ میں یہود خیبر کے نام ایک خط ہے۔شمار نمبر ۱۱ میں معاہدہ حدیبیہ کا متن ہے۔شمار نمبر ۱۷ میں اموال خیبر کی تقسیم کے متعلق حضور اکرم ﷺ کی ہدایات ہیں۔شمار ۲۱، ۲۲، ۲۶، ۲۹، ۴۹، ۵۳، ۵۳ اور ۵۴ میں حبشہ، روم، اسکندریہ، ایران کے سلاطین اور دیگر امراء کی طرف خطوط ہیں۔اکثر خطوط کے اصل محفوظ ہیں۔یہ کتنا بڑا معجزہ ہے۔غرضیکہ حضور اکرم ﷺ نے ان وثائق کے علاوہ ۲۰ کے قریب مختلف تحریریں رقم کروائیں اور مسجد نبوی علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایک چبوترہ تھا جو اصحاب صفہ کے چبوترہ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا جو مسجد نبوی میں آج بھی موجود ہے۔وہ اصحاب النبی ﷺ کا پہلا مدرسۂ حدیث تھا، جس پر کئی ایک صحابہؓ مستقل بیٹھے احادیث یاد کرتے اور کراتے رہتے تھے۔پھر یہی سلسلہ بعد میں پھیلا آج اقصائے عالم میں جو دینی مدارس ہیں وہ سب اس کی مختلف مدارج سے اس کی شاخیں ہیں۔

علامہ ذہبیؒ (۷۴۸ھ) ''تذکرۃ الحفاظ'' میں ایک سو تیس اکابر حدیث کا ذکر کرنے کے بعد دروس کے متعلق لکھتے ہیں کہ ''ان کے ایک ایک درس میں دس دس ہزار طلبہ شامل ہوتے تھے'' (تذکرۃ الحفاظ' جلد ۲' صفحہ ۱۰۱)

ایک اور انداز سے اس کام کو اور اس کی ثقاہت کو دیکھئے، کہتے ہیں کہ آج کا دور ''ابلاغ'' کا دور ہے۔ڈش انٹینا لگا کر آپ پوری دنیا کے ٹی وی چینلوں کی خبریں دیکھ اور سن سکتے ہیں۔صبح شام پوری دنیا میں ہزاروں اخبار لاکھوں کی تعداد میں شائع ہوتے ہیں لوگوں کے انٹرویو ریکارڈ ہوتے ہیں لیکن اس سب کے باوجود کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ جو کچھ دکھایا یا سنایا جا رہا ہے وہ سب کچھ سچ ہوتا ہے۔ہم روزانہ

بہت ثقہ اخبارات میں وہ کچھ پڑھتے ہیں کہ جو پَر کی قطار نہیں ہوتی سرے سے پَر ہی نہیں ہوتا۔ ایسے ایسے قصے کہانیاں، اخبارات کے دفتروں میں بیٹھ کر بنائے اور گھڑے جاتے ہیں کہ شیطان کو بھی شرم آتی ہے لیکن حدیث کے بارے میں اتنی احتیاط ہوتی تھی کہ تصور نہیں کیا جاسکتا۔ ان کو نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد یاد تھا کہ:

﴿التائبون العٰبدون الحٰمدون السائحون الراکعون السٰجدون الأمرون بالمعروف والناھون عن المنکر والحٰفظون لحدود الله﴾ ”گناہوں سے توبہ کرنے والے، عبادت گزار، حمد خواں، راکع و ساجد، نیکی کے مبلغ، بدی سے روکنے والے اور خدائی حدود کے محافظ“ (سورہ توبہ: ۱۱۲)

((من كذب على متعمدًا فليتبوأ مقعده من النار)) . [کتاب العلم بخاری]

”جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا اسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ نار (جہنم) میں بنالے۔“

لہٰذا یہ لوگ کسی بات کو نبی کریم ﷺ کے متعلق غلط بیان کرنے کو گناہ کبیرہ سمجھتے تھے اور یہ کیوں نہ ہوتا جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی صفت تا قیامت قرآن مجید میں ان مبارک الفاظ کے ساتھ خود بیان فرمائی ہے۔

اور عربوں کی ویسے بھی ایک بڑی صفت یہ تھی کہ جھوٹ نہیں بولتے تھے۔ نڈر اور دلیر تھے، یہی لوگ جب مسلمان ہوئے تو پھر اپنی ان صفات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے آخری دین کے مبلغ اور نبی اکرم ﷺ کے محبّ اور شیدائی وفدائی بن گئے۔ وہ معصوم نہ تھے لیکن نبی اکرم ﷺ کی صحبت کیمیا اثر سے گناہوں سے محفوظ ضرور ہوگئے۔ فطرت انسانی کے تقاضے سے ہوسکتا ہے ان میں آپس میں جنگ وجدال ہوا ہو (اور یقیناً ہوا) لیکن نبی کریم ﷺ کی حدیث کے بارے میں از حد محتاط تھے اور ایک دوسرے سے یہ سن کر کہ نبی اکرم ﷺ سے میں نے سنا ہے حدیث کو تسلیم کرتے تھے اسی لئے اہل سنت والجماعت کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ ”اَلصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ عَدُوْلٌ“ تمام صحابہ عادل تھے۔ حدیث کے بارے میں ان پر کوئی جرح نہیں کی جاسکتی ان کی روایتی ثقاہت مسلمہ ہے البتہ نچلے راویوں کے متعلق جانچ پڑتال ہوسکتی ہے اور ایسی ہوئی جیسا کہ گذرا ایک مستقل علم ”اسماء الرجال“ وجود میں آیا کہ نچلے تمام راویوں کی تاریخ محفوظ کی گئی اور یہ سب کچھ ”حدیث“ کی خاطر ہوا، بلکہ یوں کہئے کہ سیرت اور قرآن کی حفاظت کے لئے ہوا۔ جب وہ دور آیا کہ مستقل احادیث کی کتب مرتب ہونے لگیں تو احادیث کو جمع کرتے وقت بڑی کڑی شرائط رکھی گئیں۔ صحاح ستہ کی چھ کتب احادیث مشہور ہیں۔ ہر ایک نے اپنا اپنا صداقت کا معیار قائم کیا۔ یہ تو تمام کے نزدیک تھا کہ اس تک آنے والے تمام راوی صادق اور امین ہوں ان کے تقویٰ وطہارت کی شہرت مسلمہ ہو، گو اتنی محنت کے باوجود کچھ ضعیف احادیث ان کتب میں دَر آئیں۔ لیکن اس پر بھی اتنی کتب لکھی گئیں کہ ہر راوی نکھر کر سامنے آگیا آج سینکڑوں کتب ایسی ملتی ہیں کہ جو صرف راویوں کے متعلق ہیں۔

صحاح ستہ میں سب سے اہم اور مشہور کتاب امام محمد بن اسمٰعیلؒ کی ”صحیح بخاری“ ہے گو زمانی اعتبار سے موطا امام مالکؒ اور مسند امام ابی حنیفہؒ کو اس پر فوقیت حاصل ہے لیکن تاریخ میں جو شہرت اور بقائے دوام بخاری شریف کو ملی وہ کسی کتاب کو نہ ملی۔ آپ نے لاکھوں احادیث سے منتخب کر کے ۷۲۷۵ احادیث پر مشتمل کتاب ترتیب دی جب لاکھوں احادیث کا لفظ سامنے آتا ہے تو بعض لوگ اس پر بد کتے ہیں اور بعض جان بوجھ کر گمراہ کرتے ہیں۔ اس کی اصل یہ ہے کہ ایک ہی حدیث کے الفاظ سو مختلف طریقوں سے امام بخاریؒ کو پہنچے تو امام بخاریؒ نے اس میں سے وہ روایت لی جس کے راویوں پر ان کو اعتماد صدق حاصل ہوا اور پھر انہوں نے اس پر کڑا معیار رکھا کہ جن راویوں سے یہ روایت ان تک پہنچی ہے ان کی ملاقات آپس میں ثابت ہو۔ اب جو روایت سو مختلف طریقوں سے مروی تھی امام بخاریؒ نے اس میں سے وہ طریقہ لیا، جو ان کے اوپر والے معیار پر پورا اُترا اس طرح احادیث کی لاکھوں کی تعداد ہو جاتی تھی کہ ایک ہی روایت کے الفاظ مثلاً

سوطریقوں سے آئے اس سے آپ لاکھوں احادیث کے الفاظ کو سمجھ سکتے ہیں کہ ان کا کیا مطلب ہے۔

امام بخاریؒ جب کسی روایت کو اپنی صحیح کے لئے منتخب کر لیتے تھے تو پھر غسل کر کے دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد اپنی کتاب میں درج کرتے تھے۔اس طرح صحیح بخاری مدون ہوئی.....دوسری بڑی بات جو اس زمانے کے حدیث پر کام کرنے والوں میں پائی جاتی تھی وہ ان کا اعلیٰ درجے کا حافظہ ہوتا تھا۔اس لئے اس زمانے کے لوگ احادیث کو حفظ کرنے پر زور دیتے تھے آج کل اسے حافظ کہتے ہیں جس نے قرآن پاک حفظ کیا ہو لیکن علم حدیث کی اصطلاح میں حافظ اسے کہتے تھے جسے ایک لاکھ احادیث یاد ہوں۔

حجت اسے کہتے تھے جسے تین لاکھ احادیث یاد ہوں۔

حاکم اسے کہتے تھے جسے احادیث متون و اسناد سمیت معلوم ہوں۔

حفظ حدیث کے بارے میں کئی ایک کتب لکھی گئی ہیں جن میں ان لوگوں کا تذکرہ ہے جو حدیث کے حافظ تھے۔ہم بحث کو مختصر کرتے ہوئے امام بخاریؒ کے حفظ حدیث کے دو واقعات بیان کرتے ہیں۔

امام بخاریؒ چوبیس پچیس سال کی عمر میں بغداد پہنچے ان سے پہلے ان کے ذوق وحفظ کی شہرت پہنچ چکی تھی چنانچہ مختلف اشخاص نے امام بخاریؒ کے سامنے دس دس احادیث پڑھیں آپ ہر حدیث متعلق کہتے رہے میں اسے نہیں جانتا پھر آپ نے ہر حدیث کو لے کر اس کے متعلق بتانا شروع کیا کہ جناب نے یہ حدیث ان راویوں سے بیان کی ہے جبکہ یہ حدیث یوں ہے۔پھر دوسرے شخص کی جانب متوجہ ہوئے اور اسی طرح اس کو کہا کہ جناب نے یہ حدیث ان راویوں سے بیان کی ہے جبکہ یہ اس طرح ہے اس طرح مختلف افراد کی جانب سے سو احادیث جو ان لوگوں نے باہمی مشورے سے امام بخاریؒ کے امتحان کی غرض سے تبدیل کر دی تھیں۔حضرت امام نے سب افراد کی بیان کردہ احادیث کو الگ الگ صحیح کر کے سنا دیا کہ یہ اصل میں یوں ہیں۔اس پر مرحبا اور احسنت کی صدائیں بلند ہوئیں۔

ایک بزرگ حاشد بن اسمٰعیل کہتے ہیں کہ امام بخاریؒ ہمارے ساتھ مشائخ بخارا کے پاس جایا کرتے۔باقی سب شاگرد لکھتے لیکن بخاریؒ صرف سماع کرتے۔سب شاگرد اور دوست طعن کیا کرتے کہ جب تم لکھتے نہیں تو پھر سننے سے فائدہ؟ ایک دن امام بخاریؒ نے کہا کہ تم نے اتنے دنوں میں جو کچھ لکھا ہے لاؤ میں تمہیں وہ سب کچھ زبانی سناتا ہوں۔اس کے بعد ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب امام بخاریؒ نے وہ سب کچھ زبانی سنا دیا جو ان اصحاب نے قلم کاغذ سے لکھا تھا،....یہ ایک زمانہ تھا جب قدرت نے انسانوں سے تدوین و ترتیب حدیث اور حفظ و جمع کے متعلق تاریخ انسانی کا محیر العقول کام لینا تھا۔اس طرح کے سینکڑوں ہزاروں واقعات صحیح سند کے ساتھ کتابوں میں مرقوم ہیں کہ ان کو پڑھنے کے بعد انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

اس سے ڈیڑھ صد سال قبل اس سے بھی ایک بڑا کام سرانجام دیا جا چکا تھا اور وہ تدوین فقہ کا تھا۔یہ کام ائمہ مجتہدین نے کیا جو محدث بھی تھے،ان کا کام یہ تھا کہ کتاب وسنت سے مسائل استنباط کئے جائیں جو مسائل واضح اور منصوص ہیں اور ان کی شکل وصورت کے بارے میں ایک ہی شکل متواتر نبی کریم ﷺ سے چلی آ رہی ہے،مثلاً نماز کی تکبیر تحریمہ کے بعد قیام وقرأت،رکوع،قومہ،دو سجدے پر ایک رکعت مکمل ہوگئی،پھر دوسری شروع ہوگئی اس میں دو سجدوں کے بعد تشہد ہے،اگر دو رکعت یا تین چار رکعت کی ہے تو اس کی پوری ترتیب کی شکل چلی آ رہی تھی۔روزے کی شکل سحر سے لے کر غروبِ آفتاب تک اکل شرب اور جماع سے اجتناب روزہ کو مکمل کرنا تھا۔لیکن بعض درمیان کی جزئیات حالات ومواقع کے اعتبار سے مختلف تھیں یا بعض نئے مسائل آ گئے تھے ان کا کتاب وسنت سے استخراج واستنباط کرنا اور پھر ترجیح الراجح کے عمل یا حکم کے اصل منشاء کو معلوم کر کے اس کے مطابق امت کے لئے ایک راستہ متعین کرنا تھا تاکہ اس پر کوئی اپنی اپنی رائے سے اپنی سہولت کے مطابق مسائل اختیار نہ کرتا پھرے،یہ بہت ضروری تھا،اس کام کو ائمہ مجتہدین پہلے کر چکے تھے اور اس میں سب سے زیادہ محنت امام نعمانؒ بن ثابت (جن کو آج کل امام ابوحنیفہؒ یا امام اعظم کہا جاتا ہے) نے کی کہ خاصے جید تلامذہ کی ایک جماعت کے

ساتھ مل کر مسائل پر بحث ومباحثہ سے کسی ایک حل کو اختیار کرتے اور آپ کے شاگرد اس کو لکھ لیتے۔ بعض مسائل پر گھنٹوں ہر جانب سے بحث ہوتی بلکہ بعض دفعہ یہ معاملہ ہفتوں تک پہنچ جاتا۔ امام ابوحنیفہؒ کی کنیت کی نسبت سے یہ فقہ ''حنفی'' کہلائی۔ اس طرح فقہ مالکی، شافعی، اور حنبلی علی الترتیب امام مالک بن انسؒ، فقہ شافعی امام محمد بن ادریس شافعیؒ اور فقہ حنبلی امام احمد بن حنبلؒ کی نسبت سے مرتب ورواج پائی۔ فقہ حنفی اپنی تدوین ہی کے دن سے قلمرو اسلامی میں نافذ رہی اور آج دنیا کے اکثر اسلامی ملکوں میں عوام کی اکثریت اس پر عمل پیرا ہے۔

برصغیر پاک وہند کے نوے فیصد مسلمان اسی فقہ کے پیرو ہیں۔ ترکی وافغانستان میں اسی فقہ پر عمل ہوتا ہے۔ سعودی عرب میں حکومت کا مذہب حنبلی ہے۔ انڈونیشیا، ملائیشیا، مصر میں فقہ شافعی اور حنفی دونوں اور بعض افریقی ممالک میں فقہ مالکی ہے۔ اس کے علاوہ بھی چند فقہیں مرتب ہوئیں لیکن وہ زیادہ دیر نہ چلیں۔ ائمہ محدثین مثلاً صحاح ستہ، بخاری شریف، مسلم شریف، ابوداؤد شریف، ترمذی شریف، نسائی شریف، ابن ماجہ کے مرتبین بھی ائمہ مجتہدین میں سے کسی نہ کسی فقہ پر عامل تھے کہا جاتا ہے کہ امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام ابوداؤد، امام ترمذیؒ مجتہد تھے۔ ائمہ مجتہدین اپنی جگہ محدث بھی تھے کہ انہوں نے اجتہاد کا کام محدث ہونے کی وجہ ہی سے کیا اگر مجتہد کو حدیث کے مراتب، اس کی درجہ بندی وغیرہ کا علم نہ ہوتا تو پھر فقہ کیسے مرتب کر سکتے۔ آج کل بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ بخاری سے فلاں مسئلہ نکال کر دکھاؤ۔ اگر ائمہ مجتہدین، ائمہ محدثین کے بعد ہوتے تو کہا جاسکتا تھا کہ جب صحاح ستہ کی یہ کتب موجود نہ تھیں تو انہوں نے ان احادیث کے مطابق کام کیوں نہ کیا؟ تو عرض یہ ہے کہ امام بخاریؒ کے استاد امام احمد بن حنبلؒ ہیں جن سے وہ اپنی کتاب میں روایات بھی لاتے ہیں۔ امام احمد بن حنبلؒ کے استاد امام محمدؒ بن حسن شیبانی ہیں اور ان کے استاد امام ابوحنیفہؒ یا امام اعظم ہیں گویا امام اعظم، امام بخاریؒ کے پردادا استاد ہیں۔ اب پردادا استاد کے متعلق یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ اس نے پڑپوتے کی کتاب کو کیوں نہ پڑھا اور اس پر عمل کیوں نہ کیا یا اس سے اپنی فقہ کیوں نہ مرتب کی۔ یہ ممکن ہی نہیں تھا کہ امام اعظم تو امام بخاری کی ولادت سے بھی قبل فوت ہو گئے تھے۔ یہ مطالبہ عجیب وغریب ہے اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ فقہی مسائل کو مرتب کرنے کا داعیہ بھی تقریباً ایک ہی خاص دور کے لوگوں میں پیدا ہوا، امام ابوحنیفہؒ کا سن وفات ۱۵۰ھ امام مالکؒ کا ۱۷۹ھ امام شافعیؒ کا ۲۰۴ھ اور امام احمد بن حنبلؒ کا ۲۴۱ھ ہے گویا ایک سو سال کے اندر یہ سب کام مکمل ہو گیا۔

امام اعظم تابعی تھے۔ یعنی انہوں نے بعض صحابہ کی زیارت کی ہے۔ احادیث کی بڑی کتب مرتب وجمع کرنے کا بھی داعیہ ایک خاص دور کے اندر پیدا ہوا مثلاً دیکھئے امام بخاریؒ کا سن وفات ۲۵۶ھ اور امام ابن ماجہؒ کا ۲۷۳ھ ہے اور احادیث کے بڑے مجموعے یہی نہیں ہیں پچاسوں اور بھی ہیں لیکن شہرت ودرجہ قبولیت انہی کو زیادہ حاصل ہوا۔ انہی صحاح ستہ میں سے ایک کتاب امام ترمذیؒ کی جامع ترمذی ہے جس کی ترتیب فقہ کی کتب کے انداز پر ہے انہوں نے اس میں ایک اسلوب یا انداز اختیار کیا کہ کسی باب کی ایک (مافی الباب) حدیث کو پوری سند کے ساتھ مکمل بیان کریں گے اور اس کے بعد دوسری احادیث کا تذکرہ کریں گے کہ اس میں فلاں فلاں سے بھی حدیث مروی ہیں اور پھر بیان کریں گے کہ اس حدیث پر فلاں فلاں کا عمل ہے اور حدیث فلاں درجہ کی ہے یعنی صحیح ہے۔ حسن ہے وغیرہ وغیرہ یہ حدیث کی اقسام اور ان کے متعلق علمی اصطلاحی الفاظ ہیں۔ قارئین جب یہ پڑھیں گے تو انہیں کچھ الجھن سی ہوگی کہ کاش اس کو واضح کر دیا جاتا تو آیئے ہم حدیث کے متعلق چند اصطلاحات کے معنی مطلب سمجھیں۔

(۱) مرفوع: جس میں حضور ﷺ کے قول وعمل کا ذکر ہو اور وہ آپ تک پہنچتی ہو۔

(۲) موقوف: جس کا سلسلہ صحابی تک جائے حضور علیہ السلام تک نہ ہو۔

(۳) مقطوع: جس کا سلسلہ تابعی تک جائے تابعی ایسے شخص کو کہتے ہیں جس نے کسی صحابی کو دیکھا ہو۔

(۴) متصل: جس کا سلسلۂ اسناد مکمل ہو کوئی راوی ساقط نہ ہو اور نہ مجہول الحال۔

(۵) مرسل: جس کا راوی کوئی تابعی ہو لیکن اس صحابی کا ذکر نہ کرے جس نے حضور ﷺ سے روایت کی تھی۔

(۶) صحیح : جس کے راوی عادل ہوں۔سند متصل ہو۔

(۷) متواتر: جس کے راوی ہر دور میں اتنے زیادہ ہوں کہ جھوٹ پر ان کا اجتماع محال نظر آئے۔

(۸) ضعیف: جس میں صحیح کی شرائط موجود نہ ہوں۔

(۹) حسن: صحیح وضعیف کے بین بین۔

(۱۰) موضوع: جس کا راوی کاذب یا مشتبہ ہو۔

(۱۱) منکر: جس کا مضمون صحیح یا حسن سے متصادم ہو۔

(۱۲) شاذ: جس کے راوی تو ثقہ ہوں لیکن ایسی حدیث سے ٹکرا رہی ہو کہ جس کے راوی ثقہ تر ہوں۔

(۱۳) معلل: جس میں صحت کی تمام شرائط موجود ہوں لیکن ساتھ ہی کوئی ایسا عیب بھی ہو کہ جسے صرف ماہرین کی آنکھ دیکھ سکے۔

(۱۴) غریب: جس کے سلسلۂ اسناد میں کوئی راوی رہ گیا ہو۔

(۱۵) مستفیض: یا (مشہور) جس کے راوی تین سے کم نہ ہوں۔

(۱۶) امالی: وہ حدیثیں جو شیوخ اپنے شاگردوں کو املا کرائیں۔

(۱۷) مسلسل: جس کی سند میں راوی ایک ہی قسم کے الفاظ استعمال کریں۔

(۱۸) محکم: جو محتاج تاویل نہ ہو۔

(۱۹) قوی: حضور ﷺ کا قول جس کے بعد آپ نے قرآن پاک کی آیت بھی پڑھی ہو۔

(۲۰) موقوف: کسی صحابی یا تابعی کا قول وعمل۔

(۲۱) ناسخ: حضور ﷺ کے آخری عمر کے اقوال وافعال۔

یہ ایک آسان اور عام تعارف ہے اب قارئین ان شاءاللہ کسی ایسے مضمون کو پڑھتے ہوئے کوئی الجھن نہ پائیں گے کہ جس میں یہ الفاظ استعمال ہوئے ہوں بشرطیکہ ہم اور آپ ان کو یاد رکھ سکیں۔ یہ عام اصطلاحات ہیں ویسے بڑی کتب میں اس بارے میں کچھ اختلاف بھی ملے گا اور تفصیل بھی لیکن ہماری غرض تو یہاں یہ ہے کہ یہ پتہ چلے کہ اس بارے میں کتنا کام کیا گیا ہے۔

اس بارے میں کہ بخاری شریف میں یہ حدیث آتی ہے، مسلم شریف میں آتی ہے وغیرہ وغیرہ اوّل تو ذہین اور فہیم وذکی لوگوں کے لئے ہمارے اس ذکر کرنے سے کہ ائمہ مجتہدین، ائمہ محدثین سے تقریباً سو سال قبل فوت ہو چکے تھے۔ مثلاً امام بخاریؒ کا سن وفات ۲۵۶ھ ہے امام ابوحنیفہؒ کا سن وفات ۱۵۰ھ، گویا امام ابوحنیفہؒ ایک سو چھ سال قبل فوت ہو چکے تھے اس سے اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ اور ان کے ساتھی، اسی طرح امام مالکؒ اور امام شافعیؒ اپنی اپنی فقہ مرتب و مدون کرنے کے لئے بخاری شریف کے محتاج نہ تھے۔ یہ ٹھیک ہے کہ امام بخاریؒ نے اپنی جامع صحیح بخاری کو مرتب کرنے سے پہلے بڑی کڑی شرائط رکھی ہیں اور سب سے بڑی یہ شرط کہ جس راوی سے امام بخاریؒ روایت کر رہے ہیں اس کے اوپر والے راوی سے ملاقات ثابت ہو، کیا یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جن احادیث سے امام ابوحنیفہؒ اور ان کے ساتھیوں نے مسائل استنباط کئے ہیں انہوں نے بھی اس طرح کی یا اس سے بھی زیادہ کڑی شرائط رکھی ہوں اور پھر جو ضعف یا کچھ نقص روایت میں ہونے کی بناء پر امام بخاریؒ نے اسے ترک کیا ہو وہ سو سال کے درمیان میں پڑا ہو۔ امام ابوحنیفہؒ کے زمانے میں کہ جو تابعی تھے اور صحابہؓ کے عہد کے بہت قریب تھے وہ ضعف نہ ہوا اور کوفہ تو علم کا مرکز رہا تھا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنے زمانے میں دار الخلافت یہاں لے آئے تھے اور حضرت علیؓ علم کا دروازہ تھے۔ حضور ﷺ کی حدیث ہے "**انا مدينة العلم و على بابها**" اور پھر حضرت علیؓ خلفائے راشدین، عشرہ مبشرہ اور فقہائے صحابہؓ میں مشہور تھے۔ حضور علیہ السلام کے داماد تھے، اسی طرح عبداللہ بن مسعودؓ کا

شمار اہم فقہائے صحابہ میں ہے، وہ بھی کوفہ میں تھے۔ لہٰذا کہا جا سکتا ہے کہ کوفہ ان دنوں اہل علم کی توجہ اور ان کے شاگردوں کا قلعہ تھا۔ امام ابوحنیفہؒ اور ان کے تلامذہ نے برسہا برس کی محنت کے بعد جو فقہ مرتب کی وہ مدون ہوتے ہی عالم اسلام میں پھیل گئی۔ اسے قبولیت عامہ حاصل ہوگئی اور اس کی پوری امت میں مثال نہیں ملتی کہ جید مجتہد علماء ومحدثین نے فقہ مرتب کی ہو..... باقی رہا یہ اعتراض کہ مسند امام ابی حنیفہ بہت مختصر اور امام صاحب سے تھوڑی احادیث مروی ہیں۔ ایسا ہی ہے جیسے یہ کہا جائے کہ پیکرِ صدق و وفا حضرت ابوبکر صدیقؓ اور پیکرِ جرأت وشجاعت حضرت عمرؓ کہ جن کی ایک بیٹی بھی حضور ﷺ کے گھر میں تھی۔ ان کی مروی احادیث کم اور بہت ہی کم ہیں جبکہ حضرت ابوہریرہؓ کی مرویات ۵۳۷۴ ہیں اور ان کا بیان ہے کہ عبداللہؓ بن عمرو بن عاص کی احادیث مجھ سے زیادہ ہیں کہ وہ لکھ لیا کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت انسؓ کی مرویات ۱۳۴۶ ہیں اور حضرت جابر بن عبداللہؓ کی مرویات ۱۵۰۰ ہیں۔ تو کیا اس سے نتیجہ نکالنا صحیح ہوگا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کو احادیث سے کوئی تعلق نہ تھا، کم تھا لہٰذا حضرت ابوہریرہؓ، حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن عاص، حضرت انسؓ اور حضرت جابر بن عبداللہؓ ہر دو اصحاب سے بہت فائق وبلند تھے جبکہ پوری امت کا متفقہ فیصلہ ہے کہ امت میں پہلا مرتبہ ابوبکر صدیقؓ کا اور دوسرا حضرت عمر فاروقؓ کا تھا.......اور ہے۔

اوپر امام ترمذیؒ کا ذکر آیا ہے دیکھئے ۱۲سو سال پہلے امام کے اساتذہ کا بھی کتب میں ذکر ہے امام ترمذیؒ کے جن اساتذہ کا ذکر کتب میں مع حالات کے آیا ہے وہ ۲۲۱ ہیں اور سن کر مزید پتہ چلتا ہے کہ ان اساتذہ میں ایسے ہیں کہ جن سے صحاح ستہ کے سبھی مرتبین نے پڑھا ہے۔ یہ تحقیق وتدقیق یہاں تک ہے کہ جب ہم کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان اساتذہ ترمذیؒ میں سے انیس (۱۹) ایسے ہیں کہ جن سے امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے حدیث پڑھی ہے اور ایسے اساتذہ کہ جن سے امام بخاریؒ (امام مسلم نے نہیں پڑھا) نے پڑھا ہے باقی پانچ نے نہیں پڑھا ان کی تعداد ۴۲ ہے اور ایسے اساتذہ کہ جن سے امام ترمذیؒ نے ایک واسطہ سے پڑھا ہے لیکن امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے براہ راست، ان کی تعداد ۹۷ ہے۔ ہم نے اپنے اس مضمون میں اساتذہ کی تعداد کا ذکر کیا ہے ان کے اسماء گرامی اور وفات وغیرہ کا ذکر نہیں کیا کہ مضمون بہت علمی اور طویل ہوجائے گا بتانا اور دکھانا یہ ہے کہ ان لوگوں نے احادیث کے بارے میں کس قدر محنت اور تفصیل سے کام کیا ہے تاکہ کسی قسم کا ابہام نہ رہے پھر بھی اگر کوئی کجرو یا کج دماغ بحث کرے تو اس کو ہم اللہ تعالیٰ کے حوالے کرتے ہیں۔

ایک اہم بات یہ کہ امام بخاریؒ نے کسی جگہ یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میں نے تمام صحیح احادیث کو اپنی جامع بخاری میں جمع کر دیا ہے، ہاں یہ ضرور ہے کہ بخاری شریف میں جتنی احادیث ہیں وہ صحیح ہیں اگرچہ بعض لوگوں نے اس کو بھی تسلیم نہیں کیا اور صحیح یہ ہے کہ امام بخاریؒ جس اجتہاد اور مسلک کی صحیح احادیث جمع کرنا چاہتے تھے وہ جمع کی ہیں گویا بخاری شریف کے علاوہ بھی سینکڑوں بلکہ ہزاروں صحیح احادیث ہیں۔ اس کی مثال امام حاکمؒ کی مستدرک ہے کہ انہوں نے امام بخاریؒ کی شرائط کے مطابق احادیث جمع کی ہیں، تبھی اس کا نام مستدرک رکھا۔ گو بعض حضرات کا خیال ہے کہ مستدرک حاکم کی ساری احادیث صحیحین کی شرائط کے مطابق نہیں۔ لہٰذا بات بات پر یہ کہنا کہ حدیث بخاری سے دکھاؤ یہ کہاں کا انصاف ہے اور پھر طحاوی، اعلاء السنن کتب احادیث میں صحیح بخاری کی شرائط کی بے شمار احادیث ہیں۔ اصل بات وہی ہے کہ امام بخاریؒ نے اپنے ذہنی تحفظ اور فقہی مسلک کے ساتھ بخاری شریف میں احادیث کو جمع کیا ہے۔

حضرت امام بخاریؒ کا مرتبہ ومقام بہت بلند ہے کہ انہوں نے صحیح بخاری جیسی عمدہ کتاب مرتب کی ہے جسے اصح الکتب بعد کتاب اللہ کہا گیا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی یہاں یہ کہا جائے گا کہ جو کام حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ نے سرانجام دیا وہ ان اصحاب سے زیادہ اونچا ہے کہ جنہوں نے احادیث یاد اور حفظ کیں۔ جبکہ ایسے ہی یہ حقیقت ہے کہ ائمہ اربعہ کا مقام ومرتبہ اس لحاظ سے اس امت میں بہت بلند ہے کہ انہوں نے امت کو ایک متعین راستہ دیا۔ یہ چار مختلف راستے نہ تھے بلکہ ایک ہی منزل پر پہنچنے کی چار راہیں ہیں۔ جن کو اصحاب فہم ذکاء نے امت کے ہر ہر فرد کو اپنی اپنی رائے سے چلنے سے بچانے کے لئے مقدور بھر سعی کی اور ان کی سعی مشکور ہوئی

۔صحاح ستہ اور دوسری احادیث کی بڑی بڑی کتب تو اس کے کم از کم سوا صد سال بعد مدون ہوئیں اور یہ لوگ امت کی غم خواری کرتے ہوئے پہلے ہی فارغ ہو چکے تھے۔ ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ صرف ایک مسئلہ کو ایسے لوگوں کا اس بارے میں پیش کریں کہ جن کا علم ان کو ضرور مسلّم ہے جو اس طرح کی باتیں کرتے اور اختلاف پھیلاتے ہیں۔

آپ حدیث کی کتاب ''جامع ترمذی'' کا نام پڑھ چکے ہیں اور یہ مقدمہ ترمذی شریف کے ترجمہ کا ہے۔ یہاں ہم اسی کتاب سے صرف ایک مسئلہ مثال کے طور پر احادیث سے مروی پیش کرتے ہیں اور ذکی وفہیم اشخاص سے سوال کرتے ہیں کہ کیا ایسے دیگر مسائل کو اسی طرح چھوڑ دیا جاتا کہ آج چودہ سو سال بعد ایک عام آدمی کہ اسے وضو کے فرائض کا علم نہیں۔ غسل کا شرعی طریقہ معلوم نہیں اور اخبارات (خصوصاً ''جنگ'' میں عام پڑھے لکھے قارئین سوال کرتے ہیں اور ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' کے نام سے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کراچی ایڈیشن میں جواب دیتے تھے۔ ان کو پڑھ کر معلوم کیا جا سکتا ہے کہ اب جبکہ فقہ بھی مدون ہے اردو میں مسائل کی خاصی کتب ہیں، اس کے باوجود پڑھے لکھے لوگ ایسے ایسے سوال کرتے ہیں کہ پڑھ کر تعجب ہوتا ہے کہ یا اللہ! دین کے معاملہ میں لوگوں میں کتنی غفلت ہے جبکہ دنیاوی امور میں تقریباً ہر کوئی پی ایچ ڈی ہوتا ہے۔ کرکٹ، ہاکی اور ایسے ہی امور کے متعلق لوگوں سے معلومات حاصل کریں تو حیرانی ہوتی ہے کہ ایک ایک چیز اور بات یاد ہے۔ کرکٹ کب سے چلا، آج تک پاکستان کے کتنے کپتان ہوئے کس نے کتنے چھکے، چوکے لگائے، لیکن دین کے معاملات میں کس قدر غافل ہیں۔ یہ تو پڑھے لکھے لوگوں کا حال ہے، جن کی اوسط جو سوال وغیرہ مرتب کر کے خط لکھ سکتے ہیں، ہمارے ہاں دس فیصد ہے بالکل ان پڑھ کیسے مسئلہ دریافت کریں وہ اپنے معتمد علیہ عالم دین پر اعتماد کریں گے۔ وہ جو چاہے بتائے تو جب ان مسائل میں یہ حال ہے کہ جن پر اب ہر مکتب فکر نے کتب مدوّن کر رکھی ہیں، یعنی اعتماد اور تقلید، تو اگر آج کے کسی مسجد کے امام پر اعتماد ہو سکتا ہے تو پھر خیر کے زمانے میں جن لوگوں نے اپنی پوری دینی بساط کے مطابق کوشش کی جبکہ وہ علم کے پہاڑ اور تقویٰ وطہارت میں اپنے زمانے میں بے مثل تھے تو ان کی اجتہاد کی نفی کیوں اور پھر ایسا ہوا کہ خود احادیث مختلف فیہ ہوں تو کسی ایک جانب کو ترجیح دینا لازم تھا کہ عام انسان اپنے نفس کی پیروی نہ کرے اب ترمذی شریف میں وضو ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے کے بارے میں مثال کے طور پر چند باب ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ باب الوضوء ماجاء فی الوضو من الریح	باب: وضو کی حالت میں ہوا خارج ہونے کے بیان میں
۲۔ باب الوضوء من النوم	باب: سونے کی حالت میں وضو کا بیان
۳۔ باب الوضوء مما غیرت النار	باب: جن چیزوں کو آگ نے چھوا (متغیر کیا) ان سے وضو ٹوٹنے کا بیان
۴۔ باب فی ترک الوضوء مما غیرت النار	باب: جن چیزوں کو آگ نے چھوا ان سے وضو نہیں جاتا
۵۔ باب الوضوء من لحوم الابل	باب: اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو دوبارہ کرنا چاہئے
۶۔ باب الوضوء من مَسّ الذکر	باب: شرم گاہ کو چھونے سے دوبارہ وضو کرنا چاہئے
۷۔ باب ترک الوضوء من مَسّ الذکر	باب: شرم گاہ کو چھونے سے دوبارہ وضو نہیں کرنا چاہئے
۸۔ باب الوضوء من القیٔ والرعاف	باب: قے اور نکسیر پھوٹنے خون نکلنے سے وضو دوبارہ کرے
۹۔ باب الوضوء بالنبیذ	باب: نبیذ پینے کے بعد دوبارہ وضو کرے

مندرجہ بالا نو صورتوں میں وضو ٹوٹ جائے گا یا رہے گا یہ باب اس مسئلہ کے بارے میں ہے اب امام ترمذیؒ نے پہلے باب کے متن میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک ہی مضمون کی تین روایات بیان کی ہیں اور فرمایا ہے کہ: ''اس باب میں حضرت عبد اللہؓ بن زید، حضرت علی بن طلقؓ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابو سعید سے روایات مروی ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ یہ قول علماء کا ہے کہ وضو (دوبارہ) واجب نہیں

ہوتا حتیٰ کہ ہوا کی آواز سنے یا ہوا کی بُو محسوس کرے اور عبداللہ بن مبارکؒ نے کہا کہ اگر وضوٹوٹنے کا شک ہو تو اس پر وضو واجب نہیں، جب تک یقین نہ ہو کہ اس پر قسم کھا سکے اور ابن مبارکؒ ہی نے کہا کہ جب عورت کی فرج سے ہوا نکلے تو اس پر وضو واجب ہے اور یہ قول امام شافعیؒ اور امام اسحاقؒ کا ہے۔

قارئین ملاحظہ فرمائیں کہ ہوا کے خارج ہونے کے بارے میں کس قدر تفصیل ہے اور عورت کے قُبُل (شرمگاہ) سے ہوا نکلنے پر امام شافعیؒ نے وضو کرنے کا فتویٰ دیا ہے اس کا اب عام لوگوں کو علم بھی نہیں ہوگا کہ عورت کی شرمگاہ سے بھی ہوا نکلتی ہے۔ پہلا باب تو تقریباً اتفاقیہ ہے سوائے اس کے کہ ابن مبارکؒ نے کہا کہ اتنا یقین ہونا چاہئے کہ قسم اٹھا سکے اب اس کے بعد آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے متعلق دونوں طرح کی روایات ہیں اور مَسِ ذَکر کے متعلق دونوں طرح کی روایات ہیں اسی طرح قے اور نکسیر کے متعلق مختلف فیہ حدیث ہے ۔اونٹ کے گوشت کھانے سے وضوٹوٹنے کی حدیث ہے۔

اب یہاں عام آدمی کیا کرے اور کیسے فیصلہ کرے، اس میں ضرورت تھی کہ اجتہاد کر کے ایک متعین مسئلہ بتا دیا جاتا اور اس کو ترجیح دے کر دوسری احادیث کی تاویل یا ترجیح الراجح کر دی جاتی، یہی کام ائمہ مجتہدین نے کیا ہے وضوٹوٹنے میں آگ پر پکی ہوئی چیز، مس ذکر، اونٹ کا گوشت، خون کا نکلنا کئی چیزیں ہیں ایک آدمی ان میں سے کس کو اختیار کرے۔ سبھی باتیں بیک وقت آدھ گھنٹہ میں پیش آسکتی ہیں۔ سردیوں کا موسم ہے ایک آدمی اونٹ کا گوشت کھا لیتا ہے اسے ایک آدمی کہتا ہے کہ دوبارہ وضو کرو، وہ کہتا ہے کہ فلاں حدیث یا امام کا قول ہے کہ وضو نہیں ٹوٹتا۔ پھر وہ روٹی یا آگ پر پکی ہوئی چیز کھا لیتا ہے اسے ایک آدمی کہتا ہے کہ وضو دوبارہ کرو، وہ کہتا ہے کہ ایک حدیث کی رو سے یا فلاں امام کا قول ہے کہ نہیں ٹوٹتا۔ پھر مَسِ ذَکر کرتا ہے اب کہا جاتا ہے اب تمہارا وضوٹوٹ گیا ہے وہ کہتا ہے کہ نہیں فلاں حدیث کے مطابق نہیں ٹوٹتا۔ خون نکلتا ہے تو اس پر بھی یہی صورت پیش آتی ہے حالانکہ کا اس وضو سب احادیث اور ائمہ اربعہ کی فقہ کی رو سے ٹوٹ گیا۔ اصل بات یہ کہ یہ شخص سردی سے ڈرتا ہوا وضو نہیں کرتا، گویا اپنے نفس کی خواہش پر عمل کرتا اور اس آیت کا مصداق بنتا ہے۔

﴿ارایت من اتخذ الٰھه ھواهُ﴾ [الفرقان : ٤٣] ''کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہشات کو خدا بنا رکھا ہے''۔

امام اعظمؒ نے سب احادیث کو اپنے تلامذہ کے سامنے رکھا اور اس پر بحث کی تو یہ فیصلہ ہوا کہ اگر منہ بھر کر قے آئی کہ (اس میں نجاست بھی آتی ہے) یا خون اپنی جگہ سے بہہ نکلا تو وضوٹوٹے گا باقی تمام شکلوں میں صرف ہوا کے یقیناً خارج ہونے سے وضوٹوٹے گا اس کے علاوہ نہیں اور اس پر مجلس میں سب نے اپنے اپنے دلائل دیئے آخر امام بخاریؒ نے سب شکلوں پر وضوٹوٹنے کی احادیث بیان نہیں کیں تو یہاں جو جواب امام کا مداح دے گا۔ ہم امام ابوحنیفہؒ کو ان سے متقدم جان کر ان کی پیروی کریں گے اور کسی ایک مجتہد مطلق کی پیروی کرنے والے کو مقلد کہتے ہیں اور دوسرے کو غیر مقلد۔ عامل بالحدیث دونوں ہی ہیں پوری امت کے علماء کا اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی پیروی کرے یہ بات صحیح نہیں کہ کسی معاملہ میں تو امام شافعیؒ کی پیروی کرے اور کسی معاملہ میں امام مالکؒ کی اور کسی میں امام اعظمؒ کی یا امام احمد بن حنبلؒ کی۔ یعنی جس امام کی بھی تقلید کرے مکمل کرے ورنہ تو وہی بات ہوگی کہ جو بات جس امام کی اچھی لگی وہ کر لی اور اگر کوئی دوسری بات کسی دوسرے نے کی اچھی لگی تو اس کی تقلید کر لی یہ تو ''ارایت من اتخذ الٰھه ھواہ'' والی بات ہوئی۔ علماء نے یہ ضرور لکھا ہے کہ ثقہ اور جید علماء میں سے کوئی ہوائے نفس کے بغیر کسی مسئلہ میں اگر کسی دوسرے امام کے مسلک پر عمل کرے تو اس کے لئے جائز ہے لیکن عوام کے لئے کسی ایک امام کی تقلید ضروری ہے۔ بہت سے لوگ یہ کہتے ہیں کہ حنفی قیاس کرتے ہیں یا رائے پر عمل کرتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے۔ حنفیہ کے نزدیک اوّل قرآن پاک ہے پھر حدیث رسول اللہ ﷺ اور جہاں کہیں حدیث رسول اللہ ﷺ اور قرآن پاک میں بظاہر تعارض معلوم ہوتا ہے تو وہ اس کو عمدہ دلیل اور تطبیق کے ساتھ حل کرتے ہیں۔ مثلاً فاتحہ خلف الامام کا مسئلہ ہے تو یہ مسئلہ دراصل فاتحہ کے فرض کا ہے جو کہ امام اور مقتدی کے متعلق ہے کہ فاتحہ ایک متعین سورۃ اور چند آیات کا نام ہے جب کہ

الحمد سے لے کر والناس تک قرآن مجید ہے قرآن مجید کے نویں پارے میں آتا ہے کہ:

﴿واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون﴾ [الاعراف:۲۰۴]

"اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے نہایت غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔"

اب قرآن پاک کی اس آیت کے ہوتے ہوئے اگر فاتحہ خلف الامام کے متعلق صرف ایک حدیث ہوتی اور دوسری احادیث نہ ہوتیں جن سے ثابت ہے کہ سورۃ فاتحہ امام یا منفرد کے لئے ہے تو حدیث

((لا صلوٰة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتب)). "جس شخص نے فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں ہوتی"

اس میں حنفیہ بلکہ ائمہ اربعہ کا مؤقف ہے کہ یہ حدیث امام اور منفرد کے متعلق ہے نہ کہ مقتدی کے لئے کہ قرآن پاک کی اس آیت نے قرآن پاک کا سننا فرض کر دیا۔ خبر واحد یعنی حدیث سے وجوب تو ثابت ہوسکتا ہے۔ فرض نہیں اور اس کے حنفیہ قائل ہیں کہ منفرد اور امام کے لئے سورۃ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے قرآن پاک میں ہی ہے "فاقرأو ما تيسر من القرآن" "پس قرآن مجید سے جو میسر ہو پڑھو" اور حنفیہ یہ کہتے ہیں کہ امام اور منفرد کے لئے قرآن مجید کی مطلق مسلسل تین آیات، یا کوئی چھوٹی سورت یا تین آیات سے زائد اگر پڑھ لیا تو فرض ادا ہو گیا، اگر فاتحہ نہ پڑھی تو واجب رہ گیا، اگر پڑھی اور کوئی سورت یا تین آیات نہ پڑھیں تو بھی فرض ادا ہو گیا لیکن اگر دونوں میں سے کوئی چیز بھی نہ پڑھی تو پھر فرض ادا نہ ہوا، لیکن یہ بھی اوپر والی آیت کے تحت منفرد اور امام کے لئے نہ کہ مقتدی کے لئے کہ اس آیت سے قرآن مجید کا سننا ثابت (فرض) ہوا اور اس پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ جہری نمازوں میں امام کی اقتداء میں سکوت ضروری ہے اور حنفیہ سرّی نمازوں میں بھی مقتدی کو امام کے تابع مانتے ہیں لہٰذا ان کے نزدیک سرّی نمازوں میں بھی مقتدی کو امام کے قرآن مجید سراً پڑھتے ہوئے امام ہی کا اتباع کرنا چاہئے اور دوسرے ائمہ بھی یہی کہتے ہیں حتیٰ کہ امام ابن تیمیہؒ بھی یہی کہتے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ سکتات یعنی فاتحہ کی سات آیتوں کے وقفہ میں پڑھ لیں۔ امام ابن تیمیہؒ بڑی سختی سے اس کی تردید کرتے ہیں کہ اس کا کوئی بھی قائل نہیں اور حدیث پاک کی وجہ سے وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر مقتدی سری نمازوں میں فاتحہ پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں اور اس پر صحیح احادیث دال ہیں۔

مثلاً ایک حدیث شریف میں جو صحیحین (بخاری و مسلم) کی شرائط پر ہے ملاحظہ فرمائیں:

من كان له امام فقراءة الامام له قراءة (مسند ابن منیع) "جس شخص کا امام ہو پس امام کی قرأة اس کی قرأة ہے"

اور جہری میں تو جیسا گذرا سبھی کہتے ہیں کہ مقتدی کچھ نہ پڑھے ان کے سامنے منجملہ اور احادیث یہ حدیث ہے۔

عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ انما جعل الامام ليوتم به فاذا كبر فكبروا واذا قراء فانصتوا واذا قال غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقولوا آمين رواه احمد وابن ماجة وابو داؤد والنسائی وقال الامام المسلم هذا حديث صحيح.

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ امام تو اس لئے ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأة کرے تو تم خاموش رہو اور جب وہ غير الغضوب عليهم ولا الضالين کہے تو تم آمین کہو

بحوالہ آثار السنن مترجم مطبوعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

اس حدیث پاک میں امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا طریقہ بتایا ہے جب امام قرأة کرے تو ارشاد ہے کہ چپ رہو یہ نہیں فرمایا کہ جب فاتحہ پڑھے تو فاتحہ پڑھو بلکہ یہ فرمایا کہ "واذا قرأ فانصتوا واذا قال غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقولوا آمين" اور جب امام "غير المغضوب عليهم ولا الضالين" کہے تو تم آمین کہو۔

قارئین کو معلوم ہونا چاہئے کہ ائمہ اربعہ نے اپنی اپنی فقہ کے لئے کوئی خاص اصول کیا مقرر کیا ہے اب یہاں ایک مسئلہ یہ ہے

کہ مسائل فقہیہ جزئیہ کے استخراج واستنباط میں اماموں نے کیا اصول مقرر کیئے۔

(۱) امام مالکؒ تعامل اہل مدینہ کی پیروی کو اصل قرار دیتے ہیں اور بعض جگہ تو اس معاملے میں مرفوع حدیث کو بھی چھوڑ دیتے ہیں۔

(۲) امام شافعیؒ اصح مافی الباب یعنی مسئلہ کے باب کی سب سے صحیح حدیث کو لیتے ہیں باقی روایات کی تاویل کرتے یا اصح کے مقابلے میں ان کو ترک کردیتے ہیں۔

(۳) امام اعظمؒ سارے ذخیرہ احادیث کو لے کر اس میں سے ایک قانون کلی کو تلاش کر کے دوسری روایات کی اس کے مطابق مناسب توجیہ یا اچھا محمل بیان کرتے ہیں۔ اسی بناء پر حنفیہ کے ہاں تاویلات وترجیحات احادیث زیادہ اور امام شافعیؒ کے نزدیک رواۃ پر جرح وتنقید زیادہ ہوتی ہے۔

اب ترک رفع یدین یا آمین بالجہر، یہ مسائل اوّلیت یا افضلیت کے ہیں لڑائی یا مناظرے کے نہیں کہ سبھی باتیں احادیث سے ثابت ہوتی ہیں لیکن ہمارے ہاں اس پر پمفلٹ اور پوسٹر شائع کیئے جاتے ہیں اور مناظرے کے چیلنج دیئے جاتے ہیں دونوں طرح کی احادیث ملتی ہیں۔ حنفیہ نے نماز کے متعلق مرکزی چیز تلاش کی کہ کیا ہے، تو معلوم ہوا ہے کہ سکون، خشوع، اور خضوع ہے لہٰذا انہوں نے ترک رفع یدین اور آمین بالسر یا اخفاء کو اختیار کر کے اس کو ترجیح دے دی اور ویسے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اول دور میں یہی تھا۔ آخر میں اس کو ترک کر دیا گیا گویا حنفیہ کے نزدیک ترک رفع یدین اور آمین بالسر کی احادیث ناسخ ہیں۔ یہاں ایک واقعہ یا لطیفہ بیان کرنے کو دل چاہتا ہے۔ مولانا مناظر احسن گیلانی مشہور اہل قلم اور بہت اونچے درجے کے محقق ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں دیوبند میں تھا اور مولانا ابوالکلام آزادؒ دہلی آرہے تھے میرا دل چاہ رہا تھا کہ اس عبقری انسان کو دیکھوں اور دیوبند کی منتظمہ نے جو وفد ترتیب دیا اس میں میرا نام بھی شامل کر دیا تھا میں بہت خوش ہوا۔ ہم دہلی گئے اور میں نے بالقصد مولانا ابوالکلام آزاد کے قریب نماز پڑھی۔ مولانا نے فرائض میں رفع یدین صرف تکبیر تحریمہ کے وقت کیا پھر نہیں کیا۔ لیکن جب سنن پڑھیں تو رفع یدین کیا۔ اس پر مجھے تعجب ہوا اور میں نے مولانا سے عرض کیا کہ ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں مولانا نے فرمایا ضرور پوچھئے تب میں نے عرض کیا کہ جناب نے فرائض میں رفع یدین نہیں کیا اور سنن میں کیا، تو مولانا نے کہا کہ ہاں میرے بھائی یہ بات پوچھنے کی تھی اور فرمایا کہ فرض بہت نازک ہیں وہ رفع یدین کے متحمل نہیں ہوسکتے لیکن سنن اور نوافل ایسے نہیں ہیں۔ حنفیہ کے ہاں ایک مسئلہ عمل کثیر کا ہے کہ جس سے نماز میں خلل آتا ہے تو میں اس پر عمل کرتا ہوں کہ فرائض میں رفع یدین نہیں کرتا اور سنن نوافل میں کر لیتا ہوں اس طرح دونوں حدیثوں پر عمل ہو جاتا ہے اور یہ وہ تطبیق ہے جو دیوبند میں آپ کو آپ کے اساتذہ نے بھی نہیں بتائی ہوگی۔ میں نے اقرار کیا یہ واقعہ میں نے مولانا محمد اسحاق بھٹی سے سنا انہوں نے مولانا مناظر احسن گیلانی کے ایک مضمون میں پڑھا تھا جس کا عنوان تھا ''احاطہ دارالعلوم میں بیتے چند دن''۔ اور بعد میں اصل کتاب پڑھی جس کے الفاظ مختلف ہیں مفہوم یہی ہے

راقم عرض کرتا ہے کہ مولانا کی بات میں اچھی تطبیق ہے کہ سنن اور نوافل سواری میں بیٹھ کر جیسے سمت ہو اور جہت ہو ادا کیئے جاسکتے ہیں لیکن فرائض میں حنفیہ کے ہاں قیام اور سمت قبلہ ضروری ہے اور اس کی وجہ بھی یہی ہے

اب تو احادیث کے ممکن مجموعے چھپ چکے ہیں اور ایسی کتب احادیث بھی شائع ہو چکی ہیں کہ جن میں فقہ حنفی کی مستدلات احادیث مع نقد وجرح موجود ہیں۔ اس میں متقدم طحاوی شریف اور گذشتہ صدی میں جمع وترتیب پائی جانے والی اعلاء السنن ہے جو ۱۳ جلدوں پر مشتمل احادیث کا مستند ذخیرہ ہے اور فقہ کی مشہور کتاب ہدایہ کی تمام احادیث کی تخریج بھی شائع ہو چکی ہے۔ شاید ہی کوئی مسئلہ ہو جس پر حنفیہ کے پاس اس درجہ واسناد کی دلیل نہ ہو جو دوسروں کے پاس ہے شاید ہی کسی مسئلہ میں کم درجہ کی حدیث ہوگی۔ سب سے اہم مسئلہ فاتحہ خلف الامام کا ہے اس میں حنفیہ کے پاس پہلے درجہ میں جیسا کہ گذرا کہ نص قطعی یعنی قرآن پاک کی آیت ہے اس کے علاوہ متعدد احادیث ہیں۔ پھر ائمہ ثلاثہ کے نزدیک بھی جہری نماز میں مقتدی کو سماع وانصات کرنا چاہئے، البتہ سری میں وہ پڑھنے کی اجازت دیتے ہیں لیکن حنفیہ

کے ہاں سری میں بھی وہ مقتدی حکماً امام کے تابع ہے لہٰذا وہ وہاں بھی سکوت کا حکم دیتے ہیں۔ امام بخاریؒ نے باب باندھا ہے۔

باب وجوب القراءة الامام والماموم فی الصلوٰة کلها فی الحضر و السفر یجهر فیها وما یخافت. (باب) قرآن پڑھنا واجب ہے تمام نمازوں میں امام ہو یا مقتدی ہر ایک نماز میں حضر میں، سفر میں، جہری نماز ہو یا سرّی

لیکن حدیث لائے ہیں: "لا صلوٰة لمن لم یقرأ بفاتحة الکتاب" (اس کی نماز نہیں جس نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی) اس حدیث میں امام، مقتدی، منفرد کا ذکر تک نہیں یعنی بات کچھ حدیث کچھ۔ اس باب میں تین حدیثیں ہیں پہلی طویل حدیث ہے، جس میں امام کا ذکر ہے دوسری یہ ہے اور تیسری میں ایک منفرد کا ذکر ہے جس نے مسجد نبوی میں تین دفعہ نماز پڑھی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ پھر پڑھ اس نے عرض کیا مجھے سکھلایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو جب نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو تو تکبیر کہہ پھر جو قرآن تجھ کو یاد ہے اور آسانی سے پڑھ سکتا ہے وہ پڑھ پھر اطمینان سے باقی نماز رکوع سجود کرتے ہوئے پوری کر...... اب اس میں قرآن پڑھنے کا ذکر ہے سورۃ فاتحہ کا کوئی ذکر نہیں اس سے کیا سمجھا جائے دو حدیثیں کچھ اور صرف ایک میں فاتحہ کا ذکر ہے اور باب میں بیان کردہ الفاظ کے مفہوم کی کوئی حدیث نہیں۔ حنفیہ یہی کہتے ہیں کہ امام اور منفرد نے اگر فاتحہ نہیں پڑھی تو وجوب کا ترک کیا جس کی بناء پر نماز "خداج" ناقص ہوئی سجدہ سہو کرے۔ جبکہ مسلم شریف بیسیوں کتب سمیت سب میں مختلف احادیث ہیں ایک تو اسی مضمون میں ہے۔

تقلید کے متعلق کچھ عرض کرنا تھا لیکن مضمون طویل ہو گیا صرف ایک بیان مولانا محمد حسین بٹالویؒ کا رسالہ "اشاعت السنۃ نمبر۲ جلد ۱۱ صفحہ ۵۳، ۵۴ مطبوعہ ۱۸۸۸ء میں فرماتے ہیں (اصل رسالہ میں الفاظ سخت بھی اور زیادہ بھی ہم نے وہ الفاظ نقل نہیں کئے)

> "پچیس برس کے تجربہ سے ہم کو یہ بات معلوم ہوئی کہ جو لوگ بے علمی کے ساتھ مجتہد مطلق تقلید کے تارک بن جاتے ہیں وہ آخر اسلام کو سلام کر بیٹھتے ہیں۔ کفر و ارتداد و فسق کے اسباب دنیا میں اور بھی بکثرت موجود ہیں مگر دینداروں کے بے دین ہو جانے کے لئے بے علمی کے ساتھ ترک تقلید بڑا بھاری سبب ہے مگر اہل حدیث میں جو بے علم یا کم علم ہو کر ترک تقلید مطلق کے مدعی ہیں وہ ان نتائج سے ڈریں اس گروہ کے عوام آزاد اور خود مختار ہوتے جاتے ہیں"۔

اس کے علاوہ بے شمار دلائل اور اکابر فقہاء اربعہ کے بیانات ہیں مگر مولانا بٹالویؒ کی یہی تحریر کافی ہے۔

حالاتِ زندگی

اَلامام المحدث محمد بن عیسٰی ترمذی رحمہ اللہ

نام ونسب، وطن:

امام ترمذیؒ کا نسب مختلف کتب میں مختلف آیا ہے آپ بوغی میں پیدا ہوئے جو ترمذ کے قریب دریائے جیحول کے کنارے واقع ہے اور اس کے گرد فصیل ہے جیسے پرانے لاہور اور ملتان میں یہ حفاظت شہر کے لئے ہوتی ہے

(۱) محمد بن عیسٰی بن سورۃ بن موسٰی بن الضحاک (مختلف کتب)

(۲) محمد بن عیسٰی بن سورۃ بن شداد (سمعانی)

(۳) محمد بن عیسٰی بن سورۃ بن شداد بن عیسٰی (ابن کثیر)

(۴) محمد بن عیسٰی بن سورۃ بن موسٰی بن الضحاک اور ایک روایت میں ابن السکن (ابن حجر)

(۵) محمد بن عیسٰی بن سودۃ (المختصر فی اخبار البشر) لیکن سودۃ بالدال غلط ہے

سن ولادت، کنیت:

۲۰۹ھ بعض نے کچھ، بعض نے کچھ کہا ہے معلوم ہوتا ہے ولادت کے سن میں اختلاف ہے آپ کے والد ماجد کا نام تمام روایات میں عیسٰی ہے لہٰذا آپ کو کنیت ابن عیسٰی رکھنی چاہئے تھی اس کے برعکس آپ نے ابوعیسٰی رکھ لی اور اس پر اعتراضات ہوئے ہیں کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام تو والدہ کے بطن سے پیدا ہوئے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ذلک عیسی ابن مریم﴾ (مریم:۳۴) ﴿قالت انی یکون لی ولد ولم یمسسنی بشر ولم اک بغیا قال کذلک اللہ یفعل مایشا﴾ (آل عمران ۴۷) اور یہ کنیت رکھنا صحیح نہیں لگتا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے یہ کنیت رکھی تو حضرت عمرؓ نے ڈانٹا۔ حضرت مغیرہؓ نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ کو اس کا علم تھا بلکہ ایک روایت ہے کہ خود آپ نے یہ کنیت حضرت مغیرہؓ کی رکھی اور مبارکپوریؒ نے ''تحفۃ الاحوذی'' میں کہا ہے کہ کوئی مرفوع متصل صریح حدیث نہی کی نہیں ہے حضرت عمرؓ کی زجہ وتنبیہ اثر کا حکم رکھتی ہے اور ویسے بھی قیاس یہ کہتا ہے کہ ایسے بڑے جلیل القدر محدِّث کو نہی کا علم نہ ہونا بعید عن الفہم ہے کہ انہوں نے باب کی حدیث بیان کر کے قال ابوعیسٰی ہزاروں دفعہ کہا ہے

تعلیم:

آپ نے اپنی تعلیم کا آغاز ۲۲۰ھ اور ۲۳۵ کے قریب کیا قطعیت کی کوئی روایت نہیں ہے۔ آپ کے شیوخ کی تعداد جو کتب میں آئی ہے وہ ۲۲۱ کے لگ بھگ ہے۔ آج کل کے لوگوں کو ایسی باتیں عجیب لگتی ہیں لیکن اس زمانے میں لوگوں کو حدیث حاصل کرنے کا اتنا شوق

تھا کہ جس کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ہیچمدان عرض کرتا ہے کہ مجھے یہ بیان کرتے اور لکھتے ہوئے پہلی جماعت سے لیکر دورۂ حدیث تک کے اساتذہ کے گننے کا خیال ہوا تو ان کی ۳۰ کے لگ بھگ ہے اور اگر ان افراد یا حضرات کو بھی شمار کیا جائے جن سے کچھ نہ کچھ سیکھا تو یہ تعداد چالیس تک جا پہنچتی ہے

امام مسلمؒ سے آپ کی ملاقات ہوئی لیکن ان کے حوالے سے ایک روایت اپنی کتاب میں لائے اور ایسے ہی امام ابو داؤد سے ایک روایت لائے

امام بخاریؒ سے استفادہ اور افادہ:

سب سے زیادہ آپ نے الامام المحدث حضرت محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ پر علم اور فن میں ایک طویل مدت ان کے ساتھ گذار کر تعلیم حاصل کی اور استفادہ کیا اور اس کے بعد امام عبداللہ ابن عبدالرحمٰن داری (م ۲۵۵ھ) اور ابوزرواعہ رازی سے اس کے بعد کتاب العلل، رجال اور تاریخ میں جو استخراج کیا اس کا اکثر امام بخاریؒ اور دوسرے حضرات نے مطالعہ کیا اور اس کی تحسین کی۔ امام بخاریؒ سے تو اتنے قریب ہوئے اور رہے کہ ان سے بحث و مباحثہ اور مناظرہ کرتے اور اس میں دونوں کو فائدہ ہوا۔ امام بخاریؒ نے اپنے استفادہ کا یوں ذکر کیا ہے کہ امام ترمذیؒ سے فرمایا ''**ما انتفعت بک اکثر مما انتفعت بی**'' کہ میں نے جناب سے اتنا نفع حاصل کیا کہ اتنا جناب نے مجھ سے نہیں کیا۔ کیسے اور کتنے عظیم لوگ تھے کہ اپنے شاگردوں کے سامنے ان سے نفع حاصل کرنے کا تذکرہ فرماتے ہیں۔ یہ ایسے ہی ہے کہ تقریر کے لفظ لفظ اور نکات کو سمجھنے والے سامنے بیٹھے ہوں تو مقرر کو اتنا شرح صدر ہوتا ہے کہ نئے نئے نکات ایک دم اور اچانک منجانب اللہ ذہن میں آتے ہیں اور اگر غبی یا کند ذہن سامعین ہوں تو مقرر کو آمد نہیں ہوتی بلکہ بڑی مشکل سے آورد سے وقت پورا کرتا ہے۔ امام ترمذیؒ نے جن احادیث کا سماع امام بخاریؒ سے کر کے اپنی جامع ترمذی میں کیا یہاں ان کا ذکر طول کا باعث ہوگا ان کی تعداد ۱۱۴ ہے

غیر معمولی حافظہ:

اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی حافظہ عطا فرمایا تھا احادیث کے دو جزو آپ کے پاس سفر میں تھے اثناء سفر میں آپ کو علم ہوا کہ قافلے میں وہ وہ شیخ بھی ہیں کہ جن سے وہ جزو پہنچے ہیں۔ خیال کیا کہ ان کو سنا کر ان کی توثیق کراؤں مستقر پر آئے تو دیکھا تو لکھے ہوئے دونوں جزو غائب تھے ان کی جگہ سفید کاغذ لے کر حاضر ہو گئے اور سنانے لگے شیخ کی نظر پڑ گئی کہ اوراق سادہ ہیں اور کہا کہ **اما تستحی منی ؟** ''کیا تمہیں مجھ سے شرم نہیں آتی۔'' اس پر امام ترمذیؒ نے پورا واقعہ سنایا اور عرض کیا کہ جناب مجھے کچھ اور احادیث سنائیں میں آپ کو مجرد ایک دفعہ سننے پر سنا دوں گا اس پر شیخ نے چالیس احادیث سنائیں سننے کے بعد امام ترمذیؒ نے من و عن ان احادیث کو شیخ کو سنا دیا شیخ یہ دیکھ کر بہت حیران ہوئے اور فرمایا کہ ''**ما رأیت مثلک**'' میں نے آپ جیسا نہیں دیکھا۔ ایک واقعہ احقر نے اپنے استاد حضرت مفتی محمد عبداللہ ڈیرویؒ سے ملتان خیر المدارس ترمذی پڑھتے ہوئے سنا کہ آخر عمر میں آپ رقت قلبی اور خشیت الٰہی سے گریہ وزاری کرتے ہوئے نابینا ہو گئے۔ ایک دفعہ سفر حج کو گئے تو ایک جگہ جا کر اونٹنی پر بیٹھے بیٹھے سر نیچا کر لیا۔ احباب کے سوال پر کہ ایسا کیوں کیا تو فرمایا کہ یہاں ایک درخت تھا جس کا ٹہنہ یا شاخیں سر کو لگتی تھیں انہوں نے فرمایا کہ یہاں تو کوئی درخت نہیں اس پر فرمایا کہ ارد گرد سے تحقیق کرو اگر یہاں درخت نہیں تھا تو میں سوء حفظ کا شکار ہو گیا ہوں اور اب مجھے روایت حدیث کو ترک کرنا پڑے گا۔ تحقیق کی گئی تو لوگوں نے کہا کہ درخت تھا لیکن ہم نے اسے مسافروں کی راحت کے لئے اکھیڑ دیا اس پر آپ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہوا اس زمانے میں

محدثین کے حافظے اور دماغ کمپیوٹر یا ریڈار یا آج کل کی زبان میں ''آٹومیٹک'' (خبردار کرنے کا آلہ) تھے کہ خطرے پر اس کی بتی از خود سرخ ہو جاتی تھی۔

جامع ترمذی کا مقام :

بلاشبہ جامع ترمذی ''صحاح ستہ'' میں شامل ہے لیکن اس پر بحث ہوتی رہی ہے کہ اس کا درجہ کس نمبر پر ہے کئی حضرات کہتے ہیں کہ صحیحین (بخاری، مسلم) سنن ابی داؤد، سنن نسائی کے بعد ہے لیکن اکثر کا خیال ہے کہ صحیحین کے بعد اس کا مقام ہے تبھی تو اس کو جامع کہتے ہیں جو بیک وقت جامع اور سنن ہے۔ جامع ایسی کتاب حدیث کو کہتے ہیں جس میں حدیث کے تمام موضوعات کا لحاظ رکھا گیا ہو اور سنن جو فقہی ترتیب پر ہو ترمذی میں دونوں باتوں کا لحاظ رکھا گیا ہے

اگر بعض چیزوں یا اعتراضات کو چھوڑ کر دیکھا جائے تو جامع ترمذی کے فوائد صحاح ستہ کی تمام کتب سے زائد ہیں۔ اسی لئے ہمارے مدارس عربیہ میں اکثر روایت یہ رہی کہ شیخ الحدیث بخاری اور ترمذی دونوں پڑھاتا ہے۔ ایک بڑی بات جو امام ترمذیؒ نے اہتمام سے کی ہے وہ یہ ہے کہ حدیث بیان کرنے کے بعد صحابہؓ اور ائمہ مجتہدین کا مسلک بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث پر کن کن حضرات کا عمل رہا ہے اور حدیث کا مقام صحیح، حسن، مشہور، غریب اور ضعیف وغیرہ بھی بیان کرتے ہیں اور ایک مسئلہ پر باب میں جو حدیث بیان کرتے ہیں اس کا متعلقہ حصہ ہی بیان کرتے ہیں ساری حدیث نہیں بیان کرتے اور مخالف و موافق دونوں طرح کی احادیث بیان کرتے ہیں اور ایک سب سے بڑا اہتمام جس کو کسی محدث نے نہیں چھیڑا وہ یہ کہ ''فی الباب'' کہہ کر اس باب میں جتنے صحابہؓ سے روایت ہے اس کا ذکر کرتے ہیں اور بعد میں آنے والوں نے اس ''فی الباب'' کی احادیث کو تلاش کر کے جمع کیا ہے

شروح ترمذی :

جامع ترمذی کی جتنی شرحیں لکھی گئی ہیں اتنی شاید کسی کتاب کی نہیں۔ گذشتہ تیس چالیس سال میں تو جس بڑے جامعہ یا دار العلوم میں کسی شیخ نے ترمذی پڑھائی اس کی شرح اکثر و بیشتر نے لکھی اور شائع کی اسی بات سے اس کتاب کے مہتم بالشان ہونے کا پتہ چلتا ہے۔

وفات :

امام ترمذیؒ کی وفات میں بھی اختلاف ہے جیسا کہ ولادت میں لیکن مشہور ۲۷۹ھ ہے اس کو مدنظر رکھ کر علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے ایک شعر میں ان کی تعریف کے ساتھ ایک مصرع میں ان کی ولادت و وفات کے مشہور قول کو لیا ہے ؎

الترمذی محمد ذوزین عطر وفاة فی عین

(امام) ترمذی عمدہ خصلت کے عطر تھے۔ ''عطر'' سے وفات ۲۷۹ اور ''عین'' سے عمر نکالی ہے ''ع'' کے عدد ۷۰ ہیں۔

مؤلفہ کتب :

(۱) جامع ترمذی یہ کتاب چھ ناموں سے مشہور ہے (۲) کتاب العلل (۳) الشمائل (النبویؐ) یہ ترمذی کے ساتھ شائع ہوئی ہے اور اب علیحدہ اس کے کئی زبانوں میں تراجم بھی ملتے ہیں (۴) اسماء الصحابہؓ (۵) کتاب الجرح والتعدیل (۶) کتاب التاریخ (۷) کتاب الزہد (۸) کتاب الاسماء والکنی (۹) کتاب التفسیر (۱۰) رباعیات فی الحدیث (۱۱) العلل الصغیر (۱۲) کتاب فی آثار المعرفۃ۔

امام ترمذیؒ کے متعلق ان کے معاصر حضرات اور بعد میں آنے والے اکابر علماء نے جن آراء کا اظہار کیا ہے اگر اس کا خلاصہ بھی درج کیا جاتا تو مضمون بہت طویل ہو جاتا لہٰذا خاصے اختصار سے کام لیا ہے جن حضرات کو تفصیل سے مطالعہ کرنا ہے تو وہ ڈاکٹر علامہ حبیب اللہ مختار شہید سابق مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے عربی میں مطبوعہ مقالہ برائے ڈاکٹریٹ ''الامام الترمذیؒ'' ''تخریج کتاب الطھارت من جامعہ'' کا مطالعہ فرمائیں جنہوں نے ۷۰ صفحات میں مقالہ کے شروع میں امام ترمذیؒ اور ان کی کتاب کے متعلق بہت بسط سے بحث کی ہے انہوں نے کتاب الطہارت کے فی الباب کی احادیث کو جمع کیا ہے۔ ۷۷۰ صفحات کی اس کتاب اور محنت کو دیکھ کر پسینہ آ جاتا ہے۔ راقم نے ترمذیؒ کے حالات کے متعلق اس سے استفادہ کیا ہے اور ان کے لئے دعائے خیر کرتا ہوں کہ انہوں نے اتنی محنت کی۔ مدارس عربیہ نے کیسے کیسے شمس وقمر پیدا کئے لوگ کہتے ہیں کہ مدارس عربیہ فضول ہیں بانجھ ہو گئے، ان سے عرض ہے کہ امام ترمذیؒ کی نسبت سے ان پر ڈاکٹر شہید کے اس کام کا مطالعہ فرمائیں تفصیل میں نہیں جاتا۔ آج کل اس کے مہتمم ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ہیں آج کے نوے فیصد پی ایچ ڈی حضرات کو ان کے نام کا علم نہیں ہوگا ان پر بھی فخر و ناز کیا جا سکتا ہے

آخر میں مکرر عرض کرتا ہوں کہ اب احادیث کے سینکڑوں مجموعے چھپ چکے ہیں ائمہ مجتہدین ائمہ اربعہ رحمہم اللہ اجمعین نے اگر فقہیں مدون نہ کی ہوتیں تو کسی مسئلہ کو کتب احادیث سے معلوم کرنا کتنا مشکل ہوتا اور یہ کام اللہ تعالیٰ نے ائمہ اربعہ سے پہلے کرایا' احادیث کے مجموعے بعد میں مرتب ہوئے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَبوَابُ الطَّهَارَةِ عَنۡ رَّسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ

ابوابِ طہارت جو مروی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱: بَابُ مَا جَاءَ لَا تُقۡبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيۡرِ طُهُوۡرٍ

۱: حَدَّثَنَا قُتَيۡبَةُ بۡنُ سَعِيۡدٍ اَنَا اَبُوۡ عَوَانَةَ عَنۡ سِمَاكِ بۡنِ حَرۡبٍ ح قَالَ وَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيۡعٌ عَنۡ اِسۡرَائِيۡلَ عَنۡ سِمَاكٍ عَنۡ مُصۡعَبِ بۡنِ سَعۡدٍ عَنِ ابۡنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتُقۡبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيۡرِ طُهُوۡرٍ وَلَاصَدَقَةٌ مِنۡ غُلُوۡلٍ قَالَ هَنَّادٌ فِيۡ حَدِيۡثِهٖ اِلَّا بِطُهُوۡرٍ قَالَ اَبُوۡ عِيۡسٰى هٰذَا الۡحَدِيۡثُ اَصَحُّ شَيۡءٍ فِيۡ هٰذَا الۡبَابِ وَاَحۡسَنُ وَ فِي الۡبَابِ عَنۡ اَبِي الۡمَلِيۡحِ عَنۡ اَبِيۡهِ وَاَبِيۡ هُرَيۡرَةَ وَاَنَسٍ وَاَبُو الۡمَلِيۡحِ بۡنُ اُسَامَةَ اِسۡمُهٗ عَامِرٌ وَيُقَالُ زَيۡدُ بۡنُ اُسَامَةَ بۡنِ عُمَيۡرٍ الۡهُذَلِيُّ۔

۱: باب کوئی نماز بغیر طہارت کے قبول نہیں ہوتی

۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی نماز بغیر طہارت کے قبول نہیں ہوتی اور نہ کوئی صدقہ مالِ خیانت سے قبول ہوتا ہے۔ ہناد نے اپنی حدیث میں بِغَيۡرِ طُهُوۡرٍ کی جگہ اِلَّا بِطُهُوۡرٍ کے الفاظ نقل کئے ہیں۔ ابوعیسیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس باب میں زیادہ صحیح اور احسن ہے اس باب میں ابی ملیح سے ان کے والد کے واسطے سے اور ابوہریرہؓ اور انسؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوملیح بن اسامہ کا نام عامر ہے۔ ان کو زید بن اسامہ بن عمیر الھذلی بھی کہا جاتا ہے

۲: بَابُ مَا جَاءَ فِيۡ فَضۡلِ الطُّهُوۡرِ

۲: حَدَّثَنَا اِسۡحٰقُ بۡنُ مُوۡسَى الۡاَنۡصَارِيُّ نَا مَعۡنُ ابۡنُ عِيۡسٰى نَا مَالِكُ بۡنُ اَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيۡبَةُ عَنۡ مَالِكٍ عَنۡ سُهَيۡلِ بۡنِ اَبِيۡ صَالِحٍ عَنۡ اَبِيۡهِ عَنۡ اَبِيۡ هُرَيۡرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ الۡعَبۡدُ الۡمُسۡلِمُ اَوِالۡمُؤۡمِنُ فَغَسَلَ وَجۡهَهٗ خَرَجَتۡ مِنۡ وَجۡهِهٖ كُلُّ خَطِيۡئَةٍ نَظَرَ اِلَيۡهَا بِعَيۡنَيۡهِ مَعَ الۡمَاءِ اَوۡمَعَ اٰخِرِ قَطۡرِ الۡمَاءِ اَوۡنَحۡوَ هٰذَا وَاِذَا غَسَلَ يَدَيۡهِ خَرَجَتۡ

۲: طہارت کی فضیلت کا باب

۲: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان بندہ یا (فرمایا) مؤمن بندہ وضو کرتا ہے اور اپنے چہرہ کو دھوتا ہے۔ تو پانی یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ (یا اس کی مثل فرمایا) اس کی تمام خطائیں دھل جاتی ہیں جن کا ارتکاب اس نے آنکھوں سے کیا تھا اور جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اس کی تمام خطائیں پانی یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ دھل جاتی ہیں جو اس کے ہاتھوں سے ہوئی تھیں

مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْمَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ حَدِيْثُ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبُوْ صَالِحٍ وَالِدُ سُهَيْلٍ هُوَ اَبُوْ صَالِحِ السَّمَّانُ وَاسْمُهٗ ذَكْوَانُ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ اخْتَلَفُوْا فِيْ اِسْمِهٖ فَقَالُوْا عَبْدُ شَمْسٍ وَقَالُوْا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَهٰكَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ وَهٰذَا اَصَحُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَ ثَوْبَانَ وَالصُّنَابِحِيِّ وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَ سَلْمَانَ وَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالصُّنَابِحِيُّ هٰذَا الَّذِيْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ فَضْلِ الطُّهُوْرِ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيُّ وَالصُّنَابِحِيُّ الَّذِيْ رَوٰى عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ لَيْسَ لَهٗ سَمَاعٌ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَاسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُسَيْلَةَ وَيُكْنٰى اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ رَحَلَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ فِي الطَّرِيْقِ وَقَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَحَادِيْثَ وَالصُّنَابِحُ بْنُ الْاَعْسَرِ الْاَحْمَسِيُّ صَاحِبُ النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهُ الصُّنَابِحِيُّ اَيْضًا وَاِنَّمَا حَدِيْثُهٗ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ اِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ فَلَا تَقْتَتِلُنَّ بَعْدِيْ۔

۳: بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ مِفْتَاحَ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ

۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَقُتَيْبَةُ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالُوْا نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَاَحْسَنُ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک ہو کر نکلتا ہے ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے مالک سہیل سے وہ اپنے والد سے اور وہ ابوہریرہ سے نقل کرتے ہیں سہیل کے والد ابوصالح سمان کا نام ذکوان ہے اور حضرت ابوہریرہؓ کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ان کا نام عبدشمس ہے اور بعض کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو ہے۔ محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ علیہ نے بھی اسی طرح کہا ہے اور یہی صحیح ہے۔ اور اس باب میں عثمانؓ، ثوبانؓ، صنابحیؓ، عمرو بن عبسہؓ، سلیمانؓ اور عبداللہ بن عمرو سے بھی احادیث مذکور ہیں اور صنابحی جنہوں نے وضو کی فضیلت کے متعلق نبی اکرمؐ سے روایت کیا ہے وہ عبداللہ صنابحی نہیں اور صنابحیؒ جو ابوبکر صدیقؓ سے روایت کرتے ہیں ان کا سماع نبی سے ثابت نہیں۔ ان کا نام عبدالرحمٰن بن عسیلہ اور کنیت ابوعبداللہ ہے۔ انہوں نے رسول اللہ سے شرف ملاقات کیلئے سفر کیا، وہ سفر میں تھے کہ حضورؐ کی وفات ہوگئی انہوں نے نبی سے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں۔ صنابح بن اعسر احمسی جو وہ صحابی ہیں ان کو بھی صنابحی کہا جاتا ہے۔ ان سے صرف ایک ہی حدیث مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے نبیؐ سے سنا آپؐ نے فرمایا کہ میں تمہاری کثرت پر دوسری امتوں پر فخر کرنے والا ہوں پس میرے بعد آپس میں قتال نہ کرنا۔

۳ : باب بے شک طہارت نماز کی کنجی ہے

۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کی کنجی طہارت ہے اس کی تحریم[1] تکبیر اور اس کی تحلیل سلام ہے۔ ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث اس باب میں صحیح اور احسن ہے۔ عبداللہ بن محمد بن عقیل سچے ہیں بعض محدثین نے ان کے حافظے پر اعتراض کیا ہے اور میں نے محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور اسحٰق

---

[1] تحریم بیرون نما: حلال افعال کو حرام کرنیوالی۔ تحلیل اندرون نماز حرام افعال کو حلال کرنے والی۔

عَقِيلٍ هُوَ صَدُوقٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيلَ يَقُولُ كَانَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَالْحُمَيْدِيُّ يَحْتَجُّونَ بِحَدِيثِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ مُقَارِبُ الْحَدِيثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَبِي سَعِيدٍ.

بن ابراہیم اور حمیدی عبداللہ بن محمد بن عقیل کی روایت سے حجت پکڑتے تھے۔ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو مقارب الحدیث کہا ہے اور اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔

(ف) مقارب الحدیث سے مراد یہ ہے کہ راوی کی روایت کردہ حدیث صحت کے قریب ہو۔

۴: بَابُ مَا يَقُولُ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ

۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُبِكَ قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ قَالَ مَرَّةً اُخْرٰى اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبِيثِ اَوِالْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَجَابِرٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ اَبُوعِيسٰى حَدِيثُ اَنَسٍ اَصَحُّ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ وَاَحْسَنُ وَحَدِيثُ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ فِي اِسْنَادِهِ اِضْطِرَابٌ رَوٰى هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفٍ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَّ مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ اَبُوعِيسٰى سَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَقَالَ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُونَ قَتَادَةُ رَوٰى عَنْهُمَا جَمِيعًا.

۴ : باب بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت کیا کہے

۴: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو فرماتے: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ'' اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں شعبہ کہتے ہیں کہ ایک اور مرتبہ فرمایا: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبِیْثِ اَوِالْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ۔ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شر سے اور اہل شر سے یا فرمایا ناپاک جنوں سے اور ناپاک جنوں کی عورتوں سے اس باب میں حضرت علیؓ، زید بن ارقمؓ، جابرؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث انسؓ اس باب میں اصح اور احسن ہے اور زید بن ارقم کی روایت میں اضطراب ہے۔ ہشام دستوائی اور سعید بن ابی عروبہ قتادہ سے روایت کرتے ہیں۔ سعید نے کہا وہ قاسم بن عوف شیبانی سے اور وہ زید بن ارقم سے روایت کرتے ہیں ہشام نے کہا وہ قتادہ سے اور وہ زید بن ارقم سے روایت کرتے ہیں اس حدیث کو شعبہ اور معمر نے قتادہ سے اور انہوں نے نضر بن انس سے روایت کیا ہے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ زید بن ارقم سے روایت ہے اور معمر کہتے ہیں کہ روایت ہے نضر بن انس سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے اس کے متعلق تو انہوں نے کہا کہ احتمال ہے کہ قتادہ نے دونوں سے اکٹھے نقل

کیا ہو یعنی قاسم اور نضر سے۔

۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۵: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء جاتے تو فرماتے: "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ" اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں ناپاکی اور بُرے کاموں سے (ابوعیسیٰؒ نے کہا ہے) کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے

۵۔ بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ

۵: باب بیت الخلاء سے نکلتے وقت کیا کہے؟

۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ اِسْمٰعِيْلَ نَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَكَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِسْرَائِيْلَ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ وَ اَبُوْبُرْدَةَ بْنُ اَبِيْ مُوْسٰى اِسْمُهُ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ الْاَشْعَرِيُّ وَلَا يُعْرَفُ مَعًا فِيْ هٰذَا الْبَابِ اِلَّا حَدِيْثُ عَائِشَةَ۔

۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے نکلتے تو فرماتے: "غُفْرَانَكَ" اے اللہ میں تیری بخشش چاہتا ہوں۔ ابوعیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے اسرائیل کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ اسرائیل یوسف بن ابی بردہ سے روایت کرتے ہیں۔ ابوبردہ بن ابی موسیٰ کا نام عامر بن عبداللہ بن قیس اشعری ہے اور اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے علاوہ اور کوئی حدیث معلوم نہیں ہوتی۔

۶: بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ بِغَائِطٍ اَوْبَوْلٍ

۶: باب قضائے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ رخ ہونے کی مخالفت کے بارے میں

۷: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْغَرِّبُوْا قَالَ اَبُوْاَيُّوْبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيْضَ قَدْ بُنِيَتْ مُسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَمَعْقِلِ بْنِ اَبِي الْهَيْثَمِ وَيُقَالُ مَعْقِلُ بْنُ اَبِيْ مَعْقِلٍ

۷: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم قضائے حاجت یا پیشاب کیلئے جاؤ تو قبلہ کی طرف رخ نہ کرو اور نہ پشت بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف رخ کیا کرو۔ ابوایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم شام گئے تو ہم نے دیکھا کہ بیت الخلاء قبلہ رُخ بنے ہوئے ہیں لہٰذا ہم رُخ پھیر لیتے اور اللہ سے مغفرت طلب کرتے۔ اس باب میں عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ اور معقل بن ابی ہیثم رضی اللہ عنہ جنہیں (معقل بن ابی معقل بھی کہا جاتا ہے) ابوہریرہ رضی اللہ

وَاَبِیْ اُمَامَةَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ اَیُّوْبَ اَحْسَنُ شَیْءٍ فِیْ هٰذَا الْبَابِ وَاَصَحُّ وَاَبُو اَیُّوْبَ اسْمُهٗ خَالِدُ بْنُ زَیْدٍ وَالزُّهْرِیُّ اِسْمُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ شِهَابِ الزُّهْرِیِّ وَكُنْیَتُهٗ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ اَبُوالْوَلِیْدِ الْمَكِّیُّ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ الشَّافِعِیُّ اِنَّمَا مَعْنٰی قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا اِنَّمَا هٰذَا فِی الْفَیَافِیْ فَاَمَّا فِی الْكُنُفِ الْمَبْنِیَّةِ لَهٗ رُخْصَةٌ فِیْ اَنْ یَّسْتَقْبِلَهَا وَهٰكَذَا قَالَ اِسْحٰقُ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ اِنَّمَا الرُّخْصَةُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی اِسْتِدْبَارِ الْقِبْلَةِ بِغَائِطٍ اَوْبَوْلٍ فَاَمَّا اسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ فَلَا یَسْتَقْبِلُهَا كَاَنَّهٗ لَمْ یَرَفِی الصَّحْرَآءِ وَلَا فِی الْكَنِیْفِ اَنْ یَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ.

عنہ، ابوامامہ اور سہل بن حُنیف رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابوایوب رضی اللہ عنہ کی حدیث اس باب میں احسن اور اصح ہے اور ابوایوب رضی اللہ عنہ کا نام خالد بن زید ہے اور زہری کا نام محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن شہاب الزہری ہے اور انکی کنیت ابوبکر ہے ابوالولید مکی نے کہا کہ ابوعبداللہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا کہ منہ نہ کرو قبلہ کی طرف پیشاب یا قضائے حاجت کے وقت اور نہ پیٹھ کرو، اس سے مراد جنگل ہے جبکہ اسی مقصد کیلئے بنائے گئے بیت الخلاء میں قبلہ رخ ہونے کی اجازت ہے۔اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ خواہ صحرا ہو یا بیت الخلاء قبلہ کی طرف پیٹھ کرنا تو جائز ہے لیکن قبلہ کی طرف رخ کرنا جائز نہیں ہے۔

(ف) یہ حکم مدینہ منورہ کا ہے اس لئے کہ وہاں قبلہ جنوب کی طرف ہے۔

۷۔بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِیْ ذٰلِكَ

۷: باب قبلہ کی طرف رخ کرنے میں رخصت

۸۔حَدَّثَنَامُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَا نَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ نَا اَبِیْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ فَرَاَیْتُهٗ قَبْلَ اَنْ یُّقْبَضَ بِعَامٍ یَسْتَقْبِلُهَا وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ وَعَائِشَةَ وَعَمَّارٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ جَابِرٍ فِیْ هٰذَا الْبَابِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ ابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَبُوْلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ اَخْبَرَنَابِذٰلِكَ قُتَیْبَةُ قَالَ اَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ وَحَدِیْثُ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصَحُّ

۸: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ منع کیا ہے نبی ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کر کے پیشاب کرنے سے۔پھر میں نے آپ ﷺ کی وفات سے ایک سال قبل آپ ﷺ کو قبلہ کی طرف رخ کرتے ہوئے دیکھا۔اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابوقتادہؓ اور عمارؓ سے بھی احادیث نقل کی گئی ہیں۔ابوعیسیٰؒ نے فرمایا حدیث جابرؓ اس باب میں حسن غریب ہے۔اس حدیث کو ابن لَهِیْعَة نے ابی زبیر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے ابی قتادہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو قبلہ کی طرف رخ کر کے پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔ہمیں اس کی خبر قتیبہ نے دی وہ اسے ابن لَهِیْعَة کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔جابرؓ کی حدیث ابن لَهِیْعَة کی

مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ لَهِيْعَةَ وَابْنُ لَهِيْعَةَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ نِ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهٗ.

حدیث سے اصح ہے۔ ابن لَہِیْعَۃ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں اور یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے انہیں ضعیف کہا ہے۔

٩. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَقِيْتُ يَوْمًا عَلٰى بَيْتِ حَفْصَةَ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَاجَتِهٖ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُسْتَدْبِرَ الْكَعْبَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں ایک دن حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر چڑھا تو میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قضائے حاجت کیلئے بیٹھے ہوئے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ شام اور پشت قبلے کی طرف تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ف) احناف کے نزدیک قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ کرنا قضائے حاجت یا پیشاب کے وقت ممنوع ہے چاہے گھر میں ہو یا جنگل میں۔ اس لیے ممکن ہے کہ روایت کا مفہوم یہ ہو کہ آپ ﷺ نے بہ تقاضا ایسا کیا ہو اور قولی حدیث (امر) کو فعلی پر ترجیح ہوتی ہے۔

٨: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ قَائِمًا

۸: باب کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی ممانعت

١٠: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيْكٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُوْلُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوْهُ مَا كَانَ يَبُوْلُ اِلَّا قَاعِدًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَ بُرَيْدَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ اَحْسَنُ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَاَصَحُّ وَحَدِيْثُ عُمَرَ اِنَّمَا رُوِيَ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ اَبِي الْمُخَارِقِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ رَاٰنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْلُ قَائِمًا فَقَالَ يَا عُمَرُ لَا تَبُلْ قَائِمًا فَمَا بُلْتُ قَائِمًا بَعْدُ وَاِنَّمَا رَفَعَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَبْدُ الْكَرِيْمِ ابْنُ اَبِي الْمُخَارِقِ وَهُوَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَتَكَلَّمَ فِيْهِ وَرَوٰى عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ مَا بُلْتُ قَائِمًا مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْكَرِيْمِ وَحَدِيْثُ بُرَيْدَةَ فِيْ هٰذَا

۱۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ اگر تم میں سے کوئی کہے کہ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوکر پیشاب کرتے تھے تو اسکی تصدیق نہ کرو کیونکہ آپ ﷺ ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب کرتے تھے۔ اس باب میں عمرؓ اور بریدہؓ سے بھی روایت منقول ہے۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں کہ حدیث عائشہؓ اس باب میں احسن اور اصح ہے۔ حضرت عمرؓ کی حدیث عبدالکریم بن ابی المخارق سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہوکر پیشاب کرتے دیکھا تو فرمایا اے عمر کھڑے ہوکر پیشاب نہ کرو۔ پھر میں نے کبھی کھڑے ہوکر پیشاب نہیں کیا۔ اس حدیث کو عبدالکریم بن ابو المخارق نے مرفوعاً روایت کیا ہے اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ ایوب سختیانی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اور اسکے بارے میں کلام کیا ہے۔ عبیداللہ نافع سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں جب سے مسلمان ہوا میں نے کبھی کھڑے ہوکر پیشاب نہیں کیا۔ یہ

غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَمَعْنَى النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ قَائِمًا عَلَى التَّأْدِيبِ لَا عَلَى التَّحْرِيمِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ اِنَّ مِنَ الْجَفَاءِ اَنْ تَبُوْلَ وَاَنْتَ قَائِمٌ.

حدیث عبدالکریم کی حدیث سے اصح ہے۔ بریدہؓ کی حدیث غیرمحفوظ ہے۔اس باب میں پیشاب کرنے کی ممانعت تادیباً حرام نہیں۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا ظلم ہے۔

۹: بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

۹: باب کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی رخصت

۱۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ عَلَيْهَا قَائِمًا فَاَتَيْتُهُ بِوَضُوْءٍ فَذَهَبْتُ لِاَتَاَخَّرَ عَنْهُ فَدَعَانِيْ حَتّٰى كُنْتُ عِنْدَ عَقِبَيْهِ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَهٰكَذَا رَوٰى مَنْصُوْرٌ وَّ عُبَيْدَةُ الضَّبِّيُّ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ مِثْلَ رِوَايَةِ الْاَعْمَشِ وَرَوٰى حَمَّادُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ وَعَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَصَحُّ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْبَوْلِ قَائِمًا.

۱۱: حضرت ابی وائلؒ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا نبی ﷺ ایک قوم کے ڈھیر پر آئے اور اس پر کھڑے ہوکر پیشاب کیا۔ پھر میں آپ ﷺ کیلئے وضو کا پانی لایا اور پیچھے ہٹنے لگا تو حضور ﷺ نے مجھے بلالیا یہاں تک کہ میں ان کے پیچھے (نزدیک) پہنچ گیا پھر آپ ﷺ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ ابوعیسیٰؒ نے کہا کہ منصور اور عبیدہ ضبی نے ابووائل اور حذیفہ کے واسطے سے اعمش ہی کی طرح کی روایت نقل کی ہے اسکے علاوہ حماد بن ابی سلیمان اور عاصم بن بھدلہ، ابووائل سے وہ مغیرہ بن شعبہ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ ابووائل کی حدیث حذیفہؓ سے اصح ہے اور اہل علم کی ایک جماعت نے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے میں (بوقت ضرورت) رخصت دی ہے۔

۱۰: بَابُ الْاِسْتِتَارِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

۱۰: باب قضائے حاجت کے وقت پردہ کرنا

۱۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتّٰى يَدْنُوَا مِنَ الْاَرْضِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰكَذَا رَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَرَوٰى وَكِيْعٌ وَالْحِمَّانِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتّٰى يَدْنُوَا مِنَ الْاَرْضِ وَكِلَا الْحَدِيْثَيْنِ مُرْسَلٌ وَيُقَالُ لَمْ يَسْمَعِ الْاَعْمَشُ مِنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَلَا مِنْ

۱۲: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو اس وقت تک کپڑا نہ اٹھاتے جب تک زمین کے قریب نہ ہوجاتے۔ ابوعیسیٰؒ نے فرمایا اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے محمد بن ربیعہ نے اعمش سے انہوں نے انسؓ سے پھر وکیع اور حماد نے اعمش سے روایت کیا ہے کہ اعمش نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہا کرتے تھے کہ جب حضور ﷺ قضائے حاجت کا ارادہ کرتے تو اس وقت تک کپڑا نہ اٹھاتے جب تک زمین کے قریب نہ ہوجاتے۔ یہ دونوں حدیثیں مرسل ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اعمش نے انس بن مالکؓ یا کسی بھی صحابیؓ سے حدیث نہیں سنی اور انہوں (اعمش)

اَحَدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نَظَرَ اِلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُهُ يُصَلِّيْ فَذَكَرَ عَنْهُ حِكَايَةً فِي الصَّلٰوةِ وَالْاَعْمَشُ اِسْمُهُ سُلَيْمَانُ بْنُ مِهْرَانَ اَبُوْمُحَمَّدٍ الْكَاهِلِيُّ وَهُوَ مَوْلًى لَهُمْ قَالَ الْاَعْمَشُ كَانَ اَبِيْ حَمِيْلًا فَوَرَّثَهُ مَسْرُوْقٌ۔

نے انس بن مالکؓ کو نماز پڑھتے دیکھا ہے اور انکی نماز کی حکایت بیان کی اور اعمش کا نام سلیمان بن مہران ہے اور انکی کنیت ابومحمد کاہلی ہے اور وہ بنی کاہل کے مولیٰ ہیں۔ اعمش کہتے ہیں کہ میرے باپ کو بچپن میں لایا گیا تھا اپنے شہر سے اور حضرت مسروق نے ان کو وارث بنایا۔

۱۱: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِيْنِ

۱۱: باب داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے کی کراہت

۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ الْمَكِّيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَ سَلْمَانَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ اَبُوْ قَتَادَةَ اِسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا الْاِسْتِنْجَاءَ بِالْيَمِيْنِ۔

۱۳: عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آلہ تناسل کو دائیں ہاتھ سے چھونے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، سلمان رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سہل بن حنیف سے بھی احادیث مروی ہیں۔

ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوقتادہ کا نام حارث بن ربعی ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔

۱۲: بَابُ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْحِجَارَةِ

۱۲: باب پتھروں سے استنجا کرنا

۱۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قِيْلَ لِسَلْمَانَ قَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قَالَ سَلْمَانُ اَجَلْ نَهَانَا اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ اَوْبِبَوْلٍ اَوْاَنْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِيْنِ اَوْاَنْ يَسْتَنْجِيَ اَحَدُنَا بِاَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ اَوْاَنْ نَسْتَنْجِيَ بِرَجِيْعٍ اَوْبِعَظْمٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَجَابِرٍ وَخَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ سَلْمَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَقَوْلُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ رَاَوْا اَنَّ الْاِسْتِنْجَاءَ بِالْحِجَارَةِ يُجْزِئُ وَاِنْ لَّمْ يَسْتَنْجِ بِالْمَاءِ اِذَا اَنْقَى اَثَرَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ

۱۴: عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں کہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا۔ تمہارے نبی نے تمہیں ہر بات سکھائی یہاں تک کہ قضائے حاجت کا طریقہ بھی بتایا۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قضائے حاجت کے وقت قبلہ رخ ہونے سے منع کیا، داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے، تین ڈھیلوں سے کم کیساتھ استنجا کرنے اور گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنے سے بھی منع فرمایا۔ اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا، خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ اور خلاد بن سائب سے بھی احادیث مروی ہیں۔ خلاد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ سلمان کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم اور صحابہؓ کا یہی قول ہے کہ اگر پیشاب یا پاخانہ کا اثر پانی کے بغیر ختم ہوجائے تو پتھروں سے ہی استنجا کافی ہے۔ ثوریؒ، ابن مبارکؒ، امام شافعیؒ، امام

وَاِسۡحٰقُ.

۱۳: بَابُ فِي الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْحَجَرَيْنِ

۱۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَقُتَيْبَةُ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهٖ فَقَالَ اِلْتَمِسْ لِيْ ثَلٰثَةَ اَحْجَارٍ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ بِحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ فَاَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَاَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ اِنَّهَا رِكْسٌ قَالَ اَبُوعِيْسٰى وَهٰكَذَا رَوٰى قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ نَحْوَ حَدِيْثِ اِسْرَائِيْلَ وَرَوٰى مَعْمَرٌ وَّعَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ وَرَوٰى زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ وَرَوٰى زَكَرِيَّا بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِاللهِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ فِيْهِ اِضْطِرَابٌ قَالَ اَبُوعِيْسٰى سَاَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَيُّ الرِّوَايَاتِ فِيْ هٰذَا عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ اَصَحُّ فَلَمْ يَقْضِ فِيْهِ بِشَيْءٍ وَّسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَلَمْ يَقْضِ فِيْهِ بِشَيْءٍ وَكَاَنَّهٗ رَاٰى حَدِيْثَ زُهَيْرٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ اَشْبَهَ وَوَضَعَهٗ فِيْ كِتَابِهِ الْجَامِعِ وَاَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا عِنْدِيْ حَدِيْثُ اِسْرَائِيْلَ وَقَيْسٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ لِاَنَّ اِسْرَائِيْلَ اَثْبَتُ وَاَحْفَظُ لِحَدِيْثِ اَبِيْ اِسْحٰقَ مِنْ هٰؤُلَاءِ وَتَابَعَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ وَسَمِعْتُ اَبَا مُوْسٰى مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنّٰى يَقُوْلُ

احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۳: باب دو پتھروں سے استنجا کرنا

۱۵: حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ قضائے حاجت کیلئے نکلے تو آپ ﷺ نے فرمایا میرے لئے تین ڈھیلے (پتھر) تلاش کرو۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں۔ میں دو پتھر اور ایک گوبر کا ٹکڑا لیکر حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے ڈھیلے (پتھر) لے لئے اور گوبر کا ٹکڑا پھینک دیا اور فرمایا کہ یہ ناپاک ہے۔ ابوعیسٰیؒ کہتے ہیں قیس بن ربیع نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے ابی اسحاق سے انہوں نے ابی عبیدہ سے انہوں نے عبداللہ سے حدیث اسرائیل کی طرح۔ معمر اور عمار بن زریق بھی ابواسحاق سے وہ علقمہ سے اور وہ عبداللہ سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ زہیر ابواسحاق سے وہ عبدالرحمٰن بن اسود وہ اپنے والد اسود بن یزید اور وہ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔ زکریا بن ابی زائدہ ابواسحٰق سے وہ عبدالرحمٰن بن یزید سے اور وہ عبداللہ سے اسے نقل کرتے ہیں اور اس روایت میں اضطراب ہے۔ ابوعیسٰیؒ کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے سوال کیا کہ ابواسحٰق کی ان روایات میں سے کونسی روایت صحیح ہے تو انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا اور میں نے سوال کیا محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے انہوں نے بھی کوئی فیصلہ نہیں دیا، شاید امام بخاریؒ کے نزدیک زہیر کی حدیث اصح ہے جو مروی ہے ابی اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن اسود سے وہ اپنے والد سے اور وہ عبداللہ سے اور اس حدیث کو امام بخاریؒ نے اپنی کتاب میں بھی نقل کیا ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں اس باب میں میرے نزدیک اسرائیل اور قیس کی روایت زیادہ اصح ہے جو مروی ہے ابی اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں ابی عبیدہ سے اور وہ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔ اس لئے کہ اسرائیل ابواسحاق کی روایت میں دوسرے راویوں کی نسبت بہت اثبت ہیں اور

سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيّ يَقُوْلُ مَافَاتَنِي الَّذِيْ فَاتَنِيْ مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ اِلَّا لِمَا اتَّكَلْتُ بِه عَلٰى اِسْرَائِيْلَ لِاَنَّهٗ كَانَ يَاتِيْ بِه اَتَمَّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَزُهَيْرٌ فِيْ اَبِيْ اِسحٰقَ لَيْسَ بِذَاكَ لِاَنَّ سَمَاعَهٗ مِنْهُ بِاٰخِرَةٍ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَنْبَلِ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتَ الْحَدِيْثَ عَنْ زَائِدَةَ وَزُهَيْرٍ فَلَا تُبَالِ اَنْ لَّا تَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِ هِمَا اِلَّا حَدِيْثَ اَبِيْ اِسْحٰقَ وَاَبُوْ اِسْحٰقَ اِسْمُهٗ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّبِيْعِيُّ الْهَمْدَانِيُّ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ وَلَا يُعْرَفُ اِسْمُهٗ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ هَلْ تَذْكُرُ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ شَيْئًا قَالَ لَا۔

زیادہ یاد رکھنے والے ہیں۔قیس بن ربیع نے انکی متابعت کی ہے۔میں (ترمذیؒ) نے ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ سے سناوہ کہتے تھے میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے سنا وہ کہتے تھے کہ مجھ سے سفیان ثوری کی ابواسحٰق سے منقول جواحادیث چھوٹ گئیں انکی وجہ یہ ہے کہ میں نے اسرائیل پر بھروسہ کیا کیونکہ وہ انہیں پورا پورا بیان کرتے تھے۔ابوعیسیٰؒ نے کہا۔زہیر کی روایت ابی اسحاق سے زیادہ قوی نہیں اس لئے کہ زہیر کا ان سے سماع آخروقت میں ہوا۔میں (ابوعیسیٰؒ) نے احمد بن حسن سے سناوہ کہتے تھے کہ احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ جب تم زائدہ اور زہیر کی حدیث سنوتو کسی دوسرے سے سننے کی ضرورت نہیں مگر یہ کہ وہ حدیث ابواسحٰق سے مروی ہو۔ابواسحٰق کا نام عمرو بن عبداللہ اسبیعی الہمدانی ہے۔ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعودؓ نے اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی اور (ابوعبیدہ) کا نام معلوم نہیں ہوسکا۔روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعودؓ سے پوچھا کیا تمہیں عبداللہ بن مسعودؓ سے سنی ہوئی کچھ باتیں یاد ہیں تو انہوں نے فرمایا نہیں۔

۱۴: بَابُ كَرَاهِيَةِ مَا يُسْتَنْجٰى بِه

۱۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَاحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ دَاوٗدَبْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَنْجُوْا بِالرَّوْثِ وَلَابِالْعِظَامِ فَاِنَّهٗ زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَسَلْمَانَ وَجَابِرٍوَابْنِ عُمَرَقَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَغَيْرُهٗ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ

۱۴: باب جن سے استنجا کرنا مکروہ ہے

۱۶: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم گوبر اور ہڈی سے استنجا نہ کرو اس لئے کہ وہ تمہارے بھائی جنوں کی غذا ہے۔اس باب میں ابو ہریرہؓ،سلیمانؓ،جابرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث مروی ہیں۔ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اسمٰعیل بن ابراہیم وغیرہ سے بھی مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں داؤد بن ابی ھند سے وہ شعبی سے وہ علقمہ سے اور وہ عبداللہ سے کہ عبداللہ بن مسعود ''لَيْلَةَ الْجِنِّ'' میں حضور ﷺ کیساتھ تھے،انہوں نے پوری حدیث کو بیان کیا۔شعبی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

الْجِنِّ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ فَقَالَ الشَّعْبِیُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَسْتَنْجُوْا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَاِنَّهٗ زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَكَانَ رِوَايَةَ اِسْمٰعِيْلَ اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ۔

کہ گوبر اور ہڈیوں سے استنجا نہ کرو کیونکہ وہ تمھارے جن بھائیوں کی خوراک ہے۔ اسمٰعیل کی روایت حفص بن غیاث کی روایت سے اصح ہے اور اہل علم اسی پر عمل کرتے ہیں، پھر اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث مذکور ہیں۔

۱۵: بَابُ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ

۱۵: باب پانی سے استنجا کرنا

۱۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِی الشَّوَارِبِ قَالَا ثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مُرْنَ اَزْوَاجَكُنَّ اَنْ يَسْتَطِيْبُوْا بِالْمَاءِ فَاِنِّیْ اَسْتَحْيِيْهِمْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِیِّ وَاَنَسٍ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰی هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُوْنَ الْاِسْتِنْجَآءَ بِالْمَآءِ وَاِنْ كَانَ الْاِسْتِنْجَآءُ بِالْحِجَارَةِ يُجْزِئُ عِنْدَهُمْ فَاِنَّهُمْ اسْتَحَبُّوا الْاِسْتِنْجَآءَ بِالْمَآءِ وَرَاَوْهُ اَفْضَلَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ۔

۱۷: حضرت معاذہؒ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے (عورتوں سے) فرمایا کہ اپنے شوہروں کو پانی سے استنجا کرنے کا کہو کیونکہ مجھے ان سے (کہتے ہوئے) شرم آتی ہے اس لئے کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ اس باب میں جریر بن عبداللہ البجلی، انسؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی احادیث مذکور ہیں۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس پر اہل علم کا عمل ہے کہ وہ پانی سے استنجا کرنا اختیار (یعنی پسند) کرتے ہیں۔ اگرچہ ان کے نزدیک پتھروں سے استنجا کرنا بھی کافی ہے لیکن پانی کے استعمال کو مستحب اور افضل سمجھتے ہیں۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

فائدہ: اگر نجاست موجودہ (روپے کے سکّے) سے زیادہ لگی ہو تو پھر پانی سے استنجا ضروری ہے۔

خلاصۃ الباب: پانی سے استنجاء کرنا مسنون ہے۔ جمہور علماء کے نزدیک یہ ذکر کرنا اس لئے ضروری ہے بعض لوگ پانی سے استنجاء کرنے کو مکروہ کہتے ہیں۔

۱۶: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ اَبْعَدَ فِی الْمَذْهَبِ

۱۶: باب اس بارے میں کہ نبی ﷺ کا قضائے حاجت کے وقت تو دُور تشریف لے جانا

۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَاَتَى النَّبِیُّ ﷺ حَاجَتَهٗ فَاَبْعَدَ فِی الْمَذْهَبِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ قُرَادٍ وَاَبِیْ قَتَادَةَ وَ

۱۸: مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کیلئے گئے اور بہت دور گئے۔ اس باب میں عبدالرحمٰن بن ابی قرادؓ، ابی قتادہؓ، جابرؓ اور یحییٰ بن عبیدؒ سے بھی روایت ہے۔ یحییٰؒ اپنے والد، ابوموسیٰؓ، ابن عباسؓ اور

جَابِرٍ وَ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ وَ اَبِيْ مُوْسٰى وَابْنِ عَبَّاسٍ وَ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَرْتَادُلِبَوْلِهٖ مَكَاناً كَمَايَرْتَادُمَنْزِ لاً وَاَبُوْسَلَمَةَ اِسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفِ الزُّهْرِيُّ۔

بلال بن حارثؓ سے روایت کرتے ہیں۔امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کرنے کیلئے جگہ ڈھونڈتے تھے جس طرح پڑاؤ کیلئے جگہ تلاش کرتے۔ ابوسلمہ کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری ہے۔

خلاصۃ الباب: غسل خانہ میں پیشاب کرنا مکروہ ہے جبکہ کچی جگہ ہو یا پانی کھڑا ہو جاتا ہو لیکن اگر فرش پکا ہو اور پانی نکلنے کی جگہ موجود ہو تو یہ ممانعت نہیں ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس حرکت سے دل میں وسواس پیدا ہوتے ہیں۔ وسواس کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مختلف اعمال وافعال میں کچھ خاصیتیں رکھی ہیں جن میں بظاہر کوئی جوڑ نظر نہیں آتا مثلاً علامہ شامیؒ نے بہت سارے اعمال کے بارے میں فرمایا کہ وہ نسیان پیدا کرتے ہیں ان میں سے غسل خانہ میں پیشاب کرنا بھی ذکر کیا ہے۔ یہ خیال کوئی توہم پرستی نہیں بلکہ جس طرح اور چیزوں کے کچھ خواص ہیں اور ان خواص کا اعتقاد توحید کے منافی نہیں ہے۔

۱۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسَلِ

۱۷: باب غسل خانے میں پیشاب کرنا مکروہ ہے

۱۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى قَالَا اَنَاعَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَبُوْلَ الرَّجُلُ فِيْ مُسْتَحَمِّهٖ وَقَالَ اِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًااِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَيُقَالُ لَهٗ الْاَ شْعَثُ الْاَعْمٰى وَقَدْكَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ الْبَوْلَ فِي الْمُغْتَسَلِ وَقَالُوْاعَامَّةُ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ وَرَخَّصَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ ابْنُ سِيْرِيْنَ وَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهٗ يُقَالُ اِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ فَقَالَ رَبُّنَا اللّٰهُ لَاشَرِيْكَ لَهٗ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَدْ وُسِّعَ فِي الْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسَلِ اِذَا جَرٰى فِيْهِ الْمَاءُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى ثَنَا بِذٰلِكَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْاٰمُلِيُّ عَنْ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْمُبَارَكِ۔

۱۹: حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی شخص غسل خانے میں پیشاب کرے اور فرمایا کہ عموماً وسوسہ اسی سے ہوتا ہے۔ اس باب میں ایک اور صحابی سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور اشعث بن عبداللہ کے علاوہ کسی اور طریق سے اس کے مرفوع ہونے کا ہمیں علم نہیں۔ انہیں اشعث اعمیٰ کہا جاتا ہے۔ بعض اہل علم غسل خانے میں پیشاب کرنے کو مکروہ سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اکثر وسواس اسی سے ہوتے ہیں اور بعض اہل علم جن میں ابن سیرین بھی ہیں اسکی اجازت دیتے ہیں ان سے کہا گیا کہ اکثر وسواس اس سے ہوتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا ہمارا رب اللہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ ابن مبارکؒ نے کہا کہ غسل خانے میں پیشاب کرنا جائز ہے بشرطیکہ اس پر پانی بہا دیا جائے۔ ابوعیسیٰؒ نے کہا ہم سے یہ حدیث احمد بن عبدہ آملی نے بیان کی انہوں نے حبان سے اور انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے۔

۱۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي السِّوَاكِ

۲۰: حَدَّثَنَا اَبُوكُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ قَالَ اَبُوعِيْسٰى وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَا هُمَا عِنْدِيْ صَحِيْحٌ لِاَنَّهٗ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِنَّمَا صُحِّحَ لِاَنَّهٗ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَاَمَّا مُحَمَّدٌ فَزَعَمَ اَنَّ حَدِيْثَ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اَصَحُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ نِالصِّدِّيْقِ وَعَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحُذَيْفَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَاَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاُمِّ حَبِيْبَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَتَمَّامِ بْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ حَنْظَلَةَ وَ اُمِّ سَلَمَةَ وَوَاثِلَةَ وَاَبِيْ مُوْسٰى۔

۲۱ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَلَاَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ قَالَ فَكَانَ زَيْدُ ابْنُ خَالِدٍ يَشْهَدُ الصَّلَوَاتِ فِي الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهٗ عَلٰى اُذُنِهٖ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ اُذُنِ الْكَاتِبِ لَا يَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ اِلَّا اسْتَنَّ

۱۸: باب مسواک کے بارے میں

۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں ضرور انھیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا ابوعیسیٰؒ نے فرمایا یہ حدیث محمد بن اسحٰق نے محمد بن ابراھیم سے روایت کی ہے، انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے زید بن خالد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے ۔ حدیث ابی سلمہ کی ابو ہریرہؓ سے اور زید بن خالد کی منقول حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں ہی میرے نزدیک صحیح ہیں ۔ اس لئے کہ یہ حدیث ابو ہریرہؓ کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے مروی ہے ۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ کے خیال میں حدیث ابی سلمہ زید بن خالد کی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور اس باب میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، ابن عباس رضی اللہ عنہما، حذیفہ رضی اللہ عنہ، زید بن خالد، انس رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، امِ حبیبہ رضی اللہ عنہا، ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابوامامہ رضی اللہ عنہ، ابوایوب رضی اللہ عنہ، تمام بن عباس رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ، ام سلمہؓ، واثلہؓ اور ابوموسیٰؓ سے بھی روایات منقول ہیں ۔

۲۱: ابی سلمہ سے روایت ہے کہ زید بن خالد جہنی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا اور میں رات کے تہائی حصہ تک عشاء کی نماز کو مؤخر کرتا ۔ ابو سلمہ کہتے ہیں جب زید نماز کیلئے مسجد میں آتے تو مسواک انکے کان پر ایسے ہوتی جیسے کاتب کا قلم کان پر ہوتا ہے اور اس وقت تک نماز نہ پڑھتے جب تک مسواک نہ کر لیتے پھر

ثُمَّ رَدَّهٗ اِلٰی مَوْضِعِهٖ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

اسے اسی جگہ رکھ لیتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب: لفظ سواک آلہ اور فعل دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے یہ لفظ ساك يسوك سوكًا سے نکلا ہے جس کا معنی ہے رگڑنا پھر اس لفظ کو مطلق دانت مانجھنے کے لئے بولتے ہیں خواہ مسواک نہ ہو۔ مسواک کے فوائد بے شمار ہیں۔ علامہ ابن عابدین شامیؒ فرماتے ہیں کہ مسواک کے فوائد ستر (۷۰) سے زیادہ ہیں سب سے کم تر فائدہ یہ ہے کہ منہ سے میل کچیل صاف ہوجاتا ہے۔ سب سے اعلیٰ فائدہ یہ ہے کہ موت کے وقت ایمان والے کو کلمہ یاد رہتا ہے۔ طہارت ونظافت کے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ نے جن چیزوں پر خاص طور پر زور دیا ہے اور بڑی تاکید فرمائی ہے۔ ان سب میں مسواک بھی ہے مسواک کے طبی فوائد ہیں اور بہت سے امراض سے اس کی وجہ سے جو تحفظ حاصل ہوتا ہے اس سے آج کل ہر صاحب شعور کچھ نہ کچھ واقف ہے لیکن دینی نقطہ نگاہ سے اس کی اصل اہمیت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو زیادہ راضی کرنے والا عمل ہے۔ مسواک کی شرعی حیثیت یہ ہے کہ جمہور علماء کے نزدیک مسواک سنت ہے پھر جمہور میں اختلاف ہے کہ مسواک نماز کی سنت ہے یا وضو کی سنت ہے۔ امام شافعیؒ نماز کی سنت قرار دیتے ہیں جبکہ احناف سنت وضو کہتے ہیں دلائل دونوں کے پاس ہیں لیکن احناف کے دلائل زیادہ مضبوط ہیں اور ان کے دلائل شواہد بھی ہیں۔

۱۹: بَابُ مَا جَاءَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَّنَامِهٖ فَلَا يَغْمِسَنَّ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا

۱۹: باب نیند سے بیداری پر ہاتھ دھونے سے پہلے پانی کے برتن میں نہ ڈالے جائیں

۲۲: حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ اَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ مِنْ وَلَدِ بُسْرِبْنِ اَرْطَاةَ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى يُفْرِغَ عَلَيْهَا مَرَّتَيْنِ اَوْثَلٰثًا فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَوَجَابِرٍوَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ الشَّافِعِيُّ اُحِبُّ لِكُلِّ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَ النَّوْمِ قَائِلَةً كَانَتْ اَوْغَيْرَهَا اَنْ لَّايُدْخِلَ يَدَهٗ فِيْ وَضُوْئِهٖ حَتّٰى يَغْسِلَهَا فَاِنْ اَدْخَلَ يَدَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّغْسِلَهَا كَرِهْتُ ذٰلِكَ لَهٗ وَلَمْ يُفْسِدْ

۲۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کی نیند سے بیدار ہوتو اپنے ہاتھ کو دو یا تین مرتبہ دھونے سے پہلے برتن میں نہ ڈالے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابو عیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں ہر نیند سے بیدار ہونے والے کیلئے پسند کرتا ہوں کہ وہ ہاتھ دھونے سے پہلے پانی کے برتن میں نہ ڈالے اور اگر وہ پانی کے برتن میں ہاتھ دھونے سے پہلے ڈالے گا تو میں اس کو سمجھتا ہوں لیکن مکروہ پانی ناپاک نہیں

ذٰلِكَ الْمَآءُ اِذَا لَمْ يَكُنْ عَلٰى يَدِهٖ نَجَاسَةٌ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ اِذَااسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْ وَضُوْئِهٖ قَبْلَ اَنْ يَغْسِلَهَافَاَعْجَبُ اِلَيَّ اَنْ يُّهْرِيْقَ الْمَآءَ وَقَالَ اِسْحٰقُ اِذَااسْتَيْقَظَ مِنَ النَّوْمِ بِاللَّيْلِ اَوْبِالنَّهَارِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهٗ فِيْ وَضُوْئِهٖ حَتّٰى يَغْسِلَهَا۔

ہوگا بشرطیکہ اسکے ہاتھوں کے ساتھ نجاست نہ لگی ہو اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب کوئی رات کی نیند سے بیدار ہو اور ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں ڈال دے تو میرے نزدیک اس پانی کا بہا دینا بہتر ہے۔ اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جب بھی بیدار ہو رات ہو یا دن ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں نہ ڈالے۔

خلاصۃ الباب: رات ہو کہ دن جس وقت بھی آدمی سوئے تو وہ جاگنے کے بعد ہاتھوں کو دھوئے اگرچہ ہاتھوں پر گندگی نہ لگی ہو لیکن اگر ہاتھوں پر نجاست لگنے کا یقین ہو تو ہاتھ دھونا فرض ہے۔ ظن غالب ہو تو واجب' اگر شک ہو تو سنت' اگر شک بھی نہ ہو تو مستحب ہے۔ یہاں ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص اس حکم پر عمل نہ کرے اور بیدار ہونے کے بعد ہاتھوں کو دھوئے بغیر برتن میں ڈالے تو اس کا حکم کیا ہے؟ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک وہی تفصیل ہے جو ماقبل میں گذری۔

۲۰: بَابُ فِي التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوْءِ

۲۰: باب وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا

۲۳: حَدَّثَنَا نَصْرُبْنُ عَلِيٍّ وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذِ الْعَقَدِيُّ قَالَا نَا بِشْرُبْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ اَبِيْ ثِقَالِ الْمُرِّيِّ عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ عَنْ جَدَّتِهٖ عَنْ اَبِيْهَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى قَالَ اَحْمَدُ لَا اَعْلَمُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثًا لَهٗ اِسْنَادٌ جَيِّدٌ وَقَالَ اِسْحٰقُ اِنْ تَرَكَ التَّسْمِيَةَ عَامِدًا اَعَادَ الْوُضُوْءَ وَاِنْ كَانَ نَاسِيًا اَوْ مُتَاَوِّلًا اَجْزَاهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَحْسَنُ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثُ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَرَبَاحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَدَّتِهٖ عَنْ اَبِيْهَا وَاَبُوْهَا سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَاَبُوْثِقَالِ الْمُرِّيُّ اِسْمُهٗ ثُمَامَةُ بْنُ حُصَيْنٍ وَ رَبَاحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ اَبُوْ

۲۳: رباح بن عبدالرحمٰن بن ابی سفیان بن حویطب اپنی دادی سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص وضو کی ابتدا میں اللہ کا نام نہ لے اس کا وضو ہی نہیں ہوتا۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوعیسٰیؒ کہتے ہیں امام احمدؒ نے فرمایا کہ میں نے اس باب میں عمدہ سند کی کوئی حدیث نہیں پائی۔ اسحاقؒ نے کہا کہ اگر جان بوجھ کر تسمیہ چھوڑ دے تو وضو دوبارہ کرنا پڑے گا اور اگر بھول کر یا حدیث کی تاویل کر کے چھوڑ دے تو وضو ہو جائے گا۔ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اس باب میں رباح بن عبدالرحمٰن کی حدیث احسن ہے۔ ابوعیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا رباح بن عبدالرحمٰن اپنی دادی سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتی ہیں اور انکے والد سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہیں۔ ابوثقال المری کا نام ثمامہ بن حصین ہے اور رباح بن عبدالرحمٰن، ابوبکر بن حویطب ہیں، ان میں سے بعض راویوں نے اس حدیث کو ابوبکر بن

بَكْرِ بْنِ حُوَيْطِبٍ مِنْهُمْ مَنْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حُوَيْطِبٍ فَنَسَبَهُ اِلٰى جَدِّهٖ ۔

حویطب سے راویت کر کے اسے انکے دادا کی طرف منسوب کیا ہے۔

(ف) حنفیہ کے نزدیک تسمیہ پڑھنا فرض نہیں ۔مندرجہ بالا حدیث میں وضو کے کمال کی نفی ہے۔

خلاصۃ الباب: اکثر ائمہ اور مجتہدین کے نزدیک جو وضو غفلت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا نام لئے بغیر کیا جائے وہ بہت ناقص اور بے نور ہوگا اور ناقص کو کالعدم قرار دے کر اس کی سرے سے نفی کر دینا عام محاورہ ہے اگر چہ وضو ہو جاتا ہے اس لئے کہ دوسری احادیث میں آتا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص وضو کرے اور اس میں اللہ کا نام لے تو یہ وضو اس کے سارے جسم کو پاک کر دیتا ہے اور جو کوئی وضو کرے اور اس میں اللہ کا نام نہ لے تو وہ وضو اس کے صرف اعضاء وضو ہی کو پاک کرتا ہے۔ آگے چل کر امام ترمذیؒ نے بعض علماء کا مذہب بیان فرمایا کہ اگر جان بوجھ کر اللہ کا نام چھوڑ دیا تو وضو دوبارہ کرے لیکن یہ مذہب درست نہیں ہے۔

۲۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَضْمَضَةِ وَالْاِ سْتِنْشَاقِ

۲۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ وَجَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَانْتَثِرْ وَ اِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَاَوْتِرْ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْمَنْ تَرَكَ الْمَضْمَضَةَ وَالْاِ سْتِنْشَاقَ فَقَالَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ اِذَا تَرَكَهُمَا فِي الْوُضُوْءِ حَتّٰى صَلّٰى اَعَادَ وَرَاَوْا ذٰلِكَ فِي الْوُضُوْءِ وَ الْجَنَابَةِ سَوَآءً وَبِهٖ يَقُوْلُ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ اَحْمَدُ الْاِسْتِنْشَاقُ اَوْكَدُ مِنَ الْمَضْمَضَةِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يُعِيْدُ فِي الْجَنَابَةِ وَلَا يُعِيْدُ فِي الْوُضُوْءِ

۲۱: باب کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا

۲۴: سلمہ بن قیس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم وضو کرو تو ناک صاف کرو اور جب استنجاء کے لئے پتھر استعمال کرو تو طاق[1] عدد میں لو۔ اس باب میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ، وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابو عیسیٰؒ کہتے ہیں حدیث سلمہ بن قیس حسن صحیح ہے۔ اہل علم نے کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ ایک گروہ کے نزدیک اگر وضو میں ان دونوں کو چھوڑ دیا اور نماز پڑھی لی تو نماز دوبارہ پڑھنی ہوگی اور انہوں نے وضو اور جنابت میں اس حکم کو یکساں قرار دیا ہے۔ ابن ابی لیلیٰ، عبداللہ بن مبارکؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی یہی کہتے ہیں۔ امام احمدؒ نے فرمایا کلی کرنے سے ناک میں پانی ڈالنے کی زیادہ تاکید ہے۔ ابو عیسیٰؒ نے فرمایا کہ ایک گروہ نے کہا ہے کہ جنابت میں اعادہ کرے وضو میں نہ کرے۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ اور بعض اہل کوفہ[2] کا یہی قول ہے اور ایک گروہ کے نزدیک

---

۱ یعنی تین یا پانچ یا سات

۲ اہل کوفہ سے مراد امام ابو حنیفہؒ ہیں

وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّورِيّ وَبَعْضُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ لَا يُعِيْدُ فِي الْوُضُوْءِ وَلَا فِي الْجَنَابَةِ لِاَنَّهُمَا سُنَّةٌ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَا تَجِبُ الْاِعَادَةُ عَلٰى مَنْ تَرَكَهُمَا فِي الْوُضُوْءِ وَلَا فِي الْجَنَابَةِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ۔

نہ وضو میں اعادہ کرے اور نہ غسل جنابت میں کرے اس لیے کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہیں لہٰذا جو ان دونوں[1] کو وضو اور غسل جنابت میں چھوڑ دے تو اس پر اعادہ (نماز) نہیں ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

۲۲: بَابُ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ

۲۲: باب کلی کرنا اور ایک ہاتھ سے ناک میں پانی ڈالنا

۲۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى نَا خَالِدٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَ اسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدٍ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوٰى مَالِكٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى وَلَمْ يَذْكُرُوْا هٰذَا الْحَرْفَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ وَاِنَّمَا ذَكَرَهُ خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَخَالِدٌ ثِقَةٌ حَافِظٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْمَضْمَضَةُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ يُجْزِئُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُفَرِّقُهُمَا اَحَبُّ اِلَيْنَا وَقَالَ الشَّافِعِيُّ اِنْ جَمَعَهُمَا فِيْ كَفٍّ وَاحِدٍ فَهُوَ جَائِزٌ وَاِنْ فَرَّقَهُمَا فَهُوَ اَحَبُّ اِلَيْنَا۔

۲۵: عبداللہ بن زید سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ایک ہی چلو سے کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے ہوئے، آپ ﷺ نے تین مرتبہ ایسا کیا۔ اس باب میں عبداللہ بن عباس ؓ بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ ابوعیسیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن زید کی حدیث حسن غریب ہے۔ یہ حدیث عمرو بن یحییٰ سے مالک، ابن عیینہ اور کئی دوسرے راویوں نے نقل کی ہے۔ لیکن اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ آپ ﷺ نے ایک ہی چلو سے ناک میں بھی پانی ڈالا اور کلی بھی کی، اسے صرف خالد بن عبداللہ نے ذکر کیا ہے۔ خالد محدثین کے نزدیک ثقہ اور حافظ ہیں۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کیلئے ایک ہی چلو کافی ہے اور بعض اہل علم نے کہا ہے کہ دونوں کیلئے الگ پانی لینا مستحب ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر دونوں ایک ہی چلو سے کرے تو جائز ہے اور اگر الگ الگ چلو سے کرے تو یہ ہمارے نزدیک پسندیدہ ہے۔

خلاصۃ الباب: ''مضمضہ'' کا لغوی معنی نام ہے پانی کو منہ میں داخل کرنے، حرکت دینے اور باہر پھینکنے کے مجموعے کا۔ استنشاق ماخوذ ہے نَشِقَ، يَنْشَقُ، نَشْقًا سے جس کے معنی ہیں ناک میں ہوا داخل کرنا (سونگھنا)۔ ''استنشاق'' کے معنی ہیں ناک میں پانی داخل کرنا ''انتثار'' کے معنی ہیں ناک سے پانی نکالنا۔ کلی اور ناک میں پانی داخل کرنے کے بارے میں اختلاف ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے تین مذاہب ذکر کئے ہیں: (ا) مسلک ابن ابی لیلیٰ، امام احمد اور عبداللہ بن

---

[1] مراد ان سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا ہے یہ دونوں مسنون ہیں البتہ غسل واجب میں دونوں (کلی اور ناک میں پانی ڈالنا) فرض ہیں۔

مبارکؒ اور امام اسحاقؒ کا ان کے نزدیک وضو اور غسل دونوں میں کلی اور ناک میں پانی ڈالنا واجب ہے (۲) دوسرا مسلک امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا ہے۔ان کے نزدیک کلی اور ناک میں پانی ڈالنا وضو اور غسل دونوں میں سنت ہے ۔(۳) تیسرا مسلک احناف اور سفیان ثوریؒ کا ہے ان کے نزدیک کلی وضو میں سنت اور غسل میں واجب ہے یہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں ''وان کنتم جنبًا فطّهروا'' ہے مبالغہ کا صیغہ استعمال ہوا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ غسل کی طہارت وضوء کی طہارت سے زیادہ ہونی چاہئے ۔کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کے کئی طریقے ہیں لیکن سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ کلی کے لئے الگ چلو میں پانی لے اور ناک کے لئے الگ ۔یہی احناف اور امام شافعیؒ کے نزدیک پسندیدہ ہے۔

۲۳: بَابُ فِیْ تَخْلِیْلِ اللِّحْیَةِ

۲۳: باب داڑھی کا خلال

۲۶: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَبْدِالْکَرِیْمِ ابْنِ اَبِی الْمُخَارِقِ اَبِیْ اُمَیَّةَ عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ رَاَیْتُ عَمَّارَبْنَ یَاسِرٍ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ لِحْیَتَهٗ فَقِیْلَ لَهٗ اَوْقَالَ فَقُلْتُ لَهٗ اَتُخَلِّلُ لِحْیَتَكَ قَالَ وَمَا یَمْنَعُنِیْ وَ لَقَدْرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُخَلِّلُ لِحْیَتَهٗ۔

۲۶: حسان بن بلال سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا عمار بن یاسر کو وضو کرتے ہوئے انہوں نے داڑھی کا خلال کیا تو ان سے کہا گیا یا (حسان) نے کہا کیا آپ داڑھی کا خلال کرتے ہیں؟ حضرت عمارؓ نے کہا کون سی چیز میرے لیے مانع ہے جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی داڑھی کا خلال کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَمَّارٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَاَنَسٍ وَابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی وَاَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی سَمِعْتُ اِسْحٰقَ بْنَ مَنْصُوْرٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُیَیْنَةَ لَمْ یَسْمَعْ عَبْدُ الْکَرِیْمِ مِنْ حَسَّانِ بْنِ بِلَالٍ حَدِیْثَ التَّخْلِیْلِ۔

۲۷: ابن ابی عمر سفیان سے وہ سعید بن ابی عروہ سے وہ قتادہ سے وہ حسان بن بلال سے وہ عمارؓ سے اور عمارؓ نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث نقل کرتے ہیں ۔اس باب میں عائشہؓ، ام سلمہؓ، انسؓ، ابن ابی اوفیٰؓ اور ابوایوبؓ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ابوعیسیٰؒ نے کہا میں نے اسحٰق بن منصورؒ سے انہوں نے احمد بن حنبلؒ سے سنا انہوں نے فرمایا ابن عیینہ نے کہا کہ عبدالکریم نے حسان بن بلال سے ''حدیث تخلیل'' نہیں سنی۔

۲۸۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِیْقٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُخَلِّلُ لِحْیَتَهٗ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ اَصَحُّ شَیْءٍ فِیْ هٰذَا الْبَابِ حَدِیْثُ عَامِرِ بْنِ شَقِیْقٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عُثْمَانَ وَقَالَ بِهٰذَا اَکْثَرُ اَهْلِ

۲۸: یحییٰ بن موسیٰ نے عبدالرزاق سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے عامر بن شقیق سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے حضرت عثمان بن عفانؓ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ نبی ﷺ اپنی داڑھی کا خلال کیا کرتے تھے ۔ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔محمد بن اسماعیل بخاریؒ کہتے ہیں اس باب میں سب سے زیادہ صحیح حدیث عامر بن شقیق کی ہے جو مروی ہے ابو وائل کے واسطہ سے حضرت عثمانؓ سے۔

الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ رَأَوْا اتَخْلِيْلَ اللِّحْيَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَقَالَ اَحْمَدُ اِنْ سَهَا عَنِ التَّخْلِيْلِ فَهُوَ جَائِزٌ وَقَالَ اِسْحٰقُ اِنْ تَرَكَهٗ نَاسِيًا اَوْ مُتَاوِّلًا اَجْزَاهُ وَاِنْ تَرَكَهٗ عَامِدًا اَعَادَ۔

اکثر صحابہؓ اور تابعینؒ کا یہی قول ہے کہ داڑھی کا خلال کیا جائے۔امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ اگر خلال کرنا بھول جائے تو وضو جائز ہے۔امام اسحٰقؒ نے کہا کہ اگر بھول کر چھوڑ دے یا تاویل سے تو جائز ہے اور اگر جان بوجھ کر (خلال) چھوڑا تو (وضو) دوبارہ کرے۔

(ف) حنفیہ کے نزدیک داڑھی کا خلال سنت ہے (مترجم)

خلاصۃ الباب: داڑھی کا خلال کرنا سنت ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ میں چلو بھر پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے پہنچائے پھر دائیں ہاتھ کی پشت گلے کی طرف کر کے انگلیاں بالوں میں ڈال کر نیچے کی طرف سے اوپر کی طرف تین دفعہ لے جائے۔

۲۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَسْحِ الرَّاْسِ اَنَّهٗ يُبْدَأُ بِمُقَدَّمِ الرَّاْسِ اِلٰى مُؤَخَّرِهٖ

۲۴: باب سر کا مسح آگے سے پیچھے کی جانب کرنا

۲۹: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَامَعْنٌ نَامَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَسَحَ رَاْسَهٗ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَأَمِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَالْمِقْدَامِ ابْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ زَيْدٍ اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَاَحْسَنُ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ۔

۲۹: حضرت عبداللہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کا مسح کیا اپنے ہاتھوں سے تو دونوں ہاتھ آگے سے پیچھے لے گئے اور پھر پیچھے سے آگے کی طرف لائے یعنی سر کے شروع سے ابتدا کی پھر پیچھے لے گئے اپنی گدی تک پھر لوٹا کر وہیں تک لائے جہاں سے شروع کیا تھا۔ پھر دونوں پاؤں دھوئے ۔اس باب میں معاویہؓ، مقدام بن معدیکربؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث مروی ہیں۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں اس باب میں عبداللہ بن زید کی حدیث صحیح اور احسن ہے ۔امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۲۵: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّهٗ يُبْدَأُ بِمُؤَخَّرِ الرَّاْسِ

۲۵: باب سر کا مسح پچھلے حصہ سے شروع کرنا

۳۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا بِشْرُبْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّتَيْنِ بَدَأَ بِمُؤَخَّرِ رَاْسِهٖ ثُمَّ بِمُقَدَّمِهٖ وَبِاُذُنَيْهِ كِلْتَيْهِمَا ظُهُوْرِهِمَا وَبُطُوْنِهِمَا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ

۳۰: ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ سر کا مسح کیا ایک مرتبہ پچھلی طرف سے شروع کیا اور دوسری مرتبہ سامنے سے پھر دونوں کانوں کا اندر اور باہر سے مسح کیا۔ امام ابوعیسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور

حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَصَحُّ مِنْ هٰذَا وَاَجْوَدُ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْهُمْ وَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ۔

عبداللہ بن زید کی حدیث اس سے اصح اور اجود ہے بعض اہل کوفہ جن میں وکیع بن جراح بھی ہیں اس حدیث پر عمل کرتے ہیں۔

٢٦: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ مَسَحَ الرَّاْسِ مَرَّةً

٢٦: باب سر کا مسح ایک مرتبہ کرنا

٣١ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ اَنَّهَا رَاَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ قَالَتْ مَسَحَ رَاْسَهٗ وَمَسَحَ مَااَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا اَدْبَرَ وَصُدْغَيْهِ وَاُذُنَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَدِّ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ الرُّبَيِّعِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّةً وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَبِهٖ يَقُوْلُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ رَاَوْا مَسْحَ الرَّاْسِ مَرَّةً وَاحِدَةً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ سَاَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مَسْحِ الرَّاْسِ اَيُجْزِئُ مَرَّةً فَقَالَ اِيْ وَاللّٰهِ۔

٣١: حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراءؓ سے روایت ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا وہ کہتی ہیں کہ آپ ﷺ نے سر کا آگے اور پیچھے سے مسح کیا اور دونوں کنپٹیوں اور کانوں کا ایک بار مسح کیا۔ اس باب میں حضرت علیؓ اور طلحہ بن مصرف بن عمرو کے دادا سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ نے فرمایا ربیع کی روایت کردہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کے علاوہ بھی بہت سی سندوں سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے مسح ایک ہی مرتبہ کیا اور اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے جن میں صحابہؓ اور دوسرے بعد کے علماء بھی شامل ہیں۔ جعفر بن محمد، سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کے نزدیک سر کا مسح ایک ہی مرتبہ ہے۔ ہم سے بیان کیا محمد بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان بن عیینہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے جعفر بن محمد سے سوال کیا سر کے مسح کے بارے میں کیا کافی ہوتا ہے سر کا مسح ایک مرتبہ۔ تو انہوں نے کہا اللہ کی قسم کافی ہوتا ہے۔

٢٧: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّهٗ يَاْخُذُ لِرَاْسِهٖ مَاءً جَدِيْدًا

٢٧: باب سر کے مسح کیلئے نیا پانی لینا

٣٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ نَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ حَبَّانَ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّاَ وَاَنَّهٗ مَسَحَ رَاْسَهٗ بِمَآءٍ غَيْرِ مِنْ فَضْلِ يَدَيْهِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَى ابْنُ لَهِيْعَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ حَبَّانَ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّاَ وَاَنَّهٗ مَسَحَ رَاْسَهٗ بِمَآءٍ

٣٢: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ نے سر کا مسح کیا اس پانی کے علاوہ جو آپ ﷺ کے دونوں ہاتھوں سے بچا تھا[1]۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسکو ابن لَهِيْعَةَ نے حبان بن واسع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن زید سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے وضو کرتے ہوئے اپنے سر کا مسح فرمایا اس

[1] یعنی سر کے مسح کے لیے نیا پانی لیا۔

غَبَرَ مِنْ فَضْلِ يَدَيْهِ وَرِوَايَةُ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَبَّانَ اَصَحُّ لِاَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَغَيْرِهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ لِرَاْسِهٖ مَاءً جَدِيْدًا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ رَاَوْا اَنْ يَّاْخُذَ لِرَاْسِهٖ مَاءً جَدِيْدًا۔

پانی کے علاوہ جو آپ ﷺ کے دونوں ہاتھوں سے بچا تھا اور عمرو بن حارث کی حبان سے روایت اصح ہے اس لئے کہ یہ حدیث اس کے علاوہ کئی طرح سے عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے راویوں سے نقل کی گئی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے مسح کیلئے نیا پانی لیا۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ سر کے مسح کیلئے نیا پانی لیا جائے۔

۲۸: بَابُ مَسْحِ الْاُذُنَيْنِ ظَاهِرِ هِمَا وَبَاطِنِهِمَا

۲۸: باب کان کے باہر اور اندر کا مسح

۳۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَاُذُنَيْهِ ظَاهِرِ هِمَا وَبَاطِنِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنِ الرُّبَيِّعِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ مَسْحَ الْاُذُنَيْنِ ظُهُوْرِهِمَا وَبُطُوْنِهِمَا۔

۳۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اور کانوں کا باہر اور اندر سے مسح فرمایا۔ اس باب میں ربیع سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کا عمل اسی پر ہے کہ کانوں کے باہر اور اندر کا مسح کیا جائے۔

۲۹۔ بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْاُذُنَيْنِ مِنَ الرَّاْسِ

۲۹: باب دونوں کان سر کے حکم میں داخل ہیں

۳۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ تَوَضَّاَ النَّبِيُّ ﷺ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَقَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ لَا اَدْرِيْ هٰذَا مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ اَوْمِنْ قَوْلِ اَبِيْ اُمَامَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِذَاكَ الْقَائِمِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَنْ بَعْدَهُمْ اَنَّ الْاُذُنَيْنِ مِنَ الرَّاْسِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مَا اَقْبَلَ مِنَ الْاُذُنَيْنِ فَمِنَ الْوَجْهِ وَمَا اَدْبَرَ فَمِنَ الرَّاْسِ قَالَ اِسْحٰقُ وَاَخْتَارُ اَنْ يَّمْسَحَ مُقَدَّمَهُمَا مَعَ وَجْهِهٖ وَمُؤَخَّرَ

۳۴: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ تین تین مرتبہ دھوئے پھر سر کا مسح کیا اور فرمایا کان سر میں داخل ہیں۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں کہ قتیبہ، حماد کے حوالے سے کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ یہ قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے یا ابوامامہؓ کا۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ترمذیؒ نے کہا اس حدیث کی سند زیادہ قوی نہیں۔ صحابہؓ اور تابعینؒ میں سے اکثر اہل علم کا یہی قول ہے کہ کان سر میں داخل ہیں۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، امام احمدؒ، اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے اور بعض اہل علم کے نزدیک کانوں کا سامنے کا حصہ چہرے میں اور پیچھے کا حصہ سر میں داخل ہے۔ اسحٰقؒ کہتے ہیں مجھے یہ بات پسند ہے کہ کانوں کے اگلے حصے کا مسح چہرے کے ساتھ اور پچھلے حصے کا مسح سر کیساتھ کیا جائے۔

هُمَا مَعَ رَاْسِهٖ۔

خلاصة الابواب: سر کے مسح کے بارے میں پہلی بات یہ کہ جمہور ائمہ کے نزدیک مسح کی ابتداء سامنے سے کرنا مسنون ہے۔ان کی دلیل پہلے باب کی حدیث ہے لیکن اگر پیچھے سے مسح کی ابتداء کی جائے تو یہ بھی جائز ہے کیونکہ بیان جواز کے لئے پیچھے سے بھی مسح کی ابتداء کی ہے۔دوسری بات یہ ہے کہ جمہور ائمہ کے نزدیک سر کا مسح ایک بار مسنون ہے۔تیسری بات یہ ہے کہ جمہور ائمہ سر کے مسح کیلئے نیا پانی لینا شرط قرار دیتے ہیں لہذا ان کے نزدیک اگر ہاتھوں کے بچے ہوئے پانی سے مسح کرلیا جائے تو وضو نہیں ہوگا جبکہ حنفیہ کے نزدیک ہو جائے گا کیونکہ ان کے نزدیک نیا پانی لینا صرف سنت ہے وضو کے لئے شرط نہیں۔کیونکہ حدیث باب سے سنت ہونا ثابت ہوتا ہے نہ کہ وجوب۔

۳۰: بَابُ فِیْ تَخْلِیْلِ الْاَصَابِعِ

۳۵ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا نَا وَكِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ هَاشِمٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِیْطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَخَلِّلِ الْاَصَابِعَ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالْمُسْتَوْرِدِ وَاَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنَّهٗ یُخَلِّلُ اَصَابِعَ رِجْلَیْهِ فِی الْوُضُوْءِ وَبِهٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ اِسْحٰقُ یُخَلِّلُ اَصَابِعَ یَدَیْهِ وَرِجْلَیْهِ وَاَبُوْ هَاشِمٍ اِسْمُهٗ اِسْمٰعِیْلُ بْنُ كَثِیْرٍ۔

۳۶: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ ثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِالْحَمِیْدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ مُوْسٰی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَی التَّوْاَمَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَخَلِّلْ اَصَابِعَ یَدَیْكَ وَرِجْلَیْكَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ۔

۳۷: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْفِهْرِیِّ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ دَلَكَ اَصَابِعَ رِجْلَیْهِ بِخِنْصَرِهٖ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَانَعْرِفُهٗ اِلَّامِنْ حَدِیْثِ

۳۰: باب انگلیوں کا خلال کرنا

۳۵: عاصم بن لقیط بن صبرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم وضو کرو تو انگلیوں کا خلال کرو۔اس باب میں ابن عباسؓ،مستوردؓ اور ابوایوبؓ سے بھی احادیث مذکور ہیں۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ وضو میں پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا جائے امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا جائے۔ ابوہاشم کا نام اسماعیل بن کثیر ہے۔

۳۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم وضو کرو تو ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا کرو۔

امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۷: حضرت مستورد بن شداد فہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تو اپنے پیروں کی انگلیوں کا ہاتھ کی چھنگلیا سے خلال کرتے۔ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اس کو ہم ابن لہیعہ کی سند کے علاوہ کسی اور سند

ابْنِ لَهِيْعَةَ۔

سے نہیں جانتے۔

خلاصۃ الباب: وضو میں انگلیوں کا خلال کرنا بھی سنت ہے۔ فقہاء حنفیہ نے پاؤں کی انگلیوں کے خلال کا طریقہ حدیث باب سے مستنبط کیا ہے کہ بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے دائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی سے خلال کرنا شروع کیا جائے اور بائیں پاؤں کی چھنگلی پر ختم کیا جائے۔

۳۱: بَابُ مَاجَاءَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِّلْاَ عْقَابِ مِنَ النَّارِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَمُعَيْقِيْبٍ وَخَالِدِ ابْنِ الْوَلِيْدِ وَشُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَيَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ وَبُطُوْنِ الْاَقْدَامِ مِنَ النَّارِ وَفِقْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُ لَايَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَى الْقَدَمَيْنِ اِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِمَا خُفَّانِ اَوْجَوْرَبَانِ۔

۳۱: باب ہلاکت ہے ان ایڑیوں کیلئے جو خشک رہ جائیں

۳۸: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (وضو میں سوکھی رہ جانے والی) ایڑیوں کیلئے ہلاکت ہے دوزخ سے۔ اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ، عائشہؓ، جابر بن عبداللہؓ، عبداللہ بن حارثؓ، معیقیب، خالد بن ولیدؓ، شرحبیل بن حسنہ، عمرو بن عاصؓ اور یزید بن ابوسفیانؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاکت ہے ایڑیوں اور پاؤں کے تلووں کی دوزخ سے۔ اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ پیروں پر موزے اور جرابیں نہ ہوں تو مسح کرنا جائز نہیں ہے۔

خلاصۃ الباب: ۳۱ ویلٌ کا لغوی معنی ہلاکت اور عذاب ہے۔ ویل اس شخص کے لئے بولا جاتا ہے جو عذاب کا مستحق اور ہلاکت میں پڑ چکا ہو۔ اعقاب عقب کی جمع ہے جس کے معنی ہیں ایڑی۔ اس باب میں بیان کیا گیا ہے کہ پاؤں کو وضو میں دھونا فرض ہے یہ مسلک جمہور اہل سنت کا ہے اگر پاؤں پر مسح کرنا جائز ہوتا تو حضور ﷺ دوزخ کی آگ کی وعید نہ ارشاد فرماتے اس پر مزید یہ کہ حضرت علیؓ اور حضرت ابن عباسؓ کا عمل بھی پاؤں دھونے کا ہے۔

۳۲۔ بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً

۳۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَهَنَّادٌ وَقُتَيْبَةُ قَالُوْا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۳۲: باب وضو میں ایک ایک مرتبہ اعضاء کو دھونا

۳۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار وضو کیا (یعنی ایک ایک مرتبہ اعضائے وضو کو دھویا)۔ اس باب میں عمر رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، بریدہؓ، ابی رافع رضی اللہ عنہ اور ابن الفاکہ سے بھی احادیث منقول

وَسَلَّمَ تَوَضَّأَمَرَّةً مَرَّةً وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَو وَجَابِرٍ وَبُرَيْدَةَ وَاَبِي رَافِعٍ وَابْنِ الْفَاكِهِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ وَاَصَحُّ وَرَوٰى رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ وَغَيْرُهُ هٰذَاالْحَدِيْثَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ شُرَحْبِيْلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَلَيْسَ هٰذَابِشَيْءٍ وَالصَّحِيْحُ مَارَوٰى ابْنُ عَجْلَانَ وَهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہیں۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں ابن عباسؓ کی حدیث اس باب کی صحیح اور احسن حدیث ہے۔ اس حدیث کو رشدین بن سعد وغیرہ نے ضحاک بن شرحبیل سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے ایک ایک مرتبہ وضو کیا۔

یہ روایت ضعیف ہے اور صحیح روایت ابن عجلان، ہشام بن سعد سے سفیان ثوری اور عبدالعزیز نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

۳۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوُضُوْءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

۳۳: باب اعضائے وضو کو دو دو مرتبہ دھونا

۴۰: حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا نَازَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ ابْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزٍ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَاحَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّامِنْ حَدِيْثِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الْفَضْلِ وَهٰذَا اِسْنَادٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا۔

۴۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو مرتبہ وضو میں اعضاء کو دھویا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس کو ابن ثوبان کے علاوہ کسی سند سے نہیں جانتے اور ابن ثوبان نے اسے عبداللہ بن فضل سے نقل کیا ہے۔ یہ سند حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین مرتبہ وضو کے اعضاء کو دھویا۔

۳۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوُضُوْءِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا

۳۴: باب وضو کے اعضاء کو تین تین مرتبہ دھونا

۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ حَيَّةَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَالرُّبَيِّعِ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَاَبِيْ رَافِعٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَمُعَاوِيَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَاَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ

۴۱: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اعضائے وضو کو تین تین مرتبہ دھویا۔ اس باب میں حضرت عثمان، ربیعؓ، ابن عمر، عائشہ، ابی امامہ، ابورافع، عبداللہ بن عمرو، معاویہ، ابوہریرہ، جابر، عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہم اور ابوذرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں اس باب میں علیؓ کی حدیث احسن اور اصح ہے اور عموماً اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ

اَحْسَنُ شَیْءٍ فِیْ هٰذَا الْبَابِ وَاَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْوُضُوْءَ یُجْزِئُ مَرَّةً مَرَّةً وَمَرَّتَیْنِ اَفْضَلُ وَاَفْضَلُهٗ ثَلٰثٌ وَلَیْسَ بَعْدَهٗ شَیْءٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لَا اٰمَنُ اِذَا زَادَ فِی الْوُضُوْءِ عَلَی الثَّلٰثِ اَنْ یَّاْثَمَ وَقَالَ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ لَا یَزِیْدُ عَلَی الثَّلٰثِ اِلَّا رَجُلٌ مُّبْتَلًی۔

اعضائے وضو کا ایک ایک مرتبہ دھونا کافی ہے، دو دو مرتبہ بہتر اور تین تین مرتبہ زیادہ افضل ہے اس سے زائد نہیں یہاں تک کہ ابن مبارکؒ کہتے ہیں ڈر ہے کہ تین مرتبہ سے زیادہ مرتبہ دھونے سے گنہگار ہو جائے۔ امام احمدؒ اور اسحاقؒ کہتے ہیں کہ تین مرتبہ سے زیادہ وہی دھوئے گا جو وہم (شک) میں مبتلا ہو۔

۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِی الْوُضُوْءِ مَرَّةً وَمَرَّتَیْنِ وَثَلٰثًا

۳۵: باب اعضائے وضو کو ایک دو اور تین مرتبہ دھونا

۴۲: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مُوْسَی الْفَزَارِیُّ نَاشَرِیْكٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ اَبِیْ صَفِیَّةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ جَعْفَرٍ حَدَّثَكَ جَابِرٌ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً وَمَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ وَثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَرَوٰی وَکِیْعٌ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ اَبِیْ صَفِیَّةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ جَعْفَرٍ حَدَّثَكَ جَابِرٌ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً قَالَ نَعَمْ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ وَقُتَیْبَةُ قَالَ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ ثَابِتٍ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ شَرِیْكٍ لِاَنَّهٗ قَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ هٰذَا عَنْ ثَابِتٍ نَحْوَ رِوَایَةِ وَکِیْعٍ وَشَرِیْكٌ کَثِیْرُ الْغَلَطِ وَثَابِتُ بْنُ اَبِیْ صَفِیَّةَ هُوَ اَبُوْ حَمْزَةَ الثُّمَالِیُّ۔

۴۲: حضرت ثابت بن ابی صفیہؒ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے ابوجعفر سے پوچھا کیا جابرؓ نے آپ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک ایک دو دو اور تین تین مرتبہ وضو کے اعضاء کو دھویا تو انہوں نے کہا ہاں ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں یہ حدیث وکیع نے بھی ثابت بن ابوصفیہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ابوجعفر سے پوچھا کیا آپ سے جابرؓ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک ایک مرتبہ اعضائے وضو کو دھویا۔ تو انہوں نے کہا "ہاں" ہم سے یہ حدیث قتیبہ اور ہناد نے بیان کی اور کہا کہ یہ حدیث ہم سے وکیع نے ثابت کے حوالہ سے بیان کی ہے اور یہ شریک کی حدیث سے اصح ہے اس لئے کہ یہ کئی طرق سے مروی ہے اور ثابت کی حدیث بھی وکیع کی روایت کے مثل ہے شریک کثیر الغلط ہیں اور ثابت بن ابی صفیہ وہ ابوحمزہ ثمالی ہیں۔

۳۶: بَابُ فِیْمَنْ تَوَضَّاَ بَعْضَ وَضُوْئِهٖ مَرَّتَیْنِ وَبَعْضَهٗ ثَلٰثًا

۳۶: باب وضو میں بعض اعضاء دو مرتبہ اور بعض تین مرتبہ دھونا

۴۳: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَاسُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَغَسَلَ یَدَیْهِ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَغَسَلَ رِجْلَیْهِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

۴۳: حضرت عبداللہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے اپنے چہرے کو تین مرتبہ اور اپنے ہاتھوں کو دو دو مرتبہ دھویا۔ پھر سر کا مسح کیا اور دونوں پاؤں دھوئے۔ ابوعیسیٰؒ نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نبی صلی اللہ

وَقَدْ ذُكِرَ فِي غَيْرِ حَدِيْثٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ بَعْضَ وُضُوْئِهِ مَرَّةً وَبَعْضَهُ ثَلَاثًا وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَرَوْا بَاسًا اَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بَعْضَ وُضُوْئِهِ ثَلٰثًا وَبَعْضَهُ مَرَّتَيْنِ اَوْ مَرَّةً۔

علیہ وسلم کا بعض اعضاء کو دو مرتبہ دھونا اور بعض اعضاء کو تین مرتبہ دھونا کئی احادیث میں مذکور ہے۔ بعض اہل علم نے اس کی اجازت دی ہے کہ اگر کوئی شخص وضو کرتے ہوئے بعض اعضاء کو تین مرتبہ اور بعض کو دو مرتبہ اور بعض کو ایک مرتبہ دھوئے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

خلاصۃ الابواب: امام ترمذیؒ نے پانچ ابواب مسلسل قائم کیے ہیں جن کا مقصد اعضاء مغسولہ کے دھونے کی تعداد کو بیان کرنا ہے کہ ایک مرتبہ دھونا فرض، دو مرتبہ دھونا مستحب جبکہ تین تین مرتبہ دھونا سنت ہے اس لئے کہ آپ ﷺ کا معمول مبارک تین مرتبہ دھونے کا تھا۔

۳۷: بَابُ فِيْ وُضُوْءِ النَّبِيِّ ﷺ كَيْفَ كَانَ

۳۷: باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو

۴۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ حَيَّةَ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتّٰى اَنْقَاهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلٰثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَاَخَذَ فَضْلَ طُهُوْرِهٖ فَشَرِبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اَحْبَبْتُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَالرُّبَيِّعِ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ۔

۴۴: ابی حیہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ آپ نے دونوں ہاتھوں کو اچھی طرح دھویا پھر تین مرتبہ کلی کی پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا اور تین مرتبہ منہ دھویا پھر دونوں ہاتھ تین مرتبہ کہنیوں تک دھوئے۔ پھر ایک مرتبہ سر کا مسح کیا اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے۔ اس کے بعد کھڑے ہو گئے اور کھڑے ہو کر وضو کا بچا ہوا پانی پیا اور فرمایا کہ میں تمہیں دکھانا چاہتا تھا کہ نبی اکرم ﷺ کس طرح وضو کیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت عثمان، عبداللہ بن زیدؓ، ابن عباسؓ، عبداللہ بن عمروؓ، عائشہؓ، ربیعؓ اور عبداللہ بن انیسؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔

۴۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ذَكَرَ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ حَيَّةَ اِلَّا اَنَّ عَبْدَ خَيْرٍ قَالَ كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنْ طُهُوْرِهٖ اَخَذَ مِنْ فَضْلِ طُهُوْرِهٖ بِكَفِّهٖ فَشَرِبَهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ رَوَاهُ اَبُوْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ اَبِيْ حَيَّةَ وَعَبْدِ خَيْرٍ وَالْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ وَقَدْ رَوَاهُ زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ

۴۵: ہم سے قتیبہ اور ھناد نے روایت بیان کی انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے ابواسحاق سے اور انہوں نے عبد خیر سے حضرت علیؓ کے حوالے سے ابوحیہؒ کی حدیث کے مثل ذکر کیا ہے لیکن عبد خیر نے یہ بھی کہا کہ جب آپ (علیؓ نے) وضو سے فارغ ہوئے تو بچا ہوا پانی چلو میں لے کر پیا۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں حضرت علیؓ کی حدیث ابواسحٰق ہمدانی نے ابوحیہ کے واسطے سے اور عبد خیر اور حارث سے اور انہوں نے علیؓ سے روایت کی ہے۔ زائدہ بن قدامہ اور دوسرے کئی راویوں نے خالد بن علقمہ سے انہوں نے عبد خیر سے اور انہوں نے حضرت

حَدِيْثَ الْوُضُوْءِ بِطُوْلِهٖ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ فَاَخْطَأَ فِيْ اِسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِيْهِ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ عُرْفُطَةَ وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ عَوَانَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ وَرُوِىَ عَنْهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُرْفُطَةَ مِثْلُ رِوَايَةِ شُعْبَةَ وَالصَّحِيْحُ خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ۔

علیؓ سے وضو کی طویل حدیث بیان کی ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے اس حدیث کو خالد بن علقمہ سے روایت کرتے ہوئے ان کے نام اور ان کے والد کے نام میں غلطی کرتے ہوئے (خالد بن علقمہ کی بجائے) مالک بن عرفطہ کہا۔ ابوعوانہ سے بھی روایت منقول ہے وہ خالد بن علقمہ سے وہ عبد خیر سے اور وہ حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں اور ابوعوانہ سے ایک اور طریق سے بھی مالک بن عرفطہ سے شعبہ کی روایت کی مثل روایت کی گئی ہے اور صحیح خالد بن علقمہ ہے۔

خلاصۃ الباب: آنحضرت ﷺ کے وضو کا طریقہ بیان کیا گیا ہے ایسی حدیث کو محدثین کی اصطلاح میں (جامع) کہا جاتا ہے۔

۳۸: بَابُ فِى النَّضْحِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

۳۸: باب وضو کے بعد ازار پر پانی چھڑکنا

۴۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَاَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ عُبَيْدِاللّٰهِ السُّلَمِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَا نَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَآءَ نِىْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَامُحَمَّدُ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَانْتَضِحْ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيُّ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِى الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ سُفْيَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَوِالْحَكَمُ بْنُ سُفْيَانَ وَاضْطَرَبُوْا فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

۴۶: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جرائیل امین آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب تم وضو کرو تو پانی چھڑک لیا کرو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ میں (ترمذیؒ) نے محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ حسن بن علی ہاشمی منکر حدیث ہے اور اس باب میں حکم بن سفیان رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ بعض نے سفیان بن حکم یا حکم بن سفیان کہا اور اس حدیث میں اختلاف کیا ہے۔

(ف) یہ وضو کے بعد پیشاب گاہ کے اوپر کپڑے پر پانی چھڑکنا ہے کہ وہم نہ ہو کہ قطرۂ پیشاب سے کپڑا گیلا ہوا ہے۔

خلاصۃ الباب: وضو کرنے کے بعد زیر جامہ پر چھینٹے مار لئے جائیں اس کی حکمت عموماً یہ بیان کی جاتی ہے کہ اس سے قطرات کے نکلنے کے وسوسے نہیں آتے۔

۳۹۔ بَابُ فِىْ اِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ

۳۹: باب وضو مکمل کرنے کے بارے میں

۴۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ

۴۷: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُوا اللّٰهُ بِهِ الْخَطَا يَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ۔

فرمایا کیا میں تمہیں وہ کام نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتا ہے اور درجات کو بلند کرتا ہے۔ انہوں نے (صحابہ کرامؓ نے) عرض کیا کیوں نہیں یارسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا وضو کو تکلیفوں میں پورا کرنا اور مسجدوں کی طرف بار بار جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ یہی رباط ہے۔ (یعنی سرحدات کی حفاظت کرنے کے مترادف ہے)

۴۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ نَحْوَهٗ وَقَالَ قُتَيْبَةُ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ ثَلٰثًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُبَيْدَةَ وَيُقَالُ عَبِيْدَةَ بْنِ عَمْرٍو وَعَآئِشَةَ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هُوَا بْنُ يَعْقُوْبَ الْجُهَنِيُّ وَهُوَثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ۔

۴۸: ہم سے قتیبہ نے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ عبدالعزیز بن محمد نے اسی طرح کی حدیث روایت کی علاء سے۔ قتیبہ اپنی حدیث میں فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ (یہ جہاد ہے) تین مرتبہ کہتے ہیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابن عباسؓ، عبداللہ بن عمروؓ، عبیدہؓ جنہیں عبیدۃ بن عمرو کہا جاتا ہے، عائشہؓ، عبدالرحمٰن بن عائشؓ اور انسؓ سے بھی احادیث مذکور ہیں۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ علاء بن عبدالرحمٰن، ابن یعقوب جہنی ہیں اور محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

خلاصۃ الباب: جمہور کے نزدیک اسباغِ وضو سے مراد ہر عضو کو تین مرتبہ دھونا مسنون عمل ہے۔

۴۰: بَابُ الْمِنْدِيْلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

۴۰: باب وضو کے بعد رومال استعمال کرنا

۴۹: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ عَنْ اَبِيْ مُعَاذٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خِرْقَةٌ يَنَشِّفُ بِهَا بَعْدَ الْوُضُوْءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ۔

۴۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کپڑا تھا جس سے وضو کے بعد اعضاء خشک کرتے تھے اور اس باب میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ مَسَحَ وَجْهَهٗ بِطَرَفِ ثَوْبِهٖ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ وَرِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ الْاِفْرِيْقِيُّ

۵۰: حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تو اپنا چہرہ کپڑے کے کنارے سے پونچھتے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند ضعیف ہے اور رشدین بن سعد اور عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی دونوں ضعیف ہیں۔ ابوعیسیٰؒ نے کہا کہ حضرت عائشہؓ کی حدیث بھی قوی نہیں اور اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ

يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ اَبُو عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ لَيْسَ بِالْقَائِمِ وَلَايَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ شَيْءٌ وَاَبُوْمُعَاذٍ يَقُوْلُوْنَ هُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ اَرْقَمَ وَهُوَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ فِي الْمِنْدِيْلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ وَمَنْ كَرِهَهُ اِنَّمَا كَرِهَهُ مِنْ قِبَلِ اَنَّهُ قِيْلَ اِنَّ الْوُضُوْءِ يُوْزَنُ وَرُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِيْهِ عَلِيُّ بْنُ مُجَاهِدٍ عَنِّيْ وَهُوَ عِنْدِيْ ثِقَةٌ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اِنَّمَا اَكْرَهُ الْمِنْدِيْلَ بَعْدَالْوُضُوْءِ لِاَنَّ الْوُضُوْءَ يُوْزَنُ ۔

علیہ وسلم سے منقول کوئی حدیث بھی صحیح نہیں اور ابومعاذ کو لوگ سلیمان بن ارقم کہتے ہیں وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ صحابہؓ وتابعینؒ میں سے بعض اہل علم نے وضو کے بعد کپڑے سے اعضاء کو خشک کرنے کی اجازت دی ہے اور جو اس کو مکروہ سمجھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ وضو کا پانی تولا جاتا ہے اور یہ بات حضرت سعید بن مسیّب اور امام زہری سے مروی ہے۔ محمد بن حمید ہم سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم سے جریر نے روایت کرتے ہوئے کہا کہ مجھ سے علی بن مجاہد نے مجھ ہی سے سن کر بیان کیا اور وہ میرے نزدیک ثقہ ہیں انہوں نے ثعلبہ سے انہوں نے زہری سے کہ زہری نے کہا کہ میں وضو کے بعد کپڑے سے اعضاء کو پونچھنا مکروہ سمجھتا ہوں اس لئے کہ وضو کا وزن کیا جاتا ہے۔

خلاصۃ الباب: وضو کے بعد رومال یا تولیہ کا استعمال جائز ہے یہی جمہور علماء کا مسلک ہے اور سعید بن میبّب اور زہری کے نزدیک مکروہ ہے۔

۴۱: بَابُ مَايُقَالُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

۵۱: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الثَّعْلَبِيُّ الْكُوْفِيُّ نَازَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ وَاَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَبُوعِيْسٰى حَدِيْثُ عُمَرَ قَدْ خُوْلِفَ زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ فِيْ هٰذَا

۴۱: باب وضو کے بعد کیا پڑھا جائے

۵۱: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر کہے "اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔ (ترجمہ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور طہارت حاصل کرنے والوں میں سے بنا دے) تو اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور عقبہ بن عامرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں عمرؓ کی حدیث میں زید بن حبابؒ کی اس حدیث سے

الْحَدِيْثِ رَوٰی عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ وَغَيْرُهٗ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عُمَرَ وَ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عُمَرَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ فِيْ اِسْنَادِهٖ اِضْطِرَابٌ لَايَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ كَثِيْرُ شَيْءٍ قَالَ مُحَمَّدٌ اَبُوْاِدْرِيْسَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُمَرَ شَيْئًا۔

اختلاف کیا گیا ہے۔ عبداللہ بن صالح وغیرہ نے یہ حدیث معاویہ بن صالح سے وہ ربیعہؒ بن زید سے وہ ابوادریس سے وہ عقبہ بن عامر سے وہ عمر سے وہ ابوعثمان سے وہ جبیر بن نفیر اور وہ عمرؓ سے نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث کی اسناد میں اضطراب ہے۔ اس باب میں نبی ﷺ سے سند صحیح سے کوئی زیادہ روایتیں منقول نہیں۔ محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ کہتے ہیں کہ ابوادریس نے عمرؓ سے کوئی حدیث نہیں سنی۔

خلاصۃ الباب: وضو کے بعد کئی قسم کے اذکار احادیث سے ثابت ہیں۔

۴۲: بَابُ الْوُضُوْءِ بِالْمُدِّ

۴۲: باب ایک مد سے وضو کرنے کے بارے میں

۵۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَبِيْ رَيْحَانَةَ عَنْ سَفِيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ سَفِيْنَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْرَيْحَانَةَ اسْمُهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَطَرٍ وَهٰكَذَا رَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْوُضُوْءَ بِالْمُدِّ وَالْغُسْلَ بِالصَّاعِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ لَيْسَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلَى التَّوْقِيْتِ اَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ اَكْثَرُ مِنْهُ وَلَا اَقَلَّ مِنْهُ وَهُوَ قَدْرُ مَا يَكْفِيْ۔

۵۲: حضرت سفینہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ وضو کرتے تھے ایک مُد[1] (پانی) سے اور غسل کرتے تھے ایک صاع[2] (پانی) سے۔ اس باب میں عائشہؓ، جابرؓ اور انسؓ بن مالک سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں سفینہؓ کی روایت کردہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوریحانہ کا نام عبداللہ بن مطر ہے۔ بعض اہل علم نے ایسا ہی کہا کہ وضو کرے ایک مد سے اور غسل کرے ایک صاع سے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ نے فرمایا کہ اس حدیث کا مطلب مقدار کا متعین کرنا نہیں کہ اس سے زیادہ یا کم جائز نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس قدر کفایت کرتا ہے۔

خلاصۃ الباب: اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ وضو اور غسل کے لئے پانی کی کوئی خاص مقدار شرعاً مقرر نہیں بلکہ اسراف سے بچتے ہوئے جتنا پانی کافی ہو اس کا استعمال جائز ہے۔ نیز اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ حضور ﷺ کا عام معمول ایک ''مُد'' سے وضو اور ایک ''صاع'' سے غسل کرنے کا تھا اور یہ امر متفق علیہ ہے کہ ایک صاع چار مد کا ہوتا ہے لیکن مُد کی مقدار اور اس کا وزن کیا ہے؟ اس میں اختلاف ہے۔

۴۳: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْاِسْرَافِ فِي الْوُضُوْءِ

۴۳: باب وضو میں اسراف مکروہ ہے

۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْدَاوُدَ نَا خَارِجَةُ بْنُ

۵۳: حضرت اُبی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ

---

[1] ایک رطل پانچ سو گرام کے برابر ہے اور دو رطل کے برابر ایک مد ہوتا ہے یعنی ایک مُد کا وزن ایک ہزار گرام ہوا۔
[2] ایک صاع چار مُد کے برابر ہوتا ہے اور چار مد کا وزن چار کلوگرام ہوتا ہے۔

مُصْعَبٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُتَيِّ بْنِ ضَمْرَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهٗ الْوَلَهَانُ فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَآءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ لِاَ نَّا لَانَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَهٗ غَيْرَ خَارِجَةَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْحَسَنِ قَوْلَهٗ وَلَايَصِحُّ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ وَّخَارِجَةُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَصْحَابِنَا وَضَعَّفَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ۔

وسلم نے فرمایا وضو کے لئے ایک شیطان ہے اس کو ''ولہان'' کہا جاتا ہے پس تم پانی کے وسوسے سے بچو (یعنی پانی کے زیادہ خرچ کرنے سے بچو) ۔اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ اور عبداللہ بن مغفلؓ سے بھی روایت ہے۔ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ ابی بن کعبؓ کی حدیث غریب ہے اس کی اسناد محدثین کے نزدیک قوی نہیں اس لئے کہ ہم خارجہ کے علاوہ کسی اور کو نہیں جانتے کہ اس نے اسے سند کے ساتھ نقل کیا ہو۔ یہ حدیث حسن بصریؒ سے بھی کئی سندوں سے منقول ہے۔اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کوئی حدیث نہیں اور خارجہ ہمارے اصحاب کے نزدیک قوی نہیں ۔انہیں ابن مبارک ضعیف کہتے ہیں۔

۴۴: بَابُ الْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ

۴۴: باب ہر نماز کیلئے وضو کرنا

۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَاسَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا اَوْغَيْرَ طَاهِرٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ اَنْتُمْ قَالَ كُنَّا نَتَوَضَّأُ وُضُوْءً وَاحِدًا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالْمَشْهُوْرُ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَنَسٍ وَقَدْ كَانَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ يَرَى الْوُضُوْءَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ اِسْتِحْبَابًا لَاعَلَى الْوُجُوْبِ۔

۵۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کیلئے وضو کیا کرتے تھے خواہ باوضو ہوں یا بے وضو۔حمید کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تم کس طرح کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہم ایک ہی وضو کیا کرتے تھے امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ نے کہا کہ حدیث حسن غریب ہے اور محدثین کے نزدیک ۔حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عمرو بن عامر کی روایت مشہور ہے جو انہوں نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے ۔بعض علماء ہر نماز کیلئے وضو کو مستحب جانتے ہیں واجب قرار نہیں دیتے ۔

۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ قُلْتُ فَاَنْتُمْ مَاكُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ مَا لَمْ

۵۵: حضرت عمرو بن عامر انصاریؓ سے روایت ہے کہ میں نے سنا انس بن مالکؓ سے وہ فرماتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے ہیں ہر نماز کے لئے پس میں نے کہا کہ آپ کس طرح کیا کرتے تھے؟ انہوں نے (انسؓ نے) فرمایا ہم کئی نمازیں ایک ہی وضو سے پڑھ لیا کرتے تھے جب تک کہ ہم بے وضو نہ ہو جائیں ۔ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح

نُحِدثُ قَالَ اَبُوْ عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ـ

ہے۔

۵۶: وَقَدْ رُوِىَ فِى حَدِيثٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ عَلٰى طُهْرٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ عَشْرَ حَسَنَاتٍ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ الْاَفْرِيقِىُّ عَنْ اَبِىْ غُطَيْفٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحُسَيْنُ ابْنُ حُرَيْثٍ الْمَرْوَزِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْوَاسِطِىُّ عَنِ الْاَفْرِيقِىِّ وَهُوَ اِسْنَادٌ ضَعِيفٌ قَالَ عَلِىٌّ قَالَ يَحْيَى ابْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانُ ذُكِرَ لِهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ هٰذَا الْحَدِيثُ فَقَالَ هٰذَا اِسْنَادٌ مَشْرِقِىٌّ ـ

۵۶: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے باوضو ہوتے ہوئے وضو کیا اس کے لئے اللہ تعالیٰ دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔اس حدیث کو افریقی نے ابوغطیف سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کیا ہے۔ ہم سے اس حدیث کو حسین بن حریث مروزی نے انہوں نے محمد بن یزید واسطی سے اور انہوں نے افریقی سے روایت کیا ہے اور یہ اسناد ضعیف ہے۔علیؓ فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید قطان نے کہا کہ ہشام بن عروہ سے اس حدیث کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا یہ مشرقی اسناد ہے (یعنی اہل مدینہ نے اس حدیث کو روایت نہیں کیا بلکہ اہل کوفہ وبصرہ نے اسے روایت کیا ہے)۔

۴۵: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّهٗ يُصَلِّى الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ

۴۵: باب کہ نبی ﷺ کا ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھنا

۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ صَلَّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّكَ فَعَلْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ فَعَلْتَهٗ قَالَ عَمْدًا فَعَلْتُهٗ قَالَ اَبُوْعِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ عَلِىُّ ابْنُ قَادِمٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِىِّ وَزَادَ فِيهِ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً وَرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ هٰذَا الْحَدِيثَ اَيْضًا عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّاُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَرَوَاهُ وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ وَرَوٰى عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهٗ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ

۵۷: سلیمان بن بریدہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ہر نماز کیلئے وضو کیا کرتے تھے جب مکہ فتح ہوا تو آپ ﷺ نے ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھیں اور موزوں پر مسح کیا حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ آپ ﷺ نے وہ کام کیا ہے جو پہلے نہیں کرتے تھے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے قصداً ایسا کیا ہے۔ابوعیسیٰ ؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے علی بن قادم نے بھی سفیان ثوری سے نقل کیا ہے اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ایک ایک مرتبہ وضو کیا۔سفیان ثوریؒ نے بھی یہ حدیث محارب بن دثار سے انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے لئے وضو کرتے تھے اور اسے وکیع سفیان سے وہ محارب سے وہ سلیمان بن بریدہ سے اور وہ اپنے والد سے بھی نقل کرتے ہیں۔عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہ سفیان سے وہ محارب بن دثار سے وہ سلیمان بن بریدہ سے اور وہ نبی ﷺ سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔یہ وکیع کی حدیث سے اصح ہے۔اہل علم کا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلاً وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ مَالَمْ يُحْدِثْ وَكَانَ بَعْضُهُمْ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ اِسْتِحْبَابًا وَاِرَادَةَ الْفَضْلِ وَيُرْوٰى عَنِ الْاَ فْرِيْقِيِّ عَنْ اَبِيْ غُطَيْفٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰى طُهْرٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَهٰذَا اِسْنَادٌ ضَعِيْفٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ۔

عمل اسی پر ہے کہ ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھی جاسکتی ہیں جب تک وضو نہ ٹوٹے۔ بعض اہل علم (مستحب اور فضیلت کے ارادے سے) ہر نماز کیلئے وضو کیا کرتے تھے۔ افریقی سے روایت کیا جاتا ہے وہ ابوغطیف سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے باوضو ہونے کے باوجود وضو کیا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔ یہ سند ضعیف ہے اور اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ظہر اور عصر کی نماز ایک وضو سے ادا فرمائی ہے۔

خلاصۃ الابواب: حضور اقدس ﷺ کے عمل مبارک سے امت کے لئے بھی آسانی ہوگئی کہ ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھی جاسکتی ہیں۔

۴۶: بَابُ فِيْ وُضُوْءِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ

۴۶: باب مرد اور عورت کا ایک برتن میں وضو کرنا

۵۸: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَاسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ مَيْمُوْنَةُ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَقَوْلُ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ اَنْ لَابَاسَ اَنْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَاَنَسٍ وَاُمِّ هَانِئٍ وَاُمِّ صُبَيَّةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبُوالشَّعْثَاءِ اِسْمُهٗ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ۔

۵۸: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت میمونہؓ نے بیان کیا میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل جنابت کیا کرتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی عام فقہا کا قول ہے کہ مرد اور عورت کے ایک ہی برتن سے غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ، عائشہؓ، انسؓ، ام ہانیؓ، ام صبیہؓ، ام سلمہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایات ہیں اور ابوشعثاء کا نام جابر بن زید ہے۔

۴۷: بَابُ كَرَاهِيَةِ فَضْلِ طُهُوْرِ الْمَرْأَةِ

۴۷: باب عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے استعمال کی کراہت کے بارے میں

۵۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ حَاجِبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ غِفَارٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَضْلِ طُهُوْرِ الْمَرْاَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

۵۹: قبیلہ بنی غفار کے ایک شخص سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے عورت کی طہارت سے بچے ہوئے پانی کے استعمال سے۔ اس باب میں عبداللہ بن سرجس سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں عورت کے بچے ہوئے پانی کے

سَرْجِسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَكَرِهَ بَعْضُ الْفُقَهَآءِ الْوُضُوْءَ بِفَضْلِ طُهُوْرِ الْمَرْاَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ كَرِهَا فَضْلَ طُهُوْرِهَا وَلَمْ يَرَيَا بِفَضْلِ سُؤْرِهَا بَاْسًا۔

۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَاجِبٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طُهُوْرِ الْمَرْاَةِ اَوْ قَالَ بِسُؤْرِهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ اَبُوْحَاجِبٍ نِ اسْمُهٗ سَوَادَةُ ابْنُ عَاصِمٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طُهُوْرِ الْمَرْاَةِ وَلَمْ يَشُكَّ فِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ۔

استعمال کو بعض فقہا نے مکروہ کہا ہے۔ان میں احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی شامل ہیں ان دونوں کے نزدیک جو پانی عورت کی طہارت سے بچا ہوا اس سے وضو مکروہ ہے اس کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں۔

۶۰: حضرت حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا، یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے جوٹھے سے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ابوحاجب کا نام سوادہ بن عاصم ہے۔محمد بن بشار اسی حدیث میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا اور اس میں محمد بن بشار شک نہیں کرتے۔

۴۸: بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

۴۸: باب جنبی عورت کے نہائے ہوئے پانی کے بقیہ سے وضو کا جواز

۶۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَفْنَةٍ فَاَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ اِنَّ الْمَآءَ لَا يُجْنِبُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ۔

۶۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ازواج مطہراتؓ میں سے کسی نے ایک بڑے برتن سے غسل کیا پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے وضو کرنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے کہا یارسول اللہ ﷺ میں حالت جنابت سے تھی آپ ﷺ نے فرمایا پانی جنبی نہیں ہوتا۔امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔سفیان ثوریؒ، امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

خلاصۃ الباب: جمہور فقہاء کے نزدیک عورت کے بچے ہوئے پانی سے مرد اور مرد کے بچے ہوئے پانی سے عورت وضو اور غسل کر سکتی ہے صرف امام احمدؒ اور امام اسحاقؒ مرد کے لئے مکروہ کہتے ہیں۔

۴۹: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهٗ شَيْءٌ

۴۹: باب پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی

۶۲: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَالْحَسَنُ عَلِيٌّ ابْنُ الْخَلَّالِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا اَبُواُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ

۶۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم بضاعہ کنویں سے وضو کریں۔یہ وہ

بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِىَ بِئْرٌ يُلْقٰى فِيْهَا الْحِيَضُ وَلُحُوْمُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَآءَ طَهُوْرٌ لَايُنَجِّسُهُ شَىْءٌ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ جَوَّدَ اَبُوْاُسَامَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَلَمْ يَرْوِ اَحَدٌ حَدِيْثَ اَبِىْ سَعِيْدٍ فِىْ بِئْرِ بُضَاعَةَ اَحْسَنَ مِمَّا رَوٰى اَبُوْ اُسَامَةَ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَ فِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَآئِشَةَ.

بدبودار چیزیں ڈالی جاتی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پاک ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابواسامہ نے اس حدیث کو بہت اچھی طرح روایت کیا ہے۔ ابوسعید کی بیرِ بضاعہ کی حدیث کسی نے بھی ابواسامہ سے بہتر روایت نہیں کی یہ حدیث حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے منقول ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی احادیث مذکور ہیں۔

۵۰: بَابُ مِنْهُ اٰخَرُ

۵۰: اسی کے متعلق دوسرا باب

۶۳. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنِ الْمَآءِ يَكُوْنُ فِى الْفَلَاةِ مِنَ الْاَرْضِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ قَالَ اِذَا كَانَ الْمَآءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْقُلَّةُ هِىَ الْجِرَارُ وَالْقُلَّةُ الَّتِىْ يُسْتَقٰى فِيْهَا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى فَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِىِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا اِذَا كَانَ الْمَآءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَىْءٌ مَالَمْ يَتَغَيَّرْ رِيْحُهٗ اَوْ طَعْمُهٗ وَقَالُوْا يَكُوْنُ نَحْوًا مِنْ خَمْسِ قِرَبٍ.

۶۳: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے میدانوں اور جنگلوں کے پانی کے بارے میں سوال کیا گیا جس پر درندے اور چوپائے بار بار آتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب پانی دو قلوں کی مقدار میں ہو تو ناپاک نہیں ہوتا۔ محمد بن اسحقؒ کہتے ہیں کہ قلہ مٹکے کو کہتے ہیں اور قلہ وہ بھی ہے جس میں پانی بھرا جاتا ہے۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں یہی قول ہے شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا انہوں نے کہا جب پانی دو مشکوں کے برابر ہو تو وہ اس وقت تک ناپاک نہیں ہوتا جب تک اس کی بو یا ذائقہ تبدیل نہ ہو اور انہوں نے کہا کہ قلتین پانچ مشکوں کے برابر ہوتا ہے۔

(ف) حنفیہ کے نزدیک دس ہاتھ مربع (دہ دردہ حوض) پانی اور چلتا ہوا پانی اس وقت تک ناپاک نہیں ہوتا جب تک اس کے رنگ، مزہ یا بو میں سے کوئی وصف نہ بدلے۔

۵۱: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِى الْمَآءِ الرَّاكِدِ

۵۱: باب رکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ہے

۶۴ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِى

۶۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی رکے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اسی سے وضو کرے۔ ابوعیسیٰؒ

الْمَآءِ الدَّآئِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ.

فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

خلاصۃ الباب: شروع کے تین ابواب میں پانی کی طہارت (پاکی) اور ناپاکی کا بیان ہے۔ شوافع، احناف اور امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک نجاست گرنے سے تھوڑا پانی ناپاک جبکہ کثیر پانی ناپاک نہیں ہوتا فرق صرف اتنا ہے کہ احناف کے نزدیک زیادہ یا کم کی کوئی مقدار معین نہیں ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک کثیر پانی کی مقدار قلتین ہے جس کا معنی دو مٹکے پانی کثیر ہے لیکن کئی وجوہات کی بنا پر قلتین کی احادیث کمزور اور ضعیف ہیں ان پر عمل نہیں کیا جائے گا۔

۵۲: بَابُ فِي مَآءِ الْبَحْرِ اَنَّهُ طَهُوْرٌ

۵۲: باب دریا کا پانی پاک ہونا

۶۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ مِنْ اٰلِ بْنِ الْاَزْرَقِ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِالدَّارِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ نَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَآءِ فَاِنْ تَوَضَّأْنَابِهٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّأُ مِنَ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَالطَّهُوْرُ مَاءُهٗ اَلْحِلُّ مَيْتَتُهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَالْفِرَاسِيِّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ الْفُقَهَآءِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يَرَوْا بَاْسًابِمَآءِ الْبَحْرِ وَقَدْكَرِهَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوْءَ بِمَآءِ الْبَحْرِ مِنْهُمُ ابْنُ عُمَرَ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو هُوَ نَارٌ.

۶۵: صفوان بن سلیم سعید بن سلمہ سے روایت کرتے ہیں جو اولاد ہیں ابن ازرق کی تحقیق مغیرہ بن ابی بردہ نے کہ وہ عبد دار کی اولاد سے ہیں خبر دی ان کو کہ سنا انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے وہ فرماتے ہیں کہ سوال کیا ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے۔ یارسول اللہ ﷺ ہم دریا (اور سمندر) میں سفر کرتے ہیں ہمارے پاس تھوڑا سا پانی ہوتا ہے اگر ہم اس سے وضو کریں تو پیاسے رہ جائیں۔ کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کرلیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کا پانی پاک اور اس کا مردہ حلال ہے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ اور فراسیؓ سے بھی روایت ہے۔ ابو عیسیٰؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر فقہاء صحابہؓ جن میں سے حضرت ابو بکرؓ، عمر فاروقؓ اور ابن عباسؓ بھی ہیں ان کا قول یہی ہے کہ دریا کے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں اور بعض صحابہ کرامؓ نے دریا اور سمندر کے پانی سے وضو کرنے کو مکروہ جانا ہے۔ ان صحابہؓ میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور عبداللہ بن عمروؓ بھی شامل ہیں۔ عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا وہ آگ ہے (یعنی نقصان دہ ہے)۔

خلاصۃ الباب: حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے شبہ کو دور فرما دیا کہ بے شک سمندر میں بے شمار جانور رہتے ہیں اور ہزاروں جانور ہر روز مرتے ہیں لیکن سمندری پانی پاک ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ سمندر کے مردار بھی حلال ہیں تاکہ منشاء سوال ہی ختم ہو جائے۔ پھر علماء میں اختلاف ہے کہ کون کون سے سمندری اور دریائی جانور حلال ہیں اور کون سے حرام ہیں۔ احناف کے نزدیک مچھلی کے علاوہ تمام جانور حرام ہیں۔ امام شافعیؒ سے چار اقوال منقول ہیں امام مالکؒ کے نزدیک سمندری خنزیر کے علاوہ تمام دریائی جانور حلال ہیں۔ دلائل کتابوں میں موجود ہیں۔

۵۳: بَابُ التَّشْدِيْدِ فِي الْبَوْلِ

۶۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَقُتَيْبَةُ وَاَبُوْكُرَيْبٍ قَالُوْا نَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى قَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَاَمَّا هٰذَا فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَاَبِيْ بَكْرَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ رَوٰى مَنْصُوْرٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ طَاوُسٍ وَ رِوَايَةُ الْاَعْمَشِ اَصَحُّ وَسَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبَانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ الْاَعْمَشُ اَحْفَظُ لِاِسْنَادِ اِبْرَاهِيْمَ مِنْ مَنْصُوْرٍ.

۵۳: باب پیشاب سے بہت زیادہ احتیاط کرنا

۶۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور عذاب کی وجہ کوئی بڑا جرم نہیں۔ ان میں سے ایک پیشاب کرتے وقت احتیاط نہیں کرتا تھا جب کہ دوسرا چغل خوری کرتا تھا۔ اس باب میں حضرت زید بن ثابتؓ، ابوبکرہ، ابوہریرہؓ، ابوموسیٰؓ اور عبدالرحمن بن حسنہؓ سے بھی احادیث مذکور ہیں۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

منصور نے یہ حدیث مجاہد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے نقل کی ہے لیکن اس میں طاؤس کا ذکر نہیں کیا جبکہ اعمش کی روایت اصح ہے اور میں نے سنا ابوبکر محمد بن ابان سے انہوں نے کہا میں نے سنا وکیع سے وہ کہتے تھے کہ ابراہیم کی اسناد میں اعمش منصور سے احفظ ہیں۔ (یعنی زیادہ یادرکھنے والے ہیں)

خلاصۃ الباب: پیشاب کی چھینٹیں اور چغل خوری کرنا عذابِ قبر کا سبب ہے اللہ تعالیٰ ہر قسم کے گناہوں سے محفوظ رکھے۔

۵۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ قَبْلَ اَنْ يُّطْعَمَ

۶۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَآءٍ فَرَشَّهُ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَزَيْنَبَ وَلُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَهِيَ اُمُّ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاَبِي السَّمْحِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ لَيْلٰى وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلِ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

۵۴: باب شیرخوار بچہ جب تک کھانا نہ کھائے اس کے پیشاب پر پانی چھڑکنا کافی ہے

۶۷: ام قیس بنت محصن کہتی ہیں میں اپنے بیٹے کو لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اس نے ابھی تک کھانا کھانا شروع نہیں کیا تھا تو اس نے آپ ﷺ کے جسم مبارک پر پیشاب کر دیا پس آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور اس پر چھڑک دیا۔ اس باب میں حضرت علیؓ، عائشہؓ، زینبؓ، لبابہ بنت حارثؓ (فضل بن عباس کی والدہ) ابوسمحؓ، عبداللہ بن عمرؓ، ابولیلیٰؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ کئی صحابہؓ و تابعینؒ اور ان کے بعد کے فقہاء جن میں امام احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی ہیں ان کا قول ہے کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی بہایا جائے اور لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے اور یہ اس صورت میں

قَالُوْا يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ وَهٰذَا مَالَمْ يَطْعَمَا فَإِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِيْعًا.

ہے کہ دونوں ابھی کھانا نہ کھاتے ہوں۔ اگر کھانا کھانے لگیں تو دونوں کے پیشاب کو دھویا جائے گا۔

خلاصۃ الباب: شیر خوار بچہ کے پیشاب کے بارے میں یہ باب قائم کیا ہے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک لڑکے اور لڑکی جو شیر خوار ہیں ان کا پیشاب پلید ہے فرق صرف اتنا ہے کہ بچی کا پیشاب مبالغہ کے طور پر دھویا جائے گا اور بچے کا پیشاب جس کپڑے پر لگ جائے اسے ہلکا سا دھونا بھی کافی ہے۔

۵۵. بَابُ مَاجَاءَ فِيْ بَوْلِ مَايُؤْكَلُ لَحْمُهٗ

۵۵: باب جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب

۶۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَنَا حُمَيْدٌ وَقَتَادَةُ وَ ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا فَقَتَلُوْا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ وَارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ فَاُتِيَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَّعَ اَيْدِيَهِمْ وَاَرْجُلَهُمْ مِنْ خِلَافٍ وَسَمَرَ اَعْيُنَهُمْ وَاَلْقَاهُمْ بِالْحَرَّةِ قَالَ اَنَسٌ فَكُنْتُ اُرٰى اَحَدَهُمْ يَكُدُّ الْاَرْضَ بِفِيْهِ حَتّٰى مَاتُوْا وَرُبَمَا قَالَ حَمَّادٌ يَكْدُمُ الْاَرْضَ بِفِيْهِ حَتّٰى مَاتُوْا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسٍ وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا لَابَاْسَ بِبَوْلِ مَايُؤْكَلُ لَحْمُهٗ.

۶۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ آئے انہیں مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں زکوٰۃ کے اونٹوں میں بھیج دیا اور فرمایا ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔ لیکن انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے اور خود اسلام سے مرتد ہو گئے۔ جب انہیں پکڑ کر نبی ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ ﷺ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت سے کاٹنے اور آنکھوں میں گرم سلاخیں پھیرنے کا حکم دیا اور ان کو ریگستان میں ڈال دیا گیا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ان میں سے ہر ایک خاک چاٹ رہا تھا یہاں تک کہ سب مر گئے اور کبھی حماد نے کہا اس روایت میں يَكُدُّ الْاَرْضَ کی بجائے يَكْدُمُ الْاَرْضَ اور ان دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت انسؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے اکثر اہل علم کا بھی یہی قول ہے کہ حلال جانوروں کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں[1]۔

۶۹: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْاَعْرَجُ يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

۶۹: حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ان کی آنکھوں میں سلائیاں اس لئے پھروائی تھیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے چرواہوں کی آنکھوں میں سلائیاں پھیریں

[1] امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک تمام پیشاب نجس ہیں۔ قبیلہ عرینہ کے لوگوں کو بیماری کی وجہ سے نبی ﷺ نے اجازت دی تھی۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْيُنَهُمْ لِاَنَّهُمْ سَمَلُوْا اَعْيُنَ الرُّعَاةِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا ذَكَرَهُ غَيْرَ هٰذَا الشَّيْخِ عَنْ يَزِيْدُ بْنِ زُرَيْعٍ وَهُوَ مَعْنٰى قَوْلِهٖ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ وَقَدْ رُوِىَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّمَا فَعَلَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ الْحُدُوْدُ.

تھیں۔ابوعیسیٰ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ہم نہیں جانتے کہ یحییٰ بن غیلان کے علاوہ کسی اور نے یزید بن زریع سے روایت کی ہو اور یہ آنکھوں میں سلائیں پھروانا قرآنی حکم ''وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ'' کے مطابق تھا۔محمد بن سیرین سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ فعل حدود کے نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔

خلاصة الباب: یہاں ایک اختلافی مسئلہ بیان کر رہے ہیں کہ حلال جانوروں کا پیشاب پاک ہے یا ناپاک۔امام مالکؒ، امام محمدؒ ایک روایت کے مطابق امام احمدؒ کا مسلک بھی یہ ہے کہ وہ پاک ہے جبکہ امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام ابو یوسفؒ اور سفیان ثوری رحمہم اللہ کا مسلک یہ ہے کہ وہ نجس ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''**استنزهو من البول فان عامة عذاب القبر منه**'' یہ حدیث امام بخاریؒ کی شرط پر ہے۔جس کا ترجمہ یہ ہے ''پیشاب سے بچو کیونکہ اکثر عذاب قبر میں پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے۔''

۵۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوُضُوْءِ مِنَ الرِّيْحِ

۵۶: باب ہوا کے خارج ہونے سے وضو کا ٹوٹ جانا

۷۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ صَوْتٍ اَوْرِيْحٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۷۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو نہیں جب تک آواز نہ ہو یا ریح نہ نکلے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۱. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُ كُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ رِيْحًا بَيْنَ اَلْيَتَيْهِ فَلَا يَخْرُجُ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا.

۷۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں ہو اور اسے اپنے سرینوں میں سے ہوا کا شبہ ہو تو جب تک آواز نہ سنے یا بو نہ آئے مسجد سے باہر نہ نکلے (یعنی وضو نہ کرے)۔

۷۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ صَلٰوةَ اَحَدِ كُمْ اِذَا اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَعَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ وَعَآئِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ الْعُلَمَآءِ اَنْ لَا

۷۲: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو حدث (نقض وضو) ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس وقت تک اس کی نماز قبول نہیں فرماتا جب تک وضو نہ کر لے۔ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عبداللہ بن زیدؓ، علی بن طلقؓ، عائشہؓ، ابن عباسؓ، ابوسعیدؓ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی علماء کا قول ہے کہ وضو اس وقت تک واجب نہیں

يَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ يَسْمَعُ صَوْتًا اَوْ يَجِدُ رِيْحًا وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ اِذَا شَكَّ فِي الْحَدَثِ فَاِنَّهُ لَايَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ حَتّٰى يَسْتَيْقِنَ اِسْتِيْقَانًا يَقْدِرُ اَنْ يَحْلِفَ عَلَيْهِ وَقَالَ اِذَا خَرَجَ مِنْ قُبُلِ الْمَرْأَةِ الرِّيْحُ وَجَبَ عَلَيْهَا الْوُضُوْءُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاِسْحٰقَ.

ہوتا جب تک حدث نہ ہو اور وہ آواز نہ سنے یا بو نہ آئے۔ ابن مبارکؒ کہتے ہیں اگر شک ہو تو وضو واجب نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس حد تک یقین ہو جائے کہ اس پر قسم کھا سکے اور کہا ہے کہ جب عورت کے ''قُبُلْ'' سے ریح نکلے تو بھی اس پر وضو واجب ہے یہی قول ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کے اندر یہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ جب تک وضو ٹوٹنے کا یقین نہ ہو جائے اس وقت تک وضو برقرار رہتا ہے۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ عورت کے خاص حصہ سے ہوا خارج ہو جائے تو وضو ٹوٹے گا یا نہیں۔ امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ وضو ٹوٹ جائے گا ان کی دلیل حدیث باب ہے امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک مطلقاً نہیں ٹوٹے گا۔

۵۷: بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ

۵۷: باب نیند کے بعد وضو

۷۳: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى وَهَنَّادٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِنِ الْمُحَارِبِيُّ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالُوْا نَا عَبْدُالسَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ اَبِيْ خَالِدِ الدَّالَانِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ حَتّٰى غَطَّ اَوْ نَفَخَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قَدْ نِمْتَ قَالَ اِنَّ الْوُضُوْءَ لَا يَجِبُ اِلَّا عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَاِنَّهُ اِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَاَبُوْ خَالِدِنِ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ.

۷۳: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں سوئے ہوئے تھے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے یا فرمایا لمبے لمبے سانس لینے لگے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو سو گئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو اس پر واجب ہوتا ہے جو لیٹ کر سوئے اس لئے کہ لیٹ جانے سے جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ ابو عیسیٰؒ کہتے ہیں کہ ابو خالد کا نام یزید بن عبدالرحمٰن ہے اور اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابن مسعودؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔

۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُوْنَ ثُمَّ يَقُوْمُوْنَ فَيُصَلُّوْنَ وَلَا يَتَوَضَّئُوْنَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَسَمِعْتُ صَالِحَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ سَاَلْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ مَنْ نَامَ قَاعِدًا مُعْتَمِدًا فَقَالَ لَا وُضُوْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ وَقَدْ رَوٰى حَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ

۷۴: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہؓ کو نیند آ جایا کرتی تھی پھر اٹھ کر نماز پڑھ لیتے اور وضو نہ کرتے۔ امام ابو عیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صالح بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے ابن مبارک سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جو تکیہ لگا کر سوتا ہے فرمایا اس پر وضو نہیں۔ سعید بن عروبہ نے قتادہ کے واسطہ سے حضرت ابن عباسؓ سے حدیث روایت کی ہے اس میں ابو عالیہ کا ذکر نہیں اور نہ ہی اسے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ نیند سے وضو کے واجب ہونے

عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَولَهُ وَلَم يَذكُر فِيهِ اَبَا الْعَالِيَةِ وَلَم يَرْفَعْهُ وَاختَلَفَ الْعُلَمَاۤءُ فِي الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ فَرَاٰى اَكْثَرُ هُمْ اَنَّهُ لَايَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ اِذَا نَامَ قَاعِدًا اَوْ قَائِمًا حَتّٰى يَنَامَ مُضْطَجِعًا وَبِهٖ يَقُوْلُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَانَامَ حَتّٰى غَلَبَ عَلٰى عَقْلِهٖ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ وَبِهٖ يَقُوْلُ اِسْحٰقُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ مَنْ نَامَ قَاعِدًا فَرَاٰى رُؤْيًا اَوْزَالَتْ مَقْعَدَتُهُ لِوَسَنِ النَّوْمِ فَعَلَيْهِ الْوُضُوْءُ.

کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ اکثر علماء جن میں ابن مبارکؒ سفیان ثوریؒ اور امام احمدؒ شامل ہیں کا قول یہ ہے کہ اگر بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر سوئے تو وضو واجب نہیں ہوتا یہاں تک کہ لیٹ کر سوئے۔ بعض اہل علم کے نزدیک اگر اس کی عقل پر نیند غالب ہو جائے تو وضو واجب ہے۔ اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی بیٹھ کر سوتے ہوئے خواب دیکھے یا نیند کے غلبے کی وجہ سے سرین اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو اس پر وضو واجب ہے۔

خلاصة الباب: حتّٰی غطّ کے معنی ہیں خراٹے لینا اور نفخ کے معنی ہیں لمبے لمبے سانس لینا۔ نیند کی وجہ سے وضو ٹوٹنے کے بارے میں اختلاف ہے اور تین مذاہب ہیں۔ مذہب اول یہ ہے مطلقاً وضو نہیں ٹوٹتا یہ مسلک حضرت ابن عمرؓ، حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ اور بعض حضرات کا ہے۔ مذہب ثانی: نیند مطلقاً وضو توڑ دیتی ہے چاہے تھوڑی ہو یا زیادہ۔ یہ قول حضرت حسن بصریؒ، امام زہریؒ اور امام اوزاعی کا ہے۔ تیسرا مذہب ائمہ اربعہ اور جمہور کا ہے کہ غالب نیند سے وضو ٹوٹ جائے گا غیر نما سے نہیں ٹوٹے گا۔ مطلب یہ ہے کہ ایسی نیند جس سے انسان بے خبر ہو جائے اور جوڑ بند ڈھیلے ہو جائیں تو وضو ٹوٹ جائے گا پھر امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ سرین کا زمین سے اُٹھ جانا جوڑوں کے ڈھیلے ہو جانے کی نشانی ہے لہٰذا وضو ٹوٹ جائے گا۔ حنفیہ کا پسندیدہ مسلک یہ ہے کہ نیند اگر نماز کی ہیئت پر ہو تو جوڑ ڈھیلے نہیں ہوتے لہٰذا وضو باقی رہے گا۔ لیکن اگر نیند نماز کی ہیئت پر نہ ہو تو پھر اگر سرین زمین پر لگے ہوئے ہوں تو وضو نہیں ٹوٹے گا اور سرین اگر زمین سے اُٹھ جائیں مثلاً کروٹ کے بل لیٹنے سے یا چت لیٹنے سے یا کوئی شخص ٹیک لگا کر بیٹھا ہو تو اگر نیند اس قدر غالب ہو کہ ٹیک نکال دینے سے آدمی گر جائے تو یہ نیند بھی وضو کو توڑ دے گی۔ بہر حال جس نیند سے مفاصل (جوڑ) ڈھیلے ہو جائیں خواہ جس حالت پر ہو وضو ٹوٹ جائے گا۔

۵۸: بَابُ الْوُضُوْءِ مِمَّاغَيَّرَتِ النَّارُ

۵۸: باب آگ سے پکی چیز کھانے سے وضو

۷۵: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَاسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوْءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُوَ لَوْ مِنْ ثَوْرِ اَقِطٍ قَالَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَتَوَضَّأُ مِنَ الدُّهْنِ اَنَتَوَضَّأُ مِنَ الْحَمِيْمِ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ يَا ابْنَ اَخِيْ اِذَا سَمِعْتَ حَدِيْثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَضْرِبْ لَهُ مَثَلاً وَفِي الْبَابِ

۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو واجب ہو جاتا ہے آگ پر پکی ہوئی چیز کے کھانے سے چاہے وہ پنیر کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔ ابن عباسؓ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا ہم تیل اور گرم پانی کے استعمال کے بعد بھی وضو کیا کریں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھتیجے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول حدیث سنو تو اس کے لیے

عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَاَبِىْ طَلْحَةَ وَاَبِىْ اَيُّوْبَ وَاَبِىْ مُوْسٰى قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَقَدْ رَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْوُضُوْءَ مِمَّاغَيَّرَتِ النَّارُ وَاَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ عَلٰى تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ.

مثالیں نہ دو۔ اس باب میں ام حبیبہؓ، ام سلمہؓ، زید بن ثابتؓ، ابی طلحہؓ، ابوایوبؓ اور ابوموسیٰؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ بعض اہل علم کے نزدیک آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضوٹوٹ جاتا ہے اور اکثر علماء صحابہؓ، تابعینؒ اور تبع تابعینؒ کے نزدیک آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے سے وضونہیں ٹوٹتا۔

۵۹: بَابُ فِيْ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

۵۹: باب آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے سے وضونہیں ٹوٹتا

۷۶: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ نَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى امْرَاَةٍ مِنَ الْاَ نْصَارِ فَذَبَحَتْ لَهُ شَاةً فَاَكَلَ وَاَتَتْهُ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ تَوَضَّأَ لِلظُّهْرِ وَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتَتْهُ بِعُلاَ لَةٍ مِنْ عُلاَ لَةِ الشَّاةِ فَاَكَلَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ وَلاَ يَصِحُّ حَدِيْثُ اَبِىْ بَكْرٍ فِىْ هٰذَا مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهٖ اِنَّمَارَوَاهُ حُسَامُ ابْنُ مِصَكٍّ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحِيْحُ اِنَّمَا هُوَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰكَذَا رَوَاهُ الْحُفَّاظُ وَرُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ عَطَآءُ بْنُ يَسَارٍ وَعِكْرِمَةُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَآءٍ وَعَلِىُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوْافِيْهِ عَنْ اَبِىْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ وَ هٰذَا اَصَحُّ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِىْ رَافِعٍ وَاُمِّ الْحَكَمِ وَعَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ وَاُمِّ عَامِرٍ وَسُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَاُمِّ

۷۶: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ باہر نکلے اور میں آپ ﷺ کے ساتھ تھا پھر ایک انصاری عورت کے گھر داخل ہوئے اس عورت نے آپ ﷺ کے لئے ایک بکری ذبح کی، آپ ﷺ نے کھانا کھایا۔ پھر وہ کھجوروں کا ایک تھال لے آئی آپ ﷺ نے اس سے بھی کھجوریں کھائیں۔ پھر وضو کیا ظہر کیلئے اور نماز ادا کی پھر واپس آئے تو وہ عورت اسی بکری کا کچھ بچا ہوا گوشت لائی۔ آپ ﷺ نے کھایا۔ پھر آپ ﷺ نے عصر کی نماز ادا کی اور وضو نہیں کیا۔ اس باب میں حضرت ابوبکر صدیقؓ سے بھی روایت ہے لیکن ان کی حدیث اسناد کے اعتبار سے صحیح نہیں اس لئے کہ اسے حسام بن مصک نے ابن سیرین سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے ابوبکر صدیقؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے جبکہ صحیح یہ ہے کہ ابن عباسؓ، نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ حفاظ حدیث نے اسی طرح روایت کی ہے اور یہ روایت ابن سیرین سے کئی طرح سے مروی ہے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ عطاء بن یسار، عکرمہ، محمد بن عمرو بن عطار علی بن عبداللہ بن عباس اور کئی حضرات ابن عباسؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے یہ حدیث نقل کرتے ہوئے اس میں ابوبکرؓ کا ذکر نہیں کرتے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ، ابن مسعودؓ، ابورافعؓ، ام حکمؓ، عمرو بن امیہ، ام عامر،

سَلَمَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلَ سُفْيَانَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ رَاَوْا تَرْكَ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَهٰذَا اٰخِرُ الْاَمْرَيْنِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ نَاسِخًا لِلْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ حَدِيْثِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ.

سوید بن نعمان اور ام سلمہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں صحابہؓ، تابعینؒ اور تبع تابعینؒ میں سے اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے جیسا کہ سفیانؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ اور اسحٰقؒ ان سب کے نزدیک آگ پر پکے ہوئے کھانے سے وضو واجب نہیں ہوتا یہی ﷺ کا آخری عمل ہے۔ یہ حدیث پہلی حدیث کو منسوخ کرتی ہے جس میں آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو کرنا واجب ہے۔

خلاصة الابواب: آگ سے پکی ہوئی چیز تناول کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک وضو نہیں ٹوٹتا اس لئے کہ حضور ﷺ کا آخری عمل یہ تھا کہ آپ ﷺ نے گوشت تناول فرمایا اور بعد میں بلا وضو نماز پڑھی۔ معلوم ہوا کہ پہلا حکم منسوخ ہوگیا۔

٦٠: بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ

٦٠: باب اُونٹ کا گوشت کھانے پر وضو

۷۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْمُعٰوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ فَقَالَ تَوَضَّؤُوْامِنْهَا وَسُئِلَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ لَا تَوَضَّؤُوْمِنْهَاوَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِبْنِ سَمُرَةَ وَاُسَيْدِبْنِ حُضَيْرٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَقَدْ رَوَى الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَالصَّحِيْحُ حَدِيْثُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرَوٰى عُبَيْدَةُ الضَّبِّيُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ ذِي الْغُرَّةِ وَرَوٰى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ فَاَخْطَاَ فِيْهِ وَقَالَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُسَيْدِبْنِ حُضَيْرٍ وَالصَّحِيْحُ

۷۷: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کے متعلق پوچھا گیا آپ ﷺ نے فرمایا اس سے وضو کیا کرو پھر بکری کے گوشت کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس سے وضو کی ضرورت نہیں۔ اس باب میں جابر بن سمرہؓ اور اسید بن حضیرؓ سے بھی روایات نقل کی گئی ہیں۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حجاج بن ارطاۃ نے عبداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے انہوں نے اُسید بن حضیر سے نقل کی ہے۔ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کی براء بن عازب سے نقل کردہ حدیث صحیح ہے۔ یہی احمدؒ اور اسحٰقؒ کا قول ہے۔ عبیدہ ضبی، عبداللہ بن عبداللہ رازی سے وہ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے وہ ذوالغرہ سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ حماد بن مسلمہ نے اس حدیث کو حجاج بن ارطاہ کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے غلطی کی ہے انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے وہ اپنے والد سے اور وہ اُسید بن حضیر سے نقل کرتے ہیں جبکہ صحیح یہ ہے کہ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَصَحُّ مَافِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثَانِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثُ الْبَرَآءِ وَحَدِيْثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ.

عبداللہ بن عبداللہ، عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے اور وہ براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں۔ اسحٰق کہتے ہیں کہ اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول دو روایات زیادہ صحیح ہیں۔ ایک براء بن عازبؓ کی اور دوسری جابر بن سمرہؓ کی۔

خلاصۃ الباب: اونٹ کا گوشت کھانے سے جمہور ائمہ کے نزدیک وضو نہیں ٹوٹتا۔ حدیث میں وضو کرنے کا جو حکم ہے اس کے بارے میں حضرت شاہ ولی اللہ دھلویؒ فرماتے ہیں کہ اونٹ کا گوشت بنی اسرئیل پر حرام تھا لیکن اُمّت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے لئے جائز کر دیا گیا ہے لہٰذا شکرانہ کے طور پر وضو کو مستحب کر دیا گیا ہے دوسری بات یہ ہے کہ اونٹ کے گوشت میں چربی اور بُو زیادہ ہوتی ہے اس لئے اس کے بعد وضو کرنا مستحب قرار دیا گیا۔ (واللہ اعلم بالصواب)

۶۱: بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

۶۱: باب ذَکر کے چھونے سے وضو ہے

۷۸: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ نِ الْقَطَّانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلَا يُصَلِّ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَرْوٰى ابْنَةِ اُنَيْسٍ وَعَآئِشَةَ وَجَابِرٍ وَزَيْدِبْنِ خَالِدٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِثْلَ هٰذَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ بُسْرَةَ رَوٰى اَبُوْ اُسَامَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَرْوَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَنَا بِذٰلِكَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَنَا اَبُوْاُسَامَةَ بِهٰذَا وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَبُوالزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

۷۸: ہشام بن عروہؓ سے روایت ہے کہ خبر دی مجھ کو میرے والد نے بسرہ بنت صفوان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے ذکر کو چھوئے وہ نماز نہ پڑھے جب تک وضو نہ کرے۔ اس باب میں اُم حبیبہؓ، ابو ایوبؓ، ابو ہریرہؓ اروٰی بنت انیسؓ، عائشہؓ، جابرؓ، زید بن خالد اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس کی مثل کئی حضرات نے ہشام بن عروہؓ سے روایت کیا ہے۔ ہشام بن عروہؓ اپنے والد سے اور وہ بسرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ابو اسامہ اور کئی لوگوں نے یہ روایت ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مروان سے انہوں نے بسرہؓ سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔ ہم سے اسے اسحاق بن منصور نے انہوں نے ابواسامہ کے حوالہ سے بیان کیا ہے۔ ابوزناد نے بھی یہ حدیث عروہ سے انہوں نے بسرہؓ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے۔ ہم سے یہ حدیث علی بن حجر نے بھی بیان کی ہے۔ عبدالرحمٰن بن ابوالزناد بھی اپنے والد سے وہ عروہ سے وہ بسرہ سے اور وہ نبی ﷺ سے

وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ الْاَ وْزَاعِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالَ مُحَمَّدٌ اَصَحُّ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثُ بُسْرَةَ وَقَالَ اَبُوْ زُرْعَةَ حَدِيْثُ اُمِّ حَبِيْبَةَ فِي هٰذَا الْبَابِ اَصَحُّ وَهُوَ حَدِيْثُ الْعَلَآءِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَمْ يَسْمَعْ مَكْحُوْلٌ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ وَرَوٰى مَكْحُوْلٌ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَنْبَسَةَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَ كَاَنَّهٗ لَمْ يَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ صَحِيْحًا.

اسی طرح نقل کرتے ہیں۔صحابہؓ و تابعینؒ میں سے اکثر کا یہی قول ہے اور تابعینؒ میں سے اکثر کا قول ہے جن میں اوزاعیؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ بھی ہیں۔محمد بن اسماعیل بخاریؒ کہتے ہیں کہ اس باب میں صحیح حدیث، بسرہؓ کی ہے اور ابوزرعہ کا قول یہ ہے کہ اس باب کی صحیح حدیث اُم حبیبہؓ کی حدیث ہے۔وہ روایت کی ہے علاء بن حارث نے مکحول سے انہوں نے عنبسہ بن ابی سفیان سے انہوں نے اُم حبیبہؓ سے لیکن امام بخاریؒ نے فرمایا کہ مکحول کو عنبسہ بن ابی سفیان سے سماع نہیں اور مکحول نے روایت کی ہے کسی شخص کے واسطے سے عنبسہ سے اس حدیث کے علاوہ، گویا کہ امام بخاریؒ کے نزدیک یہ حدیث صحیح نہیں۔

٦٢. بَابُ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

۶۲: باب ذکر کو چھونے سے وضو نہ کرنا

۷۹. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَهَلْ هُوَ اِلَّا مُضْغَةٌ مِنْهُ اَوْ بُضْعَةٌ مِنْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَبَعْضِ التَّابِعِيْنَ اَنَّهُمْ لَمْ يَرَوُا الْوُضُوْءَ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ اَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِي هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَيُّوْبُ بْنُ عُتْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِيْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ وَاَيُّوْبَ بْنِ عُتْبَةَ وَحَدِيْثُ مُلَازِمِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ اَصَحُّ وَاَحْسَنُ.

۷۹: قیس بن طلق بن علی حنفی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کہ فرمایا وہ ایک ٹکڑا ہے (یعنی ذکر) اس کے بدن کا اور راوی کو شک ہے کہ ''مُضْغَةٌ'' فرمایا یا 'بُضْعَةٌ' جبکہ دونوں کے معنی ایک ہی ہیں اس باب میں ابوامامہؓ سے بھی روایت ہے۔ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں کئی صحابہؓ اور بعض تابعینؒ سے روایت ہے کہ وہ عضو خاص کو چھونے سے وضو کو واجب قرار نہیں دیتے تھے یہ قول اہل کوفہ (امام ابوحنیفہؒ) اور ابن مبارکؒ کا ہے اور یہ حدیث اس باب کی احادیث میں سب سے زیادہ اچھی ہے، اسے ایوب بن عتبہ اور محمد بن جابر بھی قیس بن طلق سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔بعض محدثین محمد بن جابر اور ایوب بن عتبہ پر اعتراض کرتے ہیں اور ملازم بن عمرو کی عبداللہ بن بدر سے منقول حدیث صحیح اور احسن ہے۔

خلاصۃ الابواب: شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا جن احادیث میں ہاتھ لگانے کے بعد وضو کرنے کا حکم ہے وہ یا تو منسوخ ہیں یا مرجوح ہیں جن احادیث میں ہے کہ وضو نہیں ٹوٹتا وہ راجح ہیں۔(واللہ اعلم بالصواب)

۶۳: بَابُ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقُبْلَةِ

۸۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَاَبُوْ عَمَّارٍ قَالُوْا نَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِهٖ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ قُلْتُ مَنْ هِيَ اِلَّا اَنْتِ فَضَحِكَتْ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هٰذَا عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالُوْا لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وُضُوْءٌ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَالْاَوْزَاعِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ فِي الْقُبْلَةِ وُضُوْءٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَاِنَّمَا تَرَكَ اَصْحَابُنَا حَدِيْثَ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا لِاَنَّهٗ لَا يَصِحُّ عِنْدَ هُمْ لِحَالِ الْاِسْنَادِ قَالَ وَسَمِعْتُ اَبَابَكْرٍ الْعَطَّارَ الْبَصْرِيَّ يَذْكُرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ ضَعَّفَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَقَالَ هُوَ شِبْهُ لَاشَيْءَ قَالَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يُضَعِّفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَقَالَ حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَهَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَهٰذَا لَا يَصِحُّ اَيْضًا وَلَا نَعْرِفُ لِاِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ سَمَاعًا مِنْ عَائِشَةَ وَلَيْسَ يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ شَيْءٌ.

۶۳: باب بوسہ سے وضو نہیں ٹوٹتا

۸۰: حضرت عروہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بیوی کا بوسہ لیا پھر نکلے نماز کے لئے اور وضو نہیں کیا۔ عروہ کہتے ہیں میں نے کہا (عائشہؓ) سے وہ آپؐ کے علاوہ کون ہو سکتی ہیں تو آپؓ ہنسنے لگیں۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں اس طرح کی روایات کئی صحابہؓ اور تابعینؒ سے منقول ہیں اور سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ یہی کہتے ہیں کہ بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور مالک بن انسؒ، اوزاعیؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ نے کہا ہے کہ بوسہ لینے سے وضو ٹوٹتا ہے اور یہی قول ہے کئی صحابہؓ اور تابعینؒ کا۔ ہمارے اصحاب نے اس سے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول حضرت عائشہؓ کی حدیث پر اس لئے عمل نہیں کیا کہ سند میں ضعیف ہونے کی وجہ سے ان کے نزدیک صحیح نہیں ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ابوبکر عطار بصری کو علی بن مدینی کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا کہ وہ کہتے تھے اس حدیث کو یحییٰ بن سعید قطان نے ضعیف قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ نہ ہونے کے برابر ہے اور کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ کو بھی اس حدیث کو ضعیف کہتے ہوئے سنا اور فرماتے ہیں کہ حبیب بن ابوثابت نے عروہ سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ ابراہیم تیمی نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا بوسہ لیا اور وضو نہیں کیا۔ یہ حدیث بھی صحیح نہیں۔ ابراہیم تیمی کا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سماع ثابت نہیں اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول کوئی بھی حدیث صحیح نہیں۔

۶۴: بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقَيْءِ وَالرُّعَافِ

۸۱: حَدَّثَنَا اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ اَبِي السَّفَرِ وَاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ ثَنَا وَقَالَ اِسْحٰقُ اَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ

۶۴: باب قے اور نکسیر سے وضو کا حکم ہے

۸۱: حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور وضو کیا پھر جب

بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَعِيْشَ بْنِ الْوَلِيْدِ الْمَخْزُوْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَتَوَضَّأَ فَلَقِيْتُ ثَوْبَانَ فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ صَدَقَ اَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوْءَ هُ وَقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَابْنُ اَبِيْ طَلْحَةَ اَصَحُّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَقَدْ رَاى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ هِمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ الْوُضُوْءَ مِنَ الْقَيْءِ وَالرُّعَافِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ فِي الْقَيْءِ وَالرُّعَافِ وُضُوْءٌ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَقَدْ جَوَّدَ حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَحَدِيْثُ حُسَيْنٍ اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَرَوٰى مَعْمَرٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ فَاَخْطَاَفِيْهِ فَقَالَ عَنْ يَعِيْشَ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ الْاَوْزَاعِيَّ وَقَالَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ وَاِنَّمَا هُوَ مَعْدَانُ بْنُ اَبِيْ طَلْحَةَ .

میری ملاقات ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دِمشق کی مسجد میں ہوئی اور میں نے ان سے اس کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا سچ کہا ہے ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے' اس لئے کہ میں نے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کیلئے پانی ڈالا تھا اور اسحاق بن منصور نے معدان بن طلحہ کہا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں اکثر صحابہؓ و تابعینؒ سے مروی ہے وضو کرنا قے اور نکسیر سے اور سفیان ثوری رحمہ اللہ، ابن مبارک رحمہ اللہ، احمد رحمہ اللہ اور اسحاق رحمہ اللہ کا یہی قول ہے اور بعض اہل علم نے کہا جن میں امام مالک رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ بھی ہیں کہ قے اور نکسیر سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ حسن بن معلم نے اس حدیث کو بہت اچھا کہا ہے اور حسین کی روایت کردہ حدیث اس باب میں زیادہ صحیح ہے اور معمر نے یہ حدیث روایت کی یحییٰ بن کثیر سے اور اس میں غلطی کی ہے وہ کہتے ہیں یحییٰ بن ولید سے وہ خالد بن معدان سے وہ ابودرداء سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس سند میں اوزاعی کا ذکر نہیں کیا اور کہا کہ خالد بن معدان سے روایت ہے جبکہ معدان بن ابی طلحہ صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب: نکسیر اور قے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے احناف کے نزدیک کوئی بھی نجاست جسم کے کسی بھی حصہ سے خارج ہو تو وہ ناقض (توڑنے والی) وضو ہے خواہ نجاست کا نکلنا عادۃً ہو خواہ بیماری کی وجہ سے ہو۔ یہی مسلک امام احمد بن حنبلؒ اور امام اسحاقؒ کا ہے۔

۶۵. بَابُ الْوُضُوْءِ بِالنَّبِيْذِ

۶۵: باب نبیذ سے وضو

۸۲. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ فَزَارَةَ عَنْ اَبِيْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِيْ اِدَاوَتِكَ فَقُلْتُ نَبِيْذٌ فَقَالَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ

۸۲: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے نبی ﷺ نے سوال کیا کہ تمہارے توشہ دان میں کیا ہے؟ میں نے عرض کیا نبیذ ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کھجور بھی پاک ہے اور پانی بھی پاک ہے۔ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں آپ

وَمَاءٌ طَهُوْرٌ قَالَ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَاِنَّمَارُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِىْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبُوْ زَيْدٍ رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ لاَ نَعْرِفُ لَهٗ رِوَايَةً غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَدْ رَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْوُضُوْءَ بِالنَّبِيْذِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِىِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ اِسْحٰقُ اِنِ ابْتُلِىَ رَجُلٌ بِهٰذَا فَتَوَضَّأَ بِالنَّبِيْذِ وَتَيَمَّمَ اَحَبُّ اِلَىَّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَقَوْلُ مَنْ يَّقُوْلُ لاَيُتَوَضَّأُ بِالنَّبِيْذِ اَقْرَبُ اِلَى الْكِتَابِ وَاَشْبَهُ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا.

ﷺ نے اسی سے وضو کیا۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں یہ حدیث مروی ہے ابوزید سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ سے وہ نبی ﷺ سے اور ابوزید محدثین کے نزدیک مجہول ہیں۔ اس حدیث کے علاوہ ان کی کسی روایت کا ہمیں علم نہیں بعض اہل علم (سفیان وغیرہ) کے نزدیک نبیذ سے وضو کرنا جائز ہے جبکہ بعض اہل علم اسے ناجائز قرار دیتے ہیں جیسے امام شافعیؒ اور اسحٰقؒ کہتے ہیں کہ اگر کسی شخص کے پاس پانی نہ ہو تو میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ نبیذ سے وضو کر کے پھر تیمم کرے ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ نبیذ سے وضو جائز ہے۔ ان کا قول قرآن سے بہت مطابق ہے اس لئے کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً ...... "یعنی جب تم کو پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کرو۔

خلاصۃ الباب: نبیذ سے وضو جائز نہیں یہاں تک کہ اگر دوسرا پانی موجود نہ ہو تو تیمم متعین ہے۔ یہی مسلک چاروں اماموں کا ہے۔

٦٦ : بَابُ الْمَضْمَضَةِ مِنَ اللَّبَنِ

۸۳. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَااللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَدَعَا بِمَآءٍ فَمَضْمَضَ وَقَالَ اِنَّ لَهٗ دَسَمًا وَفِى الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَاُمِّ سَلَمَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْمَضْمَضَةَ مِنَ اللَّبَنِ وَهٰذَا عِنْدَنَا عَلَى الْاِسْتِحْبَابِ وَلَمْ يَرَبَعْضُهُمُ الْمَضْمَضَةَ مِنَ اللَّبَنِ.

٦٦: باب دودھ پی کر کلی کرنا

۸۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر پانی منگوایا اور کلی کی اور فرمایا اس میں (یعنی دودھ میں) چکنائی ہوتی ہے۔ اس باب میں سہل بن سعدؓ اور ام سلمہؓ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابوعیسیٰؒ نے کہا ہے کہ دودھ پی کر کلی کرنا ضروری ہے اور ہمارے نزدیک یہ مستحب ہے اور بعض اہل علم کے نزدیک دودھ پی کر کلی کرنا ضروری نہیں۔

٦٧ : بَابُ فِىْ كَرَاهِيَةِ رَدِّالسَّلَامِ غَيْرَ مُتَوَضِّئٍ

۸۴: حَدَّثَنَا نَصْرُبْنُ عَلِىٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالاَ نَا اَبُوْاَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلاًسَلَّمَ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى

٦٧: باب بغیر وضو سلام کا جواب دینا مکروہ ہے

۸۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سلام کیا رسول اللہ ﷺ کو اور آپ ﷺ پیشاب کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے اسے جواب نہیں دیا۔ ابوعیسیٰؒ

اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اِنَّمَايُكْرَهُ هٰذَا عِنْدَ نَا اِذَاكَانَ عَلَى الْغَائِطِ وَالْبُوْلِ وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ ذٰلِكَ وَهٰذَا اَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ وَعَلْقَمَةَ بْنِ الْفَغْوَاءِ وَجَابِرٍ وَالْبَرَآءِ۔

کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ہمارے نزدیک سلام کرنا اس وقت مکروہ ہے جب وہ قضائے حاجت کیلئے بیٹھا ہوا ہو۔ بعض اہل علم نے اس حدیث کے یہی معنی لئے ہیں۔ اس باب میں یہ احسن حدیث ہے اور اس باب میں مہاجر بن قنفذ، عبداللہ بن حنظلہ، علقمہ بن شغوا، جابر اور براء رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

خلاصۃ الباب: قضاء حاجت کے وقت سلام کرنا اور جواب دینا مکروہ ہیں البتہ بے وضو ہونے کی حالت میں سلام کرنا مکروہ نہیں ہے۔ پہلے کراہت تھی بعد میں اس کی اجازت ہوگئی۔

۶۸: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ سُؤْرِالْكَلْبِ

۶۸: باب کتے کا جوٹھا

۸۵: حَدَّثَنَا سَوَّارُبْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ نَاالْمُعْتَمِرُبْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُغْسَلُ الْاِنَآءُ اِذَاوَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلٰهُنَّ اَوْاُخْرٰهُنَّ بِالتُّرَابِ وَاِذَا وَلَغَتْ فِيْهِ الْهِرَّةُ غُسِلَ مَرَّةً قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَدْرُوِيَ هٰذَاالْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ وَاِذَا وَلَغَتْ فِيْهِ الْهِرَّةُ غُسِلَ مَرَّةً وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ۔

۸۵: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اس برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے پہلی یا آخری مرتبہ مٹی سے مَل کر اور اگر بلی کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اسے ایک مرتبہ دھویا جائے۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ اور یہ حدیث کئی سندوں سے ابوہریرہؓ سے اسی طرح منقول ہے وہ اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں لیکن اس میں بھی بلی کے جوٹھے سے ایک مرتبہ دھونے کا ذکر نہیں اور اس باب میں عبداللہ بن مُغفّل سے بھی حدیث نقل کی گئی ہے۔

خلاصۃ الباب: کتا جس برتن میں منہ ڈال دے اس کا دھونا ضروری ہے۔

۶۹: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ سُؤْرِالْهِرَّةِ

۶۹: باب بلی کا جوٹھا

۸۶: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَامَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ ابْنَةِ عُبَيْدِبْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ ابْنَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ عِنْدا بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا قَالَ فَسَكَبْتُ لَهٗ وَضُوْءًا قَالَتْ فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ فَاَصْغٰى لَهَا الْاِنَآءَ حَتّٰى

۸۶: ابوقتادہؓ کے بیٹے کی منکوحہ کبشہؓ بنت کعب بن مالک سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ ابوقتادہؓ میرے پاس آئے میں نے ان کے لئے وضو کا پانی بھرا۔ پس آئی ایک بلی اور پانی پینے لگی ابوقتادہؓ نے برتن کو جھکا دیا یہاں تک کہ اس نے خوب پانی پی لیا۔ کبشہؓ کہتی ہیں دیکھا مجھے ابوقتادہؓ نے اپنی طرف دیکھتے ہوئے تو کہا اے بھتیجی کیا تمہیں اس پر تعجب ہے؟ میں

شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَانِيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ اَتَعْجَبِيْنَ يَا ابْنَةَ اَخِيْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ اَوِ الطَّوَّافَاتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ الْعُلَمَآءِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ لَمْ يَرَوْا بِسُؤْرِ الْهِرَّةِ بَاسًا وَهٰذَا اَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ جَوَّدَ مَالِكٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ وَلَمْ يَاتِهِ اَحَدٌ تَمَّ مِنْ مَالِكٍ.

نے کہا ہاں۔ پھر انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ (یعنی بلی) ناپاک نہیں ہے یہ تو تمہارے گرد پھرنے والی ہے"طَوَّافِيْنَ" فرمایا یا "طَوَّافَاتِ" راوی کو اس میں شک ہے۔ اس باب میں عائشہؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰ" کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی قول اکثر علماء کا ہے۔ صحابہؓ وتابعینؒ سے اور شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰق کا ان سب کے نزدیک بلی کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ اس باب کی احسن حدیث ہے۔ امام مالکؒ نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے منقول اسی حدیث کو بہت اچھا نقل کیا ہے اور ان کے علاوہ کسی نے بھی اس حدیث کو مکمل روایت نہیں کیا۔

خلاصۃ الباب: بلی کے جھوٹے کے بارے میں علماء احناف نے مختلف احادیث کو مدنظر رکھتے ہوئے مکروہ کیا ہے۔

(ف) قارئین نے وضو کے بارے میں مختلف احادیث کا مطالعہ کیا کہ کسی جگہ ایک چیز کے کرنے یا ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور دوسری جگہ اسی سے نہیں ٹوٹتا۔ امام ترمذیؒ کی کمال دیانت ہے کہ انہوں نے سب احادیث کو مفصل بیان کیا اور مختلف مذاہب بیان کئے۔ جامع ترمذی کا صحاح کی کتب میں بہت اہم درجہ ہے۔ اس سے ہمارا فقہ کے متعلق گمان بہت واضح ہو جاتا ہے کہ فقہ کی ضرورت ہمیں اس لئے پڑی کہ احادیث مختلفہ میں تطبیق، ترجیح یا ناسخ ومنسوخ اور یا پھر سب کو سامنے رکھ کر قیاس سے مسئلہ نکالا جائے اور اس کام کی اہمیت کو سب سے پہلے حضرت نعمان بن ثابتؒ ملقب المعروف امام اعظم ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰) نے محسوس کر کے اپنے ممتاز تلامذہ حضرات کی جو سب کے سب محدث تھے صحاح ستہ کے مدون ہونے سے بہت پہلے یہ فریضہ انجام دیدیا اور آپ کے تلامذہ کی یہ سعی مشکور ہوئی اور اسی اہمیت کو امام محمد بن ادریس شافعیؒ، امام مالک بن انسؒ اور امام احمد بن حنبلؒ نے اپنے اپنے علاقے اور دور میں محسوس کیا اور ایک ہی مسئلہ میں مختلف احادیث سے کون سی حدیث کو معمول بنایا جائے اس میں ائمہ اربعہ کا اپنا اخلاص اور دینی ذوق تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبور کو نور سے بھر دے۔ اس ایک مسئلہ وضو کو سامنے رکھتے ہوئے قارئین تمام مختلف مسائل کو دیکھیں عوام کو یہ حق نہیں دیا جاسکتا کہ وہ قانون کی از خود تشریح کرتے پھریں اس کیلئے عدالتوں کا نظام ہے کہا جاسکتا ہے کہ ائمہ اربعہ کی فقہ اسلام کی سپریم کورٹس ہیں جب ایک عدالت یا کورٹ کا حکم مان لیا تو پھر اسی کی تشریحات یا فقہ کو مانا جائے یہ نہ کہا جائے کہ جب جی چاہا جس فقہ پر مرضی عمل کر لیا اس کو شرعی وفقہی اصطلاح میں تلفیق کہتے ہیں جو سب کے نزدیک ناجائز ہے۔ ہاں کسی مجتہد عالم کیلئے کسی دوسری فقہ کے مسئلہ پر عمل جائز رکھا گیا ہے کہ وہ یہ کر سکتا ہے لیکن ایسے مجتہد ہر صدی میں شاید ایک آدھ ہوں اور وہ بھی دو تین صدیاں قبل۔

۷۰: بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

۷۰: باب موزوں پر مسح کرنا

۸۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ

۸۷: ہمام بن حارثؒ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ

اِبْرَاھِیْمَ عَنْ ھَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ بَالَ جَرِیْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْہِ فَقِیْلَ لَہٗ اَتَفْعَلُ ھٰذَا قَالَ وَمَا یَمْنَعُنِیْ قَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُہٗ قَالَ وَکَانَ یُعْجِبُھُمْ حَدِیْثُ جَرِیْرٍ لِاَنَّ اِسْلَامَہٗ کَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَۃِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِیٍّ وَحُذَیْفَۃَ وَالْمُغِیْرَۃِ وَبِلَالٍ وَسَعْدٍ وَاَبِیْ اَیُّوْبَ وَسَلْمَانَ وَبُرَیْدَۃَ وَعَمْرِو بْنِ اُمَیَّۃَ وَاَنَسٍ وَسَھْلِ بْنِ سَعْدٍ وَیَعْلَی بْنِ مُرَّۃَ وَ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ وَ اُسَامَۃَ بْنِ شَرِیْکٍ وَاَبِیْ اُمَامَۃَ وَاُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ جَرِیْرٍ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَیُرْوٰی عَنْ شَھْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ رَاَیْتُ جَرِیْرَ ابْنَ عَبْدِاللّٰہِ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْہِ فَقُلْتُ لَہٗ فِیْ ذٰلِکَ فَقَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْہِ فَقُلْتُ لَہٗ اَقَبْلَ الْمَائِدَۃِ اَوْبَعْدَ الْمَائِدَۃِ فَقَالَ مَا اَسْلَمْتُ اِلَّابَعْدَ الْمَائِدَۃِ حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ قُتَیْبَۃُ نَا خَالِدُ بْنُ زِیَادِنِ التِّرْمَذِیُّ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَیَّانَ عَنْ شَھْرِبْنِ حَوْشَبٍ عَنْ جَرِیْرٍ وَ قَالَ رَوٰی بَقِیَّۃُ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ اَدْھَمَ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَیَّانَ عَنْ شَھْرِبْنِ حَوْشَبٍ عَنْ جَرِیْرٍ وَھٰذَا حَدِیْثٌ مُفَسَّرٌ لِاَنَّ بَعْضَ مَنْ اَنْکَرَ الْمَسْحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ تَاَوَّلَ اَنَّ مَسْحَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْخُفَّیْنِ کَانَ قَبْلَ نُزُوْلِ الْمَائِدَۃِ وَذَکَرَجَرِیْرٌ فِیْ حَدِیْثِہٖ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَۃِ۔

جریر بن عبداللہؓ نے پیشاب کرنے کے بعد وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا اُن سے کہا گیا کہ آپ ایسا کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں ایسا کیوں نہ کروں جبکہ میں نے حضور ﷺ کو اس طرح کرتے دیکھا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت جریرؓ کی حدیث کو اِس لئے پسند کرتے تھے کہ وہ سورہ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام لائے۔ اس باب میں عمر، علی، حذیفہ، مغیرہ، بلال، سعد، ابوایوب، سلیمان، بریدہ، عمرو بن امیہ، انس، سہل بن سعد، یعلی بن مرۃ، عبادہ بن صامت، اسامہ بن شریک، ابوامامہ، جابر رضی اللہ عنہم اور اسامہ بن زیدؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث جریر حسن صحیح ہے۔ شہر بن حوشب کہتے ہیں میں نے جریر بن عبداللہؓ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا انہوں نے موزوں پر مسح کیا میں نے ان سے کہا اس بارے میں تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا۔ میں نے ان سے کہا کیا (سورہ) مائدہ کے نازل ہونے سے پہلے یا نازل ہونے کے بعد۔ انہوں نے جواب دیا میں نے مائدہ کے نزول کے بعد ہی اسلام قبول کیا۔ ہم سے اسے قتیبہ نے انہوں نے خالد بن زیاد ترمذی سے انہوں نے مقاتل بن حیان سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے جریر سے نقل کیا ہے جبکہ باقی حضرات نے اسے ابراہیم بن ادھم سے انہوں نے مقاتل بن حیان سے انہوں نے شہر بن حوشب سے اور انہوں نے جریر سے نقل کیا ہے اور یہ حدیث تفسیر ہے قرآن کی اس لئے کہ بعض لوگوں نے موزوں پر مسح کا انکار کیا ہے اور تاویل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا موزوں پر مسح کرنا سورہ مائدہ سے پہلے تھا اور ذکر کیا جریرؓ نے اپنی روایت میں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے نزول مائدہ کے بعد دیکھا۔

(ف) جس وضاحت سے وضو کے متعلق قرآن پاک میں حکم بیان ہوا ہے کسی اور مسئلہ کے بارے میں نہیں۔ اسی لئے امام اعظم نعمان بن ثابتؒ موزوں پر مسح کے متعلق متفق نہیں ہوئے جب تک کہ روز روشن کی طرح ان پر روایات قولی وفعلی جواز مسح پر واضح

نہیں ہوئیں کہ بظاہر یہ قرآن پر زیادتی ہے قرآن کتاب ہے اگر وضاحت سے اس میں کوئی مسئلہ آ گیا تو تمام روایات کو اس کی روشنی میں دیکھا جائے گا۔ مقتدی کا امام کے قرآن کی سماعت کرنا اور خاموش رہنا بھی اس میں داخل ہے جس کا آئندہ ذکر آئے گا۔ یہاں اس بات کا ذکر مناسب ہوگا کہ ائمہ اربعہ میں سے کسی کے نزدیک بھی جرابوں پر مسح جائز نہیں اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ موزوں پر مسح کے قائل بھی امام اعظمؒ اس وقت ہوئے جب روز روشن کی طرح ان کے سامنے ''مسح علی الخفین'' کی روایات آئیں۔ یہی حال دوسرے ائمہ کا ہوگا تبھی ائمہ اربعہ کے نزدیک جرابوں پر مسح صحیح نہیں۔

۷۱: بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ وَالْمُقِيْمِ.

۸۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَمْرِوبْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثٌ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ وَاَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْجَدَلِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُابْنُ عَبْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِيْ بَكْرَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَصَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ وَعَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَرِيْرٍ.

۸۹: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّبْنِ حُبَيْشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا سَفَرًا اَنْ لَانَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَى الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ وَحَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَلَايَصِحُّ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيُّ قَالَ يَحْيٰى قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعْ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ الْجَدَلِيِّ حَدِيْثَ الْمَسْحِ وَقَالَ زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ كُنَّافِيْ حُجْرَةِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ وَمَعَنَا اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ فَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ الْجَدَ

۷۱: باب مسافر اور مقیم کیلئے مسح کرنا

۸۸: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے موزوں پر مسح کے متعلق پوچھا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسافر کیلئے تین دن اور رات جبکہ مقیم کیلئے ایک دن رات کی مدت ہے۔ ابوعبداللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے۔ ابوعیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت علیؓ، ابو بکرہؓ، ابوہریرہؓ، صفوان بن عسالؓ، عوف بن مالکؓ، ابن عمرؓ اور جریرؓ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے روایات منقول ہیں۔

۸۹: صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ اگر ہم سفر میں ہوں تو تین دن تین رات تک موزے نہ اتاریں مگر جنابت (یعنی جنبی ہونے) کے سبب سے اور نہ اتاریں (موزے) ہم پیشاب، پاخانہ یا نیند کے سبب سے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کی حکم بن عتیبہ اور حماد نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے ابوعبداللہ جدلی سے انہوں نے خزیمہ بن ثابت سے یہ صحیح نہیں ہے۔ علی بن مدینی، یحییٰ کے واسطے سے شعبہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ ابراہیم نخعی نے مسح کی حدیث ابوعبداللہ جدلی سے نہیں سنی۔ زائدہ منصور سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں ہم ابراہیم تیمی کے حجرے میں تھے ہمارے ساتھ ابراہیم نخعی بھی تھے ابراہیم تیمی نے ہم سے موزوں پر مسح کے بارے میں حدیث بیان کی وہ عمرو بن

لِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ مُحَمَّدٌ اَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثُ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَهُوَ قَوْلُ الْعُلَمَآءِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ الْفُقَهَاءِ مِثْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوا يَمْسَحُ الْمُقِيْمُ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَالْمُسَافِرُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُمْ لَمْ يُوَقِّتُوْا فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَالتَّوْقِيْتُ اَصَحُّ.

میمون سے وہ ابوعبداللہ جدلی سے وہ خزیمہ بن ثابت سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ محمد بن اسماعیل بخاریؒ فرماتے ہیں کہ اس باب میں صفوان بن عسال کی حدیث احسن ہے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہی قول ہے صحابہؓ اور تابعینؒ کا اور جو بعد اس کے تھے۔ فقہاء کا جن میں سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کہتے ہیں مقیم ایک دن ایک رات جبکہ مسافر تین دن اور تین رات تک مسح کرسکتا ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک مسح کیلئے کوئی مدت متعین نہیں۔ یہ قول مالک بن انس رضی اللہ عنہ کا ہے لیکن مدت کا تعین صحیح ہے۔

۷۲: بَابُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلَهُ.

۷۲: باب موزوں کے اوپر اور نیچے مسح کرنا

۹۰: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ اَخْبَرَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ اَعْلَى الْخُفِّ وَاَسْفَلَهُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَهٰذَا قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاِسْحٰقُ وَهٰذَا حَدِيْثٌ مَعْلُوْلٌ لَمْ يُسْنِدْهُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ غَيْرُ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَسَاَلْتُ اَبَا زُرْعَةَ وَمُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَا لَيْسَ بِصَحِيْحٍ لِاَنَّ ابْنَ الْمُبَارَكِ رَوٰى هٰذَا عَنْ ثَوْرٍ عَنْ رَجَاءٍ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ مُرْسَلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ الْمُغِيْرَةَ.

۹۰: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزے کے اوپر اور نیچے مسح کیا۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ کئی صحابہؓ اور تابعینؒ کا قول ہے اور یہی کہتے ہیں مالکؒ، شافعیؒ اور اسحٰقؒ اور یہ حدیث معلول ہے اسے ثور بن یزید سے ولید بن مسلم کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا اور پوچھا میں نے اس حدیث کے متعلق ابوزرعہ اور امام محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے ان دونوں نے جواب دیا یہ صحیح نہیں ہے اس لئے کہ ابن مبارک روایت کرتے ہیں ثور سے اور وہ روایت کرتے ہیں رجاء سے کہ رجاء نے کہا مجھے یہ حدیث حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاتب سے پہنچی ہے اور یہ مرسل ہے کیونکہ انہوں نے مغیرہ کا ذکر نہیں کیا۔

۷۳. بَابُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ظَاهِرِهِمَا

۷۳: باب موزوں کے اوپر مسح کرنا

۹۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلٰى ظَاهِرِهِمَا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ

۹۱: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں کے اوپر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث مغیرہ حسن ہے اسے عبدالرحمٰن بن ابوالزناد اپنے والد سے وہ عروہ

الْمُغِيرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَحَدِيثُ عَبدِالرَّحمٰنِ بْنِ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ وَلاَ نَعْلَمُ اَحَدًا يَذْكُرُ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَلٰی ظَاهِرِ هِمَا غَيْرَهُ وَهُوَ قَوْلُ غَيرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ وَاَحْمَدُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَكَانَ مَالِكٌ يُشِيرُ بِعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی الزِّنَادِ.

سے اور وہ مغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ہم نہیں جانتے کسی کو کہ ذکر کی ہو عروہ کی روایت مغیرہ سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں سوائے عبدالرحمٰن کے اور یہی قول کئی اہل علم اور سفیان ثوریؒ اور احمدؒ کا ہے۔ امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ کہتے ہیں کہ مالک، عبدالرحمٰن بن ابوزناد کو ضعیف سمجھتے تھے۔

۷۴: بَابُ فِی الْمَسْحِ عَلَی الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ.

۷۴: باب جوربین اور نعلین پر مسح کرنے کے بارے میں

۹۲ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمُحْمُوْدُ بْنُ غَيْلاَنَ قَالاَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِیْ قَيْسٍ عَنْ هُذَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَی الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰی هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالُوا يَمْسَحُ عَلَی الْجَوْرَبَيْنِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ نَعْلَيْنِ اِذَا كَانَا ثَخِيْنَيْنِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی.

۹۲: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور جوربین اور نعلین پر مسح کیا۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی اہل علم کا قول ہے اور اسی طرح کہا ہے سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ نے۔ وہ کہتے ہیں کہ جوربین پر مسح کرنا جائز ہے اگرچہ ان پر چمڑا چڑھا ہوا نہ ہو بشرطیکہ وہ ثخین ہوں (یعنی جور بین ایسے سخت ہوں کہ بے باندھے ٹھہرے رہیں)۔ اس باب میں ابوموسیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی روایت منقول ہے۔

۷۵: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْمَسْحِ عَلَی الْجَوْرَبَيْنِ وَالْعِمَامَةِ

۷۵: باب جوربین اور عمامہ پر مسح کرنے کے بارے میں

۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَی بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِیِّ عَنْ بَكْرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِیِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَی الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ قَالَ بَكْرٌ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ وَذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِی هٰذَا الْحَدِيْثِ فِیْ مَوَاضِعِ اٰخَرَ اَنَّهٗ مَسَحَ عَلٰی نَاصِيَتِهٖ وَعَمَامَتِهٖ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

۹۳: ابن مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اپنے والد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور موزوں اور عمامہ پر مسح فرمایا۔ بکر نے کہا میں نے ابن مغیرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور ذکر کیا محمد بن بشار نے اس حدیث میں دوسری جگہ کہ مسح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشانی اور عمامے پر۔ یہ حدیث مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے منقول ہے بعض اس میں پیشانی اور عمامے کا ذکر کرتے ہیں اور بعض پیشانی کا ذکر نہیں کرتے۔ احمد بن حسن کہتے

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَذَكَرَ بَعْضُهُمُ الْمَسْحَ عَلَى النَّاصِيَةِ وَالْعِمَامَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ بَعْضُهُمُ النَّاصِيَةَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنُ الْحَسَنِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ مَا رَاَيْتُ بِعَيْنَيَّ مِثْلَ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْقَطَّانِ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ وَسَلْمَانَ وَثَوْبَانَ وَاَبِىْ اُمَامَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَاَنَسٍ وَبِهٖ يَقُوْلُ الْاَوْزَاعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالُوْا يَمْسَحُ عَلَى الْعِمَامَةِ قَالَ وَسَمِعْتُ الْجَارُوْدَ بْنَ مُعَاذٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعَ بْنَ الْجَرَّاحِ يَقُوْلُ اِنْ مَسَحَ عَلَى الْعِمَامَةِ يُجْزِئُهُ لِلْاَثَرِ۔

۹۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا بِشْرُبْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ السُّنَّةُ يَاابْنَ اَخِىْ وَسَاَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ فَقَالَ اَمِسَّ الشَّعْرَ وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ لَايَمْسَحُ عَلَى الْعِمَامَةِ اِلَّااَنْ يَمْسَحَ بِرَاْسِهٖ مَعَ الْعِمَامَةِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ۔

۹۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ بِلَالٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ۔

ہیں میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے سنا کہ میں نے یحییٰ بن سعید قطان جیسا شخص نہیں دیکھا اور اس باب میں عمرو بن امیہ، سلمان، ثوبان، ابوامامہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں حدیث مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور یہ کئی اہل علم کا قول ہے جن میں صحابہؓ (ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ) بھی شامل ہیں۔ یہی اوزاعی رحمہ اللہ، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور امام اسحٰق رحمہ اللہ کا بھی قول ہے ان سب کے نزدیک عمامہ پر مسح کرنا جائز ہے۔ امام ترمذیؒ نے فرمایا کہ میں نے جارود بن معاذ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے وکیع بن جراح سے سنا وہ کہتے ہیں کہ اس حدیث کی وجہ سے عمامہ پر مسح کرنا جائز ہے۔

۹۴: روایت کی ہم سے قتیبہ بن سعید نے ان سے بشر بن مغفل نے ان سے عبدالرحمٰن بن اسحاق نے ان سے ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر روایت کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ سے موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا اے بھتیجے یہ سنت ہے پھر میں نے عمامہ پر مسح کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا بالوں کو چھونا ضروری ہے۔ اکثر اہل علم جن میں صحابہؓ و تابعینؒ شامل ہیں کے نزدیک عمامہ پر مسح کے ساتھ سر کا بھی مسح کیا جائے اور یہی قول ہے سفیان ثوریؒ، مالک بن انسؒ، ابن مبارکؒ اور شافعیؒ کا۔

۹۵: حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور عمامہ پر مسح فرمایا۔

خلاصۃ الابواب: (۱) چمڑے کے موزوں پر مسح بالاتفاق جائز ہے لیکن باریک اور پتلی جرابوں پر مسح بالاتفاق ناجائز ہے ہاں اگر ثخین یعنی شفاف نہ ہوں (۲) بغیر باندھے پنڈلی پر ٹھہر جائیں (۳) اُن میں لگا تار چلنا ممکن ہو تو جمہور ائمہ اور احناف کے نزدیک جائز ہے۔

٧٦ : بَابُ مَاجَاءَ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ.

٩٦ . حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالَتِهٖ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلاً فَاغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَاَكْفَأَ الْاِنَآءَ بِشِمَالِهٖ عَلٰى يَمِيْنِهٖ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ فَاَفَاضَ عَلٰى فَرْجِهٖ ثُمَّ دَلَكَ بِيَدِهِ الْحَائِطَ اَوِ الْاَرْضَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَ ذِرَاعَيْهِ فَاَفَاضَ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلٰثًا ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَجَابِرٍ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ .

٩٧ : حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَاَ بِغُسْلِ يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُدْخِلَهُمَا الْاِنَآءَ ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهٗ وَيَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُشَرِّبُ شَعْرَهُ الْمَآءَ ثُمَّ يَحْثِىْ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ هٰذَا الَّذِىْ اخْتَارَهٗ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ اَنَّهٗ يَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُفْرِغُ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَآءَ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهٖ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوْا اِنِ انْغَمَسَ الْجُنُبُ فِي الْمَآءِ وَ لَمْ يَتَوَضَّأْ اَجْزَاَهٗ وَهُوَقَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ .

٧٧ : بَابُ هَلْ تَنْهُضُ الْمَرْاَةُ شَعْرَهَا عِنْدَالْغُسْلِ؟

٩٨ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ

٧٦ : باب غسل جنابت کے بارے میں

٩٦: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی خالہ حضرت میمونہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کیلئے پانی رکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت کیا اور برتن کو بائیں ہاتھ میں پکڑ کر دائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں ہاتھ دھوئے پھر ہاتھ پانی میں ڈالا اور سَتر پر پانی بہایا پھر اپنے ہاتھ کو دیوار یا زمین پر مَلا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور منہ اور دونوں ہاتھ دھوئے اور تین بار سر پر پانی بہایا پھر سارے جسم پر پانی بہایا پھر اس جگہ سے ہٹ کر پاؤں دھوئے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ام سلمہؓ، جابرؓ، ابوسعیدؓ، جبیر بن مطعمؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔

٩٧: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کا ارادہ فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو برتن میں ڈالنے سے پہلے دھو لیتے پھر استنجا کرتے اور وضو کرتے جس طرح نماز کیلئے وضو کیا جاتا ہے پھر سر کے بالوں پر پانی ڈالتے اور پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کو اہل علم نے اختیار کیا ہے کہ غسل جنابت میں پہلے وضو کرے جس طرح نماز کیلئے وضو کیا جاتا ہے پھر تین مرتبہ سر پر پانی بہائے پھر پورے بدن پر پانی بہائے پھر پاؤں دھوئے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر کسی نے وضو نہیں کیا اور پورے بدن پر پانی بہایا تو غسل ہو گیا یہی قول ہے شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا۔

٧٧ : باب اس بارے میں کہ کیا عورت غسل کے وقت چوٹی کھولے گی؟

٩٨: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے

مُوْسٰی عَنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّی امْرَاَۃٌ اَشُدُّ صَفْرَ رَاْسِیْ اَفَاَنْقُضُہٗ لِغُسْلِ الْجَنَابَۃِ قَالَ لَا اِنَّمَا یَکْفِیْکِ اَنْ تَحْثِیْ عَلٰی رَاْسِکِ ثَلَاثَ حَثَیَاتٍ مِنْ مَآءٍ ثُمَّ تُفِیْضِیْ عَلٰی سَائِرِ جَسَدِکِ الْمَآءَ فَتَطْھُرِیْنَ اَوْ قَالَ فَاِذَا اَنْتِ قَدْ تَطَھَّرْتِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْمَرْاَۃَ اِذَا اغْتَسَلَتْ مِنَ الْجَنَابَۃِ فَلَمْ تَنْقُضْ شَعْرَھَا اِنَّ ذٰلِکَ یُجْزِئُھَا بَعْدَ اَنْ تُفِیْضَ الْمَآءَ عَلٰی رَاْسِھَا.

عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ایسی عورت ہوں کہ مضبوط باندھتی ہوں اپنے سر کی چوٹی۔ کیا میں غسل جنابت کیلئے اسے کھولا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تین مرتبہ سر پر پانی ڈال لینا تیرے لیے کافی ہے پھر سارے بدن پر پانی بہاؤ پھر تم پاک ہو جاؤ گی یا فرمایا اب تم پاک ہوگئی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس پر اہل علم کا عمل ہے کہ اگر عورت غسل جنابت کرے تو سر پر پانی بہا دینا کافی ہے اور بالوں کو کھولنا ضروری نہیں۔

۷۸: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ تَحْتَ کُلِّ شَعْرَۃٍ جَنَابَۃٌ

۷۸: باب ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہے

۹۹. حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ نَا الْحَارِثُ بْنُ وَجِیْہٍ نَا مَالِکُ بْنُ دِیْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ تَحْتَ کُلِّ شَعْرَۃٍ جَنَابَۃٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَ اَنْقُوا الْبَشَرَۃَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ الْحَارِثِ بْنِ وَجِیْہٍ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِہٖ وَھُوَ شَیْخٌ لَیْسَ بِذٰلِکَ وَقَدْ رَوٰی عَنْہُ غَیْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّۃِ وَقَدْ تَفَرَّدَ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ عَنْ مَالِکِ بْنِ دِیْنَارٍ وَیُقَالُ الْحَارِثُ بْنُ وَجِیْہٍ وَیُقَالُ بْنُ وَجْبَۃَ.

۹۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہے لہٰذا بالوں کو دھوؤ اور جسم کو صاف کرو۔ اس باب میں حضرت علیؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ نے فرمایا حارث بن وجیہ کی حدیث غریب ہے۔ ہم اسے ان کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور حارث قوی نہیں۔ ان سے کئی ائمہ روایت کرتے ہیں اور انہوں نے یہ حدیث روایت کی ہے مالک بن دینار سے ان کو حارث بن وجیہ اور کبھی ابن وجبہ بھی کہتے ہیں۔

۷۹: بَابُ الْوُضُوْءِ بَعْدَ الْغُسْلِ

۷۹: باب غسل کے بعد وضو کے بارے میں

۱۰۰: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مُوْسٰی ثَنَا شَرِیْکٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا قَوْلُ غَیْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِیْنَ لَا یَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ.

۱۰۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غسل کے بعد وضو نہیں کرتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اکثر صحابہؓ وتابعینؒ کا یہی قول ہے کہ غسل کے بعد وضو نہ کرے۔

خلاصۃ الابواب: غسل جنابت میں اہتمام بہت ضروری ہے لیکن اگر عورت کے بال بٹے ہوئے ہوں تو کھولنا ضروری نہیں ہے۔

۸۰. بَابُ مَاجَاءَ اِذَاالْتَقَی الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ

۱۰۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اِذَا جَاوَزَالْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُہٗ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَعَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ.

۱۰۲: حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ نَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ زَیْدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاوَزَالْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عَائِشَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ قَالَ وَقَدْ رُوِیَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ عَآئِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ اِذَا جَاوَزَالْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ وَھُوَ قَوْلُ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْھُمْ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ وَعَائِشَۃُ وَالْفُقَھَآءُ مِنَ التَّابِعِیْنَ وَمَنْ بَعْدَ ھُمْ مِثْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا اِذَاالْتَقَی الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ.

۸۰: باب جب دو شرمگاہیں آپس میں مل جائیں تو غسل واجب ہوتا ہے

۱۰۱: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر دو شرمگاہیں آپس میں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے، میں نے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ فعل (ہم بستری) کیا۔ اس کے بعد ہم دونوں نے غسل کیا اور اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ، عبداللہ بن عمرؓ اور رافع بن خدیجؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔

۱۰۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ختنے کی جگہ تجاوز کر جائے ختنے کی جگہ سے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے اور حضرت عائشہؓ کے واسطے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی طرق سے منقول ہے کہ اگر ختنے کی جگہ ختنے کی جگہ سے تجاوز کر جائے[1] تو غسل واجب ہو جاتا ہے اور صحابہ کرامؓ جن میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا شامل ہیں کا یہی قول ہے۔ اور فقہا و تابعینؒ اور ان کے بعد کے علماء سفیان ثوریؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا قول ہے کہ جب دو شرمگاہیں آپس میں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

۸۱: بَابُ مَاجَاءَ اِنَّ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ

۱۰۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُبْنُ مَنِیْعٍ نَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ ثَنَا یُوْنُسُ بْنُ یَزِیْدَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ اِنَّمَا کَانَ الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ رُخْصَۃً فِیْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُھِیَ عَنْھَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ

۸۱: باب اس بارے میں کہ منی نکلنے سے غسل فرض ہوتا ہے

۱۰۳: حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے کہ ابتدائے اسلام میں غسل اسی وقت فرض ہوتا تھا جب منی نکلے یہ رخصت کے طور پر تھا پھر اس سے منع کر دیا گیا (یعنی یہ حکم منسوخ ہو گیا)۔ احمد بن منیع، ابن مبارک سے وہ معمر سے اور وہ زہری سے اسی

---

[1] ختنے کی جگہ کا ختنے کی جگہ سے تجاوز کرنے کا مطلب دخول ہے چاہے انزال ہو یا نہ ہو۔ احناف کے نزدیک غسل واجب ہو جائے گا۔

نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاِنَّمَا كَانَ الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَرَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى اَنَّهٗ اِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ فِي الْفَرْجِ وَجَبَ عَلَيْهِمَا الْغُسْلُ وَاِنْ لَمْ يُنْزِلَا.

اسناد سے اسی حدیث کی مثل روایت نقل کرتے ہیں۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور غسل کے واجب ہونے کیلئے انزال کا ہونا ضروری تھا ابتدائے اسلام میں پھر منسوخ ہوگیا۔ اسی طرح کئی صحابہؓ نے روایت کیا جن میں ابی بن کعبؓ اور رافع بن خدیجؓ بھی شامل ہیں۔ اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی سے جماع کرے تو دونوں (میاں بیوی) پر غسل واجب ہوجائے گا اگرچہ انزال نہ ہو۔

۱۰۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِي الْجَحَّافِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ فِي الْاِحْتِلَامِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى سَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ لَمْ نَجِدْ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا عِنْدَ شَرِيْكٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَالزُّبَيْرِ وَطَلْحَةَ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ وَاَبُو الْجَحَّافِ اسْمُهٗ دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ عَوْفٍ وَرُوِيَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ نَا اَبُو الْجَحَّافِ وَكَانَ مَرْضِيًّا.

۱۰۴: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ احتلام میں منی نکلنے سے غسل واجب ہوجاتا ہے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا جارود سے انہوں نے سنا وکیع سے وہ کہتے تھے کہ ہم نے یہ حدیث شریک کے علاوہ کسی کے پاس نہیں پائی۔ اس باب میں عثمان بن عفانؓ، علی بن ابی طالبؓ، زبیرؓ، طلحہؓ، ابوایوبؓ اور ابوسعیدؓ بھی نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا خروج منی سے غسل واجب ہوتا ہے اور ابوالجحاف کا نام داؤد بن ابوعوف ہے۔ سفیان ثوریؒ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوالجحاف نے خبر دی اور وہ پسندیدہ آدمی تھے۔

۸۲: بَابُ فِيْمَنْ يَسْتَيْقِظُ وَيَرٰى بَلَلًا وَّلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا

۸۲: باب آدمی نیند سے بیدار ہو اور وہ اپنے کپڑوں میں تری دیکھے اور احتلام کا خیال نہ ہو تو

۱۰۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا قَالَ يَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ يَرٰى اَنَّهٗ قَدِ احْتَلَمَ وَلَمْ يَجِدْ بَلَلًا قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ عَلَى امْرَاَةٍ تَرٰى ذٰلِكَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ اِنَّ النِّسَآءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ قَالَ

۱۰۵: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو نیند سے بیدار ہو اور وہ اپنے کپڑے گیلے پائے لیکن اسے احتلام یاد نہ ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا غسل کرے پوچھا گیا اس آدمی کے متعلق جسے احتلام تو یاد ہو لیکن اس نے اپنے کپڑوں میں تری نہیں پائی تو آپ ﷺ نے فرمایا اس پر غسل نہیں۔ ام سلمہؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اگر عورت ایسا دیکھے تو کیا وہ بھی غسل کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں عورتیں مردوں ہی کی طرح ہیں۔ ابوعیسیٰؒ

اَبُوْعِيْسٰى اِنَّمَا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدِيْثَ عَائِشَةَ فِي الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَمْ يَذْكُرِ احْتِلَامًا وَعَبْدُ اللّٰهِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ فِي الْحَدِيْثِ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ اِذَا اسْتَيْقَظَ الرَّجُلُ فَرَاٰى بِلَّةً اَنَّهُ يَغْتَسِلُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَاَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ اِنَّمَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْغُسْلُ اِذَا كَانَتِ الْبِلَّةُ بِلَّةَ نُطْفَةٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاِسْحٰقَ وَاِذَا رَاٰى احْتِلَامًا وَلَمْ يَرَ بِلَّةً فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ.

فرماتے ہیں کہ یہ حدیث عبداللہ بن عمرؓ نے عبیداللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہے (یعنی حضرت عائشہؓ کی حدیث) کہ جب ایک آدمی کپڑوں میں تری پائے اور احتلام یاد نہ ہو اور یحییٰ بن سعید نے عبداللہ کو حفظ حدیث کے سلسلہ میں ضعیف قرار دیا ہے اور یہ صحابہؓ اور تابعینؒ میں سے اکثر علماء کا قول ہے کہ جب آدمی نیند سے بیدار ہو اور کپڑوں میں تری پائے تو غسل کرے۔ یہی قول ہے احمدؒ اور سفیان ثوریؒ کا۔ تابعینؒ میں سے بعض اہل علم کہتے ہیں کہ غسل اس صورت میں واجب ہوتا ہے جب تری منی کی ہو اور یہی قول ہے امام شافعیؒ اور اسحٰقؒ کا۔ اگر احتلام تو یاد ہے لیکن کپڑوں پر تری نہ پائے تو تمام اہل علم کے نزدیک غسل کرنا واجب نہیں ہے۔

۸۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمَنِيِّ وَالْمَذْيِ

۸۳: باب منی اور مذی کے بارے میں

۱۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ الْبَلْخِيُّ نَا هُشَيْمٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ ح وَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ مِنَ الْمَذْيِ الْوُضُوْءُ وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ مِنَ الْمَذْيِ الْوُضُوْءُ وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سوال کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے بارے میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مذی سے وضو اور منی سے غسل واجب ہوتا ہے۔ اس باب میں مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مذی سے وضو اور منی سے غسل کا واجب ہونا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے مروی ہے اور یہی صحابہؓ وتابعینؒ میں سے اکثر اہل علم کا قول ہے۔ امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کا بھی یہی

خلاصۃ الابواب: اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ وجوب غسل کے لئے مرد وعورت کا خاص طریقہ سے ملنا کافی ہے انزال ضروری نہیں ہے۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر خواب یاد ہو لیکن کپڑوں پر کوئی تری وغیرہ نہ ہو تو غسل واجب نہیں۔ تیسرا مسئلہ یہ کہ بیدار ہونے کے بعد کپڑوں پر تری نظر آئے تو اس میں تفصیل اور تھوڑا سا اختلاف بھی ہے۔ اس مسئلہ کی کل چودہ (۱۴) صورتیں ہیں اُن میں سے سات صورتوں میں غسل واجب ہے (۱) مذی ہونے کا یقین ہو اور خواب یاد ہو (۲) منی ہونے کا یقین ہو اور خواب یاد نہ ہو (۳) مذی ہونے کا یقین ہو اور خواب یاد ہو اور ۴ تا ۷ شک کی چار صورتیں جبکہ خواب یاد ہو۔

وَالتَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

۸۴: بَابُ فِي الْمَذْيِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ

۱۰۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ هُوَ ابْنُ السَّبَّاقِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كُنْتُ اَلْقٰى مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً وَعَنَاءً فَكُنْتُ اُكْثِرُ مِنْهُ الْغُسْلَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَاَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّمَا يُجْزِئُكَ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوْءُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَا يُصِيْبُ ثَوْبِيْ مِنْهُ قَالَ يَكْفِيْكَ اَنْ تَاْخُذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَتَنْضَحَ بِهٖ ثَوْبَكَ حَيْثُ تَرٰى اَنَّهٗ اَصَابَ مِنْهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ فَلَا نَعْرِفُ مِثْلَ هٰذَا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ فِي الْمَذْيِ مِثْلَ هٰذَا وَ قَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمَذْيِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يُجْزِئُ اِلَّا الْغُسْلُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُجْزِئُهُ النَّضْحُ وَقَالَ اَحْمَدُ اَرْجُوْا اَنْ يُجْزِئَهُ النَّضْحُ بِالْمَاءِ.

۸۵: بَابُ فِي الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ

۱۰۸: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ ضَافَ عَائِشَةَ ضَيْفٌ فَاَمَرَتْ لَهٗ بِمِلْحَفَةٍ صَفْرَاءَ فَنَامَ فِيْهَا فَاحْتَلَمَ فَاسْتَحْيٰى اَنْ يُّرْسِلَ اِلَيْهَا وَبِهَا اَثَرُ الْاِحْتِلَامِ فَغَمَسَهَا فِي الْمَاءِ ثُمَّ اَرْسَلَ بِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ اَفْسَدَ عَلَيْنَا ثَوْبَنَا اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْهِ اَنْ يَفْرُكَهٗ بِاَصَابِعِهٖ وَرُبَّمَا فَرَكْتُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصَابِعِيْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنَ الْفُقَهَاءِ مِثْلِ سُفْيَانَ وَاَحْمَدَ

قول ہے۔

۸۴: باب مذی جب کپڑے پر لگ جائے

۱۰۷: سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ مجھے مذی سے سختی اور تکلیف پہنچتی تھی اس لئے میں بار بار غسل کرتا تھا پس میں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا اور اس کا حکم پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس سے وضو کرنا ہی کافی ہے۔ میں نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ اگر وہ (مذی) کپڑوں پر لگ جائے تو کیا حکم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا پانی کا ایک چُلّو لے کر اس جگہ چھڑک دو جہاں پر وہ (یعنی مذی) لگی ہو۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ہمیں علم نہیں کہ محمد بن اسحٰق کے علاوہ بھی اس طرح کی کوئی حدیث کسی نے روایت کی ہو اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے مذی کے بارے میں کہ اگر مذی کپڑوں کو لگ جائے تو بعض اہل علم کے نزدیک اس کو (یعنی مذی کو) دھونا ضروری ہے یہی قول امام شافعیؒ اور اسحاقؒ کا ہے۔ اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اس پر پانی کے چھینٹے مار دینا ہی کافی ہے۔ اور امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ مجھے امید ہے کہ پانی چھڑکنا ہی کافی ہوگا۔

۸۵: باب منی جب کپڑے پر لگ جائے

۱۰۸: ہمام بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ کے پاس ایک مہمان آیا آپؓ نے اسے زرد چادر دینے کا حکم دیا پھر وہ سویا اور اسے احتلام ہوگیا۔ اس نے شرم محسوس کی کہ چادر کو ان کے (یعنی حضرت عائشہؓ کے) پاس بھیجے کہ اس میں منی لگی ہو اس نے چادر کو پانی میں ڈبو دیا اور پھر بھیج دیا پس فرمایا حضرت عائشہؓ نے ہماری چادر کیوں خراب کردی اس کیلئے کافی تھا کہ اپنی انگلیوں سے اسے (یعنی منی کو) کھرچ دیتا میں نے اکثر رسول اللہ ﷺ کے کپڑوں سے اپنی انگلیوں سے منی کُھرچی ہے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ کئی فقہاء جن میں سفیان ثوریؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ شامل ہیں کا قول ہے کہ جب

وَاِسْحٰقَ قَالُوْا فِي الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ يُجْزِئُهُ الْفَرْكُ وَ اِنْ لَمْ يَغْسِلْهُ وَهٰكَذَا رُوِىَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَآئِشَةَ مِثْلُ رِوَايَةِ الْاَعْمَشِ وَ رَوٰى اَبُوْ مَعْشَرٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ وَحَدِيْثُ الْاَعْمَشِ اَصَحُّ.

منی کپڑے کو لگ جائے تو کھرچ دینا کافی ہے، دھونا ضروری نہیں اور ایسا ہی روایت کیا ہے منصور نے ابراہیم سے انہوں نے ہمام بن حارث سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اعمش کی روایت کی مثل جو ابھی گزری ہے۔ اور ابو معشر سے مروی ہے یہ حدیث وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور اعمش کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

۱۰۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنْ عَمْرِوبْنِ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا غَسَلَتْ مَنِيًّا مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَحَدِيْثُ عَآئِشَةَ اَنَّهَا غَسَلَتْ مَنِيًّا مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِمُخَالِفٍ لِحَدِيْثِ الْفَرْكِ وَاِنْ كَانَ الْفَرْكُ يُجْزِئُ فَقَدْ يُسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ اَنْ لَايُرٰى عَلٰى ثَوْبِهٖ اَثَرُهٗ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمَنِيُّ بِمَنْزِلَةِ الْمُخَاطِ فَاَمِطْهُ عَنْكَ وَلَوْ بِاِذْخِرَةٍ.

۱۰۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی کو دھویا۔ ابو عیسیٰؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کردہ یہ حدیث کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی دھوئی اس حدیث کے مخالف نہیں ہے جس میں کھرچنے کا ذکر ہے۔ اگرچہ کھرچنا بھی کافی ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ کپڑے پر منی کا اثر نہ ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں منی ناک کی ریزش کی طرح ہے اسے اپنے (کپڑے) سے دور کر دے اگرچہ اذخر گھاس سے ہو۔

خلاصۃ الابواب: پیشاب کے علاوہ تین چیزیں عادۃً نکلتی ہیں (۱) منی (۲) مذی (۳) ودی: یہ چیزیں اگر کپڑوں پر لگ جائیں تو کپڑا پلید ہو جاتا ہے۔ اس کو دھونا ضروری ہے۔

۸۶: بَابُ فِي الْجُنُبِ يَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَّغْتَسِلَ

۸۶: باب جنبی کا بغیر غسل کیے سونا

۱۱۰: حَدَّثَنَاهَنَّادٌ نَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ وَهُوَجُنُبٌ وَلَا يَمَسُّ مَآءً.

۱۱۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سو جایا کرتے تھے حالت جنب میں اور پانی کو ہاتھ بھی نہ لگاتے تھے۔

۱۱۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ نَحْوَهٗ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَهٰذَا قَوْلُ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَغَيْرِهٖ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَتَوَضَّأُ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ

۱۱۱: ہناد نے روایت کی ہم سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی اسحاق سے اوپر کی روایت کی مثل۔ ابو عیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ قول سعید بن مسیب وغیرہ کا ہے اور اکثر لوگوں سے مروی ہے وہ اسود کے واسطے سے حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام سونے سے پہلے وضو کیا کرتے تھے اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے ابو اسحاق کی حدیث

وَقَد رَوٰى عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ شُعْبَةُ وَالثَّورِىُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَيَرَوْنَ اَنَّ هٰذَا غَلَطٌ مِنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ.

سے جوانہوں نے اسود سے روایت کی ہے اور یہ حدیث ابواسحٰق سے شعبہ، سفیان ثوریؒ اور کئی حضرات نے روایت کی ہے ان کے نزدیک ابواسحٰقؒ کی حدیث سے روایت میں غلطی ہوئی ہے۔

٨٧: بَابُ فِى الْوُضُوْءِ لِلْجُنُبِ اِذَا اَرَادَاَنْ يَّنَامَ

٨٧: باب جنبی سونے کا ارادہ کرے تو وضو کرے

١١٢: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَنَامُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ اِذَا تَوَضَّاَ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ وَاُمِّ سَلَمَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عُمَرَ اَحْسَنُ شَىْءٍ فِى هٰذَا الْبَابِ وَاَصَحُّ وَهُوَقَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّورِىُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِىُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالُوْا اِذَا اَرَادَالْجُنُبُ اَنْ يَّنَامَ تَوَضَّاَ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ.

١١٢: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کیا ہم میں سے کوئی جنبی ہوتے ہوئے سوسکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اگر وضو کرلے۔ اس باب میں حضرت عمارؓ، عائشہؓ، جابرؓ، ابوسعیدؓ اور ام سلمہؓ سے بھی احادیث مذکور ہیں۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں اس باب میں حضرت عمرؓ کی حدیث اصح اور احسن ہے اور اکثر صحابہؓ، تابعینؒ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے کہ جنبی آدمی جب سونے کا ارادہ کرے تو سونے سے پہلے وضو کرلے۔

خلاصۃ الباب: اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ جنبی کیلئے سونے سے قبل غسل واجب نہیں البتہ وضو کے بارے میں اختلاف ہے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک جنبی کے لئے سونے سے پہلے وضو مستحب ہے۔

٨٨: بَابُ مَاجَاءَ فِى مُصَافَحَةِ الْجُنُبِ

٨٨: باب جنبی سے مصافحہ

١١٣: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدِ نِ الْقَطَّانُ نَا حُمَيْدُ نِ الطَّوِيْلُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِىِّ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهٗ وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ فَانْخَنَسْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ اَيْنَ كُنْتَ اَوْاَيْنَ ذَهَبْتَ قُلْتُ اِنِّىْ كُنْتُ جُنُبًا قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ وَفِى الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَخَّصَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِىْ مُصَافَحَةِ الْجُنُبِ وَلَمْ

١١٣: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ملاقات کی اور وہ (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) جنبی تھے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنکھ بچا کر نکل گیا پھر غسل کیا اور آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کہاں تھا یا فرمایا تم کہاں چلے گئے تھے؟ میں نے عرض کیا میں جنبی تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کبھی ناپاک نہیں ہوتا۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور کئی اہل علم جنبی سے مصافحہ کرنے کی اجازت دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جنبی اور حائضہ کے پسینے میں بھی کوئی

يَرَوْا بِعَرَقِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ بَاسًا.

۸۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمَرْأَةِ تَرٰى فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَايَرَى الرَّجُلُ

۱۱۴: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَآءَ تْ اُمُّ سُلَيْمٍ بِنْتُ مِلْحَانَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ تَعْنِي غُسْلاً اِذَا هِيَ رَأَتْ فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَايَرَى الرَّجُلُ قَالَ نَعَمْ اِذَا هِيَ رَأَتِ الْمَآءَ فَلْتَغْتَسِلْ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ قُلْتُ لَهَا فَضَحْتِ النِّسَآءَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ الْفُقَهَآءِ اِنَّ الْمَرْأَةَ اِذَا رَأَتْ فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَايَرَى الرَّجُلُ فَاَنْزَلَتْ اِنَّ عَلَيْهَا الْغُسْلَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ وَخَوْلَةَ وَعَآئِشَةَ وَاَنَسٍ.

۹۰: بَابُ فِي الرَّجُلِ يَسْتَدْ فِيءُ بِالْمَرْأَةِ بَعْدَ الْغُسْلِ

۱۱۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ حُرَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ جَآءَ فَاسْتَدْ فَاَبِيْ فَضَمَمْتُهُ اِلَيَّ وَلَمْ اَغْتَسِلْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ بِاِسْنَادِهٖ بَاْسٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا اغْتَسَلَ فَلاَ بَاْسَ بِاَنْ يَسْتَدْفِيءَ بِامْرَأَتِهٖ وَيَنَامَ مَعَهَا قَبْلَ اَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ وَبِهٖ

حرج نہیں۔

۸۹: باب عورت جوخواب میں مرد کی طرح دیکھے

۱۱۴: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بنت ملحان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ حق سے نہیں شرماتا کیا عورت پر بھی غسل ہے جب وہ خواب میں وہ چیز دیکھے جسے مرد دیکھتے ہیں (یعنی احتلام)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اگر وہ منی کو دیکھے تو غسل کرے۔ حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں میں نے کہا اے ام سلیمؓ تم نے عورتوں کو رسوا کر دیا۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر فقہاء کا یہی قول ہے کہ اگر عورت خواب میں اسی طرح دیکھے جیسے مرد دیکھتا ہے اور منی خارج ہو جائے تو اس پر غسل واجب ہے۔ اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوریؒ اور امام شافعیؒ۔ اس باب میں ام سلیمؓ، خولہؓ، عائشہؓ اور انسؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔

۹۰: باب مرد کا غسل کے بعد عورت کے جسم سے گرمی حاصل کرنا

۱۱۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر غسل جنابت کے بعد میرے پاس تشریف لاتے اور میرے جسم سے گرمی حاصل کرتے تو میں ان کو اپنے ساتھ چمٹا لیتی حالانکہ میں نے غسل نہیں کیا ہوتا تھا۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں کوئی مضائقہ نہیں اور یہی کئی صحابہؓ اور تابعینؒ کا قول ہے کہ مرد جب غسل کرے تو بیوی کے بدن سے گرمی حاصل کرنے اور اس کے ساتھ سونے میں کوئی حرج نہیں اگر چہ اسکی بیوی نے غسل نہ کیا ہو۔ امام شافعی رحمہ اللہ، سفیان

يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

ثوری رحمہ اللہ، احمد رحمہ اللہ اور اسحٰق رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۹۱: بَابُ التَّيَمُّمِ لِلْجُنُبِ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَآءَ

۹۱: باب پانی نہ ملنے کی صورت میں جنبی تیمّم کرے

۱۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدِنِ الْحَذَّآءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ طَهُوْرُ الْمُسْلِمِ وَ اِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَآءَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَاِذَا وَجَدَ الْمَآءَ فَلْيُمِسَّهُ بَشَرَتَهُ فَاِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَقَالَ مَحْمُوْدٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ اِنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ خَالِدِنِ الْحَذَّآءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِوبْنِ بُجْدَانَ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَلَمْ يُسَمِّهٖ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ الْفُقَهَآءِ اَنَّ الْجُنُبَ وَالْحَائِضَ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَآءَ تَيَمَّمَا وَصَلَّيَا وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ كَانَ لَايَرَى التَّيَمُّمَ لِلْجُنُبِ وَاِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَآءَ وَيُرْوٰى عَنْهُ اَنَّهٗ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهٖ فَقَالَ تَيَمَّمَ اِذَا يَجِدِالْمَآءَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

۱۱۶: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پاک مٹی مسلمان کا طہور ہے (یعنی پاک کرنیوالی ہے) اگر چہ نہ ملے پانی دس سال تک پھر اگر پانی مل جائے تو اسے اپنے جسم سے لگائے (یعنی اس سے طہارت حاصل کرے) کیونکہ یہ اس کیلئے بہتر ہے۔ محمود نے اپنی روایت میں " اِنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ طَهُوْرُ الْمُسْلِمِ " کے الفاظ بیان کئے ہیں (دونوں کا مطلب ایک ہی ہے)۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، عبداللہ بن عمرؓ اور عمران بن حصینؓ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کئی راویوں نے اسے خالد حذاء انہوں نے ابو قلابہ انہوں نے عمرو بن بجدان اور انہوں نے ابوذرؓ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔ یہ حدیث ایوب نے ابوقلابہ انہوں نے بنی عامر کے ایک شخص اور انہوں نے ابوذرؓ سے نقل کی ہے اور اس شخص کا نام نہیں لیا اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ تمام فقہاء کا یہی قول ہے کہ اگر جنبی او رحائضہ کو پانی نہ ملے تو تیمّم کر لیں اور نماز پڑھیں۔ ابن مسعودؓ جنبی کے لئے تیمّم کو جائز نہیں سمجھتے اگر چہ پانی نہ ملتا ہو۔ ان سے یہ بھی روایت ہے کہ انہوں نے اس قول سے رجوع کر لیا اور فرمایا کہ اگر پانی نہ ملے تو تیمّم کر لے اور یہی قول ہے سفیان ثوریؒ، مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا۔

۹۲: بَابُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ

۹۲: باب مستحاضہ کے بارے میں

۱۱۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ وَعَبْدَةُ وَاَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ اَبِيْ حُبَيْشٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۱۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت حبیش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسی عورت ہوں کہ جب

وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلاَ اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِکَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْکِ الدَّمَ وَصَلِّيْ قَالَ اَبُوْمُعَاوِيَةَ فِي حَدِيْثِهٖ وَقَالَ تَوَضَّئِيْ لِکُلِّ صَلٰوةٍ حَتّٰى يَجِيْئَ الْوَقْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِکٌ وَابْنُ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِيُّ اَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ اِذَا جَاوَزَتْ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا اغْتَسَلَتْ وَتَوَضَّأَتْ لِکُلِّ صَلٰوةٍ .

استحاضہ آتا ہے تو پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں یہ رگ ہوتی ہے حیض نہیں ہوتا۔ جب حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دو اور جب دن پورے ہو جائیں تو خون دھولو (یعنی غسل کرلو) اور نماز پڑھو۔ ابومعاویہؒ اپنی حدیث میں کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نماز کیلئے وضو کرو یہاں تک کہ وہی وقت آجائے (یعنی حیض کا وقت)۔ اس باب میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے اور یہ قول ہے کئی صحابہؓ اور تابعین اور سفیان ثوریؒ، مالکؒ، ابن مبارکؒ اور شافعیؒ کا کہ جب مستحاضہ کے حیض کے دن گزر جائیں تو غسل کرلے اور ہر نماز کیلئے وضو کرے۔

۹۳: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَتَوَضَّأُ لِکُلِّ صَلٰوةٍ

۹۳: باب مستحاضہ ہر نماز کیلئے وضو کرے

۱۱۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا شَرِيْکٌ عَنْ اَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا الَّتِيْ کَانَتْ تَحِيْضُ فِيْهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوةٍ وَتَصُوْمُ وَتُصَلِّيْ .

۱۱۸: عدی بن ثابت بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ ایام حیض میں نماز کر چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے اور روزے رکھے اور نماز پڑھے۔

۱۱۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَنَا شَرِيْکٌ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ تَفَرَّدَ بِهٖ شَرِيْکٌ عَنْ اَبِي الْيَقْظَانِ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقُلْتُ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ جَدِّ عَدِيٍّ مَا اسْمُهٗ فَلَمْ يَعْرِفْ مُحَمَّدٌ نِ اسْمَهٗ وَذَکَرْتُ لِمُحَمَّدٍ قَوْلَ يَحْيَى بْنِ مَعِيْنٍ اَنَّ اسْمَهٗ دِيْنَارٌ فَلَمْ يَعْبَأْبِهٖ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ اِنِ اغْتَسَلَتْ لِکُلِّ صَلٰوةٍ هُوَ اَحْوَطُ لَهَا وَاِنْ تَوَضَّأَتْ لِکُلِّ

۱۱۹: علی بن حجر بواسطہ شریک اسکے ہم معنیٰ حدیث نقل کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے فرمایا اس حدیث میں شریک، ابو الیقظان سے حدیث بیان کرنے میں منفرد ہیں۔ میں نے سوال کیا محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق اور میں نے کہا کہ عدی بن ثابت اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ عدی کے دادا کا کیا نام ہے اور نہیں جانتے تھے امام بخاریؒ اس کا نام۔ پھر میں نے یحییٰ بن معین کا قول ذکر کیا کہ ان کا نام دینار تھا تو امام بخاریؒ نے اس کو قابل اعتماد نہیں سمجھا۔ اور کہا ہے احمدؒ اور اسحٰقؒ نے استحاضہ کے

صَلٰوةٍ اَجْزَأَهَا وَاِنْ جَمَعَتْ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِغُسْلٍ اَجْزَأَهَا .

۹۴ : بَابُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ اَنَّهَا تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ

۱۲۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهٖ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اُمِّهٖ حَمْنَةَ ابْنَةِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيْرَةً شَدِيْدَةً فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَفْتِيْهِ وَاُخْبِرُهٗ فَوَجَدْتُّهٗ فِيْ بَيْتِ اُخْتِيْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيْرَةً شَدِيْدَةً فَمَا تَاْمُرُنِيْ فِيْهَا فَقَدْ مَنَعَتْنِي الصِّيَامَ وَالصَّلٰوةَ قَالَ اَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَاِنَّهٗ يُذْهِبُ الدَّمَ قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَتَلَجَّمِيْ قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاتَّخِذِيْ ثَوْبًا قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ اِنَّمَا اَثُجُّ ثَجًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاٰمُرُكِ بِاَمْرَيْنِ اَيُّهُمَا صَنَعْتِ اَجْزَاَ عَنْكِ فَاِنْ قَوِيْتِ عَلَيْهِمَا فَاَنْتِ اَعْلَمُ فَقَالَ اِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِيْ سِتَّةَ اَيَّامٍ اَوْسَبْعَةَ اَيَّامٍ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ ثُمَّ اغْتَسِلِيْ فَاِذَا رَاَيْتِ اَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَاْتِ فَصَلِّيْ اَرْبَعَةً وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً اَوْثَلٰثَةً وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَاَيَّامَهَا وَصُوْمِيْ وَصَلِّيْ فَاِنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُكِ وَكَذٰلِكِ فَافْعَلِيْ كَمَا تَحِيْضُ النِّسَآءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ لِمِيْقَاتِ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ فَاِنْ قَوِيْتِ عَلٰى اَنْ تُؤَخِّرِيْ

بارے میں کہ اگر ہر نماز کیلئے غسل کرلے تو یہ احتیاطاً بہت اچھا ہے اور اگر صرف وضو کرلے تو بھی کافی ہے اور اگر ایک غسل سے دو نمازیں پڑھ لے تب بھی کافی ہے۔

۹۴: باب مستحاضہ ایک غسل سے دو نمازیں پڑھ لیا کرے

۱۲۰: ابراہیم بن محمد بن طلحہ اپنے چچا عمران بن طلحہ سے وہ اپنی والدہ حمنہ بنت جحش سے روایت کرتے ہیں کہ میں مستحاضہ ہوتی تھی اور خون استحاضہ بہت شدت اور زور سے آتا تھا۔ میں نبی ﷺ سے فتویٰ پوچھنے کیلئے اور خبر دینے کیلئے آئی۔ آپ ﷺ کو میں نے اپنی بہن زینب بنت جحش کے گھر میں پایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے استحاضہ بہت شدت کے ساتھ آتا ہے میرے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حکم ہے؟ پس تحقیق اس نے (استحاضہ نے) مجھے نماز اور روزہ سے روک دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں کرسف (گدی یا روئی) رکھنے کا طریقہ بتایا ہے یہ خون کو روکتی ہے وہ کہنے لگیں وہ اس سے زیادہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لنگوٹ باندھ لو۔ انہوں نے کہا وہ (استحاضہ) اس سے بھی زیادہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لنگوٹ میں کپڑا رکھ لو۔ انہوں نے عرض کیا وہ تو اس سے بھی زیادہ ہے۔ میں تو بہت زیادہ خون بہاتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں دو چیزوں کا حکم دیتا ہوں ان میں سے کسی ایک پر چلنا کافی ہے اور اگر دونوں کو کر سکو تو تم بہتر جانتی ہو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شیطان کی طرف سے ایک ٹھوکر (یعنی لات مارنا) ہے۔ پس چھ یا سات دن اپنے آپ کو حائضہ سمجھو علم الٰہی میں (یعنی جو دن استحاضہ سے پہلے حیض کیلئے مخصوص تھے) اور پھر غسل کرلو پھر جب دیکھو کہ پاک ہوگئی ہو تو تیئس یا چوبیس دن، رات تک نماز پڑھو اور روزے رکھو یہ تمہارے لئے کافی ہے۔ پھر اسی طرح کرتی رہو

الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ ثُمَّ تَغْتَسِلِيْنَ حَتّٰى تَطْهُرِيْنَ وَتُصَلِّيْنَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ تُؤَخِّرِيْنَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِيْنَ الْعِشَآءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فَافْعَلِيْ وَتَغْتَسِلِيْنَ مَعَ الصُّبْحِ وَتُصَلِّيْنَ وَكَذٰلِكَ فَافْعَلِيْ وَصُوْمِيْ اِنْ قَوِيْتِ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَعْجَبُ الْاَمْرَيْنِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَاهُ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَشَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهٖ عِمْرَانَ عَنْ اُمِّهٖ حَمْنَةَ اِلَّا اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ يَقُوْلُ عُمَرُ بْنُ طَلْحَةَ وَالصَّحِيْحُ عِمْرَانُ ابْنُ طَلْحَةَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهٰكَذَا قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ اِذَا كَانَتْ تَعْرِفُ حَيْضَهَا بِاِقْبَالِ الدَّمِ وَ اِدْبَارِهٖ فَاِقْبَالُهٗ اَنْ يَكُوْنَ اَسْوَدَ وَ اِدْبَارُهٗ اَنْ يَتَغَيَّرَ اِلَى الصُّفْرَةِ فَالْحُكْمُ فِيْهَا عَلٰى حَدِيْثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِيْ حُبَيْشٍ وَاِنْ كَانَتِ الْمُسْتَحَاضَةُ لَهَا اَيَّامٌ مَعْرُوْفَةٌ قَبْلَ اَنْ تُسْتَحَاضَ فَاِنَّهَا تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّيْ وَاِذَا اسْتَمَرَّ بِهَا الدَّمُ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا اَيَّامٌ مَعْرُوْفَةٌ وَلَمْ تَعْرِفِ الْحَيْضَ بِاِقْبَالِ الدَّمِ وَاِدْبَارِهٖ فَالْحُكْمُ لَهَا عَلٰى حَدِيْثِ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ الْمُسْتَحَاضَةُ اِذَا اسْتَمَرَّ بِهَا الدَّمُ فِيْ اَوَّلِ مَارَاَتْ فَدَامَتْ عَلٰى ذٰلِكَ فَاِنَّهَا تَدَعُ الصَّلٰوةَ مَابَيْنَهَا وَبَيْنَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا

جیسے حیض والی عورتیں کرتی ہیں اور حیض کی مدت گزار کر طہر پر پاک ہوتی ہیں اور اگر تم ظہر کو مؤخر اور عصر کو جلدی سے پڑھ سکو تو غسل کر کے دونوں نمازیں پاک ہوکر پڑھو پھر مغرب میں تاخیر اور عشاء میں تعجیل کرو اور پاک ہونے پر غسل کرو اور دونوں نمازیں اکٹھی پڑھ لو۔ پس اس طرح فجر کیلئے بھی غسل کرو اور نماز پڑھو اور اسی طرح کرتی رہو اور روزے بھی رکھو بشرطیکہ تم اس پر قادر ہو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں باتوں میں سے یہ (دوسری بات) مجھے زیادہ پسند ہے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے عبیداللہ بن عمرو الرقی، ابن جریج اور شریک نے عبداللہ بن محمد عقیل سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے انہوں نے اپنے چچا عمران سے اور انہوں نے اپنی والدہ حمنہ سے روایت کیا ہے جبکہ ابن جریج انہیں عمر بن طلحہ کہتے ہیں اور صحیح عمران بن طلحہ ہی ہے۔ میں نے سوال کیا محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے اس حدیث کے بارے میں تو انہوں نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔ احمد بن حنبلؒ نے بھی اسے حسن کہا ہے۔ احمدؒ اور اسحٰقؒ نے مستحاضہ کے متعلق کہا ہے کہ اگر وہ جانتی ہو اپنے حیض کی ابتدا اور انتہا (اس کی ابتداء خون کے سیاہ ہونے اور انتہا خون کے زرد ہونے سے ہوتی ہے) تو اس کا حکم فاطمہ بنت حُبیش کی حدیث کے مطابق ہوگا اور اگر ایسی مستحاضہ ہے جس کے حیض کے دن معروف ہیں تو وہ اپنے مخصوص ایام میں نماز چھوڑ دے اور پھر غسل کرے اور ہر نماز کیلئے وضو کرے اور نماز پڑھے اور اگر خون مستقل جاری ہو اور اس کے ایام پہلے سے معروف نہ ہوں اور نہ ہی وہ خون کی رنگت سے فرق کر سکتی ہو تو اس کا حکم بھی حمنہ بنت جحش کی حدیث کے مطابق ہوگا۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ جب مستحاضہ کو ہمیشہ خون آنے لگے تو خون کے شروع ہی میں پندرہ دن کی نماز ترک کر دے اگر پندرہ دن یا اس سے پہلے پاک ہوگئی تو وہی اس کے حیض کی مدت ہے اور

فَاِذَا طَهُرَتْ فِيْ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا اَوْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَاِنَّهَا اَيَّامُ حَيْضٍ فَاِذَا رَاَتِ الدَّمَ اَكْثَرَ مِنْ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا ثُمَّ تَدَعُ الصَّلٰوةَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَقَلَّ مَايَحِيْضُ النِّسَآءُ وَهُوَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى فَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ اَقَلِّ الْحَيْضِ وَاَكْثَرِهٖ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَقَلُّ الْحَيْضِ ثَلَاثَةٌ وَاَكْثَرُهٗ عَشَرَةٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِهٖ يَاخُذُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَرُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ هٰذَا وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ اَقَلُّ الْحَيْضِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَاَكْثَرُهٗ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِيِّ وَمَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَاَبِيْ عُبَيْدَةَ.

اگر خون پندرہ دن سے آگے بڑھ جائے تو چودہ دن کی نماز قضا کرے اور ایک دن کی نماز چھوڑ دے کیونکہ حیض کی کم سے کم مدت یہی ہے۔ ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حیض کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مدت میں اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک کم سے کم مدت تین دن جبکہ زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے۔ یہ قول سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ (احناف) کا بھی ہے۔ ابن مبارک کا بھی اسی پر عمل ہے جبکہ ان سے اس کے خلاف بھی منقول ہے۔ بعض اہل علم جن میں عطاء بن رباح بھی ہیں کہتے ہیں کہ کم سے کم مدت حیض ایک دن رات اور زیادہ سے زیادہ پندرہ دن ہے یہی قول ہے امام مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ، اسحٰقؒ، اوزاعیؒ اور ابوعبیدہ کا۔

خلاصۃ الابواب: مستحاضہ عورت کے متعلق تین قسم کی احادیث وارد ہوئی ہیں ان میں سے ہر نماز کے لئے غسل کرنا اور دو نمازوں کو ایک غسل کے ساتھ جمع کرنے کی احادیث منسوخ ہیں۔ تیسری قسم کی احادیث یعنی ہر نماز کے لئے وضو کرنا قابل عمل ہیں۔

۹۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ اَنَّهَا تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ

۹۵: باب مستحاضہ ہر نماز کیلئے غسل کرے

۱۲۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتِ اسْتَفْتَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ ابْنَةُ جَحْشٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِيْ ثُمَّ صَلِّيْ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ اللَّيْثُ لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اُمَّ حَبِيْبَةَ اَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَلٰكِنَّهٗ شَيْءٌ فَعَلَتْهُ هِيَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اسْتَفْتَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ

۱۲۱: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ام حبیبہؓ بنت جحش نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ مجھے حیض آتا ہے اور پھر میں پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز چھوڑ دیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں یہ تو ایک رگ ہے تم غسل کرو اور نماز پڑھو پھر وہ (ام حبیبہؓ) ہر نماز کیلئے نہایا کرتی تھیں۔ قتیبہؒ کہتے ہیں کہ لیث نے کہا ابن شہاب نے اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ام حبیبہؓ کو ہر نماز کے وقت غسل کرنے کا حکم دیا بلکہ یہ ان کی اپنی طرف سے تھا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث زہری نے عمرہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ام حبیبہؓ نے پوچھا آخر حدیث تک۔ بعض اہل علم کا قول ہے کہ مستحاضہ ہر نماز کیلئے غسل کرلیا کرے اور اوزاعی نے بھی یہ

وَقَدْ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْمُسْتَحَاضَةُ تَغْتَسِلُ عِنْدَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَ رَوَى الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ.

حدیث زہری سے انہوں نے عروہ سے اور عمرہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے۔

۹۶ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحَآئِضِ اَنَّهَا لَاتَقْضِي الصَّلٰوةَ

۹۶: باب حائضہ عورت نمازوں کی قضا نہ کرے

۱۲۲ : حَدَّثَنَاقُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُبْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مُعَاذَةَ اَنَّ امْرَأَةً سَاَلَتْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اَتَقْضِي اِحْدَانَا صَلٰوتَهَا اَيَّامَ مَحِيْضِهَا فَقَالَتْ اَحَرُوْرِيَّةٌ اَنْتِ قَدْ كَانَتْ اِحْدَانَا تَحِيْضُ فَلَا تُؤْمَرُ بِقَضَآءٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرُوِيَ عَنْ عَآئِشَةَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ اَنَّ الْحَآئِضَ لَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ وَهُوَ قَوْلُ عَامَةِ الْفُقَهَآءِ لَااِخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ فِي الْحَآئِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ.

۱۲۲: حضرت معاذہؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے سوال کیا کہ کیا ہم ایام حیض کے دنوں کی نمازیں قضا کیا کریں؟ انہوں نے فرمایا کیا تم حروریہ (یعنی خارجیہ) ہو؟ ہم میں سے کسی کو حیض آتا تو اسے قضا کا حکم نہیں ہوتا تھا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عائشہؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے کہ حائضہ نماز کی قضا نہ کرے اور یہی قول ہے تمام فقہاء کا اس میں کسی کا اختلاف نہیں کہ حائضہ عورت پر روزوں کی قضا ہے نمازوں کی قضا نہیں۔

۹۷ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الْجُنُبِ وَالْحَآئِضِ اَنَّهُمَا لَايَقْرَاٰنِ الْقُرْاٰنَ

۹۷: باب جنبی اور حائضہ قرآن نہ پڑھے

۱۲۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَانَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَقْرَأُ الْحَآئِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْاٰنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ لَانَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَقْرَاُ الْجُنُبُ وَلَاالْحَآئِضُ وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ مِثْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ

۱۲۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حائضہ اور جنبی قرآن میں سے کچھ نہ پڑھیں۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ہم ابن عمرؓ کی حدیث کو اسماعیل بن عیاس، موسیٰ بن عقبہ اور نافع کے واسطے سے پہچانتے ہیں جس میں حضرت ابن عمرؓ بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنبی اور حائضہ قرآن نہ پڑھیں اور یہی قول ہے اکثر صحابہؓ اور تابعینؒ اور بعد کے فقہاء سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا وہ کہتے ہیں کہ حائضہ اور جنبی قرآن سے نہ پڑھیں مگر ایک آیت کا ٹکڑا یا حرف وغیرہ اور رخصت دی جنبی اور حائضہ کو سبحان اللہ اور

وَابْنِ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا لاَ تَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلاَ الْجُنُبُ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَیْئًا اِلَّا طَرَفَ الْاٰیَةِ وَالْحَرْفَ وَنَحْوَ ذٰلِکَ وَرَخَّصُوْا لِلْجُنُبِ وَالْحَائِضِ فِی التَّسْبِیْحِ وَالتَّهْلِیْلِ قَالَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ یَقُوْلُ اِنَّ اِسْمٰعِیْلَ بْنَ عَیَّاشٍ یَرْوِیْ عَنْ اَهْلِ الْحِجَازِ وَاَهْلِ الْعِرَاقِ اَحَادِیْثَ مَنَاکِیْرَ کَاَنَّهٗ ضَعَّفَ رِوَایَتَهٗ عَنْهُمْ فِیْمَا یَتَفَرَّدُبِهٖ وَقَالَ اِنَّمَا حَدِیْثُ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ عَیَّاشٍ عَنْ اَهْلِ الشَّامِ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ اَصْلَحُ مِنْ بَقِیَّةَ وَلِبَقِیَّةَ اَحَادِیْثُ مَنَاکِیْرُ عَنِ الثِّقَاتِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدَّثَنِیْ بِذٰلِکَ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ بِذٰلِکَ.

لاالٰہ الاّ اللہ پڑھنے کی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ اسمٰعیل بن عیاشؒ اہل حجاز اور اہل عراق سے منکر احادیث روایت کرتا ہے گویا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسمٰعیل بن عیاشؒ کی ان روایات کو جوانہوں نے اکیلے اہل عراق او راہل حجاز سے روایت کی ہیں ضعیف قرار دیا ہے اور امام بخاریؒ نے کہا کہ اسمٰعیل بن عیاش کی وہی روایات صحیح ہیں جو انہوں نے اہل شام سے روایت کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اسمٰعیل بن عیاش بقیہ سے بہتر ہے۔ بقیہ (راوی کا نام ہے) ثقہ راویوں سے منکر حدیثیں روایت کرتا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے فرمایا کہ احمد بن حنبل کا یہ قول مجھ سے احمد بن حسن نے بیان کیا۔

۹۸ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

۱۲۴ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَاحِضْتُ یَاْمُرُنِیْ اَنْ اَتَّزِرَثُمَّ یُبَاشِرُنِیْ وَفِی الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَمَیْمُوْنَةَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ عَآئِشَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَیْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِیْنَ وَبِهٖ یَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ .

۹۸ : باب حائضہ عورت سے مباشرت

۱۲۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب میں حائضہ ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تہبند (چادر) باندھنے کا حکم دیتے اور پھر بوس وکنار کرتے میرے ساتھ۔ اس باب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور میمونہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا حسن صحیح ہے اور اکثر صحابہؓ وتابعین کا یہی قول ہے اور امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ بھی یہی کہتے ہیں۔

۹۹ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ مُوَاکَلَةِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ وَسُؤْرِهِمَا

۱۲۵ : حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الْعَنْبَرِیُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالاَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ نَا مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَآءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُعَاوِیَةَ عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ

۹۹ : باب جنبی اور حائضہ کے ساتھ کھانا اور اُن کے جھوٹا

۱۲۵: حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حائضہ عورت کے ساتھ کھانا کھانے کے بارے میں سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے ساتھ کھانا کھالیا کرو۔ اس باب میں

قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُوَاكَلَةِ الْحَائِضِ فَقَالَ وَاكِلْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَ هُوَ قَوْلُ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَمْ يَرَوْا بِمُوَاكَلَةِ الْحَائِضِ بَاْسًا وَاخْتَلَفُوْا فِيْ فَضْلِ وُضُوْءِ هَا فَرَخَّصَ فِيْ ذٰلِكَ بَعْضُهُمْ وَكَرِهَ بَعْضُهُمْ فَضْلَ طَهُوْرِهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے ۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عبداللہ بن سعد حسن غریب ہے اور یہ تمام علماء کا قول ہے کہ حائضہ کے ساتھ کھانے پینے میں کوئی حرج نہیں جبکہ اس کے وضو سے بچے ہوئے پانی میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک اس کی اجازت ہے اور بعض اسے مکروہ کہتے ہیں۔

۱۰۰ : بَابُ مَاجَاءَ فِي الْحَائِضِ تَتَنَاوَلُ الشَّيْءَ مِنَ الْمَسْجِدِ

۱۰۰: باب حائضہ کوئی چیز مسجد سے لے سکتی ہے

۱۲۶ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَاعُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ قُلْتُ اِنِّيْ حَائِضٌ قَالَ اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِيْ يَدِكِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَقَوْلُ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ اخْتِلَافًا فِيْ ذٰلِكَ بِاَنْ لَابَاْسَ اَنْ تَتَنَاوَلَ الْحَائِضُ شَيْئًا مِنَ الْمَسْجِدِ.

۱۲۶: قاسم بن محمد سے روایت ہے حضرت عائشہؓ نے فرمایا مجھے رسول اللہ ﷺ نے مسجد سے بوریا (چٹائی) لانے کا حکم دیا (حضرت عائشہؓ) کہتی ہیں میں نے کہا میں حائضہ ہوں آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں ۔اس باب میں ابن عمرؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے اور یہی قول ہے تمام اہل علم کا ہمیں اس میں اختلاف کا علم نہیں کہ حائضہ کے مسجد میں سے کوئی چیز لینے میں کوئی حرج نہیں۔

(ف) ابوداؤد میں حضرت عائشہؓ کی روایت مذکور ہے نبی ﷺ نے فرمایا (فان لا احل المسجد لحائضٍ ولا جنبٍ) "میں حائضہ اور جنبی کیلئے مسجد کو حلال نہیں کرتا"۔اوپر باب میں مذکور حدیث کے بارے میں قاضی عیاضؒ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہؓ کو بوریا (چٹائی) لانے کا حکم اس وقت دیا جب آپ ﷺ مسجد میں اور اعتکاف کی حالت میں تھے۔امام مالکؒ ،امام ابوحنیفہؒ، سفیان ثوریؒ اور جمہور کے نزدیک جنبی اور حائضہ کا مسجد میں داخل ہونا ٹھہرنا اور مسجد سے گزرنا جائز نہیں ان کی دلیل نبی ﷺ کا قول (فان لا احل المسجد لحائضٍ ولاَ جُنبٍ) ہے۔ (مترجم)

۱۰۱ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اِتْيَانِ الْحَائِضِ

۱۰۱: باب حائضہ سے صحبت کی حرمت

۱۲۷ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَبَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالُوْا نَا حَمَّادُبْنُ سَلَمَةَ عَنْ

۱۲۷: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے صحبت کی حائضہ سے یا وہ عورت کے

حَكِيمِ الْاَثْرَمِ عَنْ اَبِیْ تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَتٰى حَائِضًا اَوِامْرَأَةً فِیْ دُبُرِهَا اَوْكَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَبِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى لَانَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَكِيْمِ الْاَثْرَمِ عَنْ اَبِیْ تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى التَّغْلِيْظِ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَتٰى حَائِضًا فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِيْنَارٍ فَلَوْ كَانَ اِتْيَانُ الْحَائِضِ كُفْرًا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِالْكَفَّارَةِ وَضَعَّفَ مُحَمَّدٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهٖ وَاَبُوْتَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيُّ اِسْمُهٗ طَرِيْفُ بْنُ مُجَالِدٍ.

پیچھے سے آیا[1] یا کسی کاہن[2] کے پاس گیا پس تحقیق اس نے انکار کیا اس کا جو محمد ﷺ پر نازل ہوا۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو حکیم الاثرم کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے جوانہوں نے ابوتمیمہ الہجیمی سے اورانہوں نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے اس حدیث کا معنیٰ اہل علم کے نزدیک سختی اور وعید کا ہے اور نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو حائضہ کے ساتھ جماع کرے وہ ایک دینار صدقہ کرے اگر یہ کفر ہوتا تو آپ ﷺ کفارے کا حکم نہ دیتے۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ نے اس حدیث کو سند کی رو سے ضعیف قرار دیا ہے اور اَبُوْتَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِي کا نام طریف بن مجاہد ہے۔

١٠٢ : بَابُ مَاجَاءَ فِی الْكَفَّارَةِ فِیْ ذٰلِكَ

١٠٢: باب حائضہ سے صحبت کا کفارہ

١٢٨ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍنَا شَرِيْكٌ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهٖ وَهِیَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ.

١٢٨: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں جو اپنی بیوی سے ایامِ حیض میں جماع کرلے فرمایا کہ آدھا دینار صدقہ کرے۔

١٢٩ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ السُّكَّرِيِّ عَنْ عَبْدِالْكَرِيْمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ دَمًا اَحْمَرَ فَدِيْنَارٌ وَاِذَا كَانَ دَمًا اَصْفَرَ فَنِصْفُ دِيْنَارٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ الْكَفَّارَةِ فِیْ اِتْيَانِ الْحَائِضِ قَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوْفًا وَمَرْفُوْعًا وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يَسْتَغْفِرُ رَبَّهٗ وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ وَقَدْ رُوِیَ مِثْلُ قَوْلِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ بَعْضِ التَّابِعِيْنَ مِنْهُمْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَاِبْرَاهِيْمُ.

١٢٩: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر خون سرخ رنگ کا ہو تو ایک اور اگر زرد رنگ کا ہو تو نصف دینار صدقہ کرے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ کفارے کی حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع وموقوف دونوں طرح مروی ہے اور یہ قول ہے بعض اہل علم کا اور امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ ابن مبارکؒ کہتے ہیں کہ استغفار کرے اس پر کفارہ نہیں۔ بعض تابعینؒ جیسے سعید بن جبیرؒ اور ابراہیم سے بھی ابن مبارکؒ کے قول کی طرح منقول ہے۔

---

[1] ''عورت کے پیچھے سے آیا'' کا مطلب یہ ہے کہ مرد عورت کے پچھلے حصہ میں جماع کرے۔

[2] کاہن وہ ہوتا ہے جو غیب کی باتیں بیان کرنے کا دعویٰ کرے۔

خلاصة الابواب: امام نوویؒ نے فرمایا ہے کہ حائضہ اور جنبی کے لئے ذکر تسبیح وتحلیل وغیرہ کے جواز پر اجماع ہے البتہ تلاوت قرآن ائمہ ثلاثہ جمہور صحابہ وتابعین کے نزدیک ناجائز ہے پھر اس میں بھی کلام ہے کہ جنبی اور حائضہ کے لئے کتنی مقدار میں تلاوت ناجائز ہے ایک آیت یا اس سے زیادہ کے ممنوع ہونے پر جمہور کا اتفاق ہے۔ کمر بند سے اوپر نفع حاصل کرنا جائز ہے۔ حائضہ اور جنبی کے ساتھ کھانا جائز البتہ ان کے جوٹھے کے بارے میں اختلاف ہے۔ حالت حیض میں جماع کرنا حرام بلکہ شوافع کے نزدیک حلال سمجھ کر کرنے والا کافر ہے۔ امام ابوحنیفہؒ نے تکفیر میں احتیاط کی ہے لیکن گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا ہے۔ لہٰذا توبہ اور استغفار کرے نیز صدقہ کرنا مستحب ہے۔

۱۰۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي غُسْلِ دَمِ الْحَيْضِ مِنَ الثَّوْبِ

۱۳۰: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَآءَ ابْنَةِ اَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّوْبِ يُصِيْبُهُ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُتِّيْهِ ثُمَّ اقْرُصِيْهِ بِالْمَآءِ ثُمَّ رُشِّيْهِ وَصَلِّيْ فِيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَسْمَآءَ فِيْ غَسْلِ الدَّمِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الدَّمِ يَكُوْنُ عَلَى الثَّوْبِ فَيُصَلِّيْ فِيْهِ قَبْلَ اَنْ يَغْسِلَهُ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ اِذَا كَانَ الدَّمُ مِقْدَارَ الدِّرْهَمِ فَلَمْ يَغْسِلْهُ وَصَلّٰى فِيْهِ اَعَادَ الصَّلٰوةَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا كَانَ الدَّمُ اَكْثَرَ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ اَعَادَ الصَّلٰوةَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَلَمْ يُوْجِبْ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَغَيْرُهُمْ عَلَيْهِ الْاِعَادَةَ وَاِنْ كَانَ اَكْثَرَ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ يَجِبُ عَلَيْهِ الْغَسْلُ وَاِنْ كَانَ اَقَلَّ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ وَشَدَّدَ فِيْ ذٰلِكَ۔

۱۰۳: باب کپڑے سے حیض کا خون دھونے کے بارے میں

۱۳۰: حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت نے اس کپڑے کے بارے میں جسے میں حیض کا خون لگ گیا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کھرچو پھر انگلیوں سے رگڑ کر پانی بہادو اور اسی کپڑے میں نماز پڑھو۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ام قیس رضی اللہ عنہا بنت محصن سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں خون سے دھونے کی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی روایت حسن صحیح ہے اور علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ اگر کپڑے میں خون لگا ہو اور اس کو دھونے سے پہلے اگر کوئی شخص اس کپڑے میں نماز پڑھ لے تو بعض تابعینؒ میں سے اہل علم کے نزدیک اگر خون ایک درہم کی مقدار میں تھا تو نماز لوٹانی پڑے گی (یعنی دوبارہ نماز پڑھے) اور یہ قول ہے سفیان ثوریؒ اور ابن مبارکؒ کا جبکہ تابعینؒ میں سے بعض اہل علم کے نزدیک نماز لوٹانا ضروری نہیں یہ امام احمدؒ اور امام اسحاقؒ کا قول ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک کپڑے کو دھونا واجب ہے اگرچہ اس پر خون ایک درہم کی مقدار سے کم ہی ہو۔

۱۰۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَمْ

۱۰۴: باب عورتوں

تَمْكُثُ النُّفَسَآءُ

کے نفاس کی مدت

۱۳۱: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ اَبُو بَدْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِىْ سَهْلٍ عَنْ مُسَّةَ الْاَزْدِيَّةِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتِ النُّفَسَاءُ تَجْلِسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَكُنَّا نَطْلِىْ وُجُوْهَنَا بِالْوَرْسِ مِنَ الْكَلَفِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَانَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ سَهْلٍ عَنْ مُسَّةَ الْاَزْدِيَّةِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَاسْمُ اَبِىْ سَهْلٍ كَثِيْرُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ثِقَةٌ وَاَبُوْ سَهْلٍ ثِقَةٌ وَلَمْ يَعْرِفْ مُحَمَّدٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ سَهْلٍ وَقَدْ اَجْمَعَ اَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ عَلٰى اَنَّ النُّفَسَآءَ تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اِلَّا اَنْ تَرَى الطُّهْرَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَاِنَّهَا تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّىْ فَاِذَا رَاَتِ الدَّمَ بَعْدَ الْاَرْبَعِيْنَ فَاِنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا لَاتَدَعُ الصَّلٰوةَ بَعْدَ الْاَرْبَعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ الْفُقَهَآءِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَيُرْوٰى عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّهَا تَدَعُ الصَّلٰوةَ خَمْسِيْنَ يَوْمًا اِذَالَمْ تَطْهُرْ وَيُرْوٰى عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ وَالشَّعْبِيِّ سِتِّيْنَ يَوْمًا۔

۱۳۱: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ نفسا (وہ عورتیں جن کو نفاس کا خون آتا ہو) چالیس روز تک بیٹھی رہتی تھیں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اور ہم ملتے تھے اپنے منہ پر چھائیوں کی وجہ سے بٹنا۔[1] امام ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں اس حدیث کو ہم ابوسہل کی روایت کے علاوہ کسی اور کی روایت سے نہیں جانتے وہ روایت کرتے ہیں مسۃ الازدیۃ سے اور وہ ام سلمہؓ سے نقل کرتی ہیں ابوسہل کا نام کثیر بن زیاد ہے۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ نے کہا علی بن عبدالاعلیٰ اور ابوسہل ثقہ ہیں وہ بھی اس روایت کو ابوسہل کے علاوہ کسی کی روایت سے نہیں جانتے تمام اہل علم کا صحابہؓ و تابعینؒ اور تبع تابعینؒ میں سے اس بات پر اجماع ہے کہ نفاس والی عورتیں چالیس دن تک نماز چھوڑ دیں اگر اس سے پہلے طہارت حاصل ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھیں اگر چالیس دن کے بعد بھی خون نظر آئے تو اکثر علماء کے نزدیک نماز نہ چھوڑیں اکثر فقہا کا یہی قول ہے اور سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے اور حسن بصریؒ کہتے ہیں کہ اگر خون بند نہ ہو تو پچاس دن تک نماز نہ پڑھے۔ عطاء بن رباح اور شعبیؒ کے نزدیک اگر خون بند نہ ہو تو ساٹھ دن تک نماز نہ پڑھے۔

خلاصۃ الباب: اس پر اجماع ہے کہ نفاس کی کم از کم مدت مقرر نہیں حتٰی کہ نفاس نہ آنا بھی ممکن ہے اگر بچہ کی پیدائش کے بعد خون نہیں نکلا تو وضو کر کے نماز پڑھے۔ البتہ اکثر مدت نفاس میں اختلاف ہے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک مدت چالیس (۴۰) دن ہے اس کی دلیل حضرت ام سلمہؓ کی حدیث ہے۔

۱۰۵: بَابُ مَاجَاءَ فِى الرَّجُلِ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهٖ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ

۱۰۵: باب کئی بیویوں سے صحبت کے بعد آخر میں ایک ہی غسل کرنا

۱۳۲: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ

۱۳۲: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی

---

[1] بٹنا ایک خوشبودار مسالہ ہے جو جسم پر ملا جاتا ہے جسم کو صاف اور نرم کرنے کیلئے۔

مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهٖ فِيْ غُسْلٍ وَاحِدٍ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَ هُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ اَنْ لَابَاسَ اَنْ يَعُوْدَ اَنْ يَتَوَضَّأَ وَ قَدْ رَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ هٰذَا عَنْ سُفْيَانَ فَقَالَ عَنْ اَبِيْ عُرْوَةَ عَنْ اَبِي الْخَطَّابِ عَنْ اَنَسٍ وَاَبُوْ عُرْوَةَ هُوَ مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ وَ اَبُوالْخَطَّابِ قَتَادَةُ بْنُ دِعَامَةَ.

سب بیویوں سے صحبت کرتے اور آخر میں ایک غسل کر لیتے اس باب میں ابورافعؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحیح ہے اور یہ کئی اہل علم کا قول ہے جن میں حسن بصریؒ بھی شامل ہیں کہ اگر وضو کئے بغیر دوبارہ صحبت کرلے تو کوئی حرج نہیں۔ محمد بن یوسف بھی اسے سفیان سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ابوعروہ سے روایت ہے انہوں نے ابوخطاب سے انہوں نے انسؓ سے ابوعروہ کا نام معمر بن راشد اور ابوخطاب کا نام قتادہ بن دعامہ ہے۔

١٠٦ : بَابُ مَاجَاءَ اِذَااَرَادَاَنْ يَعُوْدَ تَوَضَّأَ

۱۰۶: باب اگر دوبارہ صحبت کا ارادہ کرے تو وضو کرلے

١٣٣ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ اَهْلَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وُضُوْءًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَالَ بِهٖ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّأْ قَبْلَ اَنْ يَعُوْدَ وَ اَبُوالْمُتَوَكِّلِ اسْمُهٗ عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ وَ اَبُوسَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اسْمُهٗ سَعْدُبْنُ مٰلِكِ بْنِ سِنَانٍ.

۱۳۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی صحبت کرے اپنی بیوی سے اور پھر دوبارہ صحبت کرنے کا ارادہ ہو تو دونوں کے درمیان وضو کرلے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابوسعیدؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمر بن خطابؓ کا بھی یہی قول ہے اور یہی قول کئی اہل علم کا ہے کہ اگر کوئی اپنی بیوی سے صحبت کرے اور پھر دوبارہ صحبت کرنے کا ارادہ ہو تو اس سے پہلے وضو کرے ابوالمتوکل کا نام علی بن داؤد اور ابوسعید خدریؓ کا نام سعد بن مالک بن سنانؓ ہے۔

١٠٧ : بَابُ مَاجَاءَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَاَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَاْبِالْخَلَاءِ

۱۰۷: باب اگر نماز کی اقامت ہو جائے اور کسی کو تقاضہ حاجت ہو تو پہلے بیت الخلاء جائے

١٣٤ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَخَذَبِيَدِرَجُلٍ فَقَدَّمَهٗ وَكَانَ اِمَامَ قَوْمِهٖ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ

۱۳۴: ہشام بن عروہؓ اپنے والد سے وہ عبداللہ بن ارقمؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عروہ نے کہا کہ تکبیر ہوئی نماز کی تو عبداللہ بن ارقمؓ نے ایک شخص کا ہاتھ پکڑا اور اسے آگے بڑھا دیا جبکہ عبداللہؓ (خود) قوم کے امام تھے اور کہا عبداللہؓ نے کہ میں نے

وَوَجَدَ اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَثَوْبَانَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الْاَرْقَمِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَا رَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْحُفَّاظِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ وَرَوٰى وُهَيْبٌ وَغَيْرُهٗ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالَا لَا يَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَهُوَ يَجِدُ شَيْئًا مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَقَالَا اِنْ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ فَوَجَدَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَلَا يَنْصَرِفْ مَالَمْ يَشْغَلْهُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا بَأْسَ اَنْ يُصَلِّيَ وَبِهٖ غَائِطٌ اَوْبَوْلٌ مَالَمْ يَشْغَلْهُ ذٰلِكَ عَنِ الصَّلٰوةِ۔

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نماز کی اقامت ہو اور کسی کو قضائے حاجت ہو تو پہلے بیت الخلاء جائے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابوہریرہؓ، ثوبانؓ اور ابوامامہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عبداللہ بن ارقم حسن صحیح ہے اسی طرح روایت کیا ہے مالک بن انس، یحییٰ بن سعید قطان اور کئی حفاظ حدیث نے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے انہوں نے ایک شخص سے انہوں نے عبداللہ بن ارقم سے اور یہی قول ہے کئی صحابہؓ اور تابعینؒ کا۔ احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے کہ اگر پیشاب یا پاخانہ کی حاجت ہو تو نماز کیلئے کھڑا نہ ہو اور ان دونوں (احمدؒ واسحاقؒ) نے کہا کہ اگر نماز شروع کرنے کے بعد قضائے حاجت ہو تو نماز نہ توڑے۔ بعض اہل علم کے نزدیک جب تک نماز میں خلل نہ ہو پیشاب و پاخانہ کی حاجت کے باوجود نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۰۸: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَوْطَاِ

۱۰: باب گردِ راہ دھونے کے بارے میں

۱۳۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اُمِّ وَلَدٍ لِعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَتْ لِاُمِّ سَلَمَةَ اِنِّيْ امْرَاَةٌ اُطِيْلُ ذَيْلِيْ وَاَمْشِيْ فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهٗ مَابَعْدَهٗ وَرَوٰى عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اُمِّ وَلَدٍ لِهُوْدِبْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ هُوْدٍ وَاِنَّمَا هُوَ عَنْ اُمِّ وَلَدٍ لِاِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ هٰذَا صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا نَتَوَضَّأُ مِنَ الْمَوْطَاِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَهُوَ قَوْلُ

۱۳۵: عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی ام ولد سے روایت ہے کہ میں نے ام سلمہؓ سے عرض کیا میں ایسی عورت ہوں کہ اپنا دامن لمبا رکھتی اور ناپاک جگہوں سے گزرتی ہوں پس فرمایا ام سلمہؓ نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پاک کر دیتا ہے اس کو اسکے بعد کا راستہ۔ اس حدیث کو روایت کیا عبداللہ بن مبارک نے مالک بن انسؒ سے انہوں نے محمد بن عمارہ سے انہوں نے محمد بن ابراہیمؒ سے انہوں نے ہود بن عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی ام ولد سے انہوں نے ام سلمہ سے اور وہ ایک وہم ہے۔ کیونکہ روایت ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی ام ولد سے ہے کہ وہ روایت کرتی ہیں ام سلمہؓ سے اور یہی صحیح ہے۔ اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ سے بھی حدیث منقول ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور گندے راستوں میں سے گذرنے پر وضو نہیں کرتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ کئی اہل

غَيْرُوَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا وَطِئَ الرَّجُلُ عَلَى الْمَكَانِ الْقَذِرِ اَنَّهُ لَايَجِبُ عَلَيْهِ غَسْلُ الْقَدَمِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ رَطْبًا فَيَغْسِلُ مَااَصَابَهُ.

علم کا قول ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ناپاک جگہ سے گذرے تو اس کیلئے پاؤں کا دھونا ضروری نہیں لیکن اگر نجاست تر (گیلی) ہوتو نجاست کی جگہ دھولے۔

۱۰۹ : بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّيَمُّمِ

۱۰۹: باب تیمّم کے بارے میں

۱۳۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيّ الْفَلَّاسُ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَاسَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَهُ بِالتَّيَمُّمِ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ وَفِي الْبَـابِ عَنْ عَـآئِشَةَ وَابْـنِ عَبَّـاسٍ قَـالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَـدِيْثُ عَـمَّارٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ رُوِيَ عَـنْ عَمَّارٍ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَهُوَقَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْهُمْ عَلِيٌّ وَعَمَّارٌ وَ ابْـنُ عَبَّـاسٍ وَ غَيْـرُ وَاحِـدٍ مِـنَ التَّـابِعِيْنَ مِنْهُمُ الشَّعْبِيُّ وَعَطَـآءٌ وَمَكْـحُوْلٌ قَـالُوْا التَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِـلْـوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَـعْـضُ اَهْـلِ الْعِـلْـمِ مِـنْهُمْ ابْنُ عُمَرَ وَجَابِرٌ وَ اِبْـرَاهِيْـمُ وَالْـحَسَـنُ قَـالُـوْا التَّيَـمُّمُ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْـهِ وَضَـرْبَةٌ لِـلْـيَـدَيْـنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّـوْرِيُّ وَ مَالِكٌ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَقَدْ رُوِيَ هٰـذَا الْـحَـدِيْثُ عَـنْ عَمَّارٍ فِي التَّيَمُّمِ اَنَّهُ قَـالَ الْوَجْهِ وَ الْكَفَّيْنِ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَـمَّارٍ اَنَّهُ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ اِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْاٰبَاطِ فَضَعَّفَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ حَدِيْثَ عَمَّارٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِـي التَّيَـمُّمِ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ لِمَا رُوِيَ عَـنْـهُ حَـدِيْثُ الْـمَنَاكِبِ وَالْاٰبَاطِ قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدِيْثُ عَمَّارٍ فِي التَّيَمُّمِ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ هُوَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَحَدِيْثُ عَمَّارٍ تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ اِلَى الْـمَنَـاكِبِ وَالْاٰبَـاطِ لَيْـسَ بِمُخَـالِفٍ

۱۳۶: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چہرے اور ہتھیلیوں کے تیمّم کا حکم دیا۔اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں عمار کی حدیث حسن صحیح ہے اور ان سے یہ حدیث کئی سندوں سے مروی ہے یہ قول کئی اہل علم صحابہؓ جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ،حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما شامل ہیں اور کئی تابعینؒ جیسے شعبی رحمہ اللہ عطاء اور مکحول رحمہ اللہ۔ان حضرات کا قول ہے کہ تیمّم ایک مرتبہ (زمین پر) ہاتھ مارنا ہے چہرے اور ہتھیلیوں کیلئے اور یہی قول ہے امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا۔ بعض اہل علم کے نزدیک تیمّم دوضربیں ہیں (یعنی دومرتبہ زمین پر ہاتھ مارنا) ایک چہرے کیلئے اور ایک کہنیوں سمیت ہاتھوں کیلئے۔ ان علماء میں ،ابن عمر رضی اللہ عنہما،جابر رضی اللہ عنہ،ابراہیم اور حسن شامل ہیں۔یہی قول ہے امام سفیان ثوری رحمہ اللہ ،امام مالک رحمہ اللہ،ابن مبارک رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ علیہ کا بھی۔تیمّم کے بارے میں یہی بات عمار سے بھی منقول ہے کہ انہوں نے کہا تیمم منہ اور ہتھیلیوں پر ہے۔ یہ عمار سے کئی سندوں سے منقول ہے ان سے یہ بھی منقول ہے کہ انہوں نے کہا ہم نے بغلوں اور شانوں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیمّم کیا۔بعض اہل علم نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول حدیث جس میں منہ اور ہتھیلیوں کا ذکر ہے کوضعیف کہا ہے اس لئے کہ شانوں اور

لِحَدِيْثِ الْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ لِاَنَّ عَمَّارًا لَمْ يَذْكُرْ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَهُمْ بِذٰلِكَ وَ اِنَّمَا قَالَ فَعَلْنَا كَذَا وَكَذَا فَلَمَّا سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَهُ بِالْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ مَاافْتٰى بِهٖ عَمَّارٌ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ فِي التَّيَمُّمِ اَنَّهُ قَالَ الْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ فَفِيْ هٰذَا دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّهُ انْتَهٰى اِلٰى مَا عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ.

بغلوں تک کی روایت بھی انہی سے منقول ہے۔ اسحاق بن ابراہیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ عمار کی منہ اور ہتھیلیوں پر تیمّم والی حدیث صحیح ہے اور ان کی دوسری حدیث کہ ہم نے حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شانوں اور بغلوں تک تیمّم کیا کچھ مخالف نہیں منہ اور ہتھیلیوں والی حدیث کے۔

۱۳۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا هُشَيْمٌ عَنْ مُحَمَّدِ نِ الْقُرَشِيِّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ التَّيَمُّمِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ فِي كِتَابِهٖ حِيْنَ ذَكَرَ الْوُضُوْءَ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ قَالَ فِي التَّيَمُّمِ فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِنْهُ وَ قَالَ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا فَكَانَتِ السُّنَّةُ فِي الْقَطْعِ الْكَفَّيْنِ اِنَّمَا هُوَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّانِ يَعْنِي التَّيَمُّمَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۱۳۷: حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ سے تیمّم کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ نے اپنی کتاب میں وضو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا (فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ) اپنے چہروں اور ہاتھوں کو (کہنیوں سمیت) دھوؤ اور تیمّم کے بارے میں فرمایا (فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ) پس تم مسح کرو اپنے چہروں کا اور ہاتھوں کا اور فرمایا چوری کرنے والے مرد اور عورت کے ہاتھ کاٹو۔ ہاتھوں کے کاٹنے میں کلائیوں تک کاٹنا سنت ہے لہٰذا تیمّم بھی چہرے اور ہاتھوں کا ہے (گٹوں تک) امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

خلاصۃ الباب: تیمّم کے طریقے میں دو مسئلے مختلف فیہ ہیں (۱) تیمّم میں کتنی ضربیں (۲) ہاتھوں کا کہاں تک ہوگا۔ پہلے مسئلہ میں امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ تیمّم کے لئے دو ضربیں ایک چہرہ کے لئے اور ایک دونوں ہاتھوں کے لئے۔ امام احمدؒ وغیرہ کے نزدیک ایک ہی ضرب ہوگا دوسرا اختلاف مقدار مسح یدین میں ہے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک کہنیوں تک ہاتھوں کا مسح ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک رسغین (گٹوں) تک ہے۔

۱۱۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ يَكُنْ جُنُبًا

۱۱۰: باب اگر کوئی شخص جنبی نہ ہو تو ہر حالت میں قرآن پڑھ سکتا ہے

۱۳۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَاحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَعُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا نَا الْاَعْمَشُ وَابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُنَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَالَمْ يَكُنْ جُنُبًا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ

۱۳۸: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ہر حالت میں قرآن پڑھایا کرتے تھے سوائے اس کے کہ حالت جنابت میں ہوں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حدیث علی حسن صحیح ہے اور یہی صحابہؓ و تابعینؒ میں سے کئی اہل علم کا قول ہے ان حضرات نے

عَلِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ قَالُوْا يَقْرَأُ الرَّجُلُ الْقُرْاٰنَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ وَلَا يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ اِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

کہا ہے کہ بے وضو شخص کیلئے (زبانی) قرآن پڑھنا جائز ہے لیکن قرآن پاک میں (دیکھ کر) اس وقت تک نہ پڑھے جب تک وضو نہ کرلے۔ یہی قول ہے امام شافعی رحمہ اللہ، امام سفیان ثوری رحمہ اللہ، امام احمد رحمہ اللہ اور امام اسحاق رحمہ اللہ کا۔

۱۱۱: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْبَوْلِ يُصِيْبُ الْاَرْضَ

۱۱۱: باب وہ زمین جس میں پیشاب کیا گیا ہو

۱۳۹: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ اَعْرَابِيٌّ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَصَلّٰى فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَ مُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَاَسْرَعَ اِلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْرِيْقُوْا عَلَيْهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ اَوْدَلْوًا مِنْ مَاءٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ قَالَ سَعِيْدٌ قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَ هٰذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَدْ رَوٰى يُوْنُسُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

۱۳۹: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی مسجد میں داخل ہوا نبی ﷺ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اس شخص نے نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوا تو اس نے کہا اے اللہ رحم کر مجھ پر اور محمد ﷺ پر اور ہمارے ساتھ کسی دوسرے پر رحم نہ کر۔ پس آپ ﷺ اس کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا تم نے تنگ کردیا ہے بڑی وسیع چیز کو (یعنی اللہ کی رحمت کو) تھوڑی ہی دیر میں اس نے مسجد میں پیشاب کردیا اور لوگ (صحابہ کرامؓ) اس کی طرف دوڑے آپ ﷺ نے فرمایا اس (یعنی پیشاب) پر پانی کا ایک ڈول بہادو اور راوی کو شک ہے کہ آپ ﷺ نے "سجلا" فرمایا یا "دلوا" یا (معنی دونوں کے ایک ہیں) پھر آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں آسانی کیلئے بھیجا گیا ہے تنگی اور سختی کیلئے نہیں۔ سعید بن عبدالرحمٰن نے کہا کہ سفیان اور یحییٰ بن سعید بھی انس بن مالکؓ سے اس کی مثل روایت نقل کرتے ہیں اور اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ، ابن عباسؓ اور واثلہ بن اسقعؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ یونس نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے بھی روایت نقل کی ہے۔

خلاصۃ الباب: حدیث باب سے استدلال کر کے امام شافعیؒ، امام مالکؒ، امام احمدؒ یہ کہتے ہیں کہ زمین صرف پانی بہانے سے پاک ہوتی ہے۔ احناف یہ کہتے ہیں کہ پانی کے علاوہ خشک ہوجانے اور مٹی کھودنے سے بھی زمین پاک ہوجاتی ہے۔ دلیل ابوداؤد شریف (ج۱، ص۵۵) میں حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے۔

اَبْوَابُ الصَّلٰوةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نماز کے ابواب جو مروی ہیں رسول اللہ ﷺ سے

١١٢: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٤٠: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ اَبِىْ رَبِيْعَةَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حَكِيْمٍ وَ هُوَا بْنُ عَبَّادٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِى ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَّنِىْ جِبْرَئِيْلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلَّى الظُّهْرَ فِى الْاُوْلٰى مِنْهُمَا حِيْنَ كَانَ الْفَيْئُ مِثْلَ الشِّرَاكِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ كُلُّ شَيْءٍ مِثْلَ ظِلِّهٖ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَآءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ بَرَقَ الْفَجْرُ وَحَرُمَ الطَّعَامُ عَلَى الصَّائِمِ وَصَلَّى الْمَرَّةَ الثَّانِيَةَ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهٗ لِوَقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ لِوَقْتِهِ الْاَوَّلِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَآءَ الْاٰخِرَةَ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ اَسْفَرَتِ الْاَرْضُ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَىَّ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا وَقْتُ الْاَنْبِيَآءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ فِيْمَابَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَبُرَيْدَةَ وَاَبِىْ مُوْسٰى وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ

١١٢: باب نماز کے اوقات جو نبی اکرم ﷺ سے مروی ہیں

١٤٠: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری دو مرتبہ امامت کی جبرائیل نے بیت اللہ کے پاس پہلی مرتبہ ظہر کی نماز میں جب کہ ہر چیز کا سایہ جوتی کے تسمہ کے برابر تھا، پھر عصر کی نماز میں جب کہ ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہوگیا پھر مغرب کی نماز میں جب کہ سورج غروب ہوا اور روزہ دار نے روزہ افطار کیا۔ پھر عشاء کی نماز میں جب شفق غائب ہوگئی اور فجر کی نماز اس وقت جب صبح صادق ظاہر ہوئی اور جس وقت روزہ دار کے لئے کھانا حرام ہو جاتا ہے اور دوسری مرتبہ ظہر کی نماز اس وقت جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو جاتا ہے جس وقت کل عصر پڑھی تھی پھر عصر کی نماز ہر چیز کا سایہ دگنا ہونے پر پھر مغرب پہلے دن کے وقت پر اور پھر عشاء تہائی رات گزر جانے پر پھر صبح کی نماز اس وقت جب زمین روشن ہوگئی پھر جبرائیلؑ نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے انبیاء کا وقت ہے اور ان دونوں کے درمیان وقت ہے (یعنی نماز کا وقت) اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، ابومسعود رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عمرو بن حزم، براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایات

وجابِرٍ وعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَالْبَرَآءِ وَاَنَسٍ.

١٤١: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى نَاعَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنِیْ حُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ اَخْبَرَنِیْ وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللهِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَّنِیْ جِبْرَئِيْلُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ لِوَقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ وَحَدِيْثُ جَابِرٍ فِی الْمَوَاقِيْتِ قَدْ رَوَاهُ عَطَآءُ بْنُ اَبِیْ رَبَاحٍ وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَاَبُوالزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَحَدِيْثِ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَالَ مُحَمَّدٌ اَصَحُّ شَيْءٍ فِی الْمَوَاقِيْتِ حَدِيْثُ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

١١٣: بَابُ مِنْهُ

١٤٢: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلصَّلٰوةِ اَوَّلاً وَّاٰخِرًا وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ صَلٰوةِ الظُّهْرِ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَاٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْعَصْرِ حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُهَا وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَغِيْبُ الشَّفَقُ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ حِيْنَ يَغِيْبُ الْاُفُقُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَنْتَصِفُ اللَّيْلُ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْعِيْسٰى سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ حَدِيْثُ الْاَعْمَشِ

مروی ہیں۔

١٤١: جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امامت کی جبرائیلؑ نے پھر ذکر کی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کی مثل اور اس میں ذکر نہیں کیا وقت عصر کا دوسرے دن۔ حدیث جابر اوقات کے ابواب میں مروی ہے عطاء بن ابی رباح سے اور عمرو بن دینار اور ابوالزبیر سے انہوں نے روایت کیا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہب بن کیسان کی طرح جو مروی ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کیا اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما حسن ہے اور محمد بن اسماعیل بخاریؒ نے فرمایا اوقات نماز کے بارے میں احادیث میں سے اصح حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔

١١٣: باب اسی سے متعلق

١٤٢: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کا ایک وقت اوّل ہے اور ایک وقت آخر، ظہر کی نماز کا اوّل وقت سورج کا ڈھلنا ہے اور آخری وقت جب عصر کا وقت داخل ہو جائے اور عصر کا اوّل وقت جب یہ وقت (عصر کا) شروع ہو جائے اور آخری وقت جب سورج زرد ہو جائے۔ مغرب کا اوّل وقت غروب آفتاب اور آخری وقت شفق کا غائب ہونا اور عشاء کا اوّل وقت شفق کے غائب ہونے پر اور آخری وقت آدھی رات تک ہے اور فجر کا اوّل وقت صبح صادق کے طلوع ہونے پر اور آخری وقت سورج کے طلوع ہونے تک ہے۔ اس باب میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے وہ فرماتے ہیں کہ اعمش کی مجاہد سے نقل کی گئی مواقیت کی

عَنْ مُجَاهِدٍ فِي الْمَوَاقِيْتِ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ خَطَاءٌ اَخْطَأَفِيْهِ مُحَمَّدُ ابْنُ الْفُضَيْلِ.

حدیث محمد بن فضیل کی اعمش سے منقول حدیث سے اصح ہے اور محمد بن فضیل کی حدیث میں محمد بن فضیل سے خطاء ہوئی ہے

۱۴۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِيِّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كَانَ يُقَالُ اِنَّ لِلصَّلٰوةِ اَوَّلاً وَاٰخِرًا فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَ بِمَعْنَاهُ.

۱۴۳: ہم سے روایت کی ہناد نے کہ ان سے کہا ابواسامہ نے ابواسحاق فزاری نے ان سے اعمش نے اور ان سے مجاہد نے یہ حدیث بیان کی ہے انہوں نے کہا کہ کہا جاتا ہے کہ نماز کے لئے اوّل وقت اور آخر وقت ہے اور پھر محمد بن فضیل کی اعمش سے مروی حدیث کی مثل بیان کرتے ہیں یعنی اسی کے ہم معنیٰ۔

۱۴۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَالْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ الْبَزَّارُ وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالُوْا نَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَسَاَلَهُ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَقِمْ مَعَنَا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَاَمَرَ بِلاَلاً فَاَقَامَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَآءُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ حِيْنَ وَقَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْعِشَآءِ فَاَقَامَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهُ مِنَ الْغَدِ فَنَوَّرَ بِالْفَجْرِ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالظُّهْرِ فَاَبْرَدَ وَاَنْعَمَ اَنْ يُبْرِدَ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْعَصْرِ فَاَقَامَ وَالشَّمْسُ اٰخِرَ وَقْتِهَا فَوْقَ مَا كَانَتْ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ اِلٰى قُبَيْلِ اَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْعِشَآءِ فَاَقَامَ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا فَقَالَ مَوَاقِيْتُ الصَّلٰوةِ كَمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ

۱۴۴: سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے نمازوں کے اوقات کے بارے میں سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا ہمارے ساتھ رہو اگر اللہ چاہے پھر آپؐ نے حکم دیا بلالؓ کو انہوں نے اقامت کہی صبح صادق کے طلوع ہونے پر پھر آپ ﷺ نے حکم دیا ان کو تو انہوں نے تکبیر کہی زوال آفتاب کے وقت اور ظہر کی نماز پڑھی آپؐ نے۔ پھر انہیں حکم دیا انہوں نے (حضرت بلالؓ نے) تکبیر کہی اور عصر کی نماز پڑھی، اس وقت سورج بلندی پر چمکتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے جب سورج غروب ہو گیا تو مغرب کا حکم دیا پھر آپؐ نے عشاء کا حکم دیا تو انہوں نے اقامت کہی جب شفق غائب ہو گیا۔ پھر دوسرے دن آپؐ نے حکم دیا اور فجر خوب روشنی میں پڑھی پھر حکم دیا ظہر کا تو وہ بہت ٹھنڈے وقت پڑھی اور خوب ٹھنڈا کیا پھر حکم دیا عصر کا تو انہوں نے اقامت کہی جب سورج کا وقت پہلے دن سے مؤخر تھا۔ پھر مغرب کا حکم دیا تو اسے شفق کے غائب ہونے سے کچھ پہلے پڑھا۔ پھر عشاء کا حکم دیا تو اس کی اقامت کہی جب تہائی رات گزری۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہاں ہے نمازوں کے اوقات پوچھنے والا اس نے کہا میں حاضر ہوں فرمایا آپؐ نے نمازوں کے اوقات ان دونوں (وقتوں) کے درمیان ہیں۔ ابوعیسیٰؒ نے کہا یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اور

اَیْضًا. اس حدیث کو شعبہ نے علقمہ بن مرثد سے بھی روایت کیا ہے۔

خلاصۃ الباب: یہ حدیث "حدیث امامت جبرائیل کہلاتی ہے" اور اوقاتِ نماز میں اصل ہے۔ اللہ تعالیٰ اگر چاہتے تو یہ بھی ممکن تھا کہ اوقات نماز کی تعلیم زبانی طور سے دیدی جاتی لیکن حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ عملی تعلیم کو اختیار کیا گیا کیونکہ اس طرح ذہن میں بہت اچھی طرح بیٹھ جاتی ہے۔

۱۱۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّغْلِيسِ بِالْفَجْرِ

۱۴۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ ح قَالَ وَنَاالْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَآءُ قَالَ الْاَنْصَارِيُّ فَتَمُرُّ النِّسَآءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ مَايُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ وَقَالَ قُتَيْبَةُ مُتَلَفِّعَاتٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَقَيْلَةَ ابْنَةِ مَخْرَمَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ الَّذِيْ اخْتَارَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ يَسْتَحِبُّوْنَ التَّغْلِيْسَ بِصَلٰوةِ الْفَجْرِ.

۱۱۴: باب فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنے کے بارے میں

۱۴۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو عورتیں واپس آتیں (انصاریؒ نے کہا) عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی گزرتی تھیں اور اندھیرے کی وجہ پہچانی نہیں جاتی تھیں۔ قتیبہ نے کہا ہے "مُتَلَفِّفَات" کی جگہ "مُتَلَفِّعَات" (معنٰی دونوں کا ایک ہی ہے) اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ اور قیلہ بنت مخرمہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا حسن صحیح ہے اور اس کو کئی صحابہؓ نے اختیار کیا ہے جن میں ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ اور تابعینؒ میں سے اہل علم شامل ہیں اور یہی قول ہے امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا وہ کہتے ہیں کہ فجر کی نماز تاریکی میں پڑھنا مستحب ہے۔

۱۱۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِسْفَارِ بِالْفَجْرِ

۱۴۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَاعَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ وَجَابِرٍ وَبِلَالٍ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ اَيْضًا عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ حَدِيْثٌ

۱۱۵: باب فجر کی نماز روشنی میں پڑھنا

۱۴۶: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ فجر کی نماز روشنی میں پڑھو کیونکہ اس میں زیادہ ثواب ہے۔ اس باب میں ابو برزہ رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، بلال رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ اور روایت کیا ہے اس حدیث کو شعبہ اور ثوری نے محمد بن اسحاق سے اور محمد بن عجلان نے بھی اس حدیث کو عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت کیا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں رافع بن

حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَاٰی غَيْرُوَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ الْاِسْفَارَ بِصَلٰوةِ الْفَجْرِوَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ مَعْنَى الْاِسْفَارِ اَنْ يَضِحَ الْفَجْرَ فَلاَ يُشَكُّ فِيْهِ وَلَمْ يَرَوْ اَنَّ مَعْنَى الْاِسْفَارِ تَاخِيْرُ الصَّلٰوةِ.

خدیج رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔اکثر اہل علم صحابہ وتابعینؒ میں سے کہتے ہیں کہ فجر کی نماز روشنی میں پڑھی جائے اور یہی قول ہے سفیان ثوریؒ کا۔امام شافعیؒ، امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ اسفار کا معنیٰ یہ ہے کہ فجر واضح ہو جائے اور اس میں شک نہ رہے اس میں اسفار کے معنی یہ نہیں ہیں کہ دیر سے نماز پڑھی جائے۔

خلاصۃ الباب: تَلَفُّفُ لفافہ سے نکلا ہے اور تَلَفُّعُ لِفاع سے دونوں کے معنی چادر کے ہیں۔بِمُرُوْطِهِنَّ یہ مرط کی جمع ہے اس کے معنی بھی چادر کے ہیں۔ان ابواب میں نماز کے اوقاتِ مستحبہ کا بیان شروع ہوتا ہے۔امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ ہر نماز میں جلدی کرنا افضل ہے سوائے عشاء کے اور حنفیہ کے نزدیک ہر نماز میں تاخیر افضل ہے سوائے مغرب کے۔امام شافعیؒ کی دلیل حضرت عائشہؓ کی حدیث ہے۔حنفیہ کی دلیل حضرت رافع بن خدیجؓ کی حدیث ہے جو باب ۱۱۵ میں ہے۔حنفیہ کے دلائل قولی بھی ہیں اور فعلی بھی ہیں اس کے برعکس امام شافعیؒ کے دلائل صرف فعلی ہیں جبکہ قولی حدیث راجح ہوتی ہے۔حضرت شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں کہ اصل حکم تو یہی ہے کہ اسفار (روشنی) کر کے نماز پڑھنا افضل ہے لیکن عملاً آپ ﷺ نے غلس (اندھیرے) میں بھی بکثرت نماز پڑھی ہے اس لئے اگر غلس کی صورت میں نمازیوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہو تو اس وقت احناف بھی تغلیس (اندھیرے) کے افضل ہونے کے قائل ہیں۔

۱۱۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّعْجِيْلِ بِالظُّهْرِ

۱۱۶: باب ظہر میں تعجیل کے بارے میں

۱۴۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَشَدَّ تَعْجِيْلاً لِلظُّهْرِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَلَامِنْ عُمَرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَخَبَّابٍ وَاَبِيْ بَرْزَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَاَنَسٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهُوَ الَّذِيْ اخْتَارَهُ اَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِي حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ مِنْ اَجْلِ حَدِيْثِهِ الَّذِيْ رَوٰى عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ وَلَهٗ مَا يُغْنِيْهِ قَالَ يَحْيٰى

۱۴۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے ظہر کی نماز میں رسول اللہ ﷺ سے زیادہ جلدی کرنیوالا نہیں دیکھا اور نہ ہی ابوبکرؓ وعمرؓ سے۔اس باب میں جابر بن عبداللہؓ، خبابؓ، ابو برزہؓ، ابن مسعودؓ، زید بن ثابتؓ، انسؓ اور جابر بن سمرہؓ سے بھی روایات مذکور ہیں۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عائشہؓ حسن ہے۔صحابہؓ وتابعینؒ میں سے اہل علم نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے۔علی کہتے ہیں کہا یحیٰ بن سعید نے کہ کلام کیا ہے شعبہ نے حکیم بن جبیر کے بارے میں ان کی ابن مسعودؓ کی نبی اکرم ﷺ سے مروی حدیث (مَنْ سَاَلَ النَّاسَ وَلَهٗ مَا يُغْنِيْهِ) جس نے لوگوں سے سوال کیا اور اس کے پاس اتنا تھا کہ اس کے لئے کافی ہو آخر حدیث تک۔یحیٰ کہتے ہیں کہ ان سے سفیان اور زائدہ روایت کرتے ہیں اور

وَرَوٰى لَهٗ سُفْيَانُ وَ زَائِدَةُ وَلَمْ يَرَ يَحْيٰى بِحَدِيْثِهٖ بَاسًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ رُوِىَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ تَعْجِيْلِ الظُّهْرِ.

۱۴۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْحُلْوَانِيُّ اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۱۷: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ تَاْخِيْرِ الظُّهْرِ فِىْ شِدَّةِ الْحَرِّ

۱۴۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَاَبِىْ ذَرٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَالْمُغِيْرَةِ وَالْقَاسِمِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ اَبِيْهِ وَاَبِىْ مُوْسٰى وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَنَسٍ وَ رُوِىَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ هٰذَا وَلَا يَصِحُّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدِ اخْتَارَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ تَاْخِيْرَ صَلٰوةِ الظُّهْرِ فِىْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ اِنَّمَا الْاِبْرَادُ بِصَلٰوةِ الظُّهْرِ اِذَا كَانَ مَسْجِدًا يَنْتَابُ اَهْلُهٗ مِنَ الْبُعْدِ فَاَمَّا الْمُصَلِّىْ وَحْدَهٗ وَالَّذِىْ يُصَلِّىْ فِىْ مَسْجِدِ قَوْمِهٖ فَالَّذِىْ اُحِبُّ لَهٗ اَنْ لَّا يُؤَخِّرَ الصَّلٰوةَ فِىْ شِدَّةِ الْحَرِّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَ مَعْنٰى مَنْ ذَهَبَ اِلٰى تَاْخِيْرِ الظُّهْرِ فِىْ شِدَّةِ الْحَرِّ هُوَ اَوْلٰى وَاَشْبَهُ بِالْاِتِّبَاعِ وَاَمَّا مَاذَهَبَ اِلَيْهِ الشَّافِعِيُّ اَنَّ الرُّخْصَةَ لِمَنْ يَنْتَابُ مِنَ

یحییٰ کے نزدیک ان کی حدیث میں کوئی حرج نہیں ۔محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ کہتے ہیں روایت کیا گیا ہے حکیم بن جبیر سے وہ روایت کرتے ہیں سعد بن جبیر سے انہوں نے عائشہؓ سے وہ روایت کرتی ہیں نبی ﷺ سے ظہر کی تعجیل میں۔

۱۴۸: ہم سے حسن بن علی حلوانی نے روایت کی کہ خبر دی ان کو عبدالرزاق نے انہیں معمر نے اور انہیں زہری نے انہوں نے کہا مجھے خبر دی انس بن مالکؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی جب سورج ڈھل گیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۱۷: باب سخت گرمی میں ظہر کی نماز دیر سے پڑھنا

۱۴۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی زیادہ ہو تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو اس لئے کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے ۔اس باب میں ابوسعیدؓ ،ابوذرؓ ،ابن عمرؓ ،مغیرہؓ اور قاسم بن صفوانؓ سے بھی روایت ہے ۔قاسم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور ابوموسیٰؓ ،ابن عباسؓ اور انسؓ سے بھی روایات مذکور ہیں ۔اس باب میں حضرت عمرؓ سے بھی روایت ہے لیکن وہ صحیح نہیں ۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے ۔اہل علم کی ایک جماعت نے شدید گرمی میں ظہر کی نماز میں تاخیر کو اختیار کیا ہے یہی قول ہے ابن مبارکؒ احمدؒ اور اسحاقؒ کا ۔امام شافعیؒ کے نزدیک ظہر میں تاخیر اس وقت کی جائے گی جب لوگ دور سے آتے ہوں لیکن اکیلا نمازی اور وہ شخص جو اپنی قوم میں نماز پڑھتا ہو اس کے لئے بہتر ہے کہ سخت گرمی میں بھی نماز میں تاخیر نہ کرے ۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں جن لوگوں نے شدید گرمی میں تاخیر ظہر کا مذہب اختیار کیا ہے وہ اتباع کے لئے بہتر ہے ۔اور امام شافعیؒ کا یہ قول کہ اس کی اجازت اس کے لئے ہے جو دور سے آتا ہو تا کہ لوگوں پر مشقت نہ ہو حضرت ابوذرؓ کی حدیث اس کے

الْبُعْدِ وَلِلْمُشَقَّةِ عَلَى النَّاسِ فَاِنَّ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ ذَرٍّ مَا يَدُلُّ عَلٰى خِلَافِ مَا قَالَ الشَّافِعِيُّ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَاَذَّنَ بِلَالٌ بِصَلٰوةِ الظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا بِلَالُ اَبْرِدْ ثُمَّ اَبْرِدْ فَلَوْ كَانَ الْاَمْرُ عَلٰى مَاذَهَبَ اِلَيْهِ الشَّافِعِيُّ لَمْ يَكُنْ لِلْاِبْرَادِ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ مَعْنًى لِاجْتِمَاعِهِمْ فِي السَّفَرِ فَكَانُوْا لَا يَحْتَاجُوْنَ اَنْ يَنْتَابُوْا مِنَ الْبُعْدِ.

خلاف دلالت کرتی ہے حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کہ بلالؓ نے اذان دی ظہر کی نماز کے لئے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال ٹھنڈا ہونے دو پھر انہوں نے ٹھنڈا ہونے دیا۔ اگر امام شافعیؒ کے قول کے مطابق بات ہوتی تو ایسے وقت میں ٹھنڈا کرنے کا کیا مطلب کیونکہ سفر میں سب اکٹھے تھے دور سے آنے کی حاجت نہیں تھی۔

۱۵۰ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ مِنْ مُهَاجِرٍ اَبِي الْحَسَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ فِيْ سَفَرٍ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَاَرَادَ اَنْ يُقِيْمَ فَقَالَ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُقِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِدْ فِي الظُّهْرِ قَالَ حَتّٰى رَاَيْنَا فَيْءَ التُّلُوْلِ ثُمَّ اَقَامَ فَيُصَلِّيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۰: حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں ہمارے ساتھ تھے حضرت بلالؓ بھی ان کے ساتھ تھے انہوں نے اقامت کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ٹھنڈا ہونے دو۔ پھر ارادہ کیا کہ اقامت کہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ظہر کی نماز کے لئے ٹھنڈا ہونے دو۔ کہا (ابوذرؓ) نے یہاں تک کہ ہم نے سایہ دیکھا ٹیلوں کا پھر اقامت کہی اور نماز پڑھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے پس تم ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔ ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے

۱۱۸ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَعْجِيْلِ الْعَصْرِ

۱۱۸: باب عصر کی نماز جلدی پڑھنا

۱۵۱ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِيْ حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَاَبِيْ اَرْوٰى وَجَابِرٍ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَيُرْوٰى عَنْ رَافِعٍ اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَاْخِيْرِ الْعَصْرِ وَلَا يَصِحُّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ وَعَبْدُاللّٰهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَعَآئِشَةُ وَاَنَسٌ وَغَيْرُوَاحِدٍ مِنْ

۱۵۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی جبکہ سورج ان کے آنگن[1] میں تھا اور سایہ ان کے آنگن کے اوپر نہیں چڑھا تھا۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، ابواروی رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، رافع بن خدیج ؓ سے بھی احادیث مذکور ہیں اور رافع سے عصر کی نماز میں تاخیر کی روایت بھی نقل کی گئی ہے لیکن وہ صحیح نہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا حسن صحیح ہے۔ صحابہؓ میں سے بعض اہل علم جیسے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، انس رضی اللہ عنہ اور کئی تابعینؒ

[1] سورج سے مراد سورج کی دھوپ ہے اور آنگن سے مراد حجرہ ہے۔ (مترجم)

التَّابِعِيْنَ تَعْجِيْلُ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَكَرِهُوْا تَاْخِيْرَهَا وَبِهٖ يَقُوْلُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ.

نے عصر کی نماز میں تعجیل کو اختیار کیا ہے اور تاخیر کو مکروہ سمجھا ہے اور یہی قول ہے عبداللہ بن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا۔

۱۵۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيْ دَارِهٖ بِالْبَصْرَةِ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ وَدَارُهٗ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قُوْمُوْا فَصَلُّوا الْعَصْرَ قَالَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُاللّٰهَ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۲: علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ وہ بصرہ میں انس بن مالکؓ کے پاس ان کے گھر گئے جبکہ وہ نماز ظہر پڑھ چکے تھے اور ان کا گھر مسجد کے ساتھ تھا۔ حضرت انسؓ نے کہا کہ اٹھو اور عصر کی نماز پڑھو۔ علاء بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں ہم کھڑے ہوئے اور عصر کی نماز ادا کی جب ہم فارغ ہوئے تو انسؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ تو منافق کی نماز ہے کہ سورج کو بیٹھا دیکھتا رہے یہاں تک کہ جب وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ہو جائے تو وہ اٹھے اور چار چونچیں مار لے اور اللہ کا ذکر بہت کم کرے ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۹: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَاْخِيْرِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ

۱۱۹: باب عصر کی نماز میں تاخیر کے بارے میں

۱۵۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَاَنْتُمْ اَشَدُّ تَعْجِيْلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ نَحْوَهٗ.

۱۵۳: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں سے جلدی کرتے ظہر میں اور تم عصر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جلدی کرتے ہو۔ ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے فرمایا تحقیق روایت کیا ہے اس حدیث کو ابن جریج نے وہ ابن ملیکہ سے اور وہ ام سلمہؓ سے اسی طرح کی حدیث روایت کرتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: ظہر کی نماز کے بارے میں حضور ﷺ کا معمول یہ تھا کہ سردی کے موسم میں ظہر جلدی جبکہ گرمی کے موسم میں تاخیر مزید یہ کہ تاخیر کا حکم بھی فرمایا۔ وقت عصر کے بارے میں آپ ﷺ کا معمول اور ہدایت یہ ہے کہ عصر کی نماز ایسے وقت میں پڑھی جائے کہ سورج خوب بلند اپنی حرارت اور روشنی کے لحاظ سے بالکل زندہ ہو۔ مطلب یہ ہے کہ اتنی تاخیر کرنا کہ آفتاب میں زردی آجائے اور اس آخری اور تنگ وقت میں مرغ کی ٹھونگوں کی طرح جلدی جلدی چار رکعتیں پڑھنا جس میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کی مقدار بہت کم اور برائے نام ہو ایک منافقانہ عمل ہے مؤمن کو چاہئے کہ ہر نماز خاص کر عصر کی نماز اپنے صحیح وقت پر اور طمانیت اور تعدیل کے ساتھ پڑھے۔

۱۲۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

۱۲۰: باب مغرب کے وقت کے بارے میں

۱۵۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ

۱۵۴: حضرت سلمہ ابن الاکوعؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

اَبِیْ عُبَیْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَ تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ وَ فِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَ اَنَسٍ وَ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَاُمِّ حَبِيْبَةَ وَعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَحَدِيْثُ الْعَبَّاسِ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مَوْقُوْفًا وَهُوَ اَصَحُّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ سَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ اخْتَارُوْا تَعْجِيْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَكَرِهُوْا تَاْخِيْرَهَا حَتّٰى قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ اِلَّا وَقْتٌ وَاحِدٌ وَذَهَبُوْا اِلٰى حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ صَلّٰى بِهٖ جِبْرَئِيْلُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ.

صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز ادا کرتے جب سورج ڈوب کر پردوں کے پیچھے چھپ جاتا۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، زید بن خالد رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ، ابوایوب رضی اللہ عنہ، ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور عباسؓ بن عبدالمطلب سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت عباسؓ کی حدیث موقوفاً بھی روایت کی گئی ہے اور وہ اصح ہے۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں کہ حدیث سلمہ ابن الاکوعؓ حسن صحیح ہے۔ صحابہؓ اور تابعینؒ میں سے اکثر اہل علم کا یہ قول ہے کہ مغرب کی نماز میں تعجیل (یعنی جلدی) کرنی چاہیے اور اس میں تاخیر مکروہ ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک مغرب کے لئے ایک ہی وقت ہے ان کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث جبرائیل ہے (کہ جبرائیلؑ نے ایک ہی وقت میں اس نماز کی امامت کی تھی) ابن مبارکؒ اور شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۲۱ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ وَقْتِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ

۱۲۱: باب عشاء کی نماز کا وقت

۱۵۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ بَشِيْرِ ابْنِ ثَابِتٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ.

۱۵۵: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سب سے بہتر جانتا ہوں اس نماز کے وقت متعلق۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے (یعنی عشاء کی نماز) پڑھتے تھے تیسری تاریخ کے چاند کے غروب ہونے کے وقت۔

۱۵۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ هُشَيْمٌ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ هُشَيْمٌ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ ثَابِتٍ وَ حَدِيْثُ اَبِيْ عَوَانَةَ اَصَحُّ عِنْدَنَا لِاَنَّ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ رَوٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ نَحْوَ رِوَايَةِ اَبِيْ عَوَانَةَ.

۱۵۶: ہم سے بیان کیا ابوبکر محمد بن ابان نے اس نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے اس نے ابوعوانہ سے اسی اسناد کی مثل روایت کی۔ ابوعیسیٰؒ نے فرمایا اس حدیث کو روایت کیا ہشیم نے ابی بشر سے انہوں نے حبیب بن سالم سے وہ روایت کرتے ہیں نعمان بن بشیر سے اور اس روایت میں ہشیم نے ذکر نہیں کیا بشیر بن ثابت کا اور ابوعوانہ کی حدیث زیادہ صحیح ہے ہمارے نزدیک اس لئے کہ یزید بن ہارون نے بھی روایت کیا ہے شعبہ سے انہوں نے ابوبشر سے ابواعوانہ کی روایت کی مثل۔

۱۲۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي تَأْخِيرِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ

۱۵۷: اَخْبَرَ نَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِىْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُؤَخِّرُوالْعِشَآءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْنِصْفِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَاَبِىْ بَرْزَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ وَزَيْدِبْنِ خَالِدٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَالَّذِىْ اخْتَارَهٗ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ رَاَوْا تَاْخِيْرَ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

۱۲۲: باب عشاء کی نماز میں تاخیر

۱۵۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنی اُمت پر گراں گزرنے کا خیال نہ ہوتا تو میں انہیں حکم دیتا تہائی رات یا آدھی رات تک عشاء میں تاخیر کرنے کا۔ اس باب میں جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، ابو برزہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، زید بن خالد رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے کہا حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور صحابہؓ و تابعینؒ میں سے اکثر اہل علم نے اس کو اختیار کیا ہے کہ عشاء کی نماز میں تاخیر کرنی چاہیے اور یہی قول ہے امام احمدؒ اور اسحاقؒ کا۔

خلاصۃ الباب: مغرب کی نماز رسول اللہ ﷺ عموماً اوّل وقت ہی پڑھتے تھے جیسا کہ حدیث باب سے معلوم ہوا۔ بلا کسی عذر اور مجبوری کے اس میں اتنی تاخیر کرنا کہ ستاروں کا جال آسمان پر پھیل جائے ناپسندیدہ اور مکروہ ہے اگرچہ اس کا وقت شفق غائب ہو جانے تک باقی رہتا ہے۔ عشاء کی نماز کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا معمول اور فرمان تاخیر کرنے کا ہے تجربہ اور حساب سے معلوم ہے کہ تیسری رات کو چاند اکثر و بیشتر غروب آفتاب سے دو اڑھائی گھنٹے بعد غروب ہوتا ہے لیکن اس وقت نماز پڑھنے میں عام نمازیوں کے لئے زحمت اور مشقت ہے۔ روزانہ اتنی دیر تک جاگ کر نماز کا انتظار کرنے میں بڑا سخت مجاہدہ ہے اس لئے حضور ﷺ مقتدیوں کی سہولت کے خیال سے عموماً اس سے پہلے ہی نماز پڑھتے تھے۔

۱۲۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَآءِ وَالسَّمَرِ بَعْدَهَا

۱۵۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَاهُشَيْمٌ اَنَا عَوْفٌ قَالَ اَحْمَدُ نَاعَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ هُوَالْمُهَلَّبِيُّ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ جَمِيْعًا عَنْ عَوْفٍ عَنْ سَيَّارِبْنِ سَلَامَةَ عَنْ اَبِىْ بَرْزَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَآءِ وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِىْ بَرْزَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۱۲۳: باب عشاء سے پہلے سونا اور بعد میں باتیں کرنا مکروہ ہے

۱۵۸: حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عشاء سے پہلے سونے اور عشاء کے بعد گفتگو کو مکروہ سمجھتے تھے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے کہا حدیث برزہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم نے عشاء سے پہلے سونے کو مکروہ سمجھا ہے جبکہ بعض اہل علم نے

وَقَدْ كَرِهَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ النَّوْمَ قَبْلَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ وَرَخَّصَ فِيْ ذٰلِكَ بَعْضُهُمْ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَكْثَرُالْاَحَادِيْثِ عَلَى الْكَرَاهِيَةِ وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ فِي النَّوْمِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ فِيْ رَمَضَانَ.

اس کی اجازت دی ہے اور کہا عبداللہ بن مبارکؒ نے کہ اکثر احادیث سے کراہت ثابت ہے اور بعض علماء نے رمضان میں عشاء سے پہلے سونے کی رخصت (اجازت) دی ہے۔

۱۲۴ :بَابُ مَاجَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي السَّمَرِ بَعْدَالْعِشَآءِ

۱۲۴: باب عشاء کے بعد گفتگو

۱۵۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمُرُ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ فِي الْاَمْرِ مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَنَا مَعَهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَوْسِ بْنِ حُذَيْفَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُعْفِيٍّ يُقَالُ لَهٗ قَيْسٌ اَوِابْنُ قَيْسٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثُ فِي قِصَّةٍ طَوِيْلَةٍ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ فِي السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ فَكَرِهَ قَوْمٌ مِنْهُمُ السَّمَرَ بَعْدَ الْعِشَآءِ وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ اِذَا كَانَ فِي مَعْنَى الْعِلْمِ وَمَالَا بُدَّ مِنْهُ مِنَ الْحَوَآئِجِ وَاَكْثَرُالْحَدِيْثِ عَلَى الرُّخْصَةِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سَمَرَ اِلَّا لِمُصَلٍّ اَوْمُسَافِرٍ.

۱۵۹: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابوبکرؓ کے ساتھ باتیں کرتے تھے مسلمانوں کے امور کے بارے میں اور میں بھی ان کے ساتھ ہوتا تھا۔ اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ اور اوس بن حذیفہؓ اور عمران بن حصینؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں حدیث عمرؓ حسن ہے۔ یہ حدیث حسن بن عبیداللہ نے بھی ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے بنوجعفر کے ایک آدمی سے جسے قیس یا ابن قیس کہا جاتا ہے انہوں نے عمرؓ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے یہ حدیث ایک طویل قصے میں ہے۔ عشاء کے بعد باتیں کرنے کے بارے میں صحابہؓ و تابعینؒ اور تبع تابعینؒ میں سے اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک عشاء کے بعد باتیں کرنا مکروہ ہے جب کہ بعض اہل علم نے رخصت دی ہے اس شرط کے ساتھ کہ باتیں کرنا علم یا ضروری حاجتوں کے متعلق ہوں اور اکثر احادیث میں اس کی رخصت ہے اور نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا نماز کے[1] منتظر یا مسافر کے علاوہ کسی کو بھی عشاء کے بعد باتیں نہیں کرنی چاہیے۔

خلاصۃ الباب: بعض حضرات نے اس کے ظاہر سے استدلال کر کے عشاء کی نماز سے پہلے سونے کو مکروہ کہا ہے لیکن مسلک مختار یہ ہے کہ اگر عشاء کی نماز کے وقت اٹھنے کا یقین ہو یا کسی شخص کو اٹھانے پر مقرر کر دیا ہو تو مکروہ نہیں ہے بصورت دیگر ہے۔ حضرت عمرؓ اور ابن عمرؓ سے سونا منقول ہے اور کراہت بھی۔ اسی طرح نماز عشاء کے بعد قصے کہانیاں اور باتیں کرنے سے اس حدیث میں منع کیا گیا ہے اور اگلے باب میں حضرت عمر کی روایت سحر (باتیں) کرنا جواز معلوم ہوتا ہے دونوں حدیثوں میں تطبیق اس طرح ہے کہ عشاء کے بعد گفتگو کسی صحیح دینی غرض کی وجہ سے ہو تو جائز ہے۔

---

[1] نماز کے منتظر سے مراد وہ شخص ہے جس نے نماز ابھی ادا نہ کی ہو۔ (مترجم)۔

۱۲۵: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْوَقْتِ الْاَوَّلِ مِنَ الْفَضْلِ

۱۶۰: حَدَّثَنَا اَبُوْعَمَّارٍنَا الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِیِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ عَنْ عَمَّتِہٖ اُمِّ فَرْوَۃَ کَانَتْ مِمَّنْ بَایَعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوۃُ لِاَ وَّلِ وَقْتِھَا.

۱۶۱: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیعٍ نَا یَعْقُوْبُ بْنُ الْوَلِیْدِ الْمَدَنِیُّ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوۃِ رِضْوَانُ اللّٰہِ وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰہِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَعَآئِشَۃَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ.

۱۶۲: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا عَبْدُاللّٰہِ ابْنُ وَھْبٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ الْجُھَنِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَہٗ یَاعَلِیُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْھَا الصَّلٰوۃُ اِذَا آنَتْ وَالْجَنَازَۃُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَیِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَھَا کُفُوًا قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اُمِّ فَرْوَۃَ لَا یُرْوٰی اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِیِّ وَلَیْسَ ھُوَ بِالْقَوِیِّ عِنْدَ اَھْلِ الْحَدِیْثِ وَاضْطَرَبُوْا فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ .

۱۶۳: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِیَۃَ الْفَزَارِیُّ عَنْ اَبِیْ یَعْفُوْرٍ عَنِ الْوَلِیْدِ الْعَیْزَارِ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّیْبَانِیِّ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ سَاَلْتُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الصَّلٰوۃُ عَلٰی مَوَاقِیْتِھَا وَمَا ذَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَبِرُّالْوَالِدَیْنِ قُلْتُ وَمَا ذَا قَالَ الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رَوَی الْمَسْعُوْدِیُّ

۱۲۵: باب اوّل وقت کی فضلیت

۱۶۰: قاسم بن غنام اپنی چچی ام فروہ سے روایت کرتے ہیں' جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی' وہ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کا اوّل وقت میں پڑھنا۔

۱۶۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوّل وقت میں نماز پڑھنے میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہے اور آخر وقت میں اللہ کی طرف سے بخشش ہے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابن عمرؓ، عائشہؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۶۲: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا اے علی تین چیزوں میں تاخیر نہ کرو نماز میں جب اس کا وقت ہو جائے، جنازہ جب حاضر ہو اور بیوہ عورت کے نکاح میں جب اس کا ہم پلہ رشتہ مل جائے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے کہا کہ ام فروہ کی حدیث عبداللہ بن عمر العمری کے سوا کسی نے روایت نہیں کی اور وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ محدثین اس حدیث کو ضعیف سمجھتے ہیں۔

۱۶۳: ابوعمر شیبانی نے کہا کہ ایک آدمی نے ابن مسعود سے پوچھا کون سا عمل افضل ہے فرمایا (عبداللہ بن مسعودؓ نے) میں نے یہی سوال رسول اللہ ﷺ سے کیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا نماز کو پڑھنا مستحب اوقات میں۔ میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ اس کے علاوہ کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا والدین کی خدمت کرنا۔ میں نے کہا اور کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد کرنا اللہ کے راستے میں۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مسعودی، شعبہ،

شُعْبَةُ وَالشَّيْبَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ الْعَيْزَارِ هٰذَا الْحَدِيْثَ.

شیبان اور کئی لوگوں نے ولید بن عیزار سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

۱۶۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً لِوَقْتِهَا الْاٰخِرِ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَالْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى فَضْلِ اَوَّلِ الْوَقْتِ عَلٰى اٰخِرِهٖ اخْتِيَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَخْتَارُوْنَ اِلَّا مَا هُوَ اَفْضَلُ وَلَمْ يَكُوْنُوْا يَدَعُوْنَ الْفَضْلَ وَكَانُوْا يُصَلُّوْنَ فِيْ اَوَّلِ الْوَقْتِ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوالْوَلِيْدِ الْمَكِّيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ.

۱۶۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی آخر وقت میں نماز نہیں پڑھی مگر دو دفعہ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ امام ابوعیسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اس کی سند متصل نہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک نماز کے لئے اوّل وقت افضل ہے جو چیزیں اس کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کا عمل ہے کیونکہ وہ لوگ افضل چیز کو اختیار کرتے تھے اور اس کو کبھی ترک نہیں کرتے تھے اور وہ ہمیشہ اوّل وقت میں نماز پڑھتے تھے یہ حدیث ابوولید مکی نے بواسطہ امام شافعی رحمہ اللہ ہمیں بیان کی ہے۔

خلاصۃ الباب: امام ترمذیؒ نے یہ باب جلدی نماز پڑھنے کے مستحب ہونے پر قائم کیا ہے۔ کہ یہاں اوّل وقت سے مراد وقت مستحب ہے اس تاویل کی دلیل صبح کی نماز روشنی میں اور ظہر کی نماز گرمیوں کے زمانہ میں تاخیر کر کے پڑھنے کی احادیث ہیں۔ خلفائے راشدین بھی صبح کی نماز روشنی میں اور ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھتے تھے۔ یہی تاویل امام شافعیؒ نے عشاء کے وقت میں کی ہے۔

۱۲۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي السَّهْوِ عَنْ وَقْتِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ

۱۲۶: باب عصر کی نماز بھول جانا

۱۶۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِيْ تَفُوْتُهٗ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَنَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ اَيْضًا عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۶۵: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس کی عصر کی نماز فوت (یعنی قضا) ہوگئی تو گویا لٹ گیا اس کا گھر اور مال۔ اس باب میں حضرت بریدہؓ اور نوفل بن معاویہؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے اور اس کو روایت کیا ہے زہری نے بھی سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۲۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَعْجِيْلِ الصَّلٰوةِ

۱۲۷: باب جلدی

اِذَا اَخَّرَهَا الْاِ مَامُ

۱۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَی الْبَصْرِیُّ نَاجَعْفَرُبْنُ سُلَیْمَانَ الضُّبَعِیُّ عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ الْجَوْنِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَااَبَاذَرٍّاُمَرَآءُ یَکُوْنُوْنَ بَعْدِیْ یُمِیْتُوْنَ الصَّلٰوۃَ فَصَلِّ الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِهَا فَاِنْ صُلِّیَتْ لِوَقْتِهَا کَانَتْ لَکَ نَافِلَةً وَاِلَّا کُنْتَ قَدْ اَحْرَزْتَ صَلٰوتَکَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَعُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ ذَرٍّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ غَیْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ یَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ یُصَلِّیَ الرَّجُلُ الصَّلٰوۃَ لِمِیْقَاتِهَا اِذَا اَخَّرَهَا الْاِمَامُ ثُمَّ یُصَلِّیْ مَعَ الْاِمَامِ وَالصَّلٰوۃُ الْاُوْلٰی هِیَ الْمَکْتُوْبَةُ عِنْدَ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَ اَبُوْعِمْرَانَ الْجَوْنِیُّ اسْمُهٗ عَبْدُالْمَلِکِ بْنِ حَبِیْبٍ.

نماز پڑھنا جب امام تاخیر کرے

۱۶۶: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابوذر: میرے بعد ایسے افراد آئیں گے جو نمازوں کو فوت کریں گے پس تو اپنی نماز مستحب وقت میں پڑھ لے اگر تو نے وقت پر نماز پڑھ لی تو امام کے ساتھ تمہاری نماز نفل ہو جائے گی ورنہ تو نے اپنی نماز کو تو محفوظ کر لیا۔ اس باب میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ حسن ہے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا کہ وہ مستحب سمجھتے ہیں کہ آدمی نماز پڑھ لے مستحب وقت پر جب امام تاخیر کرے اور پھر امام کے ساتھ نماز پڑھ لے اکثر اہل علم کے نزدیک پہلی نماز ہی فرض ہو جائے گی۔ ابوعمران الجونی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے۔

۱۲۸: بَابُ مَاجَاءَ فِی النَّوْمِ عَنِ الصَّلٰوۃِ

۱۶۷: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ ذَکَرُوْالِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَوْمَهُمْ عَنِ الصَّلٰوۃِ فَقَالَ اِنَّهٗ لَیْسَ فِی النَّوْمِ تَفْرِیْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِیْطُ فِی الْیَقْظَةِ فَاِذَا نَسِیَ اَحَدُکُمْ صَلٰوۃً اَوْنَامَ عَنْهَا فَلْیُصَلِّهَا اِذَا ذَکَرَهَا وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِیْ مَرْیَمَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ وَجُبَیْرِبْنِ مُطْعِمٍ وَاَبِیْ جُحَیْفَةَ وَعَمْرِو بْنِ اُمَیَّةَ الضَّمْرِیِّ وَذِیْ مِخْبَرٍ وَهُوَابْنُ اَخِی النَّجَاشِیِّ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ قَتَادَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِی الرَّجُلِ یَنَامُ عَنِ الصَّلٰوۃِ اَوْ یَنْسَاهَا فَیَسْتَیْقِظُ اَوْ یَذْکُرُ وَهُوَفِیْ غَیْرِ وَقْتِ صَلٰوۃٍ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ اَوْعِنْدَ غُرُوْبِهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ یُصَلِّیْهَا اِذَااسْتَیْقَظَ

۱۲۸: باب سونے کے سبب نماز چھوٹ جانا

۱۶۷: حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ صحابہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے نماز کے وقت سو جانے کا ذکر کیا آپ ﷺ نے فرمایا سونے والے پر قصور نہیں بلکہ قصور تو جاگتے ہوئے (نماز نہ پڑھنے پر ہے) جب تم میں سے کوئی شخص نماز کو بھول جائے یا وہ سو جائے تو نماز پڑھے جب اس کو یاد آ جائے۔ اس باب میں ابن مسعودؓ، ابومریمؓ، عمران بن حصینؓ، جبیر بن مطعمؓ، ابو جحیفہؓ، عمرو بن اُمیہ الضمری اور ذومخبر جو (نجاشی کا بھتیجا ہے) سے روایات منقول ہیں۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث ابی قتادہ حسن ہے اور اہل علم کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ جو آدمی نماز کے وقت سو یا رہ جائے یا بھول جائے نماز تو جب اسے یاد آئے یا جاگے تو وہ وقت اوقات مکروہ جیسے طلوع آفتاب اور غروب آفتاب میں سے ہو بعض اہل علم کے نزدیک اگرچہ مکروہ اوقات ہی ہوں جب بھی آدمی اٹھے

وَذَكَرَ وَاِنْ كَانَ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ اَوْعِنْدَ غُرُوْبِهَا وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَالشَّافِعِيِّ وَمَالِكٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يُصَلِّيْ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَوْتَغْرُبَ.

یا اسے یاد آئے تو اسی وقت نماز پڑھ لے اور یہ قول ہے امام احمدؒ ، اسحاقؒ ، شافعیؒ اور امام مالکؒ کا اور بعض اہل علم نے کہا ہے کہ نماز نہ پڑھے جب تک سورج طلوع یا غروب نہ ہو جائے۔

۱۲۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى الصَّلٰوةَ

۱۲۹: باب وہ شخص جو نماز بھول جائے

۱۶۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَ بِشْرُبْنُ مُعَاذٍ قَالَا نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَاَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُرْوٰى عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى الصَّلٰوةَ يُصَلِّيْهَا مَتٰى ذَكَرَهَا فِيْ وَقْتٍ اَوْ فِيْ غَيْرِ وَقْتٍ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَيُرْوٰى عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّهُ نَامَ عَنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ فَاسْتَيْقَظَ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَ قَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ اِلٰى هٰذَا وَاَمَّا اَصْحَابُنَا فَذَهَبُوْا اِلٰى قَوْلِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ.

۱۶۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو نماز ادا کرنا بھول جائے تو پڑھ لے جب اسے یاد آئے۔ اس باب میں حضرت سمرہؓ اور ابوقتادہؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح ہے اور روایت کیا گیا حضرت علیؓ سے انہوں نے اس شخص کے بارے میں کہا جو نماز بھول جائے کہ وہ نماز پڑھ لے جب اسے یاد آئے چاہے وقت ہو یا نہ ہو اور یہی قول ہے امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا۔ ابوبکرہ سے مروی ہے کہ وہ عصر کے وقت سو گئے پھر سورج ڈوبنے کے وقت جاگے تو اس وقت تک نماز نہ پڑھی جب تک سورج غروب نہ ہو گیا ۔بعض اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے لیکن ہمارے اصحاب نے حضرت علیؓ کے قول کو اختیار کیا ہے کہ نماز پڑھ لے جب اسے یاد آجائے چاہے وقت ہو یا نہ ہو۔

۱۳۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ تَفُوْتُهُ الصَّلَوَاتُ بِاَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ

۱۳۰: باب وہ شخص جس کی بہت سی نمازیں فوت ہو جائیں تو کس نماز سے ابتدا کرے

۱۶۹: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ نَافِعِ عَنْ جُبَيْرِبْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ شَغَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَرْبَعِ صَلَوَاتٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ مَاشَآءَ اللّٰهُ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَآءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى

۱۶۹: حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ عبداللہؓ نے فرمایا کہ مشرکوں نے غزوہ خندق کے دن رسول اللہ ﷺ کو روک دیا چار نمازوں سے یہاں تک کہ رات گزر گئی جتنی اللہ نے چاہی پھر آپؐ نے حکم دیا بلالؓ کو انہوں نے اذان دی پھر تکبیر کہی اور ظہر پڑھی پھر تکبیر کہی پھر عصر پڑھی پھر تکبیر کہی اور مغرب کی نماز پڑھی اور پھر اقامت کہی اور عشاء کی نماز پڑھی ۔اس باب میں ابوسعیدؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ عبداللہ کی حدیث کی سند میں کوئی مضائقہ نہیں

حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ لَيْسَ بِاِسْنَادِهٖ بَاْسٌ اِلَّا اَنَّ اَبَاعُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ وَهُوَالَّذِىْ اخْتَارَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِى الْفَوَائِتِ اَنْ يُقِيْمَ الرَّجُلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ اِذَا قَضَاهَا وَاِنْ لَمْ يُقِمْ اَجْزَاَهٗ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

لیکن ابوعبیدہ نے عبداللہ سے نہیں سنا اور بعض اہل علم نے اس کو اختیار کیا ہے کہ فوت شدہ نمازوں کے لئے ہر نماز کے لئے تکبیر کہی جائے اور اگر ہر نماز کے لئے تکبیر نہ بھی کہے تب بھی جائز ہے اور امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِىْ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاكِدْتُ اُصَلِّى الْعَصْرَ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ اِنْ صَلَّيْتُهَا قَالَ فَنَزَلْنَا بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَضَّأْنَا فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بَعْدَ مَاغَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۰: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خندق کے دن کفار کو گالیاں دیتے ہوئے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز عصر ادا نہیں کر سکا یہاں تک کہ سورج ڈوب رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم میں نے بھی نہیں پڑھی راوی نے کہا پھر ہم بطحان[1] میں اترے پھر وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وضو کیا ہم نے بھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی اس وقت سورج ڈوب چکا تھا پھر اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب: علماء نے یہ تشریح فرمائی ہے کہ ایک آدمی نماز کے وقت میں جاگنے کا پورا اہتمام وانتظام کر کے سوئے اور اس کے باوجود اس کی آنکھ نہ کھل سکے تو گناہ نہیں۔ اب جاگنے یا یاد آنے کے بعد اگر مکروہ وقت نہیں ہے تو قضا نماز ادا کر لے کیونکہ اوقات مکروہہ میں نماز پڑھنے سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے اور ''لیلۃ التعریس'' کے واقعہ سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ اس کے بعد غزوۂ خندق کا واقعہ نقل کر کے یہ بتلا رہے ہیں کہ قضاء نمازیں جس ترتیب سے فوت ہوئی ہیں اسی ترتیب سے قضاء پڑھنا ضروری ہے یہی مذہب جمہور ائمہ اور احناف کا ہے پھر یہ ترتیب فوت شدہ نمازوں کے زیادہ ہونے یا وقت کی تنگی اور بھولنے کی وجہ سے ساقط ہو جاتی ہے۔

۱۳۱: بَابُ مَاجَاءَ فِى الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى اَنَّهَا الْعَصْرُ

۱۳۱: باب عصر کی نماز وسطیٰ ہونا

۱۷۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِىْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ.

۱۷۱: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ وسطیٰ کے بارے میں فرمایا کہ وہ نماز عصر ہے۔

۱۷۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ وَاَبُو النَّضْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ

۱۷۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلوٰۃ وسطیٰ عصر کی نماز ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث

---

[1] بطحان مدینہ میں ایک میدان ہے (مترجم)

مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَ عَآئِشَةَ وَ حَفْصَةَ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدِيْثُ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ سَمِعَ عَنْهُ وَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ سَمُرَةَ فِيْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ هُوَقَوْلُ اَكْثَرِ الْعُلَمَآءِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَ عَآئِشَةَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الظُّهْرِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الصُّبْحِ.

صحیح ہے۔اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، حفصہ رضی اللہ عنہا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو ہاشم بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ نے کہا کہ محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ نے فرمایا کہ علی بن عبداللہ نے کہا حسن کی سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث حسن ہے اور انہوں نے ان سے سنا ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے کہا کہ صلوٰۃ وسطیٰ کے بارے میں حدیث سمرہ رضی اللہ عنہ حسن ہے اور یہ صحابہ کرامؓ میں سے اکثر علماء کا قول ہے۔اور زید بن ثابتؓ اور عائشہؓ نے کہا کہ صلوٰۃ وسطیٰ نماز ظہر ہے اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نماز وسطیٰ صبح کی نماز ہے۔

۱۷۳: حَدَّثَنَا اَبُوْمُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا قُرَيْشُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ قَالَ قَالَ لِيْ مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ سَلِ الْحَسَنَ مِمَّنْ سَمِعَ حَدِيْثَ الْعَقِيْقَةِ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ قُرَيْشِ بْنِ اَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ عَلِيٌّ وَسَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ سَمُرَةَ صَحِيْحٌ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ.

۱۷۳: حبیب بن شہید سے روایت ہے کہ مجھ سے محمد بن سیرین نے کہا کہ حسن سے عقیقہ کی حدیث کے متعلق پوچھو کہ انہوں نے کس سے سنی ہے میں نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے کہا میں نے اس کو سمرہ بن جندبؓ سے سنا ہے۔ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں خبر دی مجھے امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ نے اس حدیث کے متعلق انہوں نے روایت کی علی بن عبداللہ سے انہوں نے قریش بن انس سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔امام بخاریؒ کہتے ہیں علی نے کہا کہ حسن کا سمرہؓ سے سماع صحیح ہے اور اس حدیث کو وہ بطور حجت پیش کرتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: قرآن حکیم میں صلوٰۃ وسطیٰ پر محافظت کی بطور خاص تاکید کی گئی ہے لیکن اس کی تعین میں فقہاء اور محدثین کا زبردست اختلاف ہے یہاں تک کہ کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس کے بارے میں صلوٰۃ وسطیٰ ہونے کا کوئی قول موجود نہ ہو لیکن امام ابوحنیفہؒ اور اکثر علماء کے نزدیک صلوٰۃ وسطیٰ سے مراد نماز عصر ہے۔امام مالکؒ اور امام شافعیؒ سے بھی ایک قول اسی کے مطابق ہے۔

۱۳۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الْفَجْرِ

۱۳۲: باب عصر اور فجر کے بعد نماز پڑھنا مکروہ ہے

۱۷۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا مَنْصُوْرٌ وَهُوَ ابْنُ زَاذَانَ عَنْ قَتَادَةَ اَنَا اَبُوالْعَالِيَةِ عَنِ

۱۷۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابیوں سے سنا جن میں عمر

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَ كَانَ مِنْ اَحَبِّهِمْ اِلَيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَسُمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَزَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ وَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَ مُعَاذِ بْنِ عَفْرَآءَ وَالصُّنَابِحِيِّ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَآئِشَةَ وَكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَيَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ وَمُعَاوِيَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ الْفُقَهَآءِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ اَنَّهُمْ كَرِهُوا الصَّلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَاَمَّا الصَّلَوَاتُ الْفَوَائِتُ فَلَا بَاْسَ اَنْ تُقْضٰى بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيُّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعْ قَتَادَةُ مِنْ اَبِي الْعَالِيَةِ اِلَّا ثَلٰثَةَ اَشْيَآءَ حَدِيْثَ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَقُوْلَ اَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ نِ الْقُضَاةُ ثَلٰثَةٌ.

بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی ہیں جو میرے لئے ان سب میں محبوب ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا فجر کے بعد نماز پڑھنے سے یہاں تک کہ سورج طلوع ہوجائے اور عصر کے بعد یہاں تک کہ سورج غروب ہوجائے۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ، سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ اور صنابحی رضی اللہ عنہ (انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع نہیں) عائشہ رضی اللہ عنہا، کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ، ابوامامہ رضی اللہ عنہ، عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ، یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت حسن صحیح ہے۔ اور اکثر فقہاء صحابہؓ اور ان کے بعد کے علماء کا یہی قول ہے کہ فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ جہاں تک فوت شدہ (یعنی قضا) نمازوں کا تعلق ہے ان کی ادائیگی میں کوئی حرج نہیں (فجر اور عصر کے بعد) اور کہا علی بن مدینی نے کہ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ شعبہ نے کہا کہ قتادہ نے ابوالعالیہ سے صرف تین چیزیں سنی ہیں حدیث عمرؓ کہ نبی ﷺ نے فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور حدیث ابن عباسؓ کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کسی کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ میرے بارے میں کہے کہ میں یونس بن متّی سے بہتر ہوں اور حدیث علی رضی اللہ عنہ کہ قاضی تین قسم کے ہیں۔

خلاصۃ الباب: فجر اور عصر کے بعد عام حکم تو یہی ہے کہ نماز پڑھنا ناجائز ہے البتہ اس حکم سے قضاء نمازیں مستثنیٰ ہیں اس استثناء پر علامہ نوویؒ نے اجماع نقل کیا ہے۔

۱۳۳ :بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَالْعَصْرِ

۱۷۵ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَاجَرِيْرٌعَنْ عَطَآءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ لِاَنَّهُ اَتَاهُ مَالٌ فَشَغَلَهُ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَصَلَّهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ لَهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَ مَيْمُوْنَةَ وَاَبِيْ مُوْسٰى قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ قَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلّٰى بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ وَهٰذَاخِلَافُ مَارُوِيَ عَنْهُ اَنَّهُ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اَصَحُّ حَيْثُ قَالَ لَمْ يَعُدْ لَهُمَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ نَحْوَحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَآئِشَةَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ رِوَايَاتٌ رُوِيَ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَادَخَلَ عَلَيْهَا بَعْدَ الْعَصْرِ اِلَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَ رُوِيَ عَنْهَا عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَالَّذِي اجْتَمَعَ عَلَيْهِ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى كِرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ اِلَّامَا اسْتُثْنِيَ مِنْ ذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلٰوةِ بِمَكَّةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ بَعْدَ الطَّوَافِ فَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُخْصَةٌ فِيْ ذٰلِكَ وَقَدْ قَالَ بِهِ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَنْ بَعْدَ هُمْ وَبِهِ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

۱۳۳: باب عصر کے بعد نماز پڑھنا

۱۷۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں عصر کے بعد اس لئے کہ آپ ﷺ کے پاس کچھ مال آ گیا تھا جس میں مشغولیت کی بنا پر آپ ظہر کی دو رکعتیں ادا نہ کر سکے۔ پس ان (دو رکعتوں کو) عصر کے بعد پڑھا پھر آپ ﷺ نے کبھی ایسا نہیں کیا (یعنی عصر کے بعد نماز نہیں پڑھی) اس باب میں حضرت عائشہؓ، ام سلمہؓ، میمونہؓ اور ابو موسیٰؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ ابو عیسیٰؒ کہتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن ہے کئی حضرات نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے یہ اس روایت کے خلاف ہے کہ آپ ﷺ نے منع فرمایا عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے اور حدیث ابن عباسؓ اصح ہے اس لئے کہ انہوں نے فرمایا کہ پھر دوبارہ نہیں پڑھیں اور زید بن ثابتؓ سے بھی ابن عباسؓ کی روایت کی مثل منقول ہے اور اس باب میں حضرت عائشہؓ سے کئی روایات مروی ہیں ان سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ عصر کے بعد ان کے پاس اس طرح کبھی داخل نہیں ہوئے کہ آپؐ نے دو رکعتیں نہ پڑھی ہوں اور ان سے ام سلمہؓ کے واسطے سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع کیا اور فجر کے بعد طلوع آفتاب تک۔ اور اکثر اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور فجر کے بعد طلوع آفتاب تک نماز ادا کرنا مکروہ ہے لیکن ان دونوں اوقات میں مکہ میں طواف کے بعد نماز پڑھنا نماز نہ پڑھنے کے حکم سے مستثنیٰ ہے۔ نبی ﷺ سے اس بارے میں (یعنی طواف کے نوافل کے بارے میں) رخصت نقل کی گئی ہے۔ اور اہل علم کی ایک جماعت جن میں صحابہؓ اور ان کے بعد کے علماء شامل ہیں کا بھی یہی قول ہے اور امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے (یعنی رخصت کا) جب کہ صحابہؓ اور ان کے بعد کے اہل علم کی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَ هُمُ الصَّلٰوةَ بِمَكَّةَ اَيْضًا بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ وَبَعْضُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ.

ایک جماعت نے طواف کے نوافل کو بھی ان اوقات میں مکروہ سمجھا ہے اور سفیان ثوریؒ، مالکؒ بن انسؒ اور بعض اہل کوفہ (احناف) کا بھی یہی قول ہیں۔

خلاصۃ الباب: عصر کے بعد آنحضرت ﷺ سے دو رکعتیں پڑھنے کے بارے میں روایات متعارض ہیں تو اُمت کے حق میں عصر کے بعد کی دو رکعتوں کی کیا حیثیت ہے، اس میں تھوڑا سا اختلاف ہے۔ امام شافعیؒ جائز کہتے ہیں ان کی دلیل حضرت عائشہؓ کی احادیث ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ اُمت کے حق میں ممنوع ہیں اس لئے کہ جن روایات میں حضور ﷺ سے ہمیشہ پڑھنا ثابت ہے اسے امام ابوحنیفہؒ حضور ﷺ کی خصوصیت قرار دیتے ہیں۔

۱۳۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

۱۷۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ لِمَنْ شَآءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدِاخْتَلَفَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَلَمْ يَرَ بَعْضُهُمُ الصَّلٰوةَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ اِنْ صَلَّاهُمَا فَحَسَنٌ فَهٰذَا عِنْدَ هُمَا عَلَى الْاِسْتِحْبَابِ.

۱۳۴: باب مغرب سے پہلے نماز پڑھنا

۱۷۶: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہر دو اذانوں (یعنی امامت اور اذان) کے درمیان نماز ہے جو چاہے (پڑھے) اس باب میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے صحابہ کرامؓ نے مغرب سے پہلے نماز پڑھنے کے بارے میں بعض صحابہؓ کے نزدیک مغرب سے پہلے اذان واقامت کے درمیان نماز پڑھنا جائز نہیں اور کئی صحابہؓ سے مروی ہے کہ آپ مغرب سے پہلے اذان واقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کے نزدیک اگر پڑھ لے تو بہتر ہے اور یہ ان دونوں (احمدؒ اور اسحٰقؒ) کے نزدیک مستحب ہے۔

(**فائدہ**) " قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ان عند كل اذانين ركعتين ماخلاصلوة المغرب "
" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر دو اذانوں (یعنی اقامت اور اذان) کے درمیان نماز ہے سوائے مغرب کے۔" یہ روایت سنن دارقطنی وبیہقی اور مسند بزار میں مذکور ہے اس روایت کو حیان بصری نے روایت کیا ہے اور وہ صدوق ہیں۔ اس روایت اور دیگر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنا جائز ہے لیکن دو رکعتیں مغرب سے پہلے نہ پڑھنا زیادہ افضل ہے اس لئے کہ احادیث میں مغرب کی نماز میں تعجیل کی تاکید ہے اور صحابہ کرامؓ کی اکثریت کا معمول یہ تھا کہ وہ مغرب سے پہلے دو رکعتیں نہیں پڑھتے تھے اور صحابہؓ کا عمل ہمارے لئے باعثِ تقلید ہے اور صحابہؓ کے عمل ہی سے حدیث کا صحیح مفہوم معلوم ہوتا ہے۔ مالکیہ اور حنفیہ کے نزدیک مغرب سے پہلے دو نفل پڑھنا مکروہ ہے ان کے دلائل وہی ہیں جو اوپر نقل کئے گئے ہیں واللہ اعلم (مترجم)

۱۳۵ :بَابُ مَاجَاءَ فِيمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ

۱۷۷ : حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ وَ عَنْ بُسْرِبْنِ سَعِيدٍ وَعَنِ الْاَعْرَجِ يُحَدِّثُوْنَهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِيْهِ يَقُوْلُ اَصْحَابُنَا وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ هُمْ لِصَاحِبِ الْعُذْرِ مِثْلَ الرَّجُلِ يَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ اَوْيَنْسَاهَا فَيَسْتَيْقِظُ وَيَذْكُرُعِنْدَطُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَغُرُوْبِهَا.

۱۳۵: باب اس شخص کے بارے میں جوغروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت پڑھ سکتا ہے

۱۷۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پالی صبح (یعنی فجر) کی ایک رکعت سورج نکلنے سے پہلے تو اس نے فجر کی نماز پالی اور جس نے عصر کی ایک رکعت پالی (یعنی پڑھ لی) سورج غروب ہونے سے پہلے اس نے نماز عصر کو پالیا۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے اور یہی قول ہمارے اصحاب شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا ہے اور ان کے نزدیک اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ یہ حکم صاحب عذر کے لئے ہے مثلاً کوئی شخص سو گیا ہو یا بھول گیا ہو نماز کو اور اس وقت بیدار ہوا یا اسے یاد آیا (کہ اس نے نماز فجر یا عصر ابھی ادا کرنی ہے) جب سورج طلوع یا غروب ہو رہا تھا۔

خلاصۃ الباب: ۱۳۵ اس باب کی حدیث کے دو جزو ہیں: دوسرا جزو متفق علیہ ہے یعنی اگر نمازِ عصر کے دوران سورج غروب ہو جائے اور باقی نماز غروب کے بعد ادا کی جائے تو نماز ہو جاتی ہے لیکن پہلے جزو میں احناف اور ائمہ ثلاثہ کے درمیان اختلاف ہے۔ ائمہ ثلاثہ فرماتے ہیں کہ فجر کی ایک رکعت ادا کرنے کے بعد سورج طلوع ہو جائے تب بھی نماز ہو جائے گی۔ احناف فرماتے ہیں کہ ان اوقات میں نماز پڑھنا ناجائز ہے لیکن اگر کوئی پڑھ لے تو ادا ہو جائے گی۔

۱۳۶ :بَابُ مَاجَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ

۱۷۸ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبِ ابْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بِالْمَدِيْنَةِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ قَالَ فَقِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَااَرَادَ بِذٰلِكَ قَالَ اَرَادَ اَنْ لَا يُحْرِجَ اُمَّتَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ قَدْ

۱۳۶: باب دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا

۱۷۸: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نمازوں کو ملا کر پڑھا مدینہ منورہ میں بغیر کسی خوف اور بارش کے۔ ابن عباسؓ سے سوال کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیوں کیا تو انہوں نے کہا آپؐ نے چاہا کہ اُمت پر تکلیف نہ ہو۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں حدیث ابن عباسؓ کئی سندوں سے ان سے مروی ہے اسے

رُوِیَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ رَوَاهُ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعِيْدُ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ شَقِيْقٍ الْعُقَيْلِيُّ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ هٰذَا.

روایت کیا ہے جابر بن زید، سعید بن جبیر، عبداللہ بن شقیق عقیلی نے اور ابن عباسؓ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

۱۷۹: حَدَّثَنَا اَبُوْسَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَصْرِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَقَدْ اَتٰى بَاباً مِنْ اَبْوَابِ الْكَبَائِرِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَحَنَشٌ هٰذَا هُوَ اَبُوْ عَلِيٍّ الرَّحَبِيُّ وَهُوَ حَنَشُ بْنُ قَيْسٍ وَهُوَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ اَحْمَدُ وَغَيْرُهُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَايُجْمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ اِلَّا فِي السَّفَرِ اَوْبِعَرَفَةَ وَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ لِلْمَرِيْضِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي الْمَطَرِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَلَمْ يَرَالشَّافِعِيُّ لِلْمَرِيْضِ اَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ.

۱۷۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمع کیا دو نمازوں کو ایک وقت میں بغیر عذر کے ابواب کبائر میں سے ایک باب میں داخل ہوا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حنش، ابوعلی رجبی بن قیس ہیں اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان کو ضعیف کہا ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا صرف سفر یا عرفات میں جائز ہے۔ بعض اہل علم تابعینؒ میں سے مریض کے لئے جمع بین الصلوٰتین کی اجازت دیتے ہیں اور احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا مریض کے لئے بھی جائز نہیں۔

(ف) جمع بین الصلوٰتین کا ایک مفہوم یہ ہوسکتا ہے کہ ایک نماز اپنے آخر وقت اور دوسری اول وقت میں پڑھ لے اور یہ مسافر مریض یا دینی امور میں خصوصی انہماک کے وقت ہوسکتا ہے۔ قضا نماز تو دوسری نماز کے ساتھ پڑھی جاسکتی ہے لیکن جس نماز کا ابھی وقت ہی نہیں آیا وہ قبل از وقت کیسے پڑھی جاسکتی ہے۔ حنفیہ کے نزدیک یہ صرف عرفات اور مزدلفہ میں ہے کہ عرفات میں عصر، ظہر کے ساتھ پڑھ لی جائے اور مغرب مزدلفہ میں جا کر عشاء کے ساتھ پڑھے چاہے آدھی رات کو یا اس کے بعد پہنچے۔

خلاصۃ الباب: اس پر تمام ائمہ کا اجماع ہے کہ بغیر کسی عذر کے دو نمازوں کو جمع کرنا جائز نہیں البتہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک عذر کی صورت میں جمع بین الصلوٰتین (دو نمازیں اکٹھی کرنا) جائز ہے۔ مثلاً بارش یا سفر کا عذر ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کا مسلک یہ ہے حقیقی جمع عرفات اور مزدلفہ میں مشروع ہے اس کے علاوہ جمع صوری جائز ہے۔ حقیقتاً جمع کرنا جائز نہیں ہے۔

۱۳۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ بَدْأِ الْاَذَانِ

۱۳۷: باب اذان کی ابتداء

۱۸۰: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ نِ الْاُمَوِيُّ نَا اَبِيْ نَامُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

۱۸۰: محمد بن عبداللہ بن زید اپنے باپ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ جب صبح ہوئی تو ہم آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے پھر ہم نے ان کو اس خواب کی خبر دی۔ فرمایا یہ خواب سچا ہے اور تم

لَمَّا اَصْبَحْنَا اَتَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُہٗ بِالرُّؤْیَا فَقَالَ اِنَّ ھٰذِہٖ لَرُؤْیَا حَقٌّ وَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَاِنَّہٗ اَنْدٰی وَاَمَدُّ صَوْتًا مِنْکَ فَاَلْقِ عَلَیْہِ مَاقِیْلَ لَکَ وَلْیُنَادِ بِذٰلِکَ قَالَ فَلَمَّا سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نِدَآءَ بِلَالٍ بِالصَّلٰوۃِ خَرَجَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَجُرُّ اِزَارَہٗ وَھُوَ یَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَقَدْرَ اَیْتُ مِثْلَ الَّذِیْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ فَذٰلِکَ اَثْبَتُ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ قَدْ رَوٰی ھٰذَا الْحَدِیْثَ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ اَتَمَّ مِنْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ وَاَطْوَلَ وَذَکَرَ فِیْہِ قِصَّۃَ الْاَذَانِ مَثْنٰی وَالْاِقَامَۃِ مَرَّۃً مَرَّۃً عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ زَیْدٍ ھُوَ ابْنُ عَبْدِ رَبِّہٖ وَیُقَالُ ابْنُ عَبْدِ رَبٍّ وَلَا نَعْرِفُ لَہٗ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا یَصِحُّ اِلَّا الْحَدِیْثَ الْوَاحِدَ فِی الْاَذَانِ وَعَبْدُاللّٰہِ ابْنُ زَیْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِیُّ لَہٗ اَحَادِیْثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ عَمُّ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ۔

بلالؓ کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اس لئے کہ وہ تم سے بلند آواز والے ہیں اور انہیں وہ سکھاؤ جو تمہیں کہا گیا ہے اور وہ اس کو بلند آواز سے کہیں۔ راوی کہتے ہیں جب حضرت عمرؓ بن خطاب نے حضرت بلالؓ کی اذان سنی تو اپنی چادر کھینچتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہتے تھے اے اللہ کے رسول ﷺ اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو سچا دین دے کر بھیجا ہے میں نے بھی اسی طرح کا خواب دیکھا ہے جس طرح بلالؓ نے کہا۔ فرمایا تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں یہی بات زیادہ مضبوط ہوگئی۔ اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں عبداللہ بن زید کی حدیث حسن صحیح ہے اور اس حدیث کو ابراہیم بن سعد نے بھی روایت کیا ہے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن اسحاق سے طویل اور مکمل حدیث، اس حدیث میں اذان کے کلمات دو دو مرتبہ ذکر کرتے ہیں اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ، عبداللہ بن زیدؓ ابن عبدربہ ہیں ان کو ابن عبدرب بھی کہا جاتا ہے ہمیں ان کی رسول اللہ ﷺ کی احادیث میں اذان کی اس روایت کے علاوہ کسی روایت کے صحیح ہونے کا علم نہیں اور عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی نے بھی نبی ﷺ سے احادیث روایت کی ہیں اور عبداللہ بن عاصم مازنی، عباد بن تمیم کے چچا ہیں۔

۱۸۱: حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِی النَّضْرِنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ اَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِیْنَ قَدِمُوا الْمَدِیْنَۃَ یَجْتَمِعُوْنَ فَیَتَحَیَّنُوْنَ الصَّلَوَاتِ وَلَیْسَ یُنَادِیْ بِھَا اَحَدٌ فَتَکَلَّمُوْا یَوْمًا فِیْ ذٰلِکَ فَقَالَ بَعْضُھُمْ اتَّخِذُوْا نَاقُوْسًا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰی وَقَالَ بَعْضُھُمْ اتَّخِذُوْا قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْیَھُوْدِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا یُنَادِیْ بِالصَّلٰوۃِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوۃِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ

۱۸۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ مسلمان جب مدینہ آئے تو وہ اکٹھے ہوتے اور اوقات نماز کا اندازہ کرتے تھے ان میں سے کوئی بھی آواز نہیں لگاتا تھا۔ ایک دن انہوں نے آپس میں مشورہ کیا بعض نے کہا ایک ناقوس بنایا جائے نصاریٰ کے ناقوس کی طرح، بعض نے کہا ایک قرن بناؤ یہودیوں کے قرن کی طرح۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ کیوں نہیں بھیجتے تم ایک آدمی کو کہ وہ پکارے نماز کے لئے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے بلالؓ کھڑے ہو جاؤ اور نماز کے لئے پکارو (منادی کرو)۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت ابن

حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ.

۱۳۸ :بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّرْجِيعِ فِي الْاَذَانِ

۱۸۲ : حَدَّثَنَا بِشْرُبْنُ مُعَاذٍ ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ وَ جَدِّيْ جَمِيْعًا عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْعَدَهُ وَاَلْقٰى عَلَيْهِ الْاَذَانَ حَرْفًا حَرْفًا قَالَ اِبْرَاهِيْمُ مِثْلَ اَذَانِنَا قَالَ بِشْرٌ فَقُلْتُ لَهٗ اَعِدْ عَلَيَّ فَوَصَفَ الْاَذَانَ بِالتَّرْجِيْعِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ فِي الْاَذَانِ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ بِمَكَّةَ وَهُوَقَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

۱۸۳ : حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَاعَفَّانُ نَا هَمَّامٌ عَنْ عَامِرِ الْاَحْوَلِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيْزٍعَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ مَحْذُوْرَةَ اسْمُهٗ سَمُرَةُ بْنُ مِعْيَرٍ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا فِي الْاَذَانِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يُفْرِدُالْاِقَامَةَ.

۱۳۹ :بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اِفْرَادِ الْاِقَامَةِ

۱۸۴ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَيَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّآءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَشْفَعَ الْاَذَانَ وَ يُوْتِرَالْاِقَامَةَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ

عمرؓ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۳۸: باب اذان میں ترجیع [1]

۱۸۲: حضرت ابومحذورہ [2] رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بٹھایا اور اذان کا ایک ایک حرف سکھایا۔ ابراہیم نے کہا کہ ہماری اذان کی طرح۔ بشر کہتے ہیں میں نے ان سے کہا دوبارہ کہیے (اذان) تو انہوں نے بیان کی اذان ترجیع کے ساتھ۔ ابوعیسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں اذان کے بارے میں ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح ہے اور یہ ان سے کئی سندوں سے مروی ہے مکہ مکرمہ میں اسی پر عمل کیا جاتا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۸۳: حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اذان میں انیس اور تکبیر میں سترہ کلمات سکھائے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کا نام سمرہ بن مغیرہ رضی اللہ عنہ ہے اور بعض اہل علم کا اذان کے بارے میں یہی مذہب ہے اور ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے تکبیر کا ایک ایک مرتبہ کہنا بھی مروی ہے۔

۱۳۹: باب تکبیر ایک ایک بار کہنا

۱۸۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ اذان دو دو مرتبہ کہے اور اقامت ایک ایک مرتبہ کہے۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے

---

[1] اذان میں شہادتین کو دومرتبہ پست آواز سے کہنے کے بعد دومرتبہ اونچی آواز سے کہنے کو ترجیع کہتے ہیں۔

[2] ابومحذورہؓ بچے تھے ان کو اذان سکھائی گئی وہ شہادتین کو پست آواز سے ادا کرتے تھے کہ یہ کلمات ان کے لئے اجنبی تھے لہٰذا دوبارہ بلند آواز سے کہلوائے گئے اور چونکہ یہ سعادت انہیں نبی اکرم ﷺ سے حاصل ہوئی تھی لہٰذا پھر اسی کو مختلف اسناد سے جب روایت کیا گیا تو ایسا ہوگیا کہ گویا ترجیع سنت نبوی ہے حالانکہ جیسا گذرا اس کی توجیہ وہی ہے۔

حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَقَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُوَاِسْحٰقُ.

ہیں حدیث انس رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور یہ صحابہؓ وتابعینؒ میں سے بعض اہل علم کا قول ہے اور امام مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۴۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي اَنَّ الْاِقَامَةَ مَثْنٰى مَثْنٰى

۱۴۰: باب اقامت دودو بار کہے

۱۸۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَمْرِوبْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ اَذَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفْعًا شَفْعًا فِي الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَوَاهُ وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ زَيْدٍ رَاَى الْاَذَانَ فِي الْمَنَامِ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِوبْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ ثَنَا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ رَاَى الْاَذَانَ فِي الْمَنَامِ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْاَذَانُ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْاِقَامَةُ مَثْنٰى مَثْنٰى وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَهْلُ الْكُوْفَةِ.

۱۸۵: عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اذان اور اقامت دودو مرتبہ کہی جاتی تھی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں حدیث عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو روایت کیا ہے وکیع نے اعمش سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے اور انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اذان کے بارے میں خواب دیکھا۔ شعبہ، عمرو بن مرہ سے اور وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہؓ نے ہم سے بیان کیا کہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اذان کو خواب میں دیکھا۔ یہ اصح ہے ابن ابی لیلیٰ کی حدیث سے اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کو عبداللہ بن زید سے سماع نہیں۔ بعض اہل علم کا قول ہے کہ اذان اور اقامت دونوں دودو مرتبہ ہیں اور سفیان ثوری رحمہ اللہ، ابن مبارک رحمہ اللہ اور اہل کوفہ (احناف) کا بھی یہی قول ہے۔

۱۴۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّرَسُّلِ فِي الْاَذَانِ

۱۴۱: باب اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنا

۱۸۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا الْمُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ نَا عَبْدُالْمُنْعِمِ وَهُوَصَاحِبُ السِّقَاءِ نَا يَحْيَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ وَعَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِبِلَالٍ يَابِلَالُ اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ فِيْ اَذَانِكَ وَ اِذَا اَقَمْتَ فَاحْدُرْ وَاجْعَلْ بَيْنَ اَذَانِكَ وَاِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْاٰكِلُ مِنْ اَكْلِهٖ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهٖ وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهٖ وَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ.

۱۸۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے بلال جب تم اذان کہو تو ٹھہر ٹھہر کر اذان کہو اور جب اقامت کہو تو جلدی جلدی کہو اور اذان اور تکبیر میں اتنا ٹھہرو کہ کھانے والا کھانے سے اور پینے والا پینے سے اور قضائے حاجت کو جانے والا اپنی حاجت سے فارغ ہو جائے اور تم نہ کھڑے ہوا کرو جب تک مجھے دیکھ نہ لو[1]۔

---

[1] نبی اکرم ﷺ کا حجرہ مبارک مسجد کے متصل تھا لہٰذا آپ ﷺ تقریباً اس وقت تشریف لاتے جب ''قد قامت الصلوٰۃ'' کہا جاتا۔ آج کل امام مصلّٰی پر محراب میں بیٹھا ہوتا ہے اور امام و مقتدی سب بیٹھے رہتے ہیں اور جب ''قد قامت الصلوٰۃ'' کہا جائے تب سب کھڑے ہوتے ہیں۔ مترجم کہتا ہے کہ آج بھی اگر ☜......

۱۸۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِالْمُنْعِمِ نَحْوَهٗ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنَ الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِالْمُنْعِمِ وَهُوَ اِسْنَادٌ مَجْهُوْلٌ.

۱۸۷: ہم سے عبد بن حمید نے روایت کیا ان سے یونس بن محمد نے اور ان سے عبد منعم نے اسی کی مثل روایت کیا۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں ہم جابرؓ کی اس حدیث کو عبد منعم کی سند کے علاوہ نہیں جانتے اور یہ سند مجہول ہے۔

۱۴۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي اِدْخَالِ الْاِصْبَعِ الْاُذُنَ عِنْدَ الْاَذَانِ

۱۴۲: باب اذان دیتے ہوئے کان میں انگلی ڈالنا

۱۸۸: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَوْنِ ابْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ وَيَدُوْرُ وَيُتْبِعُ فَاهُ هٰهُنَا وَاِصْبَعَاهُ فِيْ اُذُنَيْهِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ لَهٗ حَمْرَآءَ اُرَاهُ قَالَ مِنْ اَدَمٍ فَخَرَجَ بِلَالٌ بَيْنَ يَدَيْهِ بِالْعَنَزَةِ فَرَكَزَهَا بِالْبَطْحَآءِ فَصَلّٰى اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَآءُ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَرِيْقِ سَاقَيْهِ قَالَ سُفْيَانُ نُرَاهُ حِبَرَةً قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ جُحَيْفَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يُدْخِلَ الْمُؤَذِّنُ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ فِي الْاَذَانِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَفِي الْاِقَامَةِ اَيْضًا يُدْخِلُ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِيِّ وَاَبُوْ جُحَيْفَةَ اسْمُهٗ وَهْبُ السُّوَائِيُّ.

۱۸۸: عون بن ابوجحیفہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے دیکھا بلالؓ کو اذان دیتے ہوئے اور وہ اپنا منہ پھیرتے تھے اِدھر اُدھر اور ان کی دو انگلیاں ان کے دونوں کانوں میں تھیں جب کہ رسول اللہؐ اپنے سرخ خیمے میں تھے۔ راوی نے کہا میرا خیال ہے کہ وہ (خیمہ) چمڑے کا تھا پھر بلالؓ عصا[۱] لیکر نکلے اور اسے میدانؓ (بطحاء) میں گاڑ دیا پھر رسول اللہؐ نے اس کی طرف نماز پڑھی۔ آپؐ کے ارد گرد کتے اور گدھے چل پھر رہے تھے (یعنی خیمہ کے آگے) آپؐ کے جسم پر سرخ حلّہ تھا گویا کہ میں آپ کی پنڈلیوں کی چمک دیکھ رہا ہوں۔ سفیان کہتے ہیں کہ میرے خیال میں وہ (حُلّہ[۲]) یمنی چادر کا ہوگا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابوجحیفہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اس پر اہل علم کا عمل ہے کہ وہ موذن کے لئے اذان کے دوران انگلیوں کو کانوں میں ڈالنے کو مستحب کہتے ہیں۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ اقامت کہتے ہوئے بھی انگلیاں کانوں میں ڈالے اور یہ اوزاعیؒ کا قول ہے۔ ابوجحیفہ کا نام وہب سوائی ہے۔

خلاصۃ الباب: یہ واقعہ حجۃ الوداع سے واپسی کا ہے جب آپ ﷺ نے محصب میں قیام کیا تھا یہاں حضرت بلالؓ نے قبہ میں اذان دی تھی اس لئے گھومنا پڑا اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ اگر منارہ وغیرہ میں اذان دی جائے تو گھومنا چاہئے اور اذان دیتے وقت کانوں میں انگلیاں ڈالنا بھی مستحب ہے اس کی وجہ خود حضور ﷺ نے بیان فرمائی ہے کہ اس سے آواز بلند ہوتی ہے۔

......ﷺ امام ساتھ حجرے سے نکل کر آئے تو یہ کیا جاسکتا ہے لیکن امام تو آکر فوراً تکبیر تحریمہ کہہ دیتا ہے یعنی نیت باندھ لیتا ہے اور مقتدی منتشر کھڑے ہوتے ہیں اور صفیں درست کرنے تک امام سورہ فاتحہ پڑھ لیتا ہے اور یوں تکبیر تحریمہ کے وقت امام کے ساتھ ملنے سے مقتدی محروم ہو جاتے ہیں۔ امام حجرے سے نکلے اور مقتدی قد قامت الصلوٰۃ پر کھڑے ہوں تو پھر ایسا ہونا چاہیے کہ صف بندی پہلے ہو چکی ہو یا پھر امام نماز شروع کرنے سے پہلے صف بندی کرائے اور پھر تکبیر تحریمہ کہے۔

[۱] عنزہ: ایسے عصا کو کہتے ہیں جس کے نیچے لوہا لگا ہو۔ (مترجم) [۲] حُلّہ: اگر چادر اور تہبند ایک ہی طرح کا ہو تو اسے حُلّہ کہتے ہیں۔ (مترجم)

۱۴۳: بَابُ مَاجَاءَ فِی التَّثْوِیْبِ فِی الْفَجْرِ

۱۸۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیعٍ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ نَـا اَبُوْ اِسْرَائِیْلَ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لا تُثَوِّ بَنَّ فِیْ شَیْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ اِلَّا فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ بِلَالٍ لا نَعْرِفُهُ اِلَّامِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ اِسْرَائِیْلَ الْمُلَائِیِّ وَاَبُوْاِسْرَائِیْلَ لَمْ یَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِیْثَ مِنَ الْحَکَمِ ابْنِ عُتَیْبَةَ قَالَ اِنَّمَا رَوَاهُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ الْحَکَمِ ابْنِ عُتَیْبَةَ وَاَبُوْ اِسْرَائِیْلَ اسْمُهٗ اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ اِسْحَاقَ وَلَیْسَ بِذٰلِکَ الْقَوِیِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِیْثِ وَقَدِاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِیْ تَفْسِیْرِ التَّثْوِیْبِ فَقَالَ بَعْضُهُمُ التَّثْوِیْبُ اَنْ یَقُوْلَ فِیْ اَذَانِ الْفَجْرِ الصَّلٰوةُ خَیْرٌمِنَ النَّوْمِ وَهُوَقَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَکِ وَاَحْمَدَ وَقَالَ اِسْحٰقُ فِی التَّثْوِیْبِ غَیْرَ هٰذَا قَالَ هُوَ شَیْءٌ اَحْدَثَهُ النَّاسُ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَاسْتَبْطَاءَ الْقَوْمُ قَالَ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ قَدْقَامَتِ الصَّلٰوةُ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ وَهٰذَا الَّذِیْ قَالَ اِسْحٰقُ هُوَ التَّثْوِیْبُ الَّذِیْ کَرِهَهٗ اَهْلُ الْعِلْمِ وَالَّذِیْ اَحْدَثُوْهُ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ فَسَّرَ ابْنُ الْمُبَارَکِ اَنَّ وَاَحْمَدُ التَّثْوِیْبَ اَنْ یَقُوْلَ الْمُؤَذِّنُ فِیْ اَذَانِ الْفَجْرِ الصَّلٰوةُ خَیْرٌمِّنَ النَّوْمِ فَهُوَ قَوْلٌ صَحِیْحٌ وَیُقَالُ لَهُ التَّثْوِیْبُ اَیْضاً وَهُوَ الَّذِی اخْتَارَهٗ اَهْلُ الْعِلْمِ وَ رَاَوْهُ وَرُوِیَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ الصَّلٰوةُ خَیْرٌمِّنَ النَّوْمِ وَ رُوِیَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ مَسْجِدًا وَقَدْ اُذِّنَ فِیْهِ وَنَحْنُ نُرِیْدُ اَنْ نُصَلِّیَ فِیْهِ فَثَوَّبَ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ عَبْدُاللّٰهِ

۱۴۳: باب فجر کی اذان میں تثویب کے بارے میں

۱۸۹: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ حضرت بلالؓ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ تم تثویب کرو نمازوں میں مگر فجر کی نماز میں۔ اس باب میں ابومحذورہؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث بلال کو ہم ابواسرائیل ملائی کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور ابواسرائیل نے یہ حدیث حکم بن عتیبہ سے نہیں سنی۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ انہوں نے حسن بن عمارہ سے اور انہوں نے حکم بن عتیبہ سے روایت کیا ہے۔ اور ابواسرائیل کا نام اسماعیل بن ابواسحاق ہے اور یہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں اور اختلاف کیا اہل علم نے تثویب کی تفسیر میں بعض اہل علم کے نزدیک تثویب یہ ہے کہ فجر کی اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کہے یہ ابن مبارکؒ اور احمدؒ کا قول ہے اور اسحاقؒ نے اس کے علاوہ کہا ہے وہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے نبی ﷺ کے بعد یہ نیا طریقہ نکالا ہے کہ اگر لوگ اذان دینے کے بعد تاخیر کریں تو مؤذن اذان اور اقامت کے درمیان '' قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ '' کے الفاظ کہے (امام ترمذیؒ فرماتے ہیں) یہ تثویب جس کو اسحٰقؒ نے بیان کیا ہے اہل علم کے نزدیک مکروہ ہے اور یہ وہ کام ہے جسے رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں نے نکالا ہے (یعنی بدعت ہے)۔ تثویب کے متعلق ابن مبارکؒ اور احمدؒ کی تفسیر کہ یہ فجر کی اذان میں ''الصَّلٰوةُ خَیْرٌمِّنَ النَّوْمِ '' کے الفاظ کہنا ہے۔ یہی قول صحیح ہے اور اسے تثویب بھی کہا جاتا ہے۔ اسی کو اہل علم نے اختیار کیا ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ وہ کہتے تھے فجر کی اذان میں ''اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌمِّنَ النَّوْمِ '' اور مجاہد سے مروی ہے کہ میں داخل ہوا مسجد میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ اس میں اذان ہو چکی تھی اور ہم نے ارادہ کیا کہ ہم نماز ادا کریں پس مؤذن نے تثویب کہی تو عبداللہ بن عمرؓ مسجد سے نکل آئے

بْنُ عُمَرَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَقَالَ اخْرُجْ بِنَا مِنْ عِنْدِ هٰذَا الْمُبْتَدِعِ وَلَمْ يُصَلِّ فِيْهِ اِنَّمَا كَرِهَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ التَّثْوِيْبَ الَّذِيْ اَحْدَثَهُ النَّاسُ بَعْدُ.

اور فرمایا نکل چلو اس بدعتی کے پاس سے اور وہاں نماز ادا نہیں کی۔ مکروہ سمجھتے تھے عبداللہ بن عمرؓ اس تثویب کو جو لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے بعد شروع کی تھی۔

خلاصۃ الباب: تثویب کے معانی ترجمہ سے واضح ہیں۔ اذان کے بعد تثویب کو اکثر علماء نے بدعت اور مکروہ کہا خصوصاً جب اس کو سنت کی حیثیت سے اختیار کر لیا گیا ہو لیکن اگر ضرورت کے موقع پر اس کو سنت اور عبادت سمجھے بغیر کی جائے تو کوئی حرج نہیں۔

۱۴۴: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ مَنْ اَذَّنَ فَهُوَيُقِيْمُ

۱۹۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ وَيَعْلٰى عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِبْنِ اَنْعُمٍ عَنْ زِيَادِبْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُؤَذِّنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَاَذَّنْتُ فَاَرَادَ بِلَالٌ اَنْ يُقِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَا صُدَاءٍ قَدْ اَذَّنَ فَمَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ زِيَادٍ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الْاِفْرِيْقِيِّ وَالْاَفْرِيْقِيُّ هُوَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ قَالَ اَحْمَدُ لَا اَكْتُبُ حَدِيْثَ الْاَفْرِيْقِيِّ قَالَ وَرَاَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يُقَوِّيْ اَمْرَهُ وَيَقُوْلُ هُوَمُقَارِبُ الْحَدِيْثِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مَنْ اَذَّنَ فَهُوَيُقِيْمُ.

۱۴۴: اذان کہنے والا ہی تکبیر کہے

۱۹۰: حضرت زید بن حارث صدائیؓ سے روایت ہے کہ مجھے حکم دیا رسول اللہ ﷺ نے کہ میں اذان دوں فجر کی میں نے اذان دی پھر جب حضرت بلالؓ نے اقامت کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے بھائی صدائی نے اذان دی ہے اور جو اذان دے وہی تکبیر کہے۔ اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ہم حدیث زیاد کو افریقی کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور محدثین کے نزدیک افریقی ضعیف ہیں اور یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے انہیں ضعیف کہا ہے۔ امام احمدؒ کا قول ہے کہ میں افریقی کی روایت نہیں لکھتا۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں میں نے دیکھا محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ کو وہ افریقی کو قوی کہا کرتے تھے اور وہ کہتے کہ ان کی حدیث صحت کے قریب ہے اور اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ جو اذان دے وہی تکبیر کہے۔

خلاصۃ الباب: امام شافعیؒ کے نزدیک یہ عمل واجب ہے جو اذان کہے وہی اقامت کہے۔ امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں یہ مستحب ہے لہٰذا موذن سے اجازت لے کر اقامت کوئی دوسرا کہہ سکتا ہے بشرطیکہ اس سے موذن کو تکلیف اور رنج نہ ہو اور تکلیف ہو تو مکروہ ہے مستحب ہونے کی دلیل دار قطنی وغیرہ کی روایات ہیں۔

۱۴۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْاَذَانِ بِغَيْرِ وُضُوْءٍ

۱۹۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤَذِّنُ اِلَّا مُتَوَضِّئٌ.

۱۴۵: باب بغیر بے وضو اذان دینا مکروہ ہے

۱۹۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اذان دے مگر باوضو آدمی (یعنی جس آدمی کا وضو ہو)۔

۱۹۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يُنَادِیْ بِالصَّلَاةِ اِلَّا مُتَوَضِّئٌ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ وَحَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ لَمْ يَرْفَعْهُ ابْنُ وَهْبٍ وَهُوَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَالزُّهْرِیُّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِی الْاَذَانِ عَلٰی غَيْرِ وُضُوْءٍ فَكَرِهَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَاِسْحَاقُ وَرَخَّصَ فِیْ ذٰلِكَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ.

۱۹۲: یحییٰ بن موسیٰ، عبداللہ بن وہب سے وہ یونس سے اور وہ ابن شہاب سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا جس آدمی کا وضو نہ ہو وہ اذان نہ دے۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث پہلی حدیث سے اصح ہے اور ابو ہریرہؓ کی حدیث کو مرفوع نہیں کہا وہب بن منبہ نے اور یہ ولید بن مسلم کی روایت سے اصح ہے اور زہری نے نہیں سنی کوئی حدیث ابو ہریرہؓ سے اور اختلاف ہے اہل علم کا بے وضو اذان دینے کے بارے میں۔ بعض اہل علم کے نزدیک مکروہ ہے اور یہ امام شافعیؒ اور اسحاقؒ کا قول ہے اور رخصت دی ہے بعض اہل علم نے اس کی یہ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ اور امام احمدؒ کا قول ہے[1]۔

خلاصۃ الباب: احناف اور امام شافعیؒ کے نزدیک اذان کے لئے وضو شرط ہے۔

۱۴۶: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْاِمَامَ اَحَقُّ بِالْاِقَامَةِ

۱۴۶: باب امام اقامت کا زیادہ حق رکھتا ہے

۱۹۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا اِسْرَائِيْلُ اَخْبَرَنِیْ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ كَانَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْهِلُ فَلَا يُقِيْمُ حَتّٰی اِذَا رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ حِيْنَ يَرَاهُ وَقَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَحَدِيْثُ سِمَاكٍ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَهٰكَذَا قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنَّ الْمُؤَذِّنَ اَمْلَكُ بِالْاَذَانِ وَالْاِمَامَ اَمْلَكُ بِالْاِقَامَةِ.

۱۹۳: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن تاخیر کرتے اقامت میں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (نکلتے ہوئے) دیکھ نہ لیتے جب انہیں دیکھتے تو نماز کے لئے اقامت کہتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ حسن ہے اور حدیث سماک کو اس روایت کے علاوہ ہم نہیں جانتے بعض اہل علم نے اس طرح کہا ہے کہ مؤذن کو اذان کا اور امام کو اقامت کا زیادہ اختیار ہے۔

خلاصۃ الباب: اقامت جس وقت امام چاہے اس وقت ہونی چاہیے۔ اسی حدیث سے فقہاء نے استدلال کر کے کہا ہے کہ اقامت امام کے خروج (نکلنے) کے بعد ہونی چاہیے۔ خروج کا مطلب یہ ہے کہ امام صفوں سے باہر ہو تو صفوں میں آجائے اگر صفوں میں بیٹھا ہو تو مصلّٰی کی طرف چلنے کے لئے کھڑا ہو جائے۔

۱۴۷: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْاَذَانِ بِاللَّيْلِ

۱۴۷: باب رات کو اذان دینا

۱۹۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

۱۹۴: حضرت سالمؒ سے روایت ہے انہوں نے روایت کیا اپنے

---

[1] اس میں تطبیق یہ ہے کہ اگر جماعت کا وقت قریب ہو اور ابھی اذان نہ ہوئی ہو اور کوئی اذان کہنے والا نہ ہو ایک آدمی آئے جو اذان کہہ سکتا ہے لیکن اس کا وضو نہیں ہے تو وہ اذان کہہ دے پھر وضو کر لے تا کہ وقت پر نماز ہو جائے اور نمازیوں میں خلل اور انتشار نہ ہو۔

سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالاً يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى تَسْمَعُوْا تَاذِيْنَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَآئِشَةَ وَاُنَيْسَةَ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَسَمُرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْاَذَانِ بِاللَّيْلِ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ بِاللَّيْلِ اَجْزَاَهُ وَلَا يُعِيْدُ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اَذَّنَ بِلَيْلٍ اَعَادَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَرَوٰى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ بِلَالاً اَذَّنَ بِلَيْلٍ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُنَادِيَ اِنَّ الْعَبْدَ نَامَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَالصَّحِيْحُ مَا رَوٰى عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالاً يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَرَوٰى عَبْدُالْعَزِيْزِ ابْنُ اَبِيْ رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ مُؤَذِّنًا لِعُمَرَ اَذَّنَ بِلَيْلٍ فَاَمَرَهُ عُمَرُ اَنْ يُعِيْدَ الْاَذَانَ وَهٰذَا لَا يَصِحُّ لِاَنَّهُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عُمَرَ مُنْقَطِعٌ وَلَعَلَّ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَرَادَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَالصَّحِيْحُ رِوَايَةُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَغَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالاً يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَلَوْ كَانَ حَدِيْثُ حَمَّادٍ صَحِيْحًا لَمْ يَكُنْ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ مَعْنًى اِذْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِلَالاً يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَاِنَّمَا اَمَرَهُمْ فِيْمَا

باپ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بلالؓ تو رات کو ہی اذان دے دیتے ہیں پس تم لوگ کھایا پیا کرو یہاں تک کہ تم ابن ام مکتوم کی اذان سنو۔ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ، عائشہؓ، انیسہؓ، ابوذرؓ اور سمرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے فرمایا حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے رات کو اذان دینے کے بارے میں بعض اہل علم کے نزدیک اگر مؤذن نے رات کو اذان دے دی تو کافی ہے اور اس کا لوٹانا ضروری نہیں ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اگر رات کو اذان دے تو دوبارہ اذان دینا ضروری ہے اور یہ قول سفیان ثوریؒ کا ہے۔ حماد بن سلمہ نے ایوب سے وہ نافع سے اور انہوں نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ حضرت بلالؓ نے رات کو اذان دی تو نبی ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ نداء لگائیں کہ بندہ (بلال) وقت اذان سے غافل ہو گیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو عبداللہ بن عمرؓ وغیرہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ بلالؓ تو رات کو ہی اذان دے دیتے ہیں لہٰذا تم لوگ ابن ام مکتوم کی اذان تک کھاتے پیتے رہو اور عبدالعزیز بن رواد نے روایت کیا نافع سے کہ حضرت عمرؓ کے مؤذن نے اذان دی رات کو تو حضرت عمرؓ نے اسے حکم دیا کہ وہ دوبارہ اذان دے یہ صحیح نہیں ہے اس لئے کہ نافع کی حضرت عمرؓ سے ملاقات نہیں ہوئی۔ شاید حماد بن سلمہ نے ارادہ کیا ہو اس حدیث کا اور صحیح روایت عبیداللہ بن عمرؓ کی ہے اور اکثر راویوں نے اس کا ذکر کیا ہے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اور زہری سے انہوں نے سالم سے اور وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا بلالؓ رات کو اذان دے دیتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ اگر حماد کی روایت صحیح ہوتی تو اس روایت کے کوئی معنیٰ نہ ہوتے کہ آپؐ نے فرمایا کہ بلالؓ اذان رات کو ہی دے دیتے ہیں آپؐ نے اس حدیث میں انہیں آئندہ کے لئے حکم دیا ہے اور اگر آپ ﷺ نے

يُسْتَقْبَلُ فَقَالَ اِنَّ بِلَالاً يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ وَلَوْ اَنَّهُ اَمَرَهُ بِاِعَادَةِ الْاَذَانِ حِيْنَ اَذَّنَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ لَمْ يَقُلْ اِنَّ بِلَالاً يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ حَدِيْثُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ اَوْاَخْطَاءَ فِيْهِ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ.

انہیں طلوع فجر سے پہلے دوبارہ اذان دینے کا حکم دیا ہوتا تو آپ یہ نہ فرماتے کہ بلالؓ رات کو ہی اذان دے دیتے ہیں اور کہا علی بن مدینیؒ نے ایوب سے مروی حماد بن سلمہ کی حدیث جسے روایت کیا ہے ایوب نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے وہ غیر محفوظ ہے اور اس میں حماد بن سلمہ نے خطا کی ہے۔

خلاصۃ الباب: محدثین اور فقہاء کے درمیان یہ بات چلی ہے کہ فجر کی اذان طلوع صبح صادق سے پہلے دی جاسکتی ہے یا نہیں۔ ائمہ ثلاثہ امام یوسفؒ اور عبداللہ بن مبارکؒ کے نزدیک دی جاسکتی ہے۔ امام ابوحنیفہؒ، امام محمد سفیان ثوریؒ کا مسلک یہ ہے کہ فجر کی اذان بھی وقت سے پہلے نہیں دی جاسکتی اگر دیدی جائے تو لوٹانا واجب ہے کیونکہ حضرت بلالؓ نماز فجر کے لئے اذان نہیں کہتے تھے بلکہ کسی اور مقصد کے لئے کہتے تھے۔ دلائل احادیث میں موجود ہیں۔

۱۴۸: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَالْاَذَانِ

۱۴۸: باب اذان کے بعد مسجد سے باہر نکلنا مکروہ ہے

۱۹۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا اُذِّنَ فِيْهِ بِالْعَصْرِ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَلٰى هٰذَا الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ اَنْ لَا يَخْرُجَ اَحَدٌمِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْاَذَانِ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ اَنْ يَكُوْنَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ اَوْاَمْرٍلَا بُدَّ مِنْهُ وَيُرْوٰى عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ اَنَّهُ قَالَ يَخْرُجُ مَالَمْ يَاْخُذِ الْمُؤَذِّنُ فِي الْاِقَامَةِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَهٰذَا عِنْدَ نَا لِمَنْ لَهُ عُذْرٌ فِي الْخُرُوْجِ مِنْهُ وَ اَبُوالشَّعْثَاءِ اسْمُهُ سُلَيْمُ بْنُ الْاَسْوَدِ وَهُوَ وَالِدُ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ وَقَدْ رَوٰى اَشْعَثُ بْنُ اَبِي الشَّعْثَاءِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْهِ.

۱۹۵: حضرت ابوشعثاء سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد سے باہر نکلا عصر کی اذان کے بعد تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں اس باب میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور صحابہؓ و تابعینؒ کا اسی پر عمل ہے کہ اذان کے بعد مسجد سے کوئی شخص بغیر عذر کے نہ نکلے یعنی وضو نہ ہو یا کوئی ضروری کام ہو۔ اور روایت کیا گیا ہے ابراہیم نخعی سے کہ وہ کہتے ہیں کہ مسجد سے نکلنا جائز ہے جب تک اقامت شروع نہ ہو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اور ہمارے نزدیک یہ اس کے لئے ہے جو باہر نکلنے کے لئے کوئی عذر رکھتا ہو اور ابوشعثاء کا نام سلیم بن اسود ہے اور وہ والد ہیں اشعث بن ابوشعثاء کے اور یہ حدیث بھی اشعث بن ابی شعثاء نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔

خلاصۃ الباب: بنیادی طور پر اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں کہ بغیر عذر کے اذان کے بعد مسجد سے

نکلنا مکروہ ہے لیکن اگر کوئی شخص دوسری مسجد میں امام ہو یا اپنی نماز پہلے پڑھ چکا ہو یا کوئی ضروری کام پیش آ گیا ہو اور کسی دوسری جگہ جماعت ملنے کی توقع ہو تو نکلنا جائز ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کو کسی ذریعہ سے یہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ جانے والا شخص بغیر کسی عذر کے جا رہا ہے اس لئے فرمایا کہ اس نے ابوالقاسم علیہ ﷺ کی نافرمانی کی ہے۔

۱۴۹ : بَابُ مَاجَاءَ فِی الْاَذَانِ فِی السَّفَرِ

۱۹۶ : حَدَّثَنَا مُحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّآءِ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ مَالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِیْ فَقَالَ لَنَا اِذَا سَافَرْتُمَا فَاَذِّنَا وَ اَقِیْمَا وَلْیَؤُمَّکُمَا اَکْبَرُ کُمَا قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَیْہِ عِنْدَ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ اخْتَارُوْا الْاَذَانَ فِی السَّفَرِ وَقَالَ بَعْضُھُمْ تَجْزِیُٔ الْاِقَامَۃُ اِنَّمَا الْاَذَانُ عَلٰی مَنْ یُرِیْدُ اَنْ یَجْمَعَ النَّاسَ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ وَبِہٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ ۔

۱۴۹: باب سفر میں اذان

۱۹۶: حضرت مالک بن حویرث سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے چچازاد بھائی کے ساتھ حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ جب تم سفر کرو تو اذان کہو اور اقامت کہو اور تم میں سے بڑا امامت کرے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ سفر میں اذان دی جائے اور بعض اہل علم نے کہا ہے کہ اقامت ہی کافی ہے اذان تو اس کے لئے ہے جو لوگوں کو جمع کرنے کا ارادہ کرے اور پہلا قول اصح ہے اور امام احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی یہی کہتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: سفر میں جہاں دوسرے آدمیوں کے جماعت میں شامل ہونے کی توقع نہ ہو وہاں بھی اذان و اقامت دونوں مسنون ہیں۔

۱۵۰ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ الْاَذَانِ

۱۹۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَیْدِ الرَّازِیُّ نَا اَبُوْ تُمَیْلَۃَ نَا حَمْزَۃُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُجَاھِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِیْنَ مُحْتَسِبًا کُتِبَتْ لَہٗ بَرَآءَ ۃٌ مِنَ النَّارِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَثَوْبَانَ وَمُعَاوِیَۃَ وَاَنَسٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَحَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَاَبُوْ تُمَیْلَۃَ اسْمُہٗ یَحْیٰی بْنُ وَاضِحٍ وَاَبُوْ حَمْزَۃَ السُّکَّرِیُّ اسْمُہٗ مُحَمَّدُ بْنُ مَیْمُوْنٍ وَجَابِرُابْنِ یَزِیْدَ الْجُعْفِیُّ ضَعَّفُوْہُ تَرَکَہٗ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَھْدِیٍّ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی سَمِعْتُ الْجَارُوْدَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ وَکِیْعًا یَقُوْلُ لَوْلَا جَابِرُ

۱۵۰: باب اذان کی فضیلت

۱۹۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اذان دی سات برس تک ثواب کی نیت سے اس کے لئے دوزخ سے برأت لکھ دی گئی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ، ثوبان رضی اللہ عنہ، معاویہ رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ابن عباسؓ کی حدیث غریب ہے۔ ابوتمیلہ کا نام یحییٰ بن واضح اور ابوحمزہ سکری کا نام محمد بن میمون ہے۔ جابر بن یزید جعفی کو محدثین نے ضعیف کہا ہے یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان سے روایات لینا ترک کر دیا ہے۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں میں نے سنا جارود سے وہ کہتے ہیں میں نے وکیع سے سنا

الْجُعْفِیُّ لَکَانَ اَھْلُ الْکُوْفَۃِ بِغَیْرِ حَدِیْثٍ وَلَوْلَا حَمَّادٌ لَکَانَ اَھْلُ الْکُوْفَۃِ بِغَیْرِ فِقْہٍ۔

انہوں نے کہا اگر جابر جعفی نہ ہوتے تو اہل کوفہ حدیث کے بغیر رہ جاتے اور اگر حماد نہ ہوتے تو فقہ کے بغیر رہ جاتے۔

خلاصۃ الباب: اذان کی فضیلت میں متعدد احادیث صحیحہ موجود ہیں جیسا کہ امام ترمذیؒ وفی الباب سے ان کی طرف اشارہ کیا ہے اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ اذان کہنے والے قیامت کے دن دوسرے سب لوگوں کے مقابلہ میں دراز گردن (سربلند) ہونگے۔

۱۵۱ :بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْاِمَامَ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنَ مُؤْتَمَنٌ

۱۵۱: باب امام ضامن ہے اور مؤذن امانت دار ہے

۱۹۸ : حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ نَا اَبُوالْاَحْوَصِ وَاَبُوْمُعَاوِیَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اَللّٰھُمَّ اَرْشِدِ الْاَئِمَّۃَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِیْنَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَفِی الْبَابِ عَنْ عَآئِشَۃَ وَسَھْلِ بْنِ سَعْدٍ وَعُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَوَاہُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَحَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ وَغَیْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَوٰی اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَوٰی نَافِعُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَآئِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا الْحَدِیْثَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَسَمِعْتُ اَبَا زُرْعَۃَ یَقُوْلُ حَدِیْثُ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَقُوْلُ حَدِیْثُ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ عَآئِشَۃَ اَصَحُّ وَذَکَرَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْمَدِیْنِیِّ اَنَّہٗ لَمْ یُثْبِتْ حَدِیْثَ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَلَاحَدِیْثَ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ عَآئِشَۃَ فِیْ ھٰذَا۔

۱۹۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے امام ضامن ہے اور مؤذن امانت دار ہے۔ اے اللہ ائمہ کو ہدایت پر رکھ اور مؤذنوں کی مغفرت فرما۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں اس باب میں عائشہؓ، سہل بن سعدؓ اور عقبہ بن عامرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابو ہریرہؓ کی حدیث سفیان ثوریؒ، حفص بن غیاث اور کئی حضرات نے اعمش سے روایت کی ہے انہوں نے روایت کی ابو صالح سے وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اور روایت کی اسباط بن محمد نے اعمش سے انہوں نے کہا کہ یہ حدیث مجھے ابی صالح سے انہیں ابو ہریرہؓ سے اور انہیں نبی ﷺ سے پہنچی ہے اور نافع بن سلیمان نے روایت کیا ہے اس روایت کو محمد بن ابی صالح سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے ابوزرعہ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ ابوصالح کی ابوہریرہؓ سے مروی حدیث اصح ہے ابوصالح کی حضرت عائشہؓ سے مروی حدیث سے۔ ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ ابوصالح کی عائشہؓ سے مروی حدیث اصح ہے۔ علی بن مدینی سے مذکور ہے کہ ابوصالح کی ابو ہریرہؓ سے مروی حدیث ثابت نہیں ہے۔ ابوصالح کی حضرت عائشہؓ سے مروی حدیث بھی ثابت نہیں ہے۔

خلاصۃ الباب: حدیث کا یہ جملہ جوامع الکلم میں سے ہے متعدد مختلف فیہ مسائل میں احناف کا مسلک معتدل ہے۔(۱) امام کی قراءت مقتدی کے لئے کافی ہے۔(۲) امام کی نماز ٹوٹ جائے تو مقتدی کی بھی فاسد ہو جاتی ہے۔

۱۵۲: بَابُ مَایَقُوْلُ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ

۱۹۹: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَ نْصَارِیُّ نَامَعْنٌ نَا مَالِکٌ ح وَثَنَا قُتَیْبَۃُ عَنْ مَالِکٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ یَزِیْدَ اللَّیْثِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَآءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَایَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاُمِّ حَبِیْبَۃَ وَعَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ رَبِیْعَۃَ وَعَآئِشَۃَ وَمُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ وَمُعَاوِیَۃَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ سَعِیْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَھٰکَذَا رَوٰی مَعْمَرٌ وَغَیْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ مِثْلَ حَدِیْثِ مَالِکٍ وَرَوٰی عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّھْرِیِّ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ وَرِوَایَۃُ مَالِکٍ اَصَحُّ.

۱۵۲: باب جب مؤذن اذان دے تو سننے والا کیا کہے

۱۹۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سنو اذان تو اسی طرح کہو جس طرح کہتا ہے مؤذن۔ اس باب میں ابورافع رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔ ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابوسعید کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی طرح روایت کیا ہے معمر اور کئی راویوں نے اس حدیث کی مثل زہری سے۔ وہ روایت کرتے ہیں سعید بن مسیب سے وہ روایت کرتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور مالک رضی اللہ عنہ کی روایت اصح ہے۔

۱۵۳: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ اَنْ یَّاْخُذَالْمُؤَذِّنُ عَلَی الْاَذَانِ اَجْرًا

۲۰۰: حَدَّثَنَا ھَنَّادٌنَا اَبُوْزُبَیْدٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ اِنَّ مِنْ اٰخِرِمَا عَھِدَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنِ اتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَایَاْخُذُ عَلٰی اَذَانِہٖ اَجْرًاقَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ عُثْمَانَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ کَرِھُوْا اَنْ یَاْخُذَ عَلَی الْاَذَانِ اَجْرًاوَا سْتَحَبُّوْالِلْمُؤَذِّنِ اَنْ یَحْتَسِبَ فِیْ اَذَانِہٖ.

۱۵۳: باب مؤذن کا اذان پر اجرت لینا مکروہ ہے

۲۰۰: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت مجھے یہ تھی کہ میں ایسا مؤذن مقرر کروں جو اذان پر اجرت نہ لے۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث عثمان رضی اللہ عنہ حسن ہے اور اس پر عمل ہے اہل علم کا کہ مؤذن کے لئے اذان پر اجرت لینا مکروہ ہے اور مستحب ہے مؤذن کے لئے کہ وہ اذان دے آخرت کے ثواب کے لئے[1]۔

۱۵۴: بَابُ مَایَقُوْلُ اِذَا اَذَّنَ

۱۵۴: باب جب مؤذن

---

[1] یہ بہتر ہے کہ مؤذن اجر آخرت کے لئے اذان دے لیکن متاخرین نے کہا ہے کہ مستقل مؤذن کے لئے تنخواہ ضروری ہے ہاں اگر کوئی صاحب استطاعت اس کا ذمہ اٹھالے کہ میں اذان ہمیشہ کہوں گا تو یہ بڑی بات ہے یا کوئی شخص کوئی اور کام کرے اور اذان دیتا رہے۔ (مترجم)

اَلْمُؤَذِّنَ مِنَ الدُّعَآءِ

۲۰۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ الْحَكِيْمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلاً غَفَرَاللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَانَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ حَكِيْمِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ.

اذان دے تو سننے والا کیا دعا پڑھے

۲۰۱: سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مؤذن کی اذان سننے کے بعد یہ کہے ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بلا شبہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں راضی ہوں اللہ کے رَبّ ہونے پر، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر لیث بن سعید کی حکیم بن عبداللہ بن قیس کی روایت سے۔

۱۵۵ :بَابُ مِنْهُ اَيْضًا

۲۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ الْبَغْدَادِیُّ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَا نَا عَلِیُّ بْنُ عَيَّاشٍ نَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَةَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَآءَ اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَهٗ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِبْنِ الْمُنْكَدِرِ لاَ نَعْلَمُ اَحَدًا رَوَاهُ غَيْرُ شُعَيْبِ بْنِ اَبِیْ حَمْزَةَ.

۱۵۵: باب اسی سے متعلق

۲۰۲: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے اذان سننے کے بعد کہا (اَللّٰھُمَّ سے وعدتَہٗ تک) ''اے اللہ اس کامل دعا اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور بزرگی عطا فرما اور ان کو مقام محمود عطا فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔ تو قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔'' امام ابوعیسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں حدیث جابر رضی اللہ عنہ حسن غریب ہے، محمد بن منکدر کی روایت سے۔ ہم نہیں جانتے کہ اس روایت کو شعیب بن ابوحمزہ کے علاوہ کسی اور نے بھی روایت کیا ہو۔

۱۵۶ :بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اَنَّ الدُّعَآءَ لَا يُرَدُّبَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِ قَامَةَ

۲۰۳: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌنَاوَ كِيْعٌ وَعَبْدُالرَّزَّاقِ وَاَبُوْ اَحْمَدَ وَاَبُوْنُعَيْمٍ قَالُوْا اَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ الْعَمِّیِّ عَنْ اَبِیْ اِيَاسٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

۱۵۶: باب اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا رد نہیں جاتی

۲۰۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی

اللّٰهِ ﷺ الدُّعَآءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْرَوَاهُ ابْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ هٰذَا .

رحمہ اللہ فرماتے ہیں حدیث انس رضی اللہ عنہ حسن ہے اور روایت کیا ہے اس حدیث کی مثل اسحاق ہمدانی نے برید بن مریم کے واسطہ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

۱۵۷ :بَابُ مَاجَاءَ كَمْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهٖ مِنَ الصَّلَوَاتِ

۱۵۷: باب اللہ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں

۲۰۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فُرِضَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهِ الصَّلَوَاتُ خَمْسِيْنَ ثُمَّ نُقِصَتْ حَتّٰى جُعِلَتْ خَمْسًا ثُمَّ نُوْدِيَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّهٗ لَايُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَاِنَّ لَكَ بِهٰذِهِ الْخَمْسِ خَمْسِيْنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ وَاَبِيْ قَتَادَةَ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَمَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ .

۲۰۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر شب معراج میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں پھر کمی کی گئی ان میں یہاں تک کہ پانچ رہ گئیں پھر آواز دی گئی، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے قول میں تبدیلی نہیں ہوتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ان پانچ کے بدلے میں پچاس کا ثواب ہے۔ اس باب میں عبادہ بن صامتؓ، طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ، ابوقتادہ رضی اللہ عنہ، ابوذر رضی اللہ عنہ، مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث انس رضی اللہ عنہ حسن صحیح غریب ہے۔

۱۵۸ :بَابُ فِيْ فَضْلِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

۱۵۸: باب پانچ نمازوں کی فضیلت

۲۰۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَالَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَنَسٍ وَحَنْظَلَةَ الْاُسَيْدِيِّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۲۰۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک ان کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے (صغیرہ گناہوں کا) جب تک کبیرہ گناہوں کا مرتکب نہ ہو۔ اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ اور حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

۱۵۹ :بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ الْجَمَاعَةِ

۱۵۹: باب جماعت کی فضیلت

۲۰۶ :حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۰۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز اکیلے

وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلٰى صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَا رَوٰى نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ تَفْضُلُ صَلٰوةُ الْجَمِيْعِ عَلٰى صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَعَامَّةُ مَنْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَالُوْا خَمْسٌ وَعِشْرِيْنَ اِلَّا ابْنُ عُمَرَ فَاِنَّهٗ قَالَ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ.

نماز پڑھنے سے ستائیس درجے زیادہ افضل ہے۔ اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ، ابی بن کعبؓ، معاذ بن جبلؓ، ابوسعیدؓ، ابو ہریرہؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے اور اسی طرح روایت کیا نافع نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جماعت کی نماز منفرد کی نماز سے ستائیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ اکثر راویوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پچیس درجے کا قول نقل کیا ہے سوائے ابن عمرؓ کے کہ انہوں نے ستائیس درجے کہا ہے۔

۲۰۷: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَامَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الصَّلٰوةَ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ وَحْدَهٗ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءًا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۰۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جماعت سے نماز ادا کرنے والے آدمی کی نماز اس کے اکیلے پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْمَنْ سَمِعَ النِّدَآءَ فَلَا يُجِيْبُ

۱۶۰: باب جو شخص اذان سنے اور اس کا جواب نہ دے (یعنی نماز کے لئے نہ پہنچے)

۲۰۸: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ فِتْيَتِيْ اَنْ يَجْمَعُوْا حُزَمَ الْحَطَبِ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰى اَقْوَامٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَ اَبِي الدَّرْدَآءِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاذِ ابْنِ اَنَسٍ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ قَالُوْا مَنْ سَمِعَ النِّدَآءَ فَلَمْ يُجِبْ فَلَا صَلٰوةَ لَهٗ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ

۲۰۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ اپنے جوانوں کو لکڑیوں کا ڈھیر جمع کرنے کا حکم دوں پھر میں نماز کا حکم دوں اور نماز کے لئے اقامت کہی جائے پھر میں آگ لگا دوں ان لوگوں کے گھروں کو جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے۔ اس باب میں ابن مسعود، ابودرداء، ابن عباس، معاذ بن انس، جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور کئی صحابہؓ سے مروی ہے کہ جو شخص اذان سنے اور اس کا جواب نہ دے (یعنی مسجد میں نماز کے لئے (حاضر نہ ہو) تو اس کی نماز نہیں۔ بعض اہل علم کا قول ہے کہ یہ تاکید سختی اور تنبیہ کے معنیٰ میں ہے اور کسی شخص کے لئے جماعت

هٰذَا عَلَى التَّغْلِيْظِ وَالتَّشْدِيْدِ وَلَا رُخْصَةَ لِاَحَدٍ فِيْ تَرْکِ الْجَمَاعَةِ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ قَالَ مُجَاهِدٌ وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ لَايَشْهَدُ جُمُعَةً وَلَاجَمَاعَةً فَقَالَ هُوَ فِي النَّارِ حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ هَنَّادٌ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَمَعْنَى الْحَدِيْثِ اَنْ لَا يَشْهَدَ الْجَمَاعَةَ وَالْجُمُعَةَ رَغْبَةً عَنْهَا وَاسْتِخْفَافًا بِحَقِّهَا وَتَهَاوُنًا بِهَا.

کوترک کرنے کی اجازت نہیں الا یہ کہ اس کو کوئی عذر ہو۔ مجاہدؒ نے کہا کہ سوال کیا گیا ابن عباسؓ سے ایسے شخص کے متعلق جو دن میں روزے رکھتا ہو اور رات بھر نماز پڑھتا ہو لیکن نہ جمعہ میں حاضر ہوتا ہے اور نہ جماعت میں۔ فرمایا (ابن عباسؓ نے) وہ جہنمی ہے۔ ہم سے روایت کیا اسے حماد نے انہوں نے محاربی سے اور وہ لیث سے اور وہ مجاہد سے روایت کرتے ہیں اور اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ وہ شخص جمعہ اور جماعت میں نہ حاضر ہوتا ہو قصداً یا تکبر کی وجہ سے یا جماعت کو حقیر سمجھ کر (وہ جہنمی ہے)۔

خلاصۃ الابواب: (۱) اذان کا جواب دینا چاہئے (۲) پچاس نمازوں کا حکم عالم بالا کے اعتبار سے تھا اور وہاں کے لحاظ سے آج بھی نمازیں پچاس ہی ہیں اس کی تائید حدیث باب کے اگلے جملہ سے ہوتی ہے۔ (۳) بعض مسنون طریقے سے اذان کا جواب دینے اور اس کے بعد دعا وسیلہ مانگنے سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتے ہیں۔ حضور ﷺ کی شفاعت نصیب فرماویں گے۔ (۴) امام احمدؒ کا مسلک اس حدیث کی بناء پر یہ ہے کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا فرض عین ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک واجب ہے بہرحال جماعت کی تاکید ثابت ہوتی ہے۔ (۵) تھوڑی سی محنت پر اتنا بڑا ثواب کہ ایک نماز پر ستائیس گنا اجر دینے کا وعدہ ہے۔

۱۶۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيْ وَحْدَهُ ثُمَّ يُدْرِکُ الْجَمَاعَةَ

۱۶۱: باب وہ شخص جو اکیلا نماز پڑھ چکا ہو پھر جماعت پائے

۲۰۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا يَعْلَى بْنُ عَطَآءٍ نَا جَابِرُ بْنُ يَزِيْدَ ابْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ انْحَرَفَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِيْ اُخْرَى الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ فَقَالَ عَلَيَّ بِهِمَا فَجِيْئَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَآئِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِيْ رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا اِذَا صَلَّيْتُمَا فِيْ رِحَالِكُمَا ثُمَّ اَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَاِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ مِحْجَنٍ وَيَزِيْدَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ

۲۰۹: جابر بن یزیدؒ بن اسود سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے والد سے کہ میں حاضر ہوا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج میں۔ پس میں نے نماز پڑھی آپ ﷺ کے ساتھ صبح کو مسجد خیف میں جب نماز ختم ہوئی تو آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور دیکھا دو آدمیوں کو کہ انہوں نے باجماعت نماز نہیں پڑھی تھی آپؐ نے فرمایا انہیں میرے پاس لاؤ پس انہیں لایا گیا اس حالت میں کہ ان کی رگیں خوف سے پھڑک رہی تھیں آپؐ نے پوچھا تمہیں ہمارے ساتھ کس چیز نے نماز پڑھنے سے روکا؟ انہوں نے کہا ہم نے اپنی منزلوں میں نماز ادا کر لی تھی آپؐ نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو اگر تم اپنی منزلوں میں نماز پڑھ لو اور پھر مسجد میں آؤ تو جماعت کے ساتھ نماز پڑھو وہ تمہارے لئے نفل

اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ یَزِیْدَ ابْنِ الْاَ سْوَدِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَیْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ یَقُوْلُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالُوْا اِذَا صَلَّی الرَّجُلُ وَحْدَهٗ ثُمَّ اَدْرَکَ الْجَمَاعَةَ فَاِنَّهٗ یُعِیْدُ الصَّلَوَاتِ کُلَّهَا فِی الْجَمَاعَةِ وَاِذَا صَلَّی الرَّجُلُ الْمَغْرِبَ وَحْدَهٗ ثُمَّ اَدْرَکَ الْجَمَاعَةَ قَالُوْا فَاِنَّهٗ یُصَلِّیْهَا مَعَهُمْ وَیَشْفَعُ بِرَکْعَةٍ وَالَّتِیْ صَلّٰی وَحْدَهٗ هِیَ الْمَکْتُوْبَةُ عِنْدَ هُمْ .

ہوگئی۔اس باب میں محجن اور یزید بن عامر سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یزید بن اسود کی حدیث حسن صحیح ہے اور یہ کئی علماء کا قول بھی ہے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوریؒ شافعیؒ ، احمدؒ اور اسحاقؒ کہ اگر کوئی شخص اکیلا نماز پڑھ چکا ہو پھر جماعت پالے تو تمام نمازیں جماعت میں لوٹا سکتا ہے اگر مغرب کی نماز اکیلے پڑھی پھر جماعت مل گئی تو یہ حضرات کہتے ہیں کہ وہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھے اور اس میں ایک رکعت ملا کر اسے جفت کردے اور جو نماز اس نے اکیلے پڑھی ہوگی وہی فرض ہوگی (یعنی جماعت کے ساتھ جو نماز پڑھی وہ نفل شمار ہوگی اور جو پہلے تنہا پڑھی تھی وہی فرض شمار ہوں گے۔

۱۶۲ :بَابُ مَاجَاءَ فِی الْجَمَاعَةِ فِیْ مَسْجِدٍ قَدْصُلِّیَ فِیْهِ مَرَّةً

۱۶۲:باب اس مسجد میں دوسری جماعت جس میں ایک مرتبہ جماعت ہوچکی ہو

۲۱۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ النَّاجِیِّ عَنْ اَبِی الْمُتَوَکِّلِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیُّکُمْ یَتَّجِرُ عَلٰی هٰذَا فَقَامَ رَجُلٌ وَصَلّٰی مَعَهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ وَاَبِیْ مُوْسٰی وَالْحَکَمِ بْنِ عُمَیْرٍ وَقَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ سَعِیْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ غَیْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِ هِمْ مِنَ التَّابِعِیْنَ قَالُوْا لَا بَاسَ اَنْ یُصَلِّیَ الْقَوْمُ جَمَاعَةً فِیْ مَسْجِدٍ قَدْ صَلّٰی فِیْهِ وَبِهٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ یُصَلُّوْنَ فُرَادٰی وَبِهٖ یَقُوْلُ سُفْیَانُ وَابْنُ الْمُبَارَکِ وَمَالِکٌ وَالشَّافِعِیُّ یَخْتَارُوْنَ الصَّلٰوةَ فُرَادٰی.

۲۱۰: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آیا رسول اللہ ﷺ کے نماز پڑھ لینے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کون تجارت کرے گا اس آدمی کے ساتھ۔ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے اس کے ساتھ نماز پڑھی لی۔اس باب میں ابوامامہ،ابوموسیٰ اور حکم بن عمیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں ۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے کہا کہ ابوسعید کی حدیث حسن ہے اور صحابہؓ وتابعینؒ میں سے کئی اہل علم کا یہ قول ہے کہ جس مسجد میں جماعت ہوچکی ہو اس میں دوبارہ جماعت کرنے میں کوئی حرج نہیں اور یہی کہتے ہیں احمدؒ اور اسحاقؒ بھی اور بعض اہل علم کے نزدیک وہ نماز پڑھیں اکیلے اکیلے (یعنی پہلی جماعت کے بعد آنے والے لوگ اپنی اپنی انفرادی نماز پڑھیں دوبارہ جماعت نہ کریں) یہ قول سفیان ثوریؒ ، ابن مبارکؒ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا ہے ان کا مسلک یہ ہے کہ (بعد میں آنے والے جماعت نہ کریں) وہ الگ الگ نماز پڑھیں۔

(فائدہ) یہی مسلک حنفیہ کا ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ اگر دوبارہ جماعت کی عام اجازت دے دی جائے تو پھر پہلی اور اصل جماعت کا اتنا اہتمام نہ رہے گا۔

۱۶۳: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ الْعِشَآءِ وَالْفَجْرِ فِیْ جَمَاعَةٍ

۲۱۱: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ نَاسُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَالْعِشَآءَ فِیْ جَمَاعَةٍ كَانَ لَهٗ قِيَامُ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَآءَ وَالْفَجْرَ فِیْ جَمَاعَةٍ كَانَ لَهٗ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَعُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ وَجُنْدُبٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَاَبِیْ مُوْسٰى وَبُرَيْدَةَ .

۲۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدُبِ ابْنِ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِیْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِیْ ذِمَّتِهٖ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عُثْمَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ عَنْ عُثْمَانَ مَوْقُوْفًا وَرُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُثْمَانَ مَرْفُوْعًا .

۲۱۳: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ اَبُوْ غَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ الْكَحَّالِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِی الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَاحَدِيْثٌ غَرِيْبٌ .

۱۶۳: باب عشاء اور فجر کی نماز باجماعت پڑھنے کی فضیلت

۲۱۱: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حاضر ہوا عشاء کی نماز کے لئے اس کے لئے نصف رات کے قیام کا ثواب ہے اور جس نے صبح اور عشاء کی نماز باجماعت پڑھی اس کے لئے پوری رات کے قیام کا اجر ہے۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، عمارہ بن ابورویبہ رضی اللہ عنہ، جندب رضی اللہ عنہ، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور بُریدہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔

۲۱۲: حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز پڑھی صبح کی وہ اللہ کی پناہ میں ہے پس تم اللہ کی پناہ نہ توڑو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے کہا حدیث عثمان حسن صحیح ہے اور اس حدیث کو روایت کیا ہے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہؓ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے موقوفاً اور کئی سندوں سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بھی مروی ہے۔

۲۱۳: حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندھیروں میں مسجدوں کی طرف چلنے والوں کو قیامت کے دن کامل نور کی خوشخبری دو۔

یہ حدیث غریب ہے۔

۱۶۴: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ

۲۱۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَآءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا

۱۶۴: باب پہلی صف کی فضیلت

۲۱۴: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مردوں کی صفوں میں سے سب سے بہتر پہلی اور سب سے بری آخری صف ہے جبکہ عورتوں کی صفوں میں سے بہترین صف آخری اور سب سے بری پہلی صف ہے۔ اس

اَوَّلُهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ وَعَآئِشَةَ وَالْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

باب میں جابرؓ، ابن عباسؓ، ابوسعیدؓ، عائشہؓ، عرباض بن ساریہؓ اور انسؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے۔

۲۱۵: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْاَوَّلِ ثَلٰثًا وَلِلثَّانِيْ مَرَّةً وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُوْنَ مَافِي النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَا اسْتَهَمُوْا حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَامَالِكٌ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۲۱۵: اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ پہلی صف کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف کے لئے ایک مرتبہ استغفار کرتے تھے فرمایا نبی ﷺ نے اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان دینے اور پہلی صف میں (شامل ہوکر) نماز پڑھنے کا کتنا اجر ہے پھر وہ اسے (یعنی پہلی صف کو) قرعہ اندازی کے بغیر نہ پائیں تو ضرور وہ قرعہ اندازی کریں۔ یہ حدیث ہم سے روایت کی اسحاق بن موسیٰ انصاری نے ان سے معن نے ان سے مالک نے اور روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے بھی روایت کی مالک سے انہوں نے سمی سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کی طرح۔

۱۶۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي اِقَامَةِ الصُّفُوْفِ

۱۶۵: باب صفوں کو سیدھا کرنا

۲۱۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا فَخَرَجَ يَوْمًا فَرَاٰى رَجُلًا خَارِجًا صَدْرُهُ عَنِ الْقَوْمِ فَقَالَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْلَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ وَالْبَرَآءِ وَجَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَآئِشَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ نُعْمَانَ بْنِ بَشِيْرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ اِقَامَةُ الصَّفِّ وَ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُوَكِّلُ رَجُلًا بِاِقَامَةِ الصُّفُوْفِ وَلَا يُكَبِّرُ حَتّٰى يُخْبَرَ اَنَّ الصُّفُوْفَ قَدِ اسْتَوَتْ وَ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ اَنَّهُمَا كَانَا

۲۱۶: حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری صفوں کو درست فرمایا کرتے تھے ایک مرتبہ نکلے تو آپؐ نے ایک شخص کو دیکھا اس کا سینہ صف سے آگے بڑھا ہوا تھا آپ ﷺ نے فرمایا تم اپنی صفوں کو سیدھا کرو (برابر کرو) ورنہ اللہ تعالیٰ پھوٹ ڈال دے گا تمہارے دلوں میں۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، ابن سمرہؓ، براءؓ، جابر بن عبداللہؓ، انسؓ، ابو ہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایات مروی ہیں ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں نعمان بن بشیر کی مروی حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ صفوں کو سیدھا کرنا نماز کو پورا کرنے میں شامل ہے اور مروی ہے حضرت عمرؓ سے کہ وہ ایک آدمی کو صفیں سیدھی کرنے کے لئے مقرر کرتے تھے اور اس وقت تک تکبیر (اولیٰ) نہ کہتے جب تک انہیں بتا نہ دیا جاتا کہ صفیں سیدھی ہوگئی ہیں۔ مروی ہے حضرت علیؓ اور

يَتَعَاهَدَانِ ذٰلِكَ يَقُوْلَانِ اسْتَوُوْا وَكَانَ عَلِيٌّ يَقُوْلُ تَقَدَّمْ يَافُلَانُ تَاَخَّرْ يَافُلَانُ .

عثمانؓ سے کہ وہ دونوں بھی یہی کام کرتے اور فرمایا کرتے ''برابر ہوجاؤ'' اور حضرت علیؓ فرمایا کرتے ''اے فلاں آگے ہوجا'' اے فلاں پیچھے ہوجا۔

۱۶۶ :بَابُ مَاجَاءَ لِيَلِيَنِىْ مِنْكُمْ اُوْلُوالْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى

۱۶۶: باب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے عقلمند اور ہوشیار میرے قریب رہا کریں

۲۱۷ حَدَّثَنَا نَصْرُبْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَاخَالِدٌ الْحَذَّآءُ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَلِيَنِىْ مِنْكُمْ اُوْلُوالْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ وَاِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْاَسْوَاقِ وَفِى الْبَابِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَالْبَرَآءِ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُعْجِبُهٗ اَنْ يَلِيَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ لِيَحْفَظُوْا عَنْهُ وَخَالِدٌ الْحَذَّاءُ هُوَ خَالِدُ بْنُ مِهْرَانَ يُكْنٰى اَبَا الْمُنَازِلِ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ اَنَّ خَالِدًا الْحَذَّآءَ مَاحَذَا نَعْلاً قَطُّ اِنَّمَا كَانَ يَجْلِسُ اِلٰى حَذَّآءٍ فَنُسِبَ اِلَيْهِ وَاَبُوْمَعْشَرٍ اِسْمُهٗ زِيَادُ بْنُ كُلَيْبٍ.

۲۱۷: حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی ﷺ نے میرے قریب تم میں سے عقلمند اور سمجھدار لوگ کھڑے ہوں پھر جو ان کے قریب ہوں (یعنی بصیرت وعقل میں) پھر وہ جو ان کے قریب ہوں اور نہ تم اختلاف کرو آپس میں تا کہ تمہارے دلوں میں پھوٹ نہ پڑ جائے اور باز رہو بازاروں کے شوروغل سے ۔اس باب میں ابی بن کعب، ابن مسعود، ابوسعید، براء اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں ۔امام ترمذیؒ فرماتے ہیں عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث حسن غریب ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے آپ ﷺ کو مہاجرین اور انصار کا اپنے قریب رہنا پسند تھا تا کہ وہ آپؐ سے (مسائل کو) محفوظ رکھیں اور خالد الحذاء خالد بن مہران ہیں ان کی کنیت ابو المنازل ہے (امام ترمذیؒ فرماتے ہیں) میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے سنا کہ خالد حذاء نے کبھی جوتا نہیں بنایا وہ ایک جوتے بنانے والے کے پاس بیٹھا کرتے تھے اس لئے اسی نسبت سے مشہور ہوگئے اور ابومعشر کا نام زیاد بن کلیب ہے۔

۱۶۷ :بَابُ مَاجَاءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ الصَّفِّ بَيْنَ السَّوَارِىْ

۱۶۷: باب ستونوں کے درمیان صف بنانا مکروہ ہے

۲۱۸ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ هَانِئِ بْنِ عُرْوَةَ الْمُرَادِيِّ عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ بْنِ مَحْمُوْدٍ قَالَ صَلَّيْنَا خَلْفَ اَمِيْرٍ مِنَ الْاُمَرَآءِ فَاضْطَرَّ نَاالنَّاسُ فَصَلَّيْنَا بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَلَمَّا صَلَّيْنَا قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُنَّا نَتَّقِىْ هٰذَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ

۲۱۸: عبدالحمید بن محمود کہتے ہیں ہم نے امراء میں سے ایک امیر کے پیچھے نماز پڑھی پس ہمیں مجبور کیا لوگوں نے تو ہم نے نماز پڑھی دوستونوں کے درمیان اور جب ہم نماز پڑھ چکے تو فرمایا انس بن مالکؓ نے ہم اس سے پرہیز کرتے تھے (یعنی ستونوں کے درمیان نماز پڑھنے سے) رسول اللہ ﷺ کے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ قُرَّةَ بْنِ إِيَاسِ الْمُزَنِيِّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يُصَفَّ بَيْنَ السَّوَارِيْ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ ذٰلِكَ .

۱۶۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ

۲۱۹: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ اَخَذَ زِيَادُ ابْنُ اَبِي الْجَعْدِ بِيَدِيْ وَنَحْنُ بِالرَّقَّةِ فَقَامَ بِيْ عَلٰى شَيْخٍ يُقَالُ لَهٗ وَابِصَةُ بْنُ مَعْبَدٍ مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ فَقَالَ زِيَادٌ حَدَّثَنِيْ هٰذَا الشَّيْخُ اَنَّ رَجُلًا صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ وَالشَّيْخُ يَسْمَعُ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُعِيْدَ الصَّلٰوةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ وَابِصَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ وَقَالُوْا يُعِيْدُ اِذَا صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يُجْزِئُهٗ اِذَا صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ اِلٰى حَدِيْثِ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَيْضًا قَالُوْا مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ يُعِيْدُ مِنْهُمْ حَمَّادُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ وَابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى وَوَكِيْعٌ وَرَوٰى حَدِيْثَ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ ابْنِ يَسَافٍ غَيْرُ وَاحِدٍ مِثْلَ رِوَايَةِ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ زِيَادِ ابْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ وَابِصَةَ وَفِيْ حَدِيْثِ حُصَيْنٍ مَايَدُلُّ عَلٰى اَنَّ هِلَالًا قَدْ

زمانے میں۔اس باب میں قرہ بن ایاس مزنی سے بھی روایت ہے۔ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث انسؓ حسن صحیح ہے اور مکروہ سمجھتے ہیں بعض اہل علم ستونوں کے درمیان صف بنانے کو اور یہ احمدؒ اور اسحاقؒ کا قول ہے۔بعض اہل علم نے اس کی (یعنی ستونوں کے درمیان صف کی) اجازت دی ہے۔

۱۶۸: باب صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنا

۲۱۹: ہلال بن یساف کہتے ہیں کہ زیاد بن ابی الجعد نے میرا ہاتھ پکڑا رقہ کے مقام پر اور مجھے اپنے ساتھ ایک شیخ کے پاس لے گئے انہیں وابصہ بن معبد کہا جاتا ہے ان کا تعلق قبیلہ بنی اسد سے تھا مجھ سے زیاد نے کہا مجھے روایت بیان کی اس شیخ نے کہ ایک آدمی نے نماز پڑھی صف کے پیچھے اکیلے تو نبی علیہ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ نماز کو لوٹائے (یعنی دوبارہ پڑھے) اور اس بات کو شیخ سن رہے تھے۔اس باب میں علی بن شیبان اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث مروی ہیں۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں وابصہ کی حدیث حسن ہے اور مکروہ کہا اہل علم کی ایک جماعت نے کہ کوئی شخص صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھے اور وہ کہتے ہیں کہ اگر اس نے صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھی تو اسے نماز دوبارہ پڑھنی ہوگی اور یہ قول ہے احمدؒ اور اسحٰقؒ کا اور اہل علم کے ایک گروہ کا کہنا ہے کہ اس کی نماز ہو جائیگی اور یہ قول ہے سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ اور امام شافعیؒ کا، اہل کوفہ میں سے بھی علماء کی ایک جماعت وابصہ بن معبد کی روایت پر عمل کرتی ہے وہ کہتے ہیں کہ جس آدمی نے صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھی ہو تو وہ نماز دوبارہ پڑھے ان میں حماد بن ابی سلیمان، ابن ابی لیلیٰ اور وکیع شامل ہیں اور روایت کی ہے حدیث حصین کئی لوگوں نے ہلال بن ابو یساف سے ابوالحفص کی روایت کی طرح۔روایت ہے زیاد بن ابوالجعد سے کہ مروی ہے وابصہ سے اور حصین کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ہلال نے وابصہ کا زمانہ پایا ہے۔محدثین اس بارے میں اختلاف کرتے

اَدْرَکَ وَابِصَةَ فَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْحَدِيْثِ فِيْ هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ هِلَالِ ابْنِ يَسَافٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ عَنْ وَابِصَةَ اَصَحُّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ حَدِيْثُ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ ابْنِ يَسَافٍ عَنْ زِيَادِ ابْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ وَابِصَةَ ابْنِ مَعْبَدٍ اَصَحُّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَهٰذَا عِنْدِيْ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ لِاَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ حَدِيْثِ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ زِيَادِ ابْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ وَابِصَةَ قَالَ وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّ رَجُلاً صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُعِيْدَ الصَّلٰوةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى سَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ وَحْدَهُ خَلْفَ الصَّفِّ فَاِنَّهُ يُعِيْدُ .

ہیں بعض کے نزدیک عمرو بن مرہ کی ہلال بن یساف سے مروی حدیث اصح ہے جو ہلال عمرو بن راشد سے اور وہ وابصہ سے روایت کرتے ہیں۔اور بعض محدثین کا کہنا ہے کہ حصین کی ہلال بن یساف سے مروی حدیث اصح ہے جو وہ زیاد بن ابی جعدا سے اور وہ وابصہ بن معبد سے روایت کرتے ہیں۔ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں میرے نزدیک یہ حدیث عمرو بن مرہ کی حدیث سے اصح ہے کیونکہ ہلال بن یساف سے اسی سند سے کئی احادیث مروی ہیں کہ وہ زیاد بن جعدا سے اور وہ وابصہ بن معبد سے روایت کرتے ہیں۔محمد بن بشار سے روایت ہے وہ محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے وہ عمرو بن مرہ سے وہ زیاد بن ابی جعد سے اور وہ وابصہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ بیان کیا ہم سے محمد بن بشار نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے ان سے عمرو بن مرہ نے ان سے ہلال بن یساف نے ان سے عمرو بن راشد نے ان سے وابصہ بن معبد نے کہ ایک شخص نے صف کے پیچھے اکیلے (کھڑے ہوکر) نماز پڑھی تو اس کو نبی ﷺ نے دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں میں نے جارود سے سنا انہوں نے کہا میں نے سنا وکیع سے وہ کہتے تھے کہ جب کوئی صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھے تو پھر دوبارہ نماز پڑھے۔

۱۶۹: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ الرَّجُلِ يُصَلِّيْ وَمَعَهُ رَجُلٌ

۱۶۹: باب وہ شخص جس کے ساتھ نماز پڑھنے والا ایک ہی آدمی ہو

۲۲۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسِيْ مِنْ وَّرَائِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ

۲۲۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے ایک رات نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف کھڑا ہوگیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا سر داہنی طرف سے پکڑ کر مجھے داہنی طرف کر دیا۔اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما حسن صحیح ہے۔صحابہ کرامؓ اور بعد کے اہل علم کا اسی پر علم ہے کہ اگر امام کے ساتھ ایک ہی شخص ہو تو اسے امام کے ساتھ

قَالُوْا اِذَا کَانَ الرَّجُلُ مَعَ الْاِ مَامِ یَقُوْمُ عَنْ یَمِیْنِ الْاِمَامِ.

دائیں جانب کھڑا ہونا چاہیے۔

۱۷۰ :بَابُ مَاجَاءَ فِی الرَّجُلِ یُصَلِّیْ مَعَ الرَّجُلَیْنِ

۱۷۰: باب وہ شخص جس کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے دو آدمی ہوں

۲۲۱ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُبْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ قَالَ اَنْبَأَ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کُنَّا ثَلٰثَةً اَنْ یَّتَقَدَّمَنَا اَحَدُنَا وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ سَمُرَةَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا کَانُوْا ثَلٰثَةً قَامَ رَجُلَانِ خَلْفَ الْاِمَامِ وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ صَلّٰی بِعَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ فَاَقَامَ اَحَدَهُمَا عَنْ یَمِیْنِهٖ وَالْاٰخَرَ عَنْ یَسَارِهٖ وَرَوَاهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَکَلَّمَ بَعْضُ النَّاسِ فِیْ اِسْمٰعِیْلَ ابْنِ مُسْلِمٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ.

۲۲۱: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں حکم دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب ہم تین آدمی ہوں تو ہم میں سے ایک آگے بڑھے (یعنی امامت کرے) اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں حدیث سمرہ رضی اللہ عنہ غریب ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ جب تین آدمی ہوں تو دو امام کے پیچھے کھڑے ہوں اور مروی ہے ابن مسعودؓ سے کہ انہوں نے علقمہ رضی اللہ عنہ اور اسود رضی اللہ عنہ کی امامت کی تو ایک کو دائیں اور دوسرے کو بائیں جانب کھڑا کیا اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا اور بعض لوگوں نے اسماعیل بن مسلم کے حافظے پر اعتراض کیا ہے کہ ان کا حافظہ اچھا نہیں۔

خلاصۃ الابواب: (۱) جو شخص اکیلے نماز پڑھ چکا ہو تو ماسوائے مغرب، فجر اور عصر کے بعد میں اسے کوئی جماعت مل جائے تو نفل کی نیت سے شامل ہو جانا اس حدیث کی بناء پر مسنون ہے۔ (۲) جمہور ائمہ ثلاثہ کا مسلک یہ ہے کہ جس مسجد کے امام اور مؤذن مقرر ہوں اور اس میں ایک مرتبہ اہل محلّہ نماز پڑھ چکے ہوں وہاں دوسری جماعت مکروہ تحریمی ہے اگر اہل محلّہ نے چپکے سے اذان کہہ کر پڑھ لی جس کی اطلاع دوسرے اہل محلّہ کو نہ ہو سکی یا غیر اہل محلّہ نے آ کر جماعت کر لی تو اس صورت میں اہل محلّہ کو جماعت کرانے کا حق ہے (۳) اس بات پر اتفاق ہے کہ صفیں درست کرنا سنن صلوۃ میں سب سے زیادہ مؤکدہ ہیں۔ بعض حضرات نے اس کو واجب قرار دیا ہے (۴) مراد دانشمند اور اہل بصیرت لوگوں کو میرے قریب کھڑے ہونا چاہئے اس کی بہت سی حکمتیں ہیں۔ (۵) مساجد میں ادب و احترام کو ملحوظ رکھنا اور شور شغب سے بچنا بھی ضروری ہے۔ (۶) مسجد نبویؐ کے ستون متوازی نہیں تھے اس لئے فرمایا کہ ستونوں کے درمیان صف بنانا مکروہ ہے اگر ستون سیدھے ہوں تو مکروہ نہیں ہے (۷) ائمہ ثلاثہ اور جمہور کے نزدیک پچھلی صف میں کوئی شخص تنہا کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو اس کی نماز ہو جاتی ہے البتہ ایسا کرنا مکروہ ہے اگر پہلی صف مکمل ہوگئی تو کسی اور شخص کا انتظار کرے اگر کوئی نہ آئے تو اگلی صف میں سے کسی کو کھینچ لے۔ (۸) امام کے ساتھ ایک مقتدی ہو تو امام کے دائیں جانب دو یا اس سے زیادہ ہوں تو امام کو آگے ہو جانا چاہئے۔

۱۷۱ :بَابُ مَاجَاءَ فِی الرَّجُلِ یُصَلِّیْ وَمَعَهٗ رِجَالٌ وَنِسَآءٌ

۱۷۱: باب وہ شخص جو مردوں اور عورتوں کی امامت کرے

۲۲۲ : حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْاَنْصَارِیُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِکٌ

۲۲۲: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ان کی دادی

عَنْ اِسْحٰقَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَدَّتَهٗ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَلْنُصَلِّ بِكُمْ قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَالُبِسَ فَنَضَحْتُهٗ بِالْمَآءِ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ عَلَيْهِ اَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَاءَهٗ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَائِنَا فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا كَانَ مَعَ الْاِمَامِ رَجُلٌ وَامْرَاَةٌ قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَمِيْنِ الْاِمَامِ وَالْمَرْاَةُ خَلْفَهَا وَقَدِ احْتَجَّ بَعْضُ النَّاسِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فِيْ اِجَازَةِ الصَّلٰوةِ اِذَاكَانَ الرَّجُلُ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ وَقَالُوْا اِنَّ الصَّبِيَّ لَمْ تَكُنْ لَهٗ صَلٰوةٌ وَكَانَ اَنَسٌ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ الْاَمْرُ عَلٰى مَا ذَهَبُوْا اِلَيْهِ لِاَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَقَامَهٗ مَعَ الْيَتِيْمِ خَلْفَهٗ فَلَوْلَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْيَتِيْمِ صَلٰوةً لَمَا اَقَامَ الْيَتِيْمَ مَعَهٗ وَلَا قَامَهٗ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ مُوْسَى ابْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَاَقَامَهٗ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ دَلَالَةٌ اَنَّهٗ اِنَّمَا صَلّٰى تَطَوُّعًا اَرَادَ اِدْخَالَ الْبَرَكَةِ عَلَيْهِمْ.

ملیکہ نے رسول اللہ ﷺ کی اپنے پکائے ہوئے کھانے سے دعوت کی آپؐ نے اس میں سے کھایا پھر فرمایا کھڑے ہو جاؤ تاکہ ہم تمہارے ساتھ نماز پڑھیں۔ انسؓ نے کہا میں کھڑا ہوا اور میں نے اپنی چٹائی اٹھائی جو زیادہ استعمال ہونے کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی میں نے اس پر پانی چھڑکا اور اس پر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے میں نے اور یتیم نے آپؐ کے پیچھے صف بنائی جبکہ بڑھیا (دادی) ہمارے پیچھے کھڑی ہو گئیں۔ آپؐ نے نماز پڑھائی دو رکعت پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث انسؓ صحیح ہے اور اس پر عمل ہے اہل علم کا کہ اگر امام کے ساتھ ایک ہی آدمی اور عورت ہو تو آدمی امام کی دائیں جانب اور عورت پیچھے کھڑی ہو جائے۔ بعض علماء اس حدیث سے صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنے کے جواز پر استدلال کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ بچے کی نماز ہی نہیں لہٰذا انسؓ نے تنہا کھڑے ہو کر آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی لیکن یہ صحیح نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں یتیم کے ساتھ کھڑا کیا تھا اگر آپؐ یتیم (ایک صحابی ہیں ان کا نام ضمیرہ بن ضمیرہ ہے) کی نماز کو صحیح نہ سمجھتے تو انہیں انسؓ کے ساتھ کھڑا نہ کرتے بلکہ انسؓ کو اپنے دائیں طرف کھڑا کرتے اور روایت کی ہے موسیٰ بن انسؓ نے حضرت انسؓ سے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ ﷺ نے ان کو دائیں جانب کھڑا کیا اور اس حدیث میں اس بات پر بھی دلالت ہے کہ یہ نفل نماز تھی آپؐ نے برکت کے ارادے سے ایسا کیا (یعنی دو رکعت نماز پڑھی)۔

۱۷۲: بَابُ مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

۱۷۲: باب امامت کا کون زیادہ حق دار ہے

۲۲۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ رَجَآءٍ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ

۲۲۳: اوس بن ضمعج کہتے ہیں میں نے ابومسعود انصاریؓ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قوم کی امامت ان میں بہترین قرآن پڑھنے والا کرے۔ اگر قراءت میں برابر ہوں تو جو سنت کے متعلق زیادہ علم رکھتا ہو اگر اس میں بھی برابر ہوں تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو، اگر ہجرت میں بھی برابر ہوں تو جو زیادہ عمر

الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَآءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَآءً فَاَكْبَرُهُمْ سِنًّا وَلَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِيْ سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهِ فِيْ بَيْتِهِ اِلَّا بِاِذْنِهِ قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِيْ حَدِيْثِهِ اَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَمَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ وَعَمْرِو بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَحَدِيْثُ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اَحَقُّ النَّاسِ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ وَقَالُوْا صَاحِبُ الْمَنْزِلِ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا اَذِنَ صَاحِبُ الْمَنْزِلِ لِغَيْرِهٖ فَلَا بَاْسَ اَنْ يُّصَلِّيَ بِهِمْ وَكَرِهَهٗ بَعْضُهُمْ وَقَالُوا السُّنَّةُ اَنْ يُّصَلِّيَ صَاحِبُ الْبَيْتِ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِيْ سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهِ فِيْ بَيْتِهِ اِلَّا بِاِذْنِهِ فَاِذَا اَذِنَ فَاَرْجُوْا اَنَّ الْاِذْنَ فِي الْكُلِّ وَلَمْ يَرَ بِهٖ بَاْسًا اِذَا اَذِنَ لَهٗ اَنْ يُّصَلِّيَ بِهٖ اَنْ يُّصَلِّيَ صَاحِبُ الْبَيْتِ

رسیدہ ہو وہ امامت کرے اور کسی کی اجازت کے بغیر اس کی امامت کی جگہ پر امامت نہ کی جائے اور کوئی شخص گھر والے کی اجازت کے بغیر اس کی مسند (یعنی باعزت جگہ) پر نہ بیٹھے۔ محمود نے اپنی حدیث میں "اَكْبَرُهُمْ سِنًّا" کی جگہ "اَقْدَمُهُمْ سِنًّا" کے الفاظ کہے ہیں اور اس باب میں ابوسعید، انس بن مالکؓ، مالک بن حویرثؓ اور عمرو بن ابی سلمہؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث ابومسعودؓ حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ جو قراءت میں افضل اور سنت سے زیادہ واقفیت رکھتا ہو وہ امامت کا زیادہ مستحق ہے ان حضرات کے نزدیک گھر کا مالک امامت کا زیادہ مستحق ہے بعض حضرات نے کہا ہے کہ اگر اس نے کسی اور کو امامت کی اجازت دے دی تو اس کے لئے اس میں کوئی حرج نہیں اور بعض نے اسے مکروہ کہا ہے وہ کہتے ہیں کہ گھر والے کا نماز پڑھنا سنت ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کا قول کہ کوئی شخص اپنے غلبہ کی جگہ پر ماموم (یعنی مقتدی) نہ بنایا جائے اور نہ کوئی شخص کسی کے گھر میں اس کی باعزت جگہ پر اس کی اجازت کے بغیر بیٹھے لیکن اگر کوئی اس کی اجازت دے تو مجھے امید ہے کہ یہ ان تمام باتوں کی اجازت ہوگی اور ان کے (امام احمد بن حنبلؒ) کے نزدیک صاحب خانہ کی اجازت سے نماز پڑھانے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۷۳ : بَابُ مَاجَاءَ اِذَا اَمَّ اَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ

۱۷۳: باب اس اگر کوئی امامت کرے تو قراءت میں تخفیف کرے

۲۲۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِذَا اَمَّ اَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الصَّغِيْرَ وَالضَّعِيْفَ وَالْمَرِيْضَ فَاِذَا صَلّٰى وَحْدَهٗ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَآءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ وَاَنَسٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَمَالِكِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَاَبِيْ

۲۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی امامت کرے تو (قرأت میں) تخفیف کرے کیونکہ ان میں (یعنی مقتدیوں میں) چھوٹے، ضعیف اور مریض بھی ہوتے ہیں اور جب اکیلا نماز پڑھے تو جیسے چاہے پڑھے۔ اس باب میں عدی بن حاتمؓ، انسؓ، جابر بن سمرہؓ، مالک بن عبداللہؓ،

وَاقِدٍ وَعُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ وَ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰی حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اخْتَارُوْا اَنْ لَّايُطِيْلَ الْاِمَامُ الصَّلٰوةَ مَخَافَةَ الْمَشَقَّةِ عَلَی الضَّعِيْفِ وَالْكَبِيْرِ وَالْمَرِيْضِ وَاَبُوالزِّنَادِ اسْمُهٗ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ ذَكْوَانَ وَالْاَعْرَجُ هُوَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ الْمَدَنِیُّ يُكْنٰی اَبَا دَاوُدَ.

۲۲۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَخَفِّ النَّاسِ صَلٰوةً فِیْ تَمَامٍ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۴: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَحْرِيْمِ الصَّلٰوةِ وَتَحْلِيْلِهَا

۲۲۶: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ طَرِيْفٍ السَّعْدِیِّ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ وَلَاصَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِالْحَمْدِ وَسُوْرَةٍ فِیْ فَرِيْضَةٍ اَوْ غَيْرِهَا وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَعَآئِشَةَ وَحَدِيْثُ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَجْوَدُ اِسْنَادًا وَاَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِیْ سَعِيْدٍ وَقَدْ كَتَبْنَاهُ فِیْ اَوَّلِ كِتَابِ الْوُضُوْءِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ اَنَّ تَحْرِيْمَ الصَّلٰوةِ التَّكْبِيْرُ وَلَا يَكُوْنُ الرَّجُلُ دَاخِلًا فِی الصَّلٰوةِ اِلَّا بِالتَّكْبِيْرِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰی سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبَانٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِیٍّ يَقُوْلُ لَوِافْتَتَحَ الرَّجُلُ الصَّلٰوةَ بِسَبْعِيْنَ اسْمًا مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَلَمْ يُكَبِّرْ لَمْ يُجْزِهٖ وَاِنْ

ابوواقد، عثمان بن ابوالعاصؓ، ابومسعودؓ، جابر بن عبداللہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا کہ امام کو چاہیے کہ نماز کو طویل نہ کرے کمزور، بوڑھے مریض کی تکلیف کے خوف سے۔ ابوزناد کا نام ذکوان ہے اور اعرج، عبدالرحمٰن بن ہرمز المدینی ہیں ان کی کنیت ابوداؤد ہے۔

۲۲۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے ہلکی اور مکمل نماز پڑھنے والے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۴: باب نماز کی تحریم وتحلیل

۲۲۶: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نماز کی کنجی طہارت ہے۔ اس کی تحریم تکبیر اور اس کی تحلیل سلام ہے اور اس آدمی کی نماز نہیں ہوتی جس نے سورہ فاتحہ اور اس کے بعد کوئی سورۃ نہ پڑھی فرض نماز ہو یا اس کے علاوہ (یعنی نوافل وغیرہ) اس باب میں حضرت علیؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے اور حضرت علی بن ابی طالب کی حدیث اسناد کے اعتبار سے حضرت ابوسعیدؓ کی حدیث سے بہت بہتر اور اصح ہے ہم نے یہ حدیث (ابوسعیدؓ) کتاب الوضوء میں بیان کی ہے اور اسی پر صحابہؓ اور بعد کے اہل علم کا عمل ہے اور سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے کہ نماز کی تحریم تکبیر ہے اور تکبیر کے بغیر آدمی نماز میں داخل نہیں ہوتا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر محمد بن ابان سے وہ کہتے تھے میں نے سنا عبدالرحمٰن بن مہدی سے وہ کہتے تھے اگر کوئی آدمی اللہ کے نوے ناموں کو ذکر کر کے نماز شروع کرے اور تکبیر نہ کہے تو اس کی نماز جائز نہیں اور اگر سلام پھیرنے سے پہلے کسی کا وضو ٹوٹ جائے تو میں حکم کرتا ہوں

اَحْدَثَ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ اَمَرْتُهُ اَنْ يَتَوَضَّاءَ ثُمَّ يَرْجِعَ اِلٰى مَكَانِهٖ وَيُسَلِّمَ اِنَّمَا الْاَمْرُ عَلٰى وَجْهِهٖ وَاَبُوْ نَضْرَةَ اسْمُهُ مُنْذِرُ بْنُ مَالِكِ بْنِ قُطَعَةَ

کہ وضو کرے پھر واپس آئے اپنی جگہ پر اور سلام پھیرے اور اس کی نماز اپنے حال پر ہے اور ابونضرہ کا نام منذر بن مالک بن قُطَعَہ ہے۔

۱۷۵ : بَابُ فِيْ نَشْرِ الْاَصَابِعِ عِنْدَ التَّكْبِيْرِ

۱۷۵: باب تکبیر کے وقت انگلیوں کا کھلا رکھنا

۲۲۷ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَبُوْسَعِيْدِ نِ الْاَشَجُّ قَالَا نَا يَحْيٰى بْنُ يَمَانٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ لِلصَّلٰوةِ نَشَرَ اَصَابِعَهُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَخَلَ فِى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ يَحْيٰى بْنِ الْيَمَانِ وَاَخْطَاَ ابْنُ يَمَانٍ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ .

۲۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے نماز کے لئے تو اپنی انگلیاں سیدھی رکھتے[1]۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو کئی راویوں نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے سعید بن سمعان سے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو ہاتھوں کی انگلیوں کو اوپر لے جاتے سیدھا کر کے۔ یہ روایت اصح ہے، یحییٰ بن یمان کی روایت سے اور اس حدیث میں ابن یمان نے خطا کی ہے۔

۲۲۸ :حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْمَجِيْدِ الْحَنَفِىُّ نَا ابْنُ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى قَالَ عَبْدُاللّٰهِ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ يَحْيٰى بْنِ يَمَانٍ وَحَدِيْثُ يَحْيٰى بْنِ يَمَانٍ خَطَأٌ.

۲۲۸: حضرت سعید بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو انگلیوں کو سیدھا کر کے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں کہ عبداللہ، یحییٰ بن یمان کی حدیث سے اس حدیث کو اصح سمجھتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ یحییٰ بن یمان کی حدیث میں خطا ہے۔

خلاصۃ الابواب: (۱) دینی اعتبار سے افضل آدمی کو امام بنانا چاہئے۔ (۲) امام کو مقتدیوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ (۳) رکوع میں انگلیاں پھیلانا اور سجدہ میں ملانا مسنون ہے۔

۱۷۶ :بَابُ فِيْ فَضْلِ التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى

۱۷۶: باب تکبیر اولیٰ کی فضیلت کے بارے میں

۲۲۹ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ وَنَصْرُ ابْنُ عَلِيٍّ قَالَا نَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِىْ جَمَاعَةٍ

۲۲۹: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے چالیس دن تک تکبیر اولیٰ کے ساتھ خالص اللہ کی رضا کے لئے باجماعت نماز پڑھی اس کی دو چیزوں سے نجات لکھ دی جاتی ہے۔ جہنم سے نجات اور نفاق

---

[1] نشر کے دو معنی ہیں ایک انگلیوں کو سیدھا رکھنا اور دوسرا انگلیوں کو پھیلا کر رکھنا یہاں پہلے معنی لینا زیادہ صحیح ہیں۔ (مترجم)

يُدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى كُتِبَ لَهُ بَرَاءَتَانِ بَرَآءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى قَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَنَسٍ مَوْقُوْفًا وَلَا اَعْلَمُ اَحَدًا رَفَعَهُ اِلَّامَا رَوٰى سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَمْرٍو وَاِنَّمَا يُرْوٰى هٰذَا عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَوْلُهُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ حَبِيْبِ ابْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَوْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَرَوٰى اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَهُوَ حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ وَعُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ لَمْ يُدْرِكْ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ.

سے نجات ۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت انسؓ سے مرفوعاً بھی مروی ہے ہم نہیں جانتے کہ اس حدیث کو سلم بن قتیبہ، طعمہ بن عمرو کے علاوہ کسی اور نے بھی مرفوع کیا ہو، سلم بن قتیبہ بواسطہ طعمہ بن عمرو کے روایت کرتے ہیں اور مروی ہے یہ حبیب بن بجلی سے وہ انس بن مالکؓ سے انہیں کا قول روایت کرتے ہیں کہ ہم سے ھناد نے وکیع سے انہوں نے خالد طہمان سے انہوں نے حبیب بن ابی حبیب بجلی سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انس بن مالک کا قول بیان کیا اور اس کو مرفوع نہیں کیا اور اس حدیث کو روایت کیا اسماعیل بن عیاش نے عمارہ بن غزیہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے عمر بن خطابؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی مثل اور یہ حدیث غیر محفوظ اور مرسل ہے کیونکہ عمارہ بن غزیہ نے انس بن مالک کو نہیں پایا۔

١٧٧: بَابُ مَايَقُوْلُ عِنْدَافْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ

١٧٧: باب نماز شروع کرتے وقت کیا پڑھے

٢٣٠: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْبَصْرِيُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيِّ الرِّفَاعِيِّ عَنْ اَبِى الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ بِاللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُوْلُ اللهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَآئِشَةَ وَجَابِرٍ وَجُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَحَدِيْثُ اَبِىْ سَعِيْدٍ اَشْهَرُ حَدِيْثٍ فِىْ هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ اَخَذَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَاَمَّا اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ فَقَالُوْا اِنَّمَا يُرْوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ

٢٣٠: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے رات کو تو تکبیر کہتے پھر فرماتے: " سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ ...... " تک پڑھتے) (ترجمہ) اے اللہ تیری ذات پاک ہے اور سب تعریفیں تیرے لئے ہیں اور تیرا نام برکت والا اور تیری شان بلند و برتر ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں پھر فرماتے اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا (اللہ بہت بڑا ہے) پھر فرماتے " اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ " (یعنی میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جو سننے اور جاننے والا ہے شیطان مردود کے تکبر وسوسے اور سحر سے) اس باب میں حضرت علیؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، عائشہؓ، جابرؓ، جبیر بن مطعمؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایات مروی ہیں ۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث ابوسعید اس باب کی مشہور ترین حدیث ہے اور علماء کی ایک جماعت کا اسی پر عمل ہے ۔ جبکہ اکثر اہل علم کے نزدیک

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَااِلٰہَ غَیْرُکَ وَھٰکَذَارُوِیَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَبْدِاللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِیْنَ وَغَیْرِھِمْ وَقَدْ تُکُلِّمَ فِیْ اِسْنَادِ حَدِیْثِ اَبِیْ سَعِیْدٍ کَانَ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ یَتَکَلَّمُ فِیْ عَلِیِّ بْنِ عَلِیٍّ وَقَالَ اَحْمَدُ لَا یَصِحُّ ھٰذَا الْحَدِیْثُ

نبی ﷺ سے یہ دعا بھی منقول ہے "سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَااِلٰہَ غَیْرُکَ" اوراسی طرح مروی ہے عمر بن خطابؓ اور ابن مسعودؓ سے۔اوراکثر تابعینؒ اوران کے علاوہ اہل علم کا یہی عمل ہے۔ابوسعیدؓ کی حدیث کی سند پر کلام کیا گیا ہے اور یحیٰی بن سعید اورعلی بن علی نے بھی ابوسعیدؓ کی حدیث پر کلام کیا ہے اورامام احمدؒ کا قول ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں۔

۲۳۱ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَۃَ وَیَحْیَی بْنُ مُوْسٰی قَالَا نَا اَبُوْمُعَاوِیَۃَ عَنْ حَارِثَۃَ بْنِ اَبِی الرِّجَالِ عَنْ عَمْرَۃَ عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ قَالَ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّامِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ حَارِثَۃُ قَدْ تُکُلِّمَ فِیْہِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِہٖ وَاَبُوالرِّجَالِ اسْمُہٗ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

۲۳۱: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو یہ پڑھتے: "سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَااِلٰہَ غَیْرُکَ "امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں اس حدیث کو ہم اس سند کے علاوہ نہیں جانتے اور حارثہ کا حافظ قوی نہیں تھا اور ابورجال کا نام محمد بن عبدالرحمٰن ہے۔

۱۷۸: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَرْکِ الْجَھْرِ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۷۸: باب بسم اللہ کو زور سے نہ پڑھنا

۲۳۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ نَا سَعِیْدُ الْجُرَیْرِیُّ عَنْ قَیْسِ ابْنِ عَبَایَۃَ عَنِ ابْنِ عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ سَمِعَنِیْ اَبِیْ وَاَنَا فِی الصَّلٰوۃِ اَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَقَالَ لِیْ اَیْ بُنَیَّ مُحْدَثٌ اِیَّاکَ وَالْحَدَثَ قَالَ وَلَمْ اَرَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اَبْغَضَ اِلَیْہِ الْحَدَثُ فِی الْاِسْلَامِ یَعْنِیْ مِنْہُ وَقَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْھُمْ یَقُوْلُھَا فَلَا تَقُلْھَا اِذَا اَنْتَ صَلَّیْتَ فَقُلِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ مُغَفَّلٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَیْہِ عِنْدَ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی

۲۳۲: حضرت عبداللہ بن مغفلؓ کے بیٹے کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے نماز میں "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" پڑھتے ہوئے سنا تو کہا اے بیٹے یہ تو نئی چیز ہے (بدعت) نئی چیزوں سے بچو۔ ابن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے صحابہؓ میں سے کسی کو بھی بدعات پیدا کرنے کا اپنے والد سے زیادہ دشمن نہیں دیکھا اور کہا ان کے والد نے میں نے نماز پڑھی ہے نبی ﷺ ابوبکرؓ اور عمرؓ کے ساتھ میں نے ان میں سے کسی ایک کو بھی "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" بلند آواز سے پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔پس تم (بلند آواز سے بھی بسم اللہ) نہ کہو اور جب تم نماز پڑھو تو "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ" سے (قرأت) شروع کرو۔امام ترمذیؒ فرماتے ہیں عبداللہ بن مغفل کی حدیث حسن ہے اوراس پر اکثر اہل علم جن میں ابوبکرؓ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَغَيْرُ هُمْ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ لَايَرَوْنَ اَنْ يَجْهَرَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالُوا وَيَقُوْلُهَا فِيْ نَفْسِهٖ.

،عمرؓ،عثمانؓ علیؓ وغیرہ اورتابعینؒ کا عمل ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوریؒ،ابن مبارکؒ احمدؒ اوراسحاقؒ کا کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کواونچی آواز سے نہ پڑھے بلکہ وہ فرماتے ہیں کہ ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ '' آہستہ پڑھے''۔

۱۷۹ :بَابُ مَنْ رَاَى الْجَهْرَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۷۹:باب بسم اللّٰہ کو بلند آواز سے پڑھنا

۲۴۳ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهٗ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِذَاكَ وَقَدْ قَالَ بِهٰذَا عِدَّةٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ رَاَوُا الْجَهْرَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ حَمَّادٍ هُوَابْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ وَاَبُوْ خَالِدٍ هُوَاَبُوْ خَالِدٍ الْوَالِبِيُّ وَاسْمُهٗ هُرْمُزُ وَهُوَ كُوْفِيٌّ.

۲۴۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز '' بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' سے شروع فرماتے تھے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔بعض اہل علم کا صحابہ میں سے اسی پر عمل ہے جن میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ،ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ شامل ہیں اور صحابہؓ کے بعد تابعینؒ میں سے بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' بلند آواز سے پڑھے اورامام شافعیؒ ،اسمٰعیل بن حماد بن سلیمان اورابوخالد الوالبی کوفی ان کا نام ہرمز ہے ان کا بھی یہی قول ہے۔

۱۸۰ :بَابُ فِيْ اِفْتِتَاحِ الْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

۱۸۰:باب '' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ '' سے قرأت شروع کی جائے

۲۴۴ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْتَتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ كَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ الشَّافِعِيُّ اِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ

۲۴۴:حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابوبکرؓ، عمرؓ اورعثمانؓ قرأت شروع کرتے تھے ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ'' سے۔ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور صحابہؓ،تابعینؒ اور بعد کے اہل علم کا اس پر عمل تھا وہ قرأت کو ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ'' سے شروع کرتے تھے۔امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نبی ﷺ، ابوبکر،عمر اورعثمانؓ قرأت ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ'' سے شروع کرتے تھے اور دوسری سورت سے سورۃ فاتحہ کو پہلے

وَعُثْمَانَ كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ مَعْنَاهُ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَبْدَؤُنَ بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَبْلَ السُّوْرَةِ وَلَيْسَ مَعْنَاهُ اَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَقْرَؤُنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَكَانَ الشَّافِعِيُّ يَرٰى اَنْ يُّبْدَأَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاَنْ يُّجْهَرَ بِهَا اِذَاجُهِرَ بِالْقِرَاءَةِ.

پڑھتے تھے یہ مطلب نہیں کہ وہ ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' بالکل نہیں پڑھتے تھے۔امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' سے ابتداء کی جائے اور جہری نمازوں میں ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' جہراً پڑھی جائے اور سری نمازوں میں آہستہ پڑھی جائے۔

خلاصۃ الابواب: (۱) تکبیر اور فاتحہ کے درمیان کوئی نہ کوئی ذکر مسنون ہے۔امام شافعیؒ کے نزدیک اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِی الخ سنت ہے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ثناء افضل ہے۔(۲) امام ابوحنیفہؒ، امام احمد اور امام اسحاق کے نزدیک بسم اللہ آہستہ جبکہ امام شافعیؒ کے نزدیک جہری نمازوں میں اونچی آواز میں مسنون ہے۔ یہ اختلاف افضل اور غیر افضل کا ہے۔(۳) امام ترمذیؒ نے ایک اختلافی مسئلہ بیان فرمایا ہے کہ بسم اللہ قرآن حکیم کا جزو ہے یا نہیں۔سورہ نمل میں جو بسم اللہ ہے وہ تو بالا جماع قرآن حکیم کا جزو ہے البتہ جو بسم اللہ سورتوں کے شروع میں پڑھی جاتی ہے اس میں اختلاف ہے۔امام مالکؒ فرماتے ہیں یہ قرآن کا جزو نہیں ہے۔امام شافعیؒ کا قول یہ ہے کہ جزو فاتحہ ہے اور باقی سورتوں کا جزو ہے۔امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک سورتوں کے درمیان فصل کے لئے نازل ہوئی ہے۔حنفیہ کے دلائل وہ روایات ہیں جن میں اونچی آواز سے بسم اللہ نہ پڑھنے کی تصریح ہے۔

۱۸۱: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّهُ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۱۸۱: باب سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی

۲۳۵: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ وَعَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَاَنَسٍ وَاَبِیْ قَتَادَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْعِيْسٰی حَدِيْثُ عُبَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَغَيْرُهُمْ قَالُوْا لَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ اِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَبِهٖ يَقُوْلُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ.

۲۳۵: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی نماز نہیں جس نے سورہ فاتحہ نہیں پڑھی۔اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، انس رضی اللہ عنہ، ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عبادہ حسن صحیح ہے اور صحابہؓ میں سے اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، عمران بن حصین وغیرہم بھی شامل ہیں یہ کہتے ہیں کہ کوئی نماز صحیح نہیں سورہ فاتحہ کے بغیر اور ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی یہی کہتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: مطلب یہ کہ جو شخص مطلق قرأت نہ فاتحہ پڑھے اور نہ سورۃ ملائے تو اس کی نماز نہیں ہوتی گویا ''لا'' ذات کی نفی کے لئے ہے یہ توجیہہ اس لئے کی جاتی ہے کہ بعض روایات میں اس حدیث کے ساتھ ''فصاعداً'' کی زیادتی

مستند روایات سے ثابت ہے جس کا ترجمہ یوں ہوگا کہ جو شخص فاتحہ اور کچھ زیادہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوگی۔ لہٰذا اب اس حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ جب قرأت بالکل نہ پڑھی جائے تو نماز نہیں ہوگی۔

۱۸۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّأْمِينِ

۲۳۶ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيّ قَالاَ نَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرِ ابْنِ عَنْبَسٍ عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّيْنَ وَقَالَ امِيْنَ وَمَدَّبِهَا صَوْتَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَبِهٖ يَقُوْلُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَرَوْنَ اَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ صَوْتَهُ بِالتَّامِيْنِ وَلاَ يُخْفِيْهَا وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَ رَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرٍ اَبِي الْعَنْبَسِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّيْنَ فَقَالَ امِيْنَ وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ حَدِيْثُ سُفْيَانَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا اَوْ اَخْطَاءَ شُعْبَةُ فِيْ مَوَاضِعَ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ عَنْ حُجْرٍ اَبِي الْعَنْبَسِ وَاِنَّمَا هُوَ حُجْرُ بْنُ الْعَنْبَسِ وَيُكْنٰى اَبَا السَّكَنِ وَزَادَ فِيْهِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ وَلَيْسَ فِيْهِ عَنْ عَلْقَمَةَ وَاِنَّمَا هُوَعَنْ حُجْرِ بْنِ عَنْبَسٍ عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ وَقَالَ خَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ وَ اِنَّمَا هُوَ مَدَّبِهَا صَوْتَهُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَسَاَلْتُ اَبَازُرْعَةَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ حَدِيْثُ سُفْيَانَ فِيْ هٰذَا اَصَحُّ قَالَ رَوَى الْعَلاَءُ بْنُ صَالِحِ الْاَسَدِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ نَحْوَ رِوَايَةِ سُفْيَانَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى ثَنَا اَبُوْبَكْرٍ

۱۸۲: باب آمین کہنا

۲۳۶: حضرت وائل بن حجرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ''غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلاَالضَّالِّيْنَ'' پڑھا اور آواز کو کھینچ کر آمین کہا۔ اس باب میں حضرت علیؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث وائل بن حجر حسن ہے اور کئی صحابہؓ و تابعینؒ اور بعد کے (کچھ) فقہاء کا یہی نظریہ ہے کہ آمین ''بلند آواز سے کہی جائے آہستہ نہ کہی جائے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ شعبہ نے اس حدیث کو بواسطہ سلمہ بن کہیل، حجر ابو عنبس اور علقمہ بن وائل، حضرت وائل بن حجر سے روایت کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے ''غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلاَالضَّالِّيْنَ'' پڑھ کر آمین آہستہ کہی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے تھے سفیان کی حدیث شعبہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ شعبہ نے کئی جگہ خطاء کی ہے، حجر ابو عنبس کہا جبکہ وہ حجر بن عنبس ہیں جن کی کنیت ابوالسکن ہے۔ شعبہ نے سند میں علقمہ بن وائل کا ذکر کیا حالانکہ علقمہ نہیں بلکہ حجر بن عنبس نے وائل بن حجر سے روایت کیا۔ تیسری خطاء یہ کہ انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے آہستہ آمین کہی حالانکہ وہاں بلند آواز سے آمین کہنے کے الفاظ ہیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوزرعہ سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ سفیان کی حدیث اصح ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ علاء بن صالح اسدی نے مسلم بن کہیل سے سفیان کی حدیث کے مثل روایت کی ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ہم سے ابوبکر محمد بن ابان نے انہوں نے عبداللہ بن نمیر سے انہوں نے علاء بن صالح اسدی، انہوں نے مسلم بن

مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ نَاعَبْدُاللّٰہِ ابْنُ نُمَیْرٍ عَنِ الْعَلاءِ ابْنِ صَالِحِ الْاَسَدِیِّ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ کُھَیْلٍ عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنْبَسٍ عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَحَدِیْثِ

۱۸۳: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ التَّامِیْنَ

۲۳۷: حَدَّثَنَا اَبُوْکُرَیْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلآءِ نَا زَیْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ نَا الزُّھْرِیُّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَاَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّہٗ مَنْ وَافَقَ تَاْمِیْنُہٗ تَاْمِیْنَ الْمَلاَ ئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۸۴: بَابُ مَاجَاءَ فِی السَّکْتَتَیْنِ

۲۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی نَا عَبْدُ الْاَعْلٰی عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَۃَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَۃَ قَالَ سَکْتَتَانِ حَفِظْتُھُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَنْکَرَ ذٰلِکَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ قَالَ حَفِظْنَا سَکْتَۃً فَکَتَبْنَا اِلٰی اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ بِالْمَدِیْنَۃِ فَکَتَبَ اُبَیٌّ اَنْ حَفِظَ سَمُرَۃُ قَالَ سَعِیْدٌ فَقُلْنَا لِقَتَادَۃَ مَاھَاتَانِ السَّکْتَتَانِ قَالَ اِذَا دَخَلَ فِیْ صَلٰوتِہٖ وَاِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَ ۃِ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِکَ وَاِذَا قَرَأَ وَلاَ الضَّآلِّیْنَ قَالَ وَکَانَ یُعْجِبُہٗ اِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَ ۃِ اَنْ یَسْکُتَ حَتّٰی یَتَرَادَّ اِلَیْہِ نَفَسُہٗ قَالَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ سَمُرَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَھُوَ قَوْلُ غَیْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ یَسْتَحِبُّوْنَ لِلْاِمَامِ اَنْ یَسْکُتَ بَعْدَ مَا

کہیل سے انہوں نے حجر بن عنبس سے انہوں نے وائل بن حجر سے اورانہوں نے نبی اکرم ﷺ نے سفیان کی حدیث کی مانند حدیث نقل کی ہے جو سفیان ، سلمہ بن کہیل سے بیان کرتے ہیں۔

۱۸۳: باب آمین کی فضلیت

۲۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے' جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے برابر ہو جائے اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

امام ابو عیسٰی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حدیث ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) حسن ہے۔

۱۸۴: باب نماز میں دو مرتبہ خاموشی اختیار کرنا

۲۳۸: حضرت سمرہؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو سکتے یاد کئے ہیں اس پر عمران بن حصین نے اس کا انکار کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں تو ایک ہی سکتہ یاد ہے پھر ہم نے ابی بن کعب کو مدینہ لکھا تو انہوں نے جواب دیا کہ سمرہ کو صحیح یاد ہے سعید نے کہا ہم نے قتادہ سے پوچھا کہ یہ دو سکتے کیا ہیں تو آپؒ نے فرمایا جب نماز شروع کرتے اور جب قرأت سے فارغ ہوتے پھر بعد میں فرمایا جب ''وَلاَ الضَّآلِّیْنَ'' پڑھتے راوی کہتے ہیں انہیں یہ قرأت سے فارغ ہونے کے بعد والا سکتہ بہت پسند آیا تھا یہاں تک کہ سانس ٹھہر جائے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث سمرہؓ حسن ہے اور یہ کئی اہل علم کا قول ہے کہ نماز شروع کرنے کے بعد تھوڑی دیر خاموش رہنا اور قرأت سے فارغ ہونے

یَفْتَتِحُ الصَّلٰوۃَ وَبَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْقِرَاءَۃِ وَبِہٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَاَصْحَابُنَا۔

کے بعد تھوڑی دیر سکوت کرنا مستحب ہے۔ یہ احمدؒ، اسحٰقؒ اور ہمارے اصحاب (احناف) کا قول ہے۔

خلاصۃ الابواب: (۱) تامین کا معنی ہے آمین کہنا اور آمین معنی ''اِسْتَجِبْ دُعَاءَنَا'' ہماری دعا قبول فرما۔ اکثر علماء کے نزدیک امام اور مقتدی دونوں کے لئے آمین کہنا مسنون ہے اور بیک وقت آمین کہیں تا کہ دونوں کی آمین ایک ساتھ واقع ہو۔ اس پر اتفاق ہے کہ آمین آہستہ اور اونچی دونوں طریقوں سے جائز ہے لیکن افضلیت میں اختلاف ہے۔ امام شافعیؒ اور امام احمد کے نزدیک جہراً (اونچی) افضل ہے۔ امام ابوحنیفہؒ، امام مالک اور سفیان ثوریؒ کے نزدیک آہستہ افضل ہے دلائل دونوں طرف ہیں۔ (۲) فاتحہ کی قراءت سے پہلے ایک سکتہ متفق علیہ ہے جس میں ثناء پڑھی جاتی ہے۔ دوسرا سکتہ فاتحہ کے بعد ہے جس میں آمین سراً کہی جائیگی۔

۱۸۵: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ وَضْعِ الْیَمِیْنِ عَلَی الشِّمَالِ فِی الصَّلٰوۃِ

۲۳۹: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاکِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِیْصَۃَ بْنِ ھُلْبٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّنَا فَیَاْخُذُ شِمَالَہٗ بِیَمِیْنِہٖ قَالَ وَفِی الْبَابِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَغُطَیْفِ ابْنِ الْحَارِثِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَھْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ ھُلْبٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِیْنَ وَمَنْ بَعْدَھُمْ یَرَوْنَ اَنْ یَضَعَ الرَّجُلُ یَمِیْنَہٗ عَلٰی شِمَالِہٖ فِی الصَّلٰوۃِ وَرَایٰ بَعْضُھُمْ اَنْ یَضَعَھُمَا فَوْقَ السُّرَّۃِ وَرَایٰ بَعْضُھُمْ اَنْ یَضَعَھُمَا تَحْتَ السُّرَّۃِ وَکُلُّ ذٰلِکَ وَاسِعٌ عِنْدَھُمْ وَاسْمُ ھُلْبٍ یَزِیْدُ بْنُ قُنَافَۃَ الطَّائِیُّ۔

۱۸۵: باب نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا جائے

۲۳۹: قبیصہ بن ہلب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت کرتے اور اپنا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ سے پکڑتے تھے۔ اس باب میں وائل بن حجرؓ، غطیف بن حارثؓ، ابن عباسؓ، ابن مسعودؓ اور سہل بن سہلؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں کہ ہلب کی مروی حدیث حسن ہے۔ اسی پر عمل ہے صحابہؓ وتابعینؒ اور ان کے بعد کے اہل علم کا کہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا جائے بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ہاتھ کو ناف کے اوپر باندھے اور بعض کہتے ہیں کہ ناف کے نیچے باندھے اور یہ سب جائز ہے ان کے نزدیک اور ہُلب کا نام یزید بن قنافہ طائی ہے۔

۱۸۶: بَابُ مَاجَاءَ فِی التَّکْبِیْرِ عِنْدَ الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

۲۴۰: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَۃَ وَالْاَسْوَدَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکَبِّرُ فِیْ کُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَقِیَامٍ وَقُعُوْدٍ

۱۸۶: باب رکوع اور سجدہ کرتے ہوئے تکبیر کہنا

۲۴۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تھے جب بھی جھکتے، اٹھتے، کھڑے ہوتے یا بیٹھتے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ

وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَغَيْرُ هُمْ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَعَلَيْهِ عَامَّةُ الْفُقَهَآءِ وَالْعُلَمَآءِ.

رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مروی ہیں۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عبداللہ بن مسعودؓ حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے صحابہ کرامؓ کا ان میں سے ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور حضرت علیؓ وغیرہ بھی ہیں یہی قول ہے تابعینؒ، عام فقہا اور علماء کا۔

۲۴۱: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ مُنِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحَسَنِ قَالَا اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُكَبِّرُ وَهُوَيَهْوِيْ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ قَالُوْا يُكَبِّرُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَهْوِيْ لِلرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ.

۲۴۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تھے جھکتے وقت (یعنی رکوع وسجدے میں جھکتے وقت) امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی قول ہے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ اور بعد کے اہل علم کا کہ آدمی رکوع اور سجدے میں جاتے وقت تکبیر کہے۔

۱۸۷ :بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ

۱۸۷: باب رکوع کرتے وقت دونوں ہاتھ اٹھانا

۲۴۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَقَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَزَادَ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَكَانَ لَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَوَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ وَمَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ حُمَيْدٍ وَاَبِيْ اُسَيْدٍ وَسَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَاَبِيْ قَتَادَةَ وَاَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ وَجَابِرٍ وَعُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنُ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَبِهٰذَا يَقُوْلُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ

۲۴۲: حضرت سالم اپنے والد ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا جب آپ نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے پھر رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے اٹھتے ہوئے بھی اسی طرح کرتے۔ابن عمرؓ نے اپنی حدیث میں ''وَكَانَ لَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ'' کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے (ترجمہ: آپ دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے) امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں فضل بن صباح بغدادی، سفیان بن عیینہ سے اور وہ زہری سے اسی سند سے ابن عمرؓ کی روایت کے مثل روایت کرتے ہیں۔اس باب میں حضرت عمرؓ، علیؓ، وائل بن حجرؓ، مالک بن حویرثؓ، انسؓ، ابوہریرہؓ، ابوحمیدؓ، ابواسیدؓ، سہل بن سعدؓ، محمد بن سلمہؓ، ابوقتادہ، ابوموسیٰ اشعریؓ، جابرؓ اور عمیر لیثیؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے اور صحابہؓ

مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمُ ابْنُ عُمَرَ وَجَابِرُبْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَاَبُوْهُرَيْرَةَ وَاَنَسٌ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَغَيْرُهُمْ وَمِنَ التَّابِعِيْنَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَعَطَاءٌ وَطَاؤُسٌ وَمُجَاهِدٌ وَنَافِعٌ وَسَالِمُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَسَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَغَيْرُ هُمْ وَبِهٖ يَقُوْلُ عَبْدِاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ عَبْدِاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَدْ ثَبَتَ حَدِيْثُ مَنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ وَذَكَرَ حَدِيْثَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ وَلَمْ يَثْبُتْ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْفَعْ اِلَّا فِيْ اَوَّلِ مَرَّةٍ .

میں سے اہل علم جن میں ابن عمرؓ، جابر بن عبداللہؓ، ابو ہریرہؓ، انسؓ، ابن عباسؓ، عبداللہ بن زبیرؓ اور تابعینؒ میں سے حسن بصریؒ، عطاءؒ، طاؤس، مجاہدؒ، نافعؒ، سالم بن عبداللہؒ، سعید بن جبیرؒ اور ائمہ کرامؒ میں سے عبداللہ بن مبارکؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ، امام اسحٰقؒ ان سب کا یہی قول ہے (یعنی رفع یدین کا) اور عبداللہ بن مبارکؒ کا کہنا ہے کہ جو شخص ہاتھ اٹھاتا ہے اس کی حدیث ثابت ہے جسے زہری نے بواسطہ سالم ان کے والد سے روایت کیا اور ابن مسعودؓ کی یہ حدیث ثابت نہیں ہے کہ نبی ﷺ نے صرف پہلی مرتبہ رفع یدین کیا (یعنی صرف تکبیر اولیٰ کے وقت ہاتھ اٹھائے)

۲۴۳: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْآمُلِيُّ ثَنَا وَهْبُ بْنُ زَمْعَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الْمُبَارَكِ .

۲۴۳: ہم سے بیان کیا اسی مثل احمد بن عبدہ آملی نے ہم سے بیان کیا وہب بن زمعہ نے ان سے سفیان بن عبدالملک نے اور ان سے عبداللہ بن مبارک نے

۲۴۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُصَلِّيْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا فِيْ اَوَّلِ مَرَّةٍ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَبِهٖ يَقُوْلُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ .

۲۴۴: حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں کہا۔ اس باب میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن مسعودؓ حسن ہے اور یہی قول ہے صحابہؓ و تابعینؒ میں سے اہل علم کا اور سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ (یعنی احناف) کا بھی یہی قول ہے۔

۱۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِي الرُّكُوْعِ

۱۸۸: باب رکوع میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا

۲۴۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ نَا اَبُوْحُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ الرُّكَبَ سُنَّتْ لَكُمْ فَخُذُوْا بِالرُّكَبِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ

۲۴۵: حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارے لئے گھٹنوں کو پکڑنا سنت ہے لہٰذا تم گھٹنوں کو پکڑو (رکوع میں)۔ اس باب میں حضرت سعدؓ، انسؓ، ابوحمیدؓ، ابواسیدؓ،

حُمَيْدٍ وَاَبِیْ اُسَيْدٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَاَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی حَدِيْثُ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ لاَ اخْتِلاَفَ بَيْنَهُمْ فِیْ ذٰلِکَ اِلَّا مَا رُوِیَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَبَعْضِ اَصْحَابِهٖ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُطَبِّقُوْنَ وَالتَّطْبِيْقُ مَنْسُوْخٌ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ كُنَّا نَفْعَلُ ذٰلِکَ فَنُهِيْنَا عَنْهُ وَاُمِرْنَا اَنْ نَضَعَ الْاَكُفَّ عَلَی الرُّكَبِ.

۲۴۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ يَعْفُوْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ سَعْدٍ بِهٰذَا.

۱۸۹: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اَنَّهٗ يُجَا فِیْ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ فِی الرُّكُوْعِ

۲۴۷: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا اَبُوْعَامِرٍ الْعَقَدِیُّ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَاعَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ اَبُوْحُمَيْدٍ وَاَبُوْ اُسَيْدٍ وَسَهْلُ ابْنُ سَعْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرُوْا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْحُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰی رُكْبَتَيْهِ كَاَنَّهٗ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَنَحَّا هُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ قَالَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰی حَدِيْثُ اَبِیْ حُمَيْدٍ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ الَّذِیْ اخْتَارَهٗ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنْ يُجَافِیَ الرَّجُلُ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ فِی الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ.

۱۹۰: بَابُ مَاجَاءَ فِی التَّسْبِيْحِ فِی الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

۲۴۸: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ اَنَا عِيْسَی بْنُ يُوْنُسَ عَنْ

سہل بن سعدؓ، محمد بن مسلمہؓ اور ابومسعودؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عمرؓ حسن صحیح ہے اور اسی پر صحابہؓ، تابعینؒ اور بعد کے اہل علم کا عمل ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں البتہ ابن مسعودؓ اور ان کے بعض اصحاب کے متعلق ہے کہ وہ تطبیق کرتے تھے (یعنی دونوں ہاتھوں کو ملا کر رانوں کے درمیان چھپا لیتے) تطبیق اہل علم کے نزدیک منسوخ ہو چکی ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ ہم تطبیق کیا کرتے تھے پھر اس سے روک دیا گیا اور یہ حکم دیا گیا کہ ہم ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں۔

۲۴۶: ہم سے روایت کی قتیبہ نے وہ ابوعوانہ سے وہ ابویعفور سے وہ مصعب بن سعد سے وہ اپنے والد سعد بن ابی وقاصؓ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

۱۸۹: باب رکوع میں دونوں ہاتھوں کو پسلیوں سے دور رکھنا

۲۴۷: حضرت عباس بن سہلؓ فرماتے ہیں کہ ابوحمیدؓ، ابواسیدؓ، سہل بن سعدؓ اور محمد بن مسلمہؓ ایک جگہ جمع ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کی نماز کا تذکرہ شروع کیا۔ ابوحمیدؓ نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں، بے شک رسول اللہ ﷺ نے رکوع میں اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا گویا کہ آپؐ نے ان کو پکڑ ہوا ہے اور انہیں کمان کی تانت کی طرح کس کر رکھتے اور پسلیوں سے علیحدہ رکھتے۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہین کہ حدیث انسؓ صحیح ہے اور اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ آدمی رکوع وسجود میں اپنے ہاتھوں کو پسلیوں سے جدا رکھے۔

۱۹۰: باب رکوع اور سجود میں تسبیح

۲۴۸: حضرت مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا

ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَکَعَ اَحَدُکُمْ فَقَالَ فِیْ رُکُوْعِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُکُوْعُہٗ ذٰلِکَ اَدْنَاہُ وَاِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِیْ سُجُوْدِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُہٗ وَذٰلِکَ اَدْنَاہُ قَالَ وَفِی الْبَابِ عَنْ حُذَیْفَۃَ وَ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِمُتَّصِلٍ عَوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ لَمْ یَلْقَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ یَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ لَا یَنْقُصَ الرَّجُلُ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ مِنْ ثَلَاثِ تَسْبِیْحَاتٍ وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَکِ اَنَّہٗ قَالَ اَسْتَحِبُّ لِلْاِمَامِ اَنْ یُسَبِّحَ خَمْسَ تَسْبِیْحَاتٍ لِکَیْ یُدْرِکَ مَنْ خَلْفَہٗ ثَلٰثَ تَسْبِیْحَاتٍ وَھٰکَذَا قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ۔

جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو تین مرتبہ ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمُ '' پڑھے تو اس کا رکوع مکمل ہوگیا اور یہ اس کی کم سے کم مقدار ہے اور جب سجدہ کرے تو تین مرتبہ '' سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی '' کہے۔اس کا سجدہ پورا ہوگیا اور یہ اس کی کم از کم مقدار ہے۔اس باب میں حذیفہؓ اور عقبہ بن عامرؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں ابن مسعودؓ کی حدیث کی سند متصل نہیں ہے اس لئے کہ عون بن عبداللہ بن عتبہ کی حضرت ابن مسعودؓ سے ملاقات ثابت نہیں ہے اور اس پر اہل علم کا عمل ہے کہ رکوع اور سجدے میں کم از کم تین تسبیحات پڑھنا مستحب ہے اور ابن مبارکؒ سے مروی ہے کہ امام کے لئے کم از کم پانچ مرتبہ تسبیحات پڑھنا مستحب ہے تا کہ نمازی تین تسبیحات پڑھ سکیں اور اسی طرح کہا ہے اسحٰق بن ابراہیمؒ نے بھی۔

۲۴۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ عُبَیْدَۃَ یُحَدِّثُ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ عَنْ صِلَۃَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَیْفَۃَ اَنَّہٗ صَلّٰی مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فَکَانَ فِیْ رُکُوْعِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَفِیْ سُجُوْدِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَمَا اَتٰی عَلٰی اٰیَۃِ رَحْمَۃٍ اِلَّا وَقَفَ وَسَاَلَ وَمَا اَتٰی عَلٰی اٰیَۃِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَھْدِیٍّ عَنْ شُعْبَۃَ نَحْوَہٗ۔

۲۴۹: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجود میں سبحان ربی الاعلیٰ کہتے اور جب کسی رحمت کی آیت پر پہنچتے تو ٹھہرتے اور اللہ تعالیٰ سے (رحمت) مانگتے اور جب عذاب کی آیت پر پہنچتے تو وقف کرتے اور عذاب سے پناہ مانگتے۔امام ابوعیسٰی ترمذی رحمہ اللہ نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کے مثل حدیث محمد بن بشار نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے اور انہوں نے شعبہ سے روایت کی ہے۔

خلاصۃ الابواب: (۱) جمہور علماء کے نزدیک قیام کے وقت ہاتھ باندھنا مسنون ہے (۲) حنفیہ کے نزدیک ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا مسنون ہے کیونکہ حضرت علیؓ فرماتے ہیں ''ان من السُّنّۃ وضع الکف علی الکف فی الصلوٰۃ تحت السرّۃ ''مصنف ابن ابی شیبہ۔ج:ا۔ص:۳۹۰،۳۹۱

(۳) تکبیر تحریمہ سب کے نزدیک رفع یدین متفق علیہ ہے کہ وہ شروع ہے اسی طرح اس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں ہے کہ رسول ﷺ نے تکبیر تحریمہ کے علاوہ رکوع میں جاتے وقت رکوع سے اٹھتے وقت اور سجدے سے اٹھتے وقت اور تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے وقت بھی رفع یدین کیا ہے اسی طرح اس میں بھی شک کی گنجائش نہیں ہے کہ آپ ﷺ نماز اسی طرح بھی پڑھتے تھے کہ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرتے تھے اس کے بعد پوری نماز میں کسی موقع پر بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے جیسا

کہ عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت براء بن عازبؓ وغیرہ نے روایت کیا ہے اسی طرح صحابہ کرامؓ اور تابعین میں بھی دونوں طرح عمل کرنے والوں کی اچھی خاصی تعداد موجود ہے اس لئے مجتہدین کے درمیان اس بارے میں بھی اختلاف صرف ترجیح اور افضلیت کا ہے (۴) امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک قراءت کے دوران نوافل میں اسی قسم کی دعا کرنا چاہئے۔ (۵) نماز کا ہر رکن اتنے اطمینان سے ادا کیا جائے کہ تمام اعضاء اپنے اپنے مقام پر ٹھہر جائیں اس لئے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تعدیل ارکان واجب ہے بلکہ دوسرے ائمہ کے نزدیک تو بغیر تعدیلِ ارکان کے نماز ہوتی ہی نہیں۔ (۶) حدیث کے مطابق جمہور کا مسلک یہ ہے کہ سجدہ میں جاتے وقت گھٹنوں کو پہلے زمین پر رکھا جائے اور ہاتھوں کو بعد میں۔ جس حدیث میں ہاتھ پہلے رکھنا آتا ہے وہ امام ترمذیؒ کے نزدیک ضعیف ہے۔ (۷) اکثر ائمہؒ کے نزدیک پیشانی اور ناک دونوں کا سجدہ میں رکھنا ضروری ہے اگر صرف ناک رکھی جائے تو سجدہ نہیں ہوگا۔ (۸) نماز بہت سکون کے ساتھ ادا کرنا چاہئے بغیر مجبوری کے نماز کے اندر ہاتھوں سے حرکت کرنا کپڑے سمیٹنا منع ہے۔

۱۹۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَ ةِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

۲۵۰: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْقَسِيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَ ةِالْقُرْاٰنِ فِي الرُّكُوْعِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ كَرِهُوا الْقِرَاَةَ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ.

۱۹۱: باب رکوع اور سجدے میں تلاوت قرآن ممنوع ہے

۲۵۰: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے اور زرد رنگ کے کپڑے اور سونے کی انگوٹھی (مرد کے لئے) پہننے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعینؒ میں سے اہل علم کا یہی قول ہے کہ وہ رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

۱۹۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ لَا يُقِيْمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

۲۵۱: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ قَالَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ فِيْهَا يَعْنِيْ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَفِي السُّجُوْدِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ

۱۹۲: باب وہ شخص جو جو رکوع اور سجود میں اپنی کمر سیدھی نہ کرے

۲۵۱: حضرت ابومسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی نماز نہیں ہوتی جو رکوع اور سجود میں اپنی کمر کو سیدھا نہیں کرتا[1]

اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بن شیبان رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور رفاعہ زرقی

---

[1] کمر کو سیدھا کرنے کا مقصد یہ ہے کہ نماز کا ہر رکن اطمینان اور سکون سے ادا ہو تا کہ تمام اعضاء اپنے اپنے مقام پر آجائیں (مترجم)

عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ وَاَنَسٍ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَرِفَاعَةَ الزُّرَقِیِّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰی حَدِيْثُ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَرَوْنَ اَنْ يُقِيْمَ الرَّجُلُ صُلْبَهُ فِی الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَقَالَ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ مَنْ لَا يُقِيْمُ صُلْبَهُ فِی الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ فَصَلٰوتُهُ فَاسِدَةٌ لِحَدِيْثِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ فِيْهَا صُلْبَهُ فِی الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَاَبُوْ مَعْمَرٍ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَخْبَرَةَ وَاَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیُّ الْبَدْرِیُّ اسْمُهُ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو.

سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور اس پر صحابہ رضی اللہ عنہم اور بعد کے اہل علم کا عمل ہے کہ آدمی رکوع اور سجدہ میں کمر کو سیدھا رکھے۔امام شافعی رحمہ اللہ،احمد رحمہ اللہ اور اسحٰق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جو آدمی رکوع اور سجود میں اپنی کمر کو سیدھی نہیں کرتا اس کی نماز فاسد ہوجاتی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کی بنا پر کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز میں رکوع اور سجدے میں اپنی کمر سیدھی نہیں کرتا اس کی نماز نہیں ہوتی اور ابومعمر کا نام عبداللہ بن سخبرہ ہے اور ابومسعود انصاری بدری رضی اللہ عنہ کا نام عقبہ بن عمرو ہے۔

۱۹۳: بَابُ مَايَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ عَنِ الرُّكُوْعِ

۱۹۳: باب جب رکوع سے سر اٹھائے تو کیا پڑھے؟

۲۵۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِیُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنَ نَا عَمِّیْ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْأَ مَابَيْنَهُمَا وَمِلْأَ مَاشِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ قَالَ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی وَاَبِیْ جُحَيْفَةَ وَاَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰی حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ قَالَ يَقُوْلُ هٰذَا فِی الْمَكْتُوْبَةِ وَالتَّطَوُّعِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ يَقُوْلُ هٰذَا فِیْ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ وَلَا يَقُوْلُهُ فِیْ صَلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ.

۲۵۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ سے ...... مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ تک'' (ترجمہ۔اللہ نے اس کی بات سن لی جس نے اس کی تعریف کی،اے اللہ اس زمین وآسمان اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور اس کے بعد جس قدر تو چاہے تیرے ہی لئے تعریفیں ہیں) اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما ،ابن عباس رضی اللہ عنہما ،ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ ،ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ نے کہا حدیث علی رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ بھی یہی فرماتے ہیں کہ فرض اور نفل دونوں میں اس دعا کو پڑھے جبکہ اہل کوفہ (احناف) کے نزدیک یہ کلمات نفل نماز میں پڑھے فرضوں میں نہ پڑھے۔

۱۹۴ : بَابُ مِنْهُ اٰخَرُ

۲۵۳ : حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِ مَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَالَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ اَنْ يَقُوْلَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَيَقُوْلُ مَنْ خَلْفَ الْاِمَامِ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ وَغَيْرُهٗ يَقُوْلُ مَنْ خَلْفَ الْاِمَامِ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْاِمَامُ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاِسْحٰقُ.

۱۹۴: باب اسی سے متعلق

۲۵۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہٗ'' کہے تو تم ''رَبَّنَاوَلَكَ الْحَمْدُ'' کہو کیونکہ جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہوگیا اس کے تمام سابقہ گناہ معاف کردیئے گئے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور صحابہؓ و تابعینؒ میں سے بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ امام ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہٗ'' کہے تو مقتدی ''رَبَّنَاوَلَكَ الْحَمْدُ'' کہیں اور امام احمدؒ کا بھی یہی قول ہے۔ ابن سیرینؒ فرماتے ہیں کہ مقتدی بھی امام کی طرح ہی کہے ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہٗ'' رَبَّنَاوَلَكَ الْحَمْدُ'' اور امام شافعیؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

(ف) آمین کے بارے میں یہی ہے کہ جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے مطابق ہوگیا وہاں سے بعض لوگ آمین بالجہر کا استدلال کرتے ہیں۔ یہاں بھی وہی الفاظ ہیں لیکن اس کا شاید کوئی ہی قائل ہو کہ ''رَبَّنَاوَلَكَ الْحَمْدُ'' مقتدی جہراً کہیں یا امام بھی (مترجم)

۱۹۵ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ وَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ فِي السُّجُوْدِ

۲۵۴ : حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ وَ عَبْدُاللهِ بْنُ مُنِيْرٍ وَاَحْمَدُ وَ اِبْرَاهِيْمُ الدَّوْرَقِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا شَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اِذَا سَجَدَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَاِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ وَزَادَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَلَمْ يَرْوِشَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُ اَحَدًا رَوَاهُ غَيْرُ شَرِيْكٍ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ

۱۹۵: باب سجدے میں گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھے جائیں

۲۵۴: حضرت وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں جاتے ہوئے گھٹنے ہاتھوں سے پہلے (زمین پر) رکھتے اور جب (سجدہ) سے اٹھتے تو ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے۔ حسن بن علی نے اپنی روایت میں یزید بن ہارون کے یہ الفاظ زیادہ نقل کئے ہیں کہ شریک نے عاصم بن کلیب سے صرف یہی حدیث روایت کی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن ہے اس کو شریک کے علاوہ کسی دوسرے نے روایت نہیں کیا اور اکثر اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے کہ گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے

الْعِلْمِ یَرَوْنَ اَنْ یَضَعَ الرَّجُلُ رُکْبَتَیْهِ قَبْلَ یَدَیْهِ وَاِذَا نَهَضَ رَفَعَ یَدَیْهِ قَبْلَ رُکْبَتَیْهِ وَرَوٰی هَمَّامٌ عَنْ عَاصِمٍ هٰذَا مُرْسَلاً وَ لَمْ یَذْکُرْ فِیْهَا وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ.

رکھا جائے اور سجدہ سے اٹھتے وقت ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اٹھائے، ہمام نے یہ حدیث عاصم سے مرسل روایت کی اور اس میں وائل بن حجر کا ذکر نہیں کیا۔

(ف) اس غریب حسن اور مرسل روایت پر سب کا عمل ہے اس کی جگہ مرفوع اور صحیح حسن لائی جائے۔

۱۹۶: بَابُ اٰخَرُ مِنْهُ

۱۹۶: باب اسی سے متعلق

۲۵۵: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَعْمِدُ اَحَدُکُمْ فَیَبْرُکُ فِیْ صَلٰوتِهٖ بَرْکَ الْجَمَلِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَانَعْرِفُ مِنْ حَدِیْثِ اَبِی الزِّنَادِ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْرُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیُّ ضَعَّفَهٗ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ وَغَیْرُهٗ.

۲۵۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم سے کوئی نماز میں اونٹ کی طرح بیٹھنے کا ارادہ کرتا ہے؟ (یعنی ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھنے کو اونٹ کی طرح بیٹھنے سے مشابہت دی ہے) امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہؓ غریب ہے ہم اسے ابوزناد کی سند کے علاوہ نہیں جانتے۔ اس حدیث کو عبداللہ بن سعید مقبری نے اپنے والد سے روایت کیا انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ عبداللہ بن سعید مقبری کو ضعیف کہتے ہیں۔

۱۹۷: بَابُ مَاجَاءَ فِی السُّجُوْدِ عَلَی الْجَبْهَةِ وَالْاَنْفِ

۱۹۷: باب سجدہ پیشانی اور ناک پر کیا جاتا ہے

۲۵۶: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا اَبُوْعَامِرٍ نَا فُلَیْحُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا سَجَدَ اَمْکَنَ اَنْفَهٗ وَجَبْهَتَهُ الْاَرْضَ وَنَحّٰی یَدَیْهِ عَنْ جَنْبَیْهِ وَوَضَعَ کَفَّیْهِ حَذْوَمَنْکِبَیْهِ قَالَ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ حُمَیْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَیْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ یَسْجُدَ الرَّجُلُ عَلٰی جَبْهَتِهٖ وَاَنْفِهٖ فَاِنْ سَجَدَ عَلٰی جَبْهَتِهٖ دُوْنَ اَنْفِهٖ فَقَالَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ یُجْزِئُهٗ وَقَالَ غَیْرُهُمْ لَا یُجْزِئُهٗ

۲۵۶: حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو ناک اور پیشانی کو زمین پر جما کر رکھتے بازوؤں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے اور ہتھیلیوں کو کندھوں کے برابر رکھتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، وائل بن حجرؓ اور ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابی حمید حسن صحیح ہے۔ اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ سجدہ ناک اور پیشانی پر کیا جائے۔ اگر کوئی صرف پیشانی پر کرے یعنی ناک کو زمین پر نہ رکھے تو بعض اہل علم کے نزدیک یہ جائز اور بعض دوسرے اہل علم کا قول ہے کہ ناک زمین پر رکھنا ضروری ہے صرف

حَتّٰی یَسْجُدَ عَلَی الْجَبْهَةِ وَالْاَنْفِ.

۱۹۸: بَابُ مَاجَاءَ اَیْنَ یَضَعُ الرَّجُلُ وَجْهَهٗ اِذَاسَجَدَ

۲۵۷: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ اَیْنَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَضَعُ وَجْهَهٗ اِذَا سَجَدَ فَقَالَ بَیْنَ کَفَّیْهِ وَفِی الْبَابِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَاَبِیْ حُمَیْدٍ حَدِیْثُ الْبَرَآءِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَهُوَ الَّذِیْ اخْتَارَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ تَکُوْنَ یَدَاهُ قَرِیْبًا مِنْ اُذُنَیْهِ.

پیشانی پر سجدہ کرنا کافی نہیں۔

۱۹۸: باب جب سجدہ کیا جائے تو چہرہ کہاں رکھا جائے

۲۵۷: حضرت ابواسحٰقؒ کہتے ہیں میں نے حضرت براء بن عازبؓ سے پوچھا کہ نبی علیہ سجدہ میں چہرہ کہاں رکھتے تھے انہوں نے فرمایا دونوں ہتھیلیوں کے درمیان۔ اس باب میں وائل بن حجرؓ اور ابوحمیدؓ سے بھی روایت ہے۔ براء بن عازبؓ کی حدیث حسن غریب ہے اور اس کو بعض علماء نے اختیار کیا ہے کہ ہاتھ کانوں کے قریب رہیں۔

(فائدہ) تکبیر تحریمہ کے وقت بھی احناف اسی کے قائل ہیں کہ ہاتھ کانوں کے برابر اٹھائے جائیں۔

۱۹۹: بَابُ مَاجَاءَ فِی السُّجُوْدِ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْضَاءٍ

۲۵۸: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا بَکْرُبْنُ مُضَرٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهٗ سَبْعَةُ آرَابٍ وَجْهُهٗ وَکَفَّاهُ وَرُکْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَجَابِرٍ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ الْعَبَّاسِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَعَلَیْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

۲۵۹: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَمْرِوبْنِ دِیْنَارٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْضَآءٍ وَلَا یَکُفَّ شَعْرَهٗ وَلَا ثِیَابَهٗ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۹۹: باب سجدہ سات اعضاء پر ہوتا ہے

۲۵۸: حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے سات اعضاء بھی سجدہ کرتے ہیں۔ چہرہ، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس ابوہریرہ جابر اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے کہا حدیث عباسؓ حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اس پر عمل ہے۔

۲۵۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی علیہ کو حکم دیا گیا سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا اور آپؐ کو (سجدے میں) بال اور کپڑے سمیٹنے سے منع کیا گیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ف) حرم مکہ اور حرم نبوی علیہ میں جاؤ تو جامعات کے طلبہ دونوں کندھوں پر پڑے رومال کو بار بار درست کرتے ہیں حالانکہ سدل سے نبی اکرم علیہ نے منع فرمایا یہی بات یہاں بیان کی جا رہی ہے۔

۲۰۰: بَابُ مَاجَاءَ فِی التَّجَافِیْ

۲۰۰: باب سجدے میں اعضاء کو

فِي السُّجُوْدِ

۲۶۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا اَبُوْ خَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَقْرَمَ الْخُزَاعِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ اَبِيْ بِالْقَاعِ مِنْ نَمِرَةَ فَمَرَّتْ رَكَبَةٌ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فَصَلّٰى قَالَ فَكُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰى عُفْرَتَيْ اِبْطَيْهِ اِذَا سَجَدَ وَرَىٰ بَيَاضَهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ بُحَيْنَةَ وَجَابِرٍ وَاَحْمَرَ بْنِ جَزْءٍ وَمَيْمُوْنَةَ وَاَبِيْ حُمَيْدٍ وَاَبِيْ اُسَيْدٍ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ وَعَدِيِّ بْنِ عَمِيْرَةَ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَقْرَمَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ دَاوٗدَ بْنِ قَيْسٍ وَلَا يُعْرَفُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَقْرَمَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرُ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَاَحْمَرُ بْنُ جَزْءٍ هٰذَا رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ لَهٗ حَدِيْثٌ وَاحِدٌ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَقْرَمَ الزُّهْرِيُّ كَاتِبُ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ وَعَبْدُاللّٰهِ ابْنُ اَقْرَمَ الْخُزَاعِيُّ اِنَّمَا يُعْرَفُ لَهٗ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

الگ الگ رکھنا

۲۶۰: عبیداللہ بن اقرم خزاعی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ نمرہ[1] کے مقام پر قاع[2] میں تھا کہ کچھ سوار گزرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تھے تو میں ان کے بغلوں کی سفیدی کو دیکھتا۔ اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابن بحینہ رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، احمر بن جزء رضی اللہ عنہ، میمونہ رضی اللہ عنہا، ابوحمید رضی اللہ عنہ، ابواسید رضی اللہ عنہ، ابومسعود رضی اللہ عنہ، سہل بن سعد رضی اللہ عنہ، محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ، براء بن عازب رضی اللہ عنہ، عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں عبداللہ بن اقرم کی حدیث حسن ہے۔ ہم اسے داؤد بن قیس کے علاوہ کسی اور روایت سے نہیں جانتے اور نہ ہی ہم عبداللہ بن اقرم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کے علاوہ کوئی روایت جانتے ہیں اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا۔ احمر بن جزء صحابی ہیں اور ان سے ایک حدیث منقول ہے اور عبداللہ بن خزاعی اسی حدیث کو نبیؐ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۰۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِعْتِدَالِ فِي السُّجُوْدِ

۲۶۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَعْتَدِلْ وَلَا يَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ شِبْلٍ وَالْبَرَآءِ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ حُمَيْدٍ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُوْنَ الْاِعْتِدَالَ فِي السُّجُوْدِ وَيَكْرَهُوْنَ الْاِفْتِرَاشَ كَافْتِرَاشِ السَّبُعِ.

۲۰۱: باب سجدے میں اعتدال

۲۶۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اعتدال کے ساتھ کرے اور بازوؤں کو کتے کی طرح نہ بچھائے۔ اس باب میں عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ، براء رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابوحمید رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث جابر حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ سجدے میں اعتدال کرے اور درندوں کیطرح ہاتھ بچھانے کو یہ حضرات مکروہ جانتے ہیں۔

۲۶۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ نَا شُعْبَةُ

۲۶۲: حضرت قتادہؒ کہتے ہیں کہ میں نے انسؓ سے سنا کہ رسول

---

[1] نمرہ: میدان عرفات میں ایک جگہ کا نام ہے۔ [2] قاع: چٹیل میدان کو کہا جاتا ہے۔ (مترجم)

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطَنَّ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ بَسْطَ الْكَلْبِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سجدے میں اعتدال کرو۔تم میں سے کوئی بھی نماز میں اپنے بازوؤں کو کتے کی طرح نہ پھیلائے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ وَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ فِي السُّجُوْدِ

۲۰۲: باب سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنا اور پاؤں کھڑے رکھنا

۲۶۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا الْمُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ نَا وُهَيْبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ الْمُعَلّٰى نَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَرَوٰى يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ مُرْسَلٌ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ وُهَيْبٍ وَهُوَ الَّذِيْ اَجْمَعَ عَلَيْهِ اَهْلُ الْعِلْمِ وَاخْتَارُوْهُ.

۲۶۳: حضرت عامر بن سعدؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی علیہ وسلم نے حکم دیا ہاتھوں کو زمین پر رکھنے اور پاؤں کو کھڑا رکھنے کا۔عبداللہ نے کہا کہ معلّٰی نے حماد بن مسعدہ سے انہوں نے محمد بن عجلان سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے اورانہوں نے عامر بن سعد سے اسی حدیث کی مثل روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کا حکم دیا۔اس حدیث میں انہوں نے عامر بن سعد کے باپ کا ذکر نہیں کیا۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید قطان اور کئی حضرات محمد بن عجلان سے وہ محمد بن ابراہیم سے اور وہ عامر بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہاتھوں کو زمین پر رکھنے اور پاؤں کو کھڑا رکھنے کا۔یہ حدیث مرسل ہے اور وہیب کی حدیث سے اصح ہے اسی پر اہل علم کا اجماع ہے اور اہل علم نے اس کو پسند کیا ہے۔

۲۰۳: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اِقَامَةِ الصُّلْبِ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ وَالرُّكُوْعِ

۲۰۳: باب جب رکوع یا سجدے سے اٹھے تو کمر سیدھی کرے

۲۶۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَاِذَا سَجَدَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ

۲۶۴: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران جب رکوع کرتے یا رکوع سے سر اٹھاتے اور جب سجدہ کرتے یا سجدے سے سر اٹھاتے تو (یہ تمام افعال رکوع، سجدہ، قومہ اور جلسہ) تقریباً ایک دوسرے کے برابر ہوتے۔اس باب میں حضرت

السُّجُوْدِ قَرِيْباً مِنَ السَّوَآءِ قَالَ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ نَحْوَهُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ الْبَرَآءِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ محمد بن بشار رضی اللہ عنہ، محمد بن جعفر رضی اللہ عنہ سے اور وہ شعبہ رضی اللہ عنہ سے اسی حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث براء بن عازب حسن صحیح ہے۔

۲۰۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يُّبَادِرَ الْاِمَامُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

۲۰۴: باب رکوع وسجود امام سے پہلے کرنا مکروہ ہے

۲۶۵: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ ثَنَا الْبَرَآءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ قَالَ اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَحْنِ رَجُلٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَسْجُدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْجُدَ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَمُعَاوِيَةَ وَابْنِ مَسْعَدَةَ صَاحِبِ الْجُيُوْشِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ بَرَآءٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَهْلُ الْعِلْمِ اِنَّ مَنْ خَلْفَ الْاِمَامِ اِنَّمَا يَتْبَعُوْنَ الْاِمَامَ فِيْمَا يَصْنَعُ لَا يَرْكَعُوْنَ اِلَّا بَعْدَ رُكُوْعِهٖ وَلَا يَرْفَعُوْنَ اِلَّا بَعْدَ رَفْعِهٖ وَلَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اخْتِلَافاً.

۲۶۵: عبداللہ بن یزید سے روایت ہے کہ ہم سے روایت کی براءؓ نے (اور وہ جھوٹے نہیں ہیں) فرمایا براءؓ نے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے جب آپؐ رکوع سے سر اٹھاتے تو ہم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کمر کو نہ جھکاتا جب تک رسول اللہ ﷺ سجدے میں نہ چلے جاتے پھر ہم سجدہ کرتے۔ اس باب میں حضرت انسؓ، معاویہؓ، ابن مسعدہؓ صاحب الجیوش اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث براءؓ حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ مقتدی امام کی ہر فعل میں تابعداری کریں اور اس وقت تک رکوع میں نہ جائیں جب تک امام نہ چلا جائے اور اس وقت تک رکوع سے سر نہ اٹھائیں جب تک امام کھڑا نہ ہو جائے اور ہمیں اس مسلک میں علماء کے درمیان اختلاف کا علم نہیں۔ (یعنی اس مسئلہ میں تمام اہل علم متفق ہیں)

۲۰۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْاِقْعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

۲۰۵: باب سجدوں کے درمیان اقعاء مکروہ ہے

۲۶۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى نَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاعَلِيُّ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ وَاَكْرَهُ لَكَ مَا

۲۶۶: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے علیؓ میں تمہارے لئے وہ پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں اور تمہارے لئے اس چیز کو برا سمجھتا ہوں جس چیز کو اپنے لئے برا سمجھتا ہوں۔ تم اقعاء[1] نہ کرو دونوں سجدوں کے

[1] سرین اور ہاتھ زمین پر رکھ کر پنڈلیاں کھڑی کرنا (یعنی کتے کی طرح بیٹھنا) اس کو بھی اقعاء کہتے ہیں اور یہ صورت بالاتفاق مکروہ ہے۔ دونوں پاؤں پنجوں کے بل کھڑے کر کے ان پر بیٹھنا اس کو بھی اقعاء کہا جاتا ہے اور اس بارے میں اختلاف ہے۔ حنفیہ مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک یہ صورت بھی بالاتفاق مکروہ ہے۔ (مترجم)

اَكْرَهُ لِنَفْسِي لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَاحَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ وَقَدْ ضَعَّفَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْحَارِثَ الْاَعْوَرَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُوْنَ الْاِقْعَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ.

درمیان۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں اس حدیث کو ہمیں ابواسحٰق کے علاوہ کسی اور کے حضرت علیؓ سے روایت کرنے کا علم نہیں۔ ابواسحاق حارث سے اور وہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں اور بعض اہل علم نے حارث اعور کو ضعیف کہا ہے اور اکثر اہل علم اقعاء کو مکروہ سمجھتے ہیں۔اس باب میں حضرت عائشہؓ، انسؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۰۶: بَابُ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْاِقْعَاءِ

۲۰۶: باب اقعاء کی اجازت

۲۶۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ طَاؤُسًا يَقُوْلُ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْاِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ قَالَ هِيَ السُّنَّةُ فَقُلْنَا اِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ قَالَ بَلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَاحَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ قَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ لَا يَرَوْنَ بِالْاِقْعَاءِ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ مَكَّةَ اَهْلِ الْفِقْهِ وَالْعِلْمِ وَاَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُوْنَ الْاِقْعَاءَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

۲۶۷: ابن جریجؒ، ابوزبیرؒ سے اور وہ طاؤس سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابن عباسؓ سے دونوں پاؤں پر اقعاء کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا یہ سنت ہے۔ہم نے کہا ہم اسے آدمی پر ظلم سمجھتے ہیں تو (ابن عباسؓ) نے فرمایا بلکہ یہ تمہارے نبی کی سنت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔بعض اہل علم صحابہؓ میں سے اسی حدیث پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اقعاء میں کوئی حرج نہیں۔ یہ اہل مکہ میں سے بعض علماء وفقہاء کا قول ہے اور اکثر اہل علم سجدوں کے درمیان اقعاء کو مکروہ سمجھتے ہیں[1]۔

۲۰۷: بَابُ مَايَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

۲۰۷: باب اس بارے میں کہ دونوں سجدوں کے درمیان کیا پڑھے

۲۶۸: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ كَامِلٍ اَبِي الْعَلَاءِ عَنْ حَبِيْبِ ابْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ.

۲۶۸: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ" (ترجمہ) اے اللہ میری مغفرت فرما مجھ پر رحم فرما میری مصیبت اور نقصان کی تلافی فرما مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔

۲۶۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ عَنْ كَامِلٍ اَبِي الْعَلَاءِ نَحْوَهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ

۲۶۹: حسن بن علی خلال، یزید بن ہارون سے انہوں نے زید بن حباب سے اور انہوں نے کامل ابوالعلاء سے اسی کی مثل روایت کی ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث (ابن عباسؓ) غریب ہے اور یہ اسی طرح مروی ہے حضرت علیؓ

[1] یہاں اقعاء سے مراد سرینوں پر بیٹھنا نہیں بلکہ پاؤں کھڑے کر کے ان پر بیٹھنا ہے اور یہ احناف کے نزدیک مکروہ ہے۔

وَاِسْحٰقَ يَرَوْنَ هٰذَا جَائِزًا فِي الْمَكْتُوْبَةِ وَالتَّطَوُّعِ وَ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ كَامِلٍ اَبِي الْعَلَاءِ مُرْسَلاً.

۲۰۸ : بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِ عْتِمَادِ فِي السُّجُوْدِ

۲۷۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اشْتَكٰى اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَقَّةَ السُّجُوْدِ عَلَيْهِمْ اِذَا تَفَرَّجُوْا فَقَالَ اسْتَعِيْنُوْا بِالرُّكَبِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٰذَا وَكَانَ رِوَايَةُ هٰؤُلَآءِ اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ اللَّيْثِ.

۲۰۹ : بَابُ كَيْفَ النُّهُوْضُ مِنَ السُّجُوْدِ

۲۷۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيِّ اَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَكَانَ اِذَا كَانَ فِيْ وِتْرٍمِنْ صَلٰوتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ مَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَصْحَابُنَا.

۲۱۰ : بَابُ مِنْهُ اَيْضًا

۲۷۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ نَا خَالِدُ ابْنُ اِيَاسٍ وَيُقَالُ خَالِدُ بْنُ اِلْيَاسَ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى

سے بھی اور امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے کہ یہ دعا فرائض ونوافل تمام نمازوں میں پڑھنا جائز ہے اور بعض راوی حضرات نے یہ حدیث ابوالعلاء کامل سے مرسل روایت کی ہے۔

۲۰۸: باب سجدے میں سہارا لینا

۲۷۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ صحابہؓ نے نبی ﷺ سے شکایت کی کہ انہیں سجدے کی حالت میں اعضاء کو علیحدہ علیحدہ رکھنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا اپنے گھٹنوں سے مدد لے لیا کرو (یعنی کہنیوں کو گھٹنوں کے ساتھ ٹکا لیا کرو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو ابوصالح کی روایت سے اس سند کے علاوہ نہیں جانتے ۔اور ابوصالح ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں لیکن لیث اسے اسی سند سے ابوالعجلان سے روایت کرتے ہیں۔ سفیان بن عیینہ اور کئی حضرات سمی سے وہ نعمان بن ابوعیاش سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کے مثل روایت کرتے ہیں اور ان کی روایت لیث کی روایت سے اصح ہے۔

۲۰۹: باب سجدے سے کیسے اٹھا جائے

۲۷۱: حضرت مالک بن حویرث لیثی سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ نماز کے دوران طاق (پہلی اور تیسری) رکعات میں اس وقت تک کھڑے نہ ہوتے جب تک اچھی طرح بیٹھ نہ جاتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں مالک بن حویرث کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے اور ہمارے رفقاء بھی اس کے قائل ہیں۔

۲۱۰: باب اسی سے متعلق

۲۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دونوں پاؤں کی انگلیوں پر زور

التَّوَامَةِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْهَضُ فِی الصَّلٰوةِ عَلٰی صُدُوْرِ قَدَمَیْهِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَلَیْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ یَخْتَارُوْنَ اَنْ یَنْهَضَ الرَّجُلُ فِی الصَّلٰوةِ عَلٰی صُدُوْرِ قَدَمَیْهِ وَ خَالِدُ بْنُ اِیَاسٍ ضَعِیْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِیْثِ وَیُقَالُ خَالِدُ بْنُ اِلْیَاسَ اَیْضًا وَصَالِحٌ مَوْلَی التَّوْأَمَةِ هُوَ صَالِحُ بْنُ اَبِیْ صَالِحٍ وَاَبُوْصَالِحٍ اسْمُهٗ نَبْهَانُ مَدَنِیٌّ.

دے کر کھڑے ہو جاتے تھے۔امام ابوعیسٰی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر ہی اہل علم کا عمل ہے کہ پاؤں کی انگلیوں پر زور دے کر کھڑا ہو جائے (یعنی بیٹھے نہیں) اور وہ اسی کو پسند کرتے تھے۔خالد بن ایاس محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں اور انہیں خالد بن الیاس بھی کہا جاتا ہے۔صالح مولی توامۃ سے مراد صالح بن ابوصالح ہے اور ابوصالح کا نام نبھان مدنی ہے۔

(ف) احناف کا اسی حدیث پر عمل ہے ان کا کہنا ہے کہ گذشتہ حدیث مبارک آپ ﷺ کے آخری اعمال پاک سے ہے جب آپ ﷺ کا جسم کچھ وزنی ہو گیا تھا۔

خلاصۃ الابواب: (۱) سجدہ کرتے ہوئے بازو زمین سے اونچے رکھنا چاہئے ورنہ نماز مکروہ ہوگی۔ (۲) رکوع میں سر کو پشت کے ساتھ برابر رکھے بلاعذر سر اونچا نیچا نہ ہو۔ (۳) ائمہ کی تحقیق یہی ہے کہ دونوں سجدوں کے درمیان یہ ذکر مسنون ہے۔ (۴) جب سجدہ طویل کرنے کی صورت میں تھک جاؤ تو کہنیاں گھٹنوں کے ساتھ ملا کر استراحت کرلو (۵) امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام اوزاعیؒ کے نزدیک اور امام احمدؒ کے اصح قول میں جلسہ استراحت مسنون نہیں ہے اس کی بجائے سیدھا کھڑا ہو جانا افضل ہے۔ان حضرات کی دلیل ترمذیؒ ہی کی حدیث ہے جس کی تائید دوسری احادیث سے ہوتی ہے امام شافعیؒ کے نزدیک جلسہ استراحت مسنون ہے۔

۲۱۱ : بَابُ مَاجَاءَ فِی التَّشَهُّدِ

۲۱۱: باب تشہد کے بارے میں

۲۷۳ : حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ نَا عُبَیْدُ اللّٰهِ الْاَ شْجَعِیُّ عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدْنَا فِی الرَّكْعَتَیْنِ اَنْ نَقُوْلَ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَاَبِیْ مُوْسٰی وَعَآئِشَةَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

۲۷۳: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سکھایا کہ جب ہم دوسری رکعت میں بیٹھیں تو یہ پڑھیں " اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ ...... حدیث کے آخر تک۔(ترجمہ) تمام تعریفیں اور بدنی عبادت (نماز وغیرہ) اور مالی عبادات (زکوٰۃ وغیرہ) اللہ ہی کے لئے ہیں۔اے نبی ﷺ: آپ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو۔میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد مصطفٰی ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔اس باب میں ابن عمرؓ، جابرؓ، ابوموسیٰؓ، عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسٰی

قَدْ رُوِیَ عَنْهُ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ وَهُوَ اَصَحُّ حَدِیْثٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی التَّشَهُّدِ وَالْعَمَلُ عَلَیْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ مَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِیْنَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ .

ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث ان سے (یعنی ابن مسعودؓ سے) کئی اسناد سے مروی ہے۔ یہ حدیث نبی ﷺ سے تشہد کے باب میں مروی تمام احادیث سے اصح ہے اور اسی پر اکثر علماء صحابہؓ وتابعینؒ کا اور بعد کے اہل علم کا عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی یہی کہتے ہیں۔

۲۱۲ : بَابُ مِنْهُ اَیْضًا

۲۱۲: باب اسی کے متعلق

۲۷۴ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ وَطَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا یُعَلِّمُنَا الْقُرْاٰنَ فَكَانَ یَقُوْلُ اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ سَلَامٌ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ رَوٰی عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ حُمَیْدٍ الرُّوَاسِیُّ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ نَحْوَ حَدِیْثِ اللَّیْثِ بْنِ سَعْدٍ وَ رَوٰی اَیْمَنُ بْنُ نَابِلٍ الْمَكِّیُّ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ وَهُوَ غَیْرُ مَحْفُوْظٍ وَ ذَهَبَ الشَّافِعِیُّ اِلٰی حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِی التَّشَهُّدِ.

۲۷۴: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن سکھاتے اور فرماتے التحیات المبارکات۔ سے آخر حدیث تک (ترجمہ) تمام بابرکت تعریفات اور تمام مالی وبدنی عبادات اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اے نبی ﷺ آپ ﷺ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ امام ابوعیسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن صحیح غریب ہے۔ عبدالرحمٰن بن حمید رواسی نے بھی یہ حدیث ابوزبیر سے لیث بن سعد کی روایت کی مثل بیان کی ہے اور ایمن بن نابل مکی نے بھی یہ حدیث ابوزبیر سے روایت کی ہے لیکن یہ غیر محفوظ ہے۔ امام شافعیؒ تشہد میں اس حدیث کی طرف گئے ہیں (یعنی اس حدیث میں مذکور دعا تشہد میں پڑھتے ہیں)

۲۱۳ : بَابُ مَاجَاءَ اَنَّهٗ یُخْفِی التَّشَهُّدَ

۲۱۳: باب تشہد آہستہ پڑھنا

۲۷۵ :حَدَّثَنَا اَبُوْسَعِیْدِ الْاَ شَجُّ نَا یُوْنُسُ بْنُ بُكَیْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ یُخْفِیَ التَّشَهُّدَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَالْعَمَلُ عَلَیْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ .

۲۷۵: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تشہد آہستہ پڑھنا سنت ہے۔ امام ابوعیسٰی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے اور اس پر اہل علم کا عمل ہے۔

۲۱۴ : بَابُ كَیْفَ الْجُلُوْسُ فِی التَّشَهُّدِ

۲۱۴: باب تشہد میں کیسے بیٹھا جائے

۲۷۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَاعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَقُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَلَسَ يَعْنِىْ لِلتَّشَهُّدِ افْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى يَعْنِىْ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ۔

۲۷۶: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں مدینہ آیا تو سوچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ضرور دیکھوں گا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد کے لئے بیٹھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بایاں پاؤں بچھایا اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا اور داہنا پاؤں کھڑا کیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری رحمہ اللہ، ابن مبارک رحمہ اللہ اور اہل کوفہ (احناف) کا بھی یہی قول ہے۔

۲۱۵: بَابُ مِنْهُ اَيْضًا

۲۱۵: باب اسی سے متعلق

۲۷۷: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا اَبُوْعَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَدَنِيُّ نَا عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ اجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَيْدٍ وَاَبُوْ اُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرُوْا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ يَعْنِىْ لِلتَّشَهُّدِ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَاَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنٰى عَلٰى قِبْلَتِهٖ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَكَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِاُصْبُعِهٖ يَعْنِى السَّبَّابَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَبِهٖ يَقُوْلُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَ هُوَقَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا يَقْعُدُ فِى التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ عَلٰى وَرِكِهٖ وَاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ اَبِىْ حُمَيْدٍ وَقَالُوْا يَقْعُدُ فِى التَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ الْيُمْنٰى۔

۲۷۷: حضرت عباس بن سہل ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوحمید، ابواسیدؓ، سہل بن سعدؓ اور محمد بن مسلمہؓ ایک جگہ جمع ہوئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ شروع کر دیا۔ پس ابوحمید نے فرمایا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد کے لئے بیٹھے تو بایاں پاؤں بچھایا اور سیدھے پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف کیا۔ پھر سیدھا ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھا اور اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ بعض علماء کا قول ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے کہ آخری تشہد میں سرین پر بیٹھے ابوحمید کی حدیث سے انہوں نے استدلال کیا اور کہا کہ پہلے قعدہ میں بائیں پاؤں پر بیٹھے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھے۔

۲۱۶: بَابُ مَاجَاءَ فِى الْاِشَارَةِ فِى التَّشَهُّدِ

۲۱۶: باب تشہد میں اشارہ

۲۷۸: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَيَحْيَى بْنُ مُوْسٰى قَالَانَاعَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

۲۷۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو دایاں ہاتھ گھٹنے پر رکھتے اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو اٹھاتے اور دعا کرتے۔ آپ

اِذَاجَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهٖ وَرَفَعَ اُصْبُعَهُ الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ يَدْعُوْبِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهٖ بَاسِطَهَا عَلَيْهِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِوَنُمَيْرِالْخُزَاعِيِّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ حُمَيْدٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اِلَّامِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ يَخْتَارُوْنَ الْاَشَارَةَ فِي التَّشَهُّدِوَهُوَقَوْلُ اَصْحَابِنَا.

صلی اللہ علیہ وسلم کا بایاں ہاتھ گھٹنے پر ہوتا اور اس کی انگلیاں پھیلی ہوئی ہوتیں۔اس باب میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، نمیرہ خزاعی رضی اللہ عنہ ،ابوہریرہ رضی اللہ عنہ،ابوحمید رضی اللہ عنہ اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما حسن غریب ہے۔کہ ہم اس حدیث کو عبیداللہ بن عمر سے اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔بعض صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کا اسی پر عمل ہے وہ تشہد میں اشارہ کرنا پسند کرتے ہیں اور ہمارے اصحاب کا بھی یہی قول ہے۔

۲۱۷ : بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّسْلِيْمِ فِي الصَّلٰوةِ

۲۱۷: باب نماز میں سلام پھیرنا

۲۷۹ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَاسُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُاللّٰهِ وَ فِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَابْنِ عُمَرَوَ وَجَابِرِابْنِ سَمُرَةَ وَالْبَرَآءِ وَعَمَّارٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَعَدِيِّ بْنِ عَمِيْرَةَ وَجَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَاَكْثَرِاَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدَوَاِسْحٰقَ.

۲۷۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں سلام پھیرتے اور فرماتے ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' یعنی تم پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو۔اس باب میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، براء رضی اللہ عنہ، عمار رضی اللہ عنہ، وائل بن حجر رضی اللہ عنہ، عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور اسی پر صحابہ رضی اللہ عنہم اور بعد کے اکثر اہل علم کا عمل ہے۔یہ قول سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی ہے۔

۲۱۸ :بَابُ مِنْهُ اَيْضًا

۲۱۸: باب اسی سے متعلق

۲۸۰ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ نَاعَمْرُو بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ زُهَيْرِابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ ثُمَّ يَمِيْلُ اِلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ شَيْئًا قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَحَدِيْثُ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا

۲۸۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ایک سلام چہرے کے سامنے کی طرف پھیرتے پھر تھوڑا سا دائیں طرف مائل ہوجاتے۔اس باب میں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو اس سند کے علاوہ مرفوع نہیں جانتے۔امام محمد بن

اِلَّا مِنْ ھٰذَا الْوَجْهِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ زُھَیْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَھْلُ الشَّامِ یَرْوُوْنَ عَنْهُ مَنَاکِیْرَ وَ رِوَایَةُ اَھْلِ الْعِرَاقِ عَنْهُ اَشْبَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ کَانَ زُھَیْرُ ابْنُ مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ کَانَ وَقَعَ عِنْدَ ھُمْ لَیْسَ ھُوَالَّذِیْ یُرْوٰی عَنْهُ بِالْعِرَاقِ کَاَنَّهٗ رَجُلٌ اٰخَرُ قَلَّبُوْا اسْمَهٗ وَقَدْقَالَ بِهٖ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ فِی التَّسْلِیْمِ فِی الصَّلٰوۃِ وَاَصَحُّ الرِّوَایَاتِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمَتَانِ وَعَلَیْهِ اَکْثَرُ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِیْنَ وَمَنْ بَعْدَ ھُمْ وَرَاٰی قَوْمٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِیْنَ وَغَیْرِ ھِمْ تَسْلِیْمَةً وَاحِدَةً فِی الْمَکْتُوْبَةِ قَالَ الشَّافِعِیُّ اِنْ شَآءَ سَلَّمَ تَسْلِیْمَةً وَاحِدَةً وَاِنْ شَآءَ سَلَّمَ تَسْلِیْمَتَیْنِ.

اسمٰعیل بخاریؒ فرماتے ہیں کہ اہل شام زبیر بن محمد سے منکر احادیث روایت کرتے ہیں اہل عراق کی روایت اس سے بہتر ہیں۔امام بخاریؒ اور امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ زبیر بن محمد جوشام گئے شاید وہ یہ نہیں ہیں جن سے اہل عراق روایت کرتے ہیں۔شاید وہ کوئی اور ہیں جن کا نام تبدیل کر دیا گیا ہے۔بعض اہل علم نماز میں ایک سلام پھیرنے کے قائل ہیں جبکہ دوسلام پھیرنے کی روایات اصح ہیں اوراسی پر اہل علم کی اکثریت کا عمل ہے جن میں صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ اور بعد کے علماء شامل ہیں۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ وغیرہ کی ایک جماعت فرض نماز میں ایک سلام پھیرنے کی قائل ہے۔امام شافعیؒ فرماتے ہیں اگر چاہے تو ایک سلام پھیرلے اور دو سلام پھیرنا چاہے تو دوسلام پھیرلے۔

۲۱۹: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ حَذْفَ السَّلَامِ سُنَّةٌ

۲۱۹: باب اس سلام کو حذف[۱] کرنا سنت ہے

۲۸۱: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَکِ وَھِقْلُ بْنُ زِیَادٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ قَالَ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَکِ یَعْنِیْ اَنْ لَّا یَمُدَّهٗ مَدًّا قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَھُوَالَّذِیْ یَسْتَحِبُّهٗ اَھْلُ الْعِلْمِ وَرُوِیَ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ النَّخَعِیِّ اَنَّهٗ قَالَ التَّکْبِیْرُ جَزْمٌ وَالسَّلَامُ جَزْمٌ وَھِقْلٌ یُقَالُ کَانَ کَاتِبُ الْاَوْزَاعِیِّ.

۲۸۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سلام کو حذف کرنا سنت ہے۔علی بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابن مبارکؒ فرماتے تھے اس میں مدنہ کیا کرو۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم اس کو مستحب کہتے ہیں۔ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا تکبیر اور سلام دونوں میں وقف کیا جائے۔اور ہقل کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کے کاتب تھے۔

۲۲۰: بَابُ مَایَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوۃِ

۲۲۰: باب سلام پھیرنے کے بعد کیا کہے؟

۲۸۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ

۲۸۲: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سلام پھیرتے تو صرف اتنی دیر بیٹھتے جتنی دیر میں یہ دعا پڑھتے ''اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ آخر تک'' (ترجمہ اے اللہ تو ہی سلام

---

[۱] سلام کو حذف کرنے سے مراد یہ ہے کہ ورحمۃ اللہ کی ''ہ'' پر وقف کر دیا جائے یعنی اس کی حرکت کو ظاہر نہ کیا جائے یا پھر یہ کہ اس کے مد والے حرف کو زیادہ نہ کھینچا جائے یہ دونوں تفسیریں صحیح ہیں اور دونوں پر عمل کرنا چاہیے۔(مترجم)

لَایَقْعُدُ اِلَّا مِقْدَارَ مَایَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ.

ہے اور سلامتی تجھ ہی سے ہے تو بڑی برکت والا، عزت والا اور بزرگی والا ہے۔

۲۸۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِیَةَ وَاَبُوْمُعَاوِیَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَقَالَ تَبَارَکْتَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ قَالَ وَفِی الْبَابِ عَنْ ثَوْبَانَ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَالْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ عَائِشَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ قَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ بَعْدَ التَّسْلِیْمِ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَامَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ وَرُوِیَ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.

۲۸۳: ھناد، مروان بن معاویہ، ابو معاویہ سے اور وہ عاصم احول سے اسی سند سے ہی کی مثل روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں "تَبَارَکْتَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ" اس باب میں ثوبان، ابن عمر، ابن عباس، ابوسعید، ابو ہریرہ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے۔ نبی علیہ سے مروی ہے کہ آپؐ سلام پھیرنے کے بعد فرماتے "لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ ......" (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہت اور تعریفیں اسی کے لئے ہیں وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اے اللہ جو تو عطا کرے اسے روکنے والا کوئی نہیں اور جو تو نہ دینا چاہے وہ کوئی اور نہیں دے سکتا کسی کوشش کرنیوالے کی کوشش کام نہیں آتی) اور یہ بھی پڑھتے۔ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ ...... (ترجمہ) آپ کا رب بڑی عظمت والا اور ان باتوں سے پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں اور سلام ہو پیغمبروں پر اور تمام خوبیاں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔

۲۸۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰی قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ الْمُبَارَکِ نَاالْاَوْزَاعِیُّ نَا شَدَّادٌ اَبُوْعَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْاَسْمَاءَ الرَّحَبِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ ثَوْبَانُ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَنْصَرِفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اسْتَغْفَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اَنْتَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ قَالَ هٰذَاحَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَاَبُوْ عَمَّارٍ اسْمُهٗ شَدَّادُبْنُ عَبْدِاللّٰهِ.

۲۸۴: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو تین مرتبہ استغفار کرتے اور پھر کہتے: "اَنْتَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ" امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور ابوعمار کا نام شداد بن عبداللہ ہے۔

خلاصۃ الابواب: (۱) تشہد کے الفاظ چوبیس (۲۴) صحابہ کرامؓ سے منقول ہیں اور ان سب کے الفاظ میں تھوڑا تھوڑا فرق ہے۔ اس پر اتفاق ہے کہ ان میں سے جو صیغہ بھی پڑھ لیا جائے جائز ہے البتہ احناف اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معروف تشہد کو ترجیح دی ہے۔ (۲) قعدہ کی دو ہیئتیں احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہیں ایک "افتراش" یعنی بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جانا اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر

لینا دوسرے ''تورک'' یعنی بائیں کولھے پر بیٹھ جانا اور دونوں پاؤں دائیں جانب نکال لینا جیسا کہ حنفی عورتیں بیٹھتی ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک افتراش افضل ہے۔ (۳) جمہور سلف وخلف کا اتفاق ہے کہ تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنا مسنون ہے اس کی ہیئت پر بکثرت روایات شاہد ہیں۔ امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر عمل کرتے ہیں۔ (۴) حدیث کی بناء پر تمام حضرات کا اتفاق ہے کہ امام ومقتدی اور منفرد پر دو سلام واجب ہیں ایک دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب (۵) ورحمۃ اللہ کہتے وقت ''ہ'' ''ورہ'' پر وقف کیا جائے یعنی اس کی حرکت کو ظاہر نہ کیا جائے یا یہ کہ اس حروف مدہ کو زیادہ کھینچا جائے۔

۲۲۱ بَابُ مَاجَاءَ فِی الْاِنْصِرَافِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ

۲۸۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْاَحْوَصُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَنْصَرِفُ عَلٰى جَانِبَيْهِ جَمِيْعًا عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَعَلٰى شِمَالِهٖ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَنَسٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ هُلْبٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ يَنْصَرِفُ عَلٰى اَىِّ جَانِبَيْهِ شَآءَ اِنْ شَآءَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَاِنْ شَآءَ عَنْ يَسَارِهٖ وَقَدْ صَحَّ الْاَمْرَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوِىَ عَنْ عَلِىِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ اَنَّهٗ قَالَ اِنْ كَانَتْ حَاجَتُهٗ عَنْ يَمِيْنِهٖ اَخَذَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَاِنْ كَانَتْ حَاجَةٌ عَنْ يَسَارِهٖ اَخَذَ عَنْ يَسَارِهٖ۔

۲۲۱: باب نماز کے بعد (امام کے) دونوں جانب گھومنا

۲۸۵: قبیصہ بن ہلب اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت کرتے اور پھر دونوں جانب گھوم کر بیٹھتے کبھی دائیں طرف اور کبھی بائیں طرف۔ اس باب میں عبداللہ بن مسعود، انس، عبداللہ بن عمرو اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ہلب کی حدیث حسن ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ جس طرف چاہے گھوم کر بیٹھے چاہے تو دائیں جانب سے اور چاہے تو بائیں جانب سے یہ دونوں ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں۔ حضرت علیؓ بن ابو طالب سے مروی ہے کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو داہنی طرف سے کوئی حاجت ہوتی تو دائیں طرف اور اگر بائیں طرف سے کوئی حاجت ہوتی تو بائیں طرف سے گھوم کر بیٹھتے۔

۲۲۲ بَابُ مَاجَاءَ فِىْ وَصْفِ الصَّلٰوةِ

۲۸۶: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَلِىِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِىِّ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِى الْمَسْجِدِ يَوْمًا قَالَ رِفَاعَةُ وَنَحْنُ مَعَهٗ اِذَا جَآءَهٗ رَجُلٌ كَالْبَدَوِىِّ فَصَلّٰى فَاَخَفَّ صَلٰوتَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ

۲۲۲: باب پوری نماز کی ترکیب

۲۸۶: حضرت رفاعہ بن رافعؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ رفاعہؓ کہتے ہیں ہم بھی آپؐ کے ساتھ تھے کہ ایک دیہاتی شخص آیا اور ہلکی نماز پڑھ کر فارغ ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ اور نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ شخص واپس ہوا اور دوبارہ نماز پڑھی پھر آیا اور سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا اور نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ دو یا تین مرتبہ ایسا ہوا۔ ہر مرتبہ وہ آتا اور سلام کرتا اور آپ

فَصَلّٰى ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ مَرَّتَيْنِ اَوْثَلاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَاتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهِ عليه وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَخَافَ النَّاسُ وَكَبُرَ عَلَيْهِمْ اَنْ يَكُوْنَ مَنْ اَخَفَّ صَلٰوتَهٗ لَمْ يُصَلِّ فَقَالَ الرَّجُلُ فِيْ اٰخِرِ ذٰلِكَ فَاَرِنِيْ وَعَلِّمْنِي فَاِنَّمَااَنَا بَشَرٌ اُصِيْبُ وَاُخْطِئُ فَقَالَ اَجَلْ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَتَوَضَّأْ كَمَا اَمَرَكَ اللّٰهُ بِهٖ ثُمَّ تَشَهَّدْ فَاَقِمْ اَيْضًا فَاِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْاٰنٌ فَاقْرَأْ وَاِلَّا فَاحْمَدِاللّٰهِ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ ثُمَّ ارْكَعْ فَاطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ اعْتَدِلْ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ فَاعْتَدِلْ سَاجِدًا ثُمَّ اجْلِسْ فَاطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ قُمْ فَاِذَافَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُكَ وَاِنِ انْتَقَصْتَ مِنْهُ شَيْئًا انْتَقَصْتَ مِنْ صَلٰوتِكَ قَالَ وَكَانَ هٰذَا اَهْوَنَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْاُوْلٰى اَنَّهٗ مَنِ انْتَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا انْتَقَصَ مِنْ صَلٰوتِهٖ وَلَمْ تَذْهَبْ كُلُّهَا قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رِفَاعَةَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِوَجْهٍ.

ﷺ اسے یہی کہتے کہ جاؤ اور نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی اس پر لوگ گھبرا گئے اور ان پر یہ بات شاق گزری کہ جس نے ہلکی نماز پڑھی گویا کہ اس نے نماز پڑھی ہی نہیں۔ چنانچہ اس شخص نے آخر میں عرض کیا مجھے سکھایئے میں تو انسان ہوں صحیح بھی کرتا ہوں اور مجھ سے غلطی بھی ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہے جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو جس طرح اللہ نے حکم دیا ہے اسی طرح وضو کرو پھر اذان دو اور اقامت کہو پھر اگر تمہیں قرآن میں سے کچھ یاد ہو تو پڑھو ورنہ اللہ کی تعریف اور اس کی بزرگی بیان کرو اور لا الٰہ الا اللہ پڑھو پھر رکوع کرو اور اطمینان کے ساتھ کرو پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو پھر اطمینان کے ساتھ بیٹھو پھر کھڑے ہو جاؤ۔ اگر تم نے ایسا کیا تو تمہاری نماز مکمل ہوگئی اور اگر اس میں کچھ کمی ہوئی تو وہ تمہاری نماز میں کمی ہوگی رفاعہؓ کہتے ہیں کہ یہ چیز ہم لوگوں کے لئے پہلی چیز سے آسان تھی کہ جو کمی رہ گئی وہ تمہاری نماز میں کمی ہوئی اور پوری کی پوری نماز بیکار نہیں ہوئی۔ اس باب میں ابوہریرہؓ اور عمار بن یاسرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت رفاعہؓ کی حدیث حسن ہے اور یہ حدیث انہی (حضرت رفاعہؓ) سے کئی سندوں سے مروی ہے۔

۲۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلّٰى كَمَا كَانَ صَلّٰى ثُمَّ جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ

۲۸۷: حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو ایک آدمی اور بھی داخل ہوا اور اس نے نماز پڑھی۔ پھر آیا اور رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا آپ ﷺ نے جواب دیا اور فرمایا واپس جاؤ اور نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی وہ شخص واپس گیا اور اسی طرح نماز پڑھی جس طرح پہلے نماز پڑھی تھی پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کیا آپ ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور اس سے فرمایا جاؤ اور نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ تین مرتبہ ایسا ہی کیا۔ اس شخص

عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اُحْسِنُ غَيْرَ هٰذَا فَعَلِّمْنِیْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَافْعَلْ ذٰلِكَ فِیْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى ابْنُ نُمَيْرٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَرِوَايَةُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَصَحُّ وَسَعِيْدٌ الْمَقْبُرِیُّ قَدْ سَمِعَ مِنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَرَوٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَبُوْسَعِيْدِنِ الْمَقْبُرِیُّ اِسْمُهٗ كَيْسَانُ وَسَعِيْدُ نِ الْمَقْبُرِیُّ يُكْنٰى اَبَا سَعِيْدٍ.

نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو سچا دین دیکر بھیجا ہے میں اس سے بہتر نہیں پڑھ سکتا۔ مجھے سکھایئے چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو تکبیر کہو (تکبیر تحریمہ) اور قرآن میں سے جو کچھ یاد ہو پڑھو پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کرو پھر اٹھو اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو پھر اٹھو اور اطمینان کے ساتھ بیٹھو اور پوری نماز میں اسی طرح کرو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو ابن نمیر نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے سعید مقبری سے اور انہوں نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے اور اس روایت میں سعید مقبری کے والد کا ذکر نہیں کیا کہ وہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ یحییٰ بن سعید کی روایت عبیداللہ بن عمرؓ سے اصح ہے۔ سعید مقبری نے ابوہریرہؓ سے احادیث سنی ہیں اور وہ اپنے والد سے بحوالہ ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں اور ابوسعید مقبری کا نام کیسان ہے اور سعید مقبری کی کنیت ابوسعد ہے۔

(ف) گذشتہ اور اس روایت میں قرآن پاک مطلق پڑھنے کا ذکر ہے فاتحہ اور اس کے بعد کوئی سورۃ یا آیات کا ذکر نہیں۔ اسی لئے احناف کے نزدیک ہر رکعت میں مطلق قرآن پاک کا پڑھنا فرض اور فاتحہ و بعض قرآن کا یعنی دونوں کا پڑھنا واجب ہے۔

۲۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ نَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَآءٍ عَنْ اَبِیْ حُمَيْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ سَمِعْتُهٗ وَهُوَ فِیْ عَشْرَةٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمْ اَبُوْقَتَادَةَ بْنُ رِبْعِیٍّ يَقُوْلُ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا مَا كُنْتَ اَقْدَمَنَا لَهٗ صُحْبَةً وَلَا اَكْثَرَ نَالَهٗ اِتْيَانًا قَالَ بَلٰى قَالُوْا فَاعْرِضْ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ اعْتَدَلَ قَائِمًا وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ

۲۸۸: محمد بن عمرو بن عطاء، ابوحمید ساعدیؓ سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے ابوحمید کو کہتے ہوئے سنا اس وقت وہ دس صحابہؓ میں بیٹھے ہوئے تھے جن میں ابوقتادہؓ ربعی بھی شامل ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ صحابہؓ نے فرمایا تم نہ حضور ﷺ کی صحبت میں ہم سے پہلے آئے اور نہ ہی تمہاری رسول اللہ ﷺ کے ہاں زیادہ آمد و رفت تھی۔ ابوحمیدؓ نے کہا یہ تو صحیح ہے۔ صحابہؓ نے فرمایا، بیان کرو۔ ابوحمیدؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو سیدھے کھڑے ہوتے اور دونوں ہاتھ کندھوں تک لے جاتے۔ جب رکوع کرنے لگتے تو دونوں ہاتھ کندھوں تک لے جاتے اور اللہ

رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَرَكَعَ ثُمَّ اعْتَدَلَ فَلَمْ يُصَوِّبْ رَاْسَهٗ وَلَمْ يُقْنِعْ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاعْتَدَلَ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِيْ مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلاً ثُمَّ هَوٰى اِلَى الْاَرْضِ سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ جَافٰى عَضُدَيْهِ عَنْ اِبْطَيْهِ وَفَتَحَ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ ثَنٰى رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ عَلَيْهَا ثُمَّ اعْتَدَلَ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِيْ مَوْضِعٍ مُعْتَدِلاً ثُمَّ هَوٰى سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ ثَنٰى رِجْلَهٗ وَقَعَدَ وَاعْتَدَلَ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِيْ مَوْضِعِهٖ ثُمَّ نَهَضَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ صَنَعَ كَذٰلِكَ حَتّٰى كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِيْ تَنْقَضِيْ فِيْهَا صَلٰوتُهٗ اَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى شِقِّهٖ مُتَوَرِّكًا ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ اِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ يَعْنِيْ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ.

اکبر کہہ کر رکوع کرتے اور اعتدال کے ساتھ رکوع کرتے نہ سر کو جھکاتے اور نہ ہی اونچا کرتے اور دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے پھر ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہتے اور ہاتھوں کو اٹھاتے اور معتدل کھڑے ہوتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پہنچ جاتی پھر سجدے کے لئے زمین کی طرف جھکتے اور ''اللہ اکبر'' کہتے اور بازوؤں کو بغلوں سے علیحدہ رکھتے اور پاؤں کی انگلیاں نرمی کے ساتھ قبلہ رخ کر دیتے پھر بایاں پاؤں موڑ کر اس پر اعتدال کے ساتھ بیٹھ جاتے۔ یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر پہنچ جاتی۔ پھر سجدے کے لئے سر جھکاتے اور ''اللہ اکبر'' کہتے پھر کھڑے ہو جاتے اور ہر رکعت میں اسی طرح کرتے یہاں تک کہ جب دونوں سجدوں سے اٹھتے تو تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے جیسے کہ نماز کے شروع میں کیا تھا پھر اسی طرح کرتے یہاں تک کہ ان کی نماز کی آخری رکعت آجاتی۔ چنانچہ بائیں پاؤں کو ہٹاتے (یعنی اپنی طرف نکال دیتے) اور سرین پر بیٹھ جاتے اور پھر سلام پھیر دیتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ''اذا قام سجدتین'' سے مراد یہ ہے کہ جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو رفع یدین کرتے۔

۲۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا اَبُوْ عَاصِمٍ نَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِيْ عَشْرَةٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ اَبُوْقَتَادَةَ بْنُ رِبْعِيٍّ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِمَعْنَاهُ وَزَادَ فِيْهِ اَبُوْعَاصِمٍ عَبْدُالْحَمِيْدِ ابْنُ جَعْفَرٍ هٰذَا الْحَرْفَ قَالُوْا صَدَقْتَ هٰكَذَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۸۹: محمد بن عمرو بن عطاء کہتے ہیں کہ میں نے دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم' جن میں ابوقتادہ بن ربعی بھی تھے' کی موجودگی میں ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے سنا اس کے بعد یحییٰ بن سعید کی روایت کی مثل حدیث بیان کرتے ہیں۔ اس حدیث میں عاصم نے عبدالحمید بن جعفر کے حوالے سے یہ الفاظ زیادہ بیان کئے ہیں کہ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا (صدقت) تم نے سچ کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح نماز پڑھی۔

۲۲۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ

۲۲۳: باب فجر کی نماز میں قرأت

۲۹۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ عَنْ

۲۹۰: زیاد بن علاقہ اپنے چچا قطبہ بن مالکؓ سے نقل کرتے

زِيَادِ ابْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهٖ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ وَاَبِيْ بَرْزَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَأَ فِي الصُّبْحِ بِالْوَاقِعَةِ وَرُوِيَ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ مِنْ سِتِّيْنَ اٰيَةً اِلٰى مِائَةٍ وَرُوِيَ عَنْهُ اَنَّهٗ قَرَأَ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى اَبِيْ مُوْسٰى اَنِ اقْرَأْ فِي الصُّبْحِ بِطِوَالِ الْمُفَصَّلِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَعَلٰى هٰذَا الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ .

ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فجر کی نماز میں والنخل باسقات پڑھتے ہوئے سنا (یعنی سورۃ ق)۔ اس باب میں عمرو بن حریثؓ، جابر بن سمرہؓ، عبداللہ بن سائبؓ، ابو برزہؓ اور ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث قطبہ بن مالکؓ حسن صحیح ہے۔ نبی ﷺ سے فجر کی نماز میں سورہ ''واقعہ'' کا پڑھنا بھی مروی ہے اور یہ بھی روایت کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ فجر میں ساٹھ سے لے کر سو تک آیتوں کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ''اذا الشمس کورت'' (سورہ تکویر) پڑھی۔ حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے ابوموسیٰؓ کو لکھا کہ فجر میں طوال مفصل[1] پڑھا کرو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے اور سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

۲۲۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

۲۲۴: باب ظہر اور عصر میں قرأت

۲۹۱: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَشِبْهِهِمَا قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ خَبَّابٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ قَتَادَةَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَالْبَرَاءِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَأَ فِي الظُّهْرِ قَدْرَ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ وَرُوِيَ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلٰثِيْنَ اٰيَةً وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَدْرَ خَمْسَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ

۲۹۱: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں سورۂ بروج اور والسماء والطارق اور اسی طرح کی سورتیں پڑھا کرتے تھے اس باب میں خباب رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، ابوقتادہ رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور براء رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز میں سورۃ الم سجدہ پڑھی اور ایک اور جگہ مروی ہے کہ ظہر کی پہلی رکعت میں تیس آیتوں کے برابر پڑھتے اور دوسری رکعت میں پندرہ آیتوں کے برابر پڑھتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے

---

[1] طوال مفصل سورہ حجرات سے سورہ بروج تک کی سورتیں ہیں اور سورہ بروج سے سورۃ البیّنہ تک کی سورتیں اوساط مفصل اور سورۃ البیّنہ سے آخر تک کی سورتیں قصار مفصل کہلاتی ہیں (مترجم)

كَتَبَ اِلٰى اَبِىْ مُوْسٰى اَنِ اقْرَأْ فِى الظُّهْرِ بِاَوْسَاطِ الْمُفَصَّلِ وَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ قِرَاءَةَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ كَنَحْوِ الْقِرَاءَةِ فِىْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ يَقْرَأُ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَرُوِىَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَنَّهٗ قَالَ تَعْدِلُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ بِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فِى الْقِرَاءَةِ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ تُضَاعَفُ صَلٰوةُ الظُّهْرِ عَلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ فِى الْقِرَاءَةِ اَرْبَعَ مِرَارٍ.

مروی ہے کہ انہوں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ ظہر کی نماز میں اوساط مفصل پڑھا کرو۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ عصر کی قرأت مغرب کی قرأت کی طرح ہے۔ اس میں قصار مفصل پڑھے۔ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا عصر کی نماز قرأت میں مغرب کی نماز کے برابر رکھی جائے اور ابراہیم کہتے ہیں کہ ظہر میں عصر سے چار گنا زیادہ قرأت کی جائے۔

۲۲۵: بَابُ فِى الْقِرَاءَةِ فِى الْمَغْرِبِ

۲۲۵: باب مغرب میں قرأت

۲۹۲: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّهٖ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَاصِبٌ رَأْسَهٗ فِىْ مَرَضِهٖ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ بِالْمُرْسَلَاتِ فَمَا صَلَّاهَا بَعْدُ حَتّٰى لَقِىَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَفِى الْبَابِ عَنْ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِىْ اَيُّوْبَ وَزَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ قَالَ حَدِيْثُ اُمِّ الْفَضْلِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَأَ فِى الْمَغْرِبِ بِالْاَعْرَافِ فِى الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا وَ رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَأَ فِى الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ وَرُوِىَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى اَبِىْ مُوْسٰى اَنِ اقْرَأْ فِى الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ اَنَّهٗ قَرَأَ فِى الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ قَالَ وَعَلٰى هٰذَا الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَذُكِرَ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ يَكْرَهُ اَنْ يُقْرَأَ فِىْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ بِالسُّوَرِ الطِّوَالِ نَحْوَ الطُّوْرِ وَالْمُرْسَلَاتِ قَالَ الشَّافِعِيُّ لَا اَكْرَهُ ذٰلِكَ بَلْ اَسْتَحِبُّ اَنْ يُقْرَأَ بِهٰذِهِ السُّوَرِ فِىْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ.

۲۹۲: حضرت ابن عباسؓ اپنی والدہ ام فضلؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیماری میں ہماری طرف تشریف لائے آپ ﷺ سر پر پٹی باندھے ہوئے تھے چنانچہ آپ ﷺ نے مغرب کی نماز میں سورہ مرسلات پڑھی اور اس کے بعد وفات تک یہ سورت نہ پڑھی (یعنی مغرب میں) اس باب میں جبیر بن مطعمؓ، ابن عمرؓ، ابو ایوبؓ اور زید بن ثابتؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ام فضلؓ حسن صحیح ہے۔ نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے مغرب کی دونوں رکعتوں میں ''سورہ اعراف'' پڑھی اور یہ بھی مروی ہے کہ مغرب میں ''سورہ طور'' پڑھی۔ حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے ابوموسیٰؓ کو لکھا کہ مغرب کی نماز میں قصار مفصل پڑھا کرو اور حضرت ابوبکرؓ سے بھی مروی ہے کہ انہوں نے مغرب میں قصار مفصل پڑھی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اس پر اہل علم کا عمل ہے اور ابن مبارکؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا قول بھی یہی ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں مالکؒ کے متعلق ذکر کیا جاتا ہے کہ وہ مغرب میں لمبی سورتوں کو مکروہ سمجھتے تھے جیسے کہ ''سورۃ طور'' اور ''مرسلات''۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں میں اسے مکروہ نہیں سمجھتا بلکہ میں مستحب سمجھتا ہوں کہ یہ سورتیں مغرب کی نماز میں پڑھی جائیں۔

۲۲۶ بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ

۲۹۳: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا ابْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ بِالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَنَحْوَهَا مِنَ السُّوَرِ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ بُرَيْدَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَرَأَفِي الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ بِسُوْرَةِ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَرُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُفِي الْعِشَآءِ بِسُوَرٍ مِنْ اَوْسَاطِ الْمُفَصَّلِ نَحْوَ سُوْرَةِ الْمُنَافِقِيْنَ وَاَشْبَاهِهَا وَرُوِيَ عَنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ اَنَّهُمْ قَرَأُوْابِاَ كْثَرَمِنْ هٰذَا وَاَقَلَّ فَكَانَ الْاَمْرُ عِنْدَهُمْ وَاسِعٌ فِيْ هٰذَا وَاَحْسَنُ شَيْءٍ فِيْ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَرَأَ بِالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ۔

۲۲۶: باب عشاء میں قرأت

۲۹۳: حضرت عبداللہ بن بریدہؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز میں ''سورۃ الشمس'' اوراسی طرح کی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں براء بن عازبؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث بریدہؓ حسن ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مروی ہے کہ آپ ﷺ نے عشاء میں ''والتین والزیتون'' پڑھی۔ حضرت عثمان بن عفانؓ کے بارے میں مروی ہے کہ آپؓ عشاء میں اوساط مفصل پڑھتے تھے جیسے سورہ منافقون'' اوراسی طرح کی سورتیں۔ صحابہؓ اور تابعینؒ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے اس سے کم اور زیادہ دونوں طرح پڑھا ہے ان کے نزدیک اس باب میں وسعت ہے۔ اوراس میں آپؐ سے مروی احادیث میں سب سے بہتر یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے'' والشمس واضحٰھا اور'' والتین والزیتون'' پڑھی۔

۲۹۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ قَرَأَفِي الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔

۲۹۴: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں'' والتین والزیتون '' پڑھی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: امام ترمذیؒ نے افعال صلوٰۃ کوالگ الگ بیان کرنے کے بعد اب ان کو اکھٹے بیان کرنا مقصود ہے اس مقصد کے لئے تین حدیثیں ذکر کی ہیں پہلی دو حدیثیں اس آدمی کے بارے میں ہیں جس نے نماز بُری طرح پڑھی تھی تعدیل ارکان نہیں کئے تھے ان کو پہلی مرتبہ تعلیم نہیں دی بلکہ بار بار نماز پڑھوائی تا کہ ان کو اپنی غلطی سمجھ میں آ جائے ۔اس باب کی حدیث میں یہ بھی بتایا گیا ہے انگلیوں کو قبلہ رخ کرنا مسنون ہے۔ (۳) تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ فجر اور ظہر میں طوال مفصل، عصر اور عشاء میں اوساط مفصل اور مغرب میں قصار مفصل پڑھنا مسنون ہے اسمیں اصل حضرت عمر فاروقؓ کا مکتوب ہے جو انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری کو لکھا تھا۔ حضور ﷺ کا عام معمول بھی مجموعہ روایات سے یہی معلوم ہوتا ہے البتہ کبھی اس کے خلاف بھی ثابت ہے مثلاً کبھی مغرب کی نماز سورہ طور ومرسلات وغیرہ کا پڑھنا بیان جواز پر محمول ہے تا کہ لوگ کسی خاص سورۃ کو پڑھنا واجب نہ سمجھ لیں۔

۲۲۷ بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ

۲۹۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

۲۲۷: باب امام کے پیچھے قرآن پڑھنا

۲۹۵: حضرت عبادہ صامتؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ

اِسْحٰقَ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ مَحْمُوْدِ ابْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنِّىْ اَرٰكُمْ تَقْرَؤُنَ وَرَآءَ اِمَامِكُمْ قَالَ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِىْ وَاللّٰهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَاِنَّهُ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا قَالَ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَاَنَسٍ وَاَبِىْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عُبَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ الزُّهْرِىُّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَهٰذَا اَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فِى الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِىِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ يَرَوْنَ الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْاِمَامِ.

رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھی۔ اس میں آپ ﷺ کے لئے قرأت میں مشکل پیش آئی۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا شاید تم امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو۔ حضرت عبادہؓ کہتے ہیں ہم نے کہا ہاں یارسول اللہ ﷺ اللہ کی قسم (ہم قرأت کرتے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو صرف سورہ فاتحہ پڑھا کرو کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اس باب میں ابوہریرہؓ، عائشہؓ، انسؓ، ابوقتادہؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں عبادہؓ کی حدیث حسن ہے۔ اس حدیث کو زہری نے محمود بن ربیع سے انہوں نے عبادہ بن صامتؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی اور یہ اصح ہے۔ اکثر صحابہؓ و تابعینؒ کا قرأۃ خلف الامام (امام کے پیچھے قرأت کرنے) کے بارے میں اس حدیث پر عمل ہے۔ اور مالک بن انسؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ بن حنبلؒ اور اسحٰقؒ بھی اسی کے قائل ہیں کہ قرأت خلف الامام (امام کے پیچھے قرأت کرنا) جائز ہے۔

۲۲۸: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ اِذَا جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ

۲۲۸: باب اگر امام آواز بلند پڑھے تو مقتدی قرأت نہ کرے

۲۹۶: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِىُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ اُكَيْمَةَ اللَّيْثِىِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِىَ اَحَدٌ مِنْكُمْ آنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّىْ اَقُوْلُ مَالِىْ اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فِيْمَا يَجْهَرُ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَوَاتِ بِالْقِرَاءَةِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

۲۹۶: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ جہری نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ قرأت کی ہے؟۔ ایک شخص نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ ﷺ آپؐ نے فرمایا تب ہی تو میں کہتا ہوں کہ مجھ سے قرآن میں جھگڑا کیوں کیا جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں پھر لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہری نمازوں میں قرأت سے رک گئے۔ اس باب میں ابن مسعود، عمران بن حصین، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ ابن اکیمہ لیثی کا نام عمارہ ہے اور انہیں عمرو بن اکیمہ بھی کہا جاتا

وَعِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَابْنُ اُكَيْمَةَ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ عُمَارَةُ وَيُقَالُ عَمْرُو بْنُ اُكَيْمَةَ وَرَوٰى بَعْضُ اَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ هٰذَاالْحَدِيْثَ وَ ذَكَرُوْاهٰذَا الْحَرْفَ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاْءَةِ حِيْنَ سَمِعُوْاذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَايَدُلُّ عَلٰى مَنْ رَاٰى الْقِرَاْءَةَ خَلْفَ الْاِمَامِ لِاَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ هُوَ الَّذِیْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَرَوٰى اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ فَقَالَ لَهُ حَامِلُ الْحَدِيْثِ اِنِّيْ اَكُوْنُ اَحْيَانًا وَرَآءَ الْاِمَامِ قَالَ اقْرَاْ بِهَافِيْ نَفْسِكَ وَرَوٰى اَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُنَادِيَ اَنْ لَّاصَلٰوةَ اِلَّابِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَاخْتَارَ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ اَنْ لَا يَقْرَاَ الرَّجُلُ اِذَا جَهَرَالْاِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ وَقَالُوْا يَتَّبِعُ سَكَتَاتِ الْاِمَامِ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ فَرَاٰى اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَ هُمُ الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْاِمَامِ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَرُوِیَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ قَالَ اَنَا اَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ وَالنَّاسُ يَقْرَاُوْنَ اِلَّا قَوْماً مِنَ الْكُوْفِيِّيْنَ وَاَرٰى اَنَّ مَنْ لَمْ يَقْرَاْ صَلٰوتُهٗ جَائِزَةٌ وَشَدَّدَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ تَرْكِ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَاِنْ كَانَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَقَالُوْالَاتُجْزِئُ صَلٰوةٌ اِلَّا بِقِرَاَءةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَحْدَهٗ كَانَ اَوْخَلْفَ الْاِمَامِ وَذَهَبُوْااِلٰى مَارَوٰى عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ

ہے۔ زہری کے بعض اصحاب نے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے یہ الفاظ زیادہ بیان کئے ہیں کہ زہری نے کہا اس کے بعد لوگ آپ کو قرأت کرتے ہوئے سنتے تو قرأت کرنے سے باز رہتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے قرأت خلف الامام کے قائلین پر اعتراض نہیں کیا جا سکتا اس لئے کہ اس حدیث کو بھی حضرت ابو ہریرہؓ نے روایت کیا ہے اور انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص نماز پڑھے اور اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھے تو اس کی نماز ناقص ہے اور نامکمل ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے حدیث نقل کرنے والے راوی نے کہا کہ میں کبھی کبھی امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں تو ابو ہریرہؓ نے فرمایا دل میں پڑھ لیا کرو (یعنی سورۃ فاتحہ کو) ۔ ابوعثمان نہدی نے بھی حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا مجھے نبی ﷺ نے حکم دیا کہ میں اعلان کروں کہ جو شخص نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ محدثین نے یہ مسلک اختیار کیا ہے کہ اگر امام زور سے قرأت کرے تو پھر امام کے پیچھے مقتدی قرأت نہ کرے اور انہوں نے کہا کہ سکتوں کے درمیان پڑھ لے (یعنی امام کے سکتوں کے درمیان فاتحہ پڑھ لے) اہل علم کا امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے قرأت کرنے کے بارے میں اختلاف ہے۔ اکثر صحابہؓ وتابعینؒ اور بعد کے اہل علم کے نزدیک امام کے پیچھے قرأت کرنا جائز ہے۔ امام مالکؒ، ابن مبارکؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ عبداللہ بن مبارکؒ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں امام کے پیچھے قرأت کرتا تھا اور دوسرے لوگ بھی امام کے پیچھے قرأت کرتے تھے سوائے اہل کوفہ کے لیکن جو شخص امام کے پیچھے قرأت نہ کرے میں اس کی نماز کو بھی جائز سمجھتا ہوں۔ اہل علم کی ایک جماعت نے سورۃ فاتحہ کے نہ پڑھنے کے مسئلہ میں شدت سے کام لیا اور کہا کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی چاہے اکیلا ہو یا امام کے پیچھے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَلْفَ الْاِمَامِ وَتَاَوَّلَ قَوْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاصَلٰوۃَ اِلَّابِقِرَاءَ ۃِ فَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَبِہٖ یَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَاِسْحٰقُ وَغَیْرُ ھُمَا وَاَمَّااَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فَقَالَ مَعْنٰی قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاصَلٰوۃَ لِمَنْ لَمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ اِذَا کَانَ وَحْدَہٗ وَاحْتَجَّ بِحَدِیْثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ حَیْثُ قَالَ مَنْ صَلّٰی رَکْعَۃً لَمْ یَقْرَأْفِیْھَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ یُصَلِّ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ وَرَآءَ الْاِ مَامِ قَالَ اَحْمَدُ فَھٰذَارَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَاَوَّلَ قَوْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ اَنَّ ھٰذَا اِذَا کَانَ وَحْدَہٗ وَاخْتَارَاَحْمَدُ مَعَ ھٰذَا الْقِرَاْءَ ۃَ خَلْفَ الْاِمَامِ وَاَنْ لَّا یَتْرُکَ الرَّجُلُ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ وَاِنْ کَانَ خَلْفَ الْاِمَامِ ۔

ہو انہوں نے حضرت عبادہ بن صامتؓ کی روایت سے استدلال کیا ہے اور عبادہ بن صامتؓ نے نبی ﷺ کے وصال کے بعد امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھی اور نبی ﷺ کے اس قول پر عمل کیا کہ سورہ فاتحہ پڑھے بغیر نماز (کامل) نہیں ہوتی۔امام شافعیؒ اور اسحٰق وغیرہ کا یہی قول ہے۔امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کا یہ قول کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی اکیلے نماز پڑھنے والے پر محمول ہے ان کا استدلال حضرت جابرؓ کی حدیث سے ہے کہ انہوں نے فرمایا جس شخص نے کسی رکعت میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی گویا کہ اس نے نماز پڑھی ہی نہیں سوائے اس کے کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں حضرت جابرؓ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی تاویل کرتے ہیں '' لَاصَلٰوۃَ ...... ''جو فاتحہ نہ پڑھے اسکی نماز نہیں ہوتی اس سے مراد وہ ہے جو اکیلا نماز پڑھتا ہو لیکن اس کے باوجود امام احمد حنبلؒ نے یہ مسلک اختیار کیا ہے کہ امام کے پیچھے ہوتے ہوئے بھی کوئی آدمی سورہ فاتحہ نہ چھوڑے۔

۲۹۷: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَی الْاَنْصَارِیُّ نَامَعْنٌ نَا مَالِکٌ عَنْ اَبِیْ نُعَیْمٍ وَھْبِ ابْنِ کَیْسَانَ اَنَّہٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی رَکْعَۃً ثُمَّ یَقْرَأُ فِیْھَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ یُصَلِّ اِلَّااَنْ یَکُوْنَ وَرَآءَ الْاِمَامِ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ ۔

۲۹۷: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جس نے ایک رکعت بھی سورۃ فاتحہ کے بغیر پڑھی گویا کہ اس نے نماز ہی نہیں پڑھی سوائے اس کے کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ف) قراءت خلف الامام کے بارے میں احناف کا مسلک یہ ہے کہ امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے قراءت کرنا مکروہ تحریمی ہے خواہ نماز جہری (بلند آواز سے قراءت والی (ہو یا سری) آہستہ آواز قراءت والی نماز) ہو۔احناف دلیل کے طور پر قرآن کریم کی سورۂ اعراف کی یہ آیت پیش کرتے ہیں' وَاِذَاقُرِیَٔ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْالَہٗ وَاَنْصِتُوْ الَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ''(ترجمہ) جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔امام بیہقیؒ حضرت مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانے میں بعض صحابہ کرامؓ امام کے پیچھے پڑھتے تھے اس پر مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی۔ مذکورہ بالا آیت میں قراءت کے وقت سننے اور خاموش رہنے کا حکم دیا گیا ہے اور یہ حکم اس کے وجوب پر دلالت کرتا ہے اور سورۂ فاتحہ بھی قرآن ہی میں سے ہے۔لہٰذا اس سے بھی قراءت خلف الامام کی ممانعت ہوتی ہے۔ دوسری دلیل حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی وہ طویل روایت ہے جس کو امام مسلم نے صحیح مسلم میں نقل کیا ہے) کہ فَقَالَ اذا صَلَّیْتُم

فاقیموا صفوفکم ثم لیئو مکم احدکم فاذاکبر فکبروا واذاقرأفانصِتُوا (ترجمہ) جب تم نماز پڑھنے لگو تو صفیں درست کرو پھر تم میں سے کوئی امامت کرے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔ سنن نسائی میں مذکور حضرت ابو ہریرۃؓ کی روایت کے بھی یہی الفاظ ہیں کہ فَـاِذَاقَـرَأَ فَـانْصِتُوْا ۔ جب امام قراءت کرے تو خاموش رہو۔ چنانچہ ان دونوں حدیثوں میں مطلقاً خاموش رہنے کا حکم دیا گیا ہے جو سورۂ فاتحہ اور دوسری سورت دونوں کیلئے عام ہے اور اگر فاتحہ اور سورت کی قراءت میں کوئی فرق ہوتا تو آپ ﷺ اس کو ضرور واضح کرتے چونکہ آپ ﷺ نے یہاں قرأ کا صریح لفظ استعمال کیا ہے اس بنا پر قرأ کا تقاضا ہے کہ جب امام قراءت کرے تو خاموش رہو لہٰذا یہ کہنا کہ یہ حکم صرف جہری نمازوں کیلئے ہے سری نمازوں کیلئے نہیں، صحیح نہیں ہے اس کا مقصد صرف یہی ہے کہ جب بھی امام پڑھے تو تم لوگ خاموش رہو۔ تیسری دلیل حضرت ابو ہریرۃؓ کی وہ حدیث ہے جو امام ترمذیؒ نے ترمذی میں نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ جہری نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ پڑھا ایک شخص نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے فرمایا میں بھی سوچنے لگا کہ قرآن پڑھنے میں مجھے کش مکش کیوں ہو رہی ہے راوی کہتے ہیں پھر لوگوں نے جہری نمازوں میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ پڑھنا چھوڑ دیا (ترمذی باب ۲۲۸) اس حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ صحابہ کرامؓ نے اس واقعہ کے بعد امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے قراءت ترک کر دی تھی اور اس حدیث میں یہ تاویل نہیں کی جا سکتی کہ سورت پڑھنے سے منع کیا گیا ہے نہ کہ فاتحہ سے کیونکہ اس میں امام کے پیچھے نہ پڑھنے کی علت بیان کی گئی ہے جس طرح یہ علت سورہ پڑھنے میں پائی جاتی ہے بالکل اسی طرح فاتحہ پڑھنے میں بھی پائی جاتی ہے لہٰذا (دونوں کا) سورت اور فاتحہ کا حکم ایک ہی ہے۔ امام ترمذیؒ نے اس حدیث پر اعتراض کیا ہے کہ حضرت ابو ھریرۃؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کے بارے میں فرمایا "اقـرا بہـا فـی نـفسـک" "تم اسے دل میں پڑھو" یہ قول حضرت ابو ہریرۃؓ کا اپنا اجتہاد ہے کیونکہ یہ بات حضرت ابو ہریرۃؓ نے کسی سائل کے جواب میں فرمائی اور صحابہؓ کا اجتہاد موضوع احادیث کے مقابلے میں حجت نہیں ہوتا پھر بعض حضرات نے یہ تاویل کی ہے کہ فی نفسہ سے مراد یہ ہے کہ جب تم اکیلے ہو تو فاتحہ پڑھا کرو

چوتھی دلیل احناف کی حضرت جابر بن عبداللہؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو امام کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا ہو۔ اس کیلئے امام کی قراءت کافی ہے "اِنَّـمَا جُعِلَ الا مام لیؤتم بہ" یہ حدیث صحیح بھی ہے اور صریح بھی کیونکہ اس میں یہ قاعدہ بیان کیا گیا ہے کہ مقتدی کیلئے امام کی قراءت ہی کافی ہے اور اس میں سورت اور فاتحہ میں تفریق نہیں کی گئی۔ امام شافعیؒ اور امام کے پیچھے قراءت کرنے والوں کی سب سے قابل اعتماد دلیل حضرت عبادہ بن صامت کی روایت ہے (کتاب ترمذی باب ۲۲۷) یہ حدیث صحیح نہیں۔

امام احمد، حافظ ابن عبدالبر اور بعض دوسرے محدثین نے اس حدیث کو معلول کہا ہے ان حضرات کا کہنا ہے کہ یہ حدیث تین طریقوں سے روایت کی گئی ہے۔ کسی راوی نے وہم اور غلطی سے پہلی دو روایتوں کو خلط ملط کر کے یہ تیسری روایت بنادی ہے جو امام ترمذی نے ذکر کی ہے اور اہل علم و محدثین نے اس کی ذمہ داری مکحول پر ڈالی ہے اور اس وہم کی پوری تفصیل فتاوٰی ابن تیمیہ میں امام ابن تیمیہؒ نے بیان کی ہے۔

احناف کے مسلک کی تائید میں قرآن و حدیث کے بعد صحابہ کرامؓ کا مسلک اور معمول بھی ہے کیونکہ صحابہ کرامؓ حدیث کا معنیٰ و مفہوم ہم سے زیادہ سمجھنے والے تھے چنانچہ علامہ عینیؒ نے عمدۃ القاری میں صحابہ کرامؓ کا امام کی اقتدا میں قرأت نہ کرنے کا مسلک نقل کیا ہے جن میں حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، زید بن ثابتؓ، جابرؓ، عبداللہ بن عمروؓ اور عبداللہ بن عباسؓ شامل ہیں۔

(تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو، مصنف عبدالرزاق و مصنف ابن ابی شیبہ اور الطحاوی)

۲۲۹: بَابُ مَايَقُوْلُ عِنْدَ دُخُوْلِهِ الْمَسْجِدَ

۲۹۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرِنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهٖ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ فَلَقِيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الْحَسَنِ بِمَكَّةَ فَسَاَلْتُهٗ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَنِيْ بِهٖ قَالَ كَانَ اِذَا دَخَلَ قَالَ رَبِّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ قَالَ رَبِّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ وَاَبِيْ اُسَيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ فَاطِمَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ وَفَاطِمَةُ ابْنَةُ الْحُسَيْنِ لَمْ تُدْرِكْ فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى اِنَّمَا عَاشَتْ فَاطِمَةُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْهُرًا۔

۲۲۹: باب اس بارے میں کہ جب مسجد میں داخل ہو تو کیا کہے

۲۹۸: حضرت عبداللہ بن حسن اپنی والدہ فاطمہ بنت حسین سے اور وہ اپنی دادی فاطمہ کبریٰؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو درود پڑھتے اور یہ دعا پڑھتے ''رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ'' ترجمہ اے اللہ میری مغفرت فرما اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے) اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو درود شریف پڑھتے اور فرماتے ''رَبِّ اغْفِرْلِيْ ......'' (ترجمہ) اے اللہ میری بخشش فرما اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے) علی بن حجر نے کہا کہ اسماعیل بن ابراہیم نے مجھ سے کہا کہ میں نے مکہ مکرمہ میں عبداللہ بن حسن سے ملاقات کی اور ان سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا جب آپ مسجد میں داخل ہوتے تو فرماتے ''رَبِّ اغْفِرْلِيْ ......'' اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو فرماتے ''رَبِّ اغْفِرْلِيْ ......'' اس باب میں ابوحمیدؓ، ابواسیدؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث فاطمہ حسن ہے اور اس کی سند متصل نہیں کیونکہ فاطمہ بنت حسینؓ، فاطمہؓ کبریٰؓ کو نہ پاسکیں اس لئے کہ حضرت فاطمہؓ نبی ﷺ کی وفات کے بعد صرف چند ماہ تک زندہ رہیں۔

۲۳۰: بَابُ مَاجَاءَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ

۲۹۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ عَامِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَاجَآءَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَجْلِسَ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَاَبِيْ

۲۳۰: باب اس بارے میں کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو دو رکعت نماز پڑھے

۲۹۹: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو، بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، ابوامامہ رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوذر رضی اللہ عنہ، اور کعب بن مالک رضی اللہ

هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَحَدِيْثُ اَبِيْ قَتَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ وَغَيْرُوَاحِدٍعَنْ عَامِرِابْنِ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِ نَحْوَرِوَايَةِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَرَوٰى سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَامِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِعَنْ عَمْرِوبْنِ سُلَيْمٍ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَالصَّحِيْحُ حَدِيْثُ اَبِيْ قَتَادَةَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَصْحَابِنَا اسْتَحَبُّوْا اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ الْمَسْجِدَ اَنْ لَا يَجْلِسَ حَتّٰى يُصَلِّيَ الرَّكْعَتَيْنِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ عُذْرٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ حَدِيْثُ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ خَطَأٌاَخْبَرَنِيْ بِذٰلِكَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ.

عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے محمد بن عجلان اور کئی راویوں نے اس حدیث کی مثل روایت کیا ہے۔ سہیل بن ابی صالح نے اس حدیث کو عامر بن عبداللہ سے روایت کیا ہے اور وہ عمرو بن سلیم وہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح حدیث ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں ہمارے اصحاب کا اس حدیث پر عمل ہے کہ جو آدمی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے یہ اس کے لئے مستحب ہے بشرطیکہ اسے کوئی عذر نہ ہو علی بن مدینی نے کہا کہ سہل بن ابوصالح کی حدیث غلط ہے امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ مجھے اس کی خبر اسحاق بن ابراہیم نے علی بن مدینی کے حوالے سے دی ہے۔

خلاصۃ الابواب: (۱) مسجد میں دایاں پاؤں رکھنے کے ساتھ دعا پڑھنا مسنون ہے مسلمان کو تعلیم دی گئی ہے کہ ہر وقت اللہ تبارک وتعالیٰ سے اپنی مغفرت اور اس کی رحمت وفضل کی دعا کرے۔ پھر مسجد میں بیٹھنے سے قبل تحیۃ المسجد پڑھنا، بعض لوگ پہلے جا کر بیٹھ جاتے ہیں پھر تحیۃ المسجد پڑھتے ہیں یہ عمل درست نہیں ہے۔

۲۳۱: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْاَرْضَ كُلَّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ

۲۳۱: باب مقبرے اور حمام کے علاوہ پوری زمین مسجد ہے

۳۰۰: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَاَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَا نَاعَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِوبْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحُذَيْفَةَ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَاَبِيْ ذَرٍّ قَالُوْا اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ رِوَايَتَيْنِ مِنْهُمْ مَنْ ذَكَرَهٗ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ

۳۰۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساری زمین مسجد ہے سوائے قبرستان اور حمام کے۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ، حذیفہ رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ سب فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لئے تمام روئے زمین مسجد اور پاکیزہ بنا دی گئی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابوسعید کی حدیث عبدالعزیز بن محمد سے دو طریق سے مروی ہے۔ بعض نے اس

وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَذْكُرْهُ وَهٰذَا حَدِيْثٌ فِيْهِ اِضْطِرَابٌ رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ وَكَانَ عَامَّةُ رِوَايَتِهٖ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَكَانَ رِوَايَةُ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَثْبَتُ وَاَصَحُّ.

میں ابوسعید کا ذکر کیا ہے اور بعض نے نہیں اور اس حدیث میں اضطراب ہے۔ سفیان ثوری نے عمرو بن یحییٰ وہ اپنے والد وہ ابوسعید سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ محمد بن اسحاق اسے عمرو بن یحییٰ سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جبکہ ان کی اکثر روایات ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے سے مروی ہیں لیکن انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔ گویا کہ سفیان ثوریؒ کی روایت بواسطہ عمرو بن یحییٰ ان کے والد سے اور ان کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث زیادہ ثابت اور اصح ہے۔

۲۳۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي فَضْلِ بُنْيَانِ الْمَسْجِدِ

۲۳۲: باب مسجد بنانے کی فضلیت

۳۰۱: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا اَبُوْ بَكْرِ نِ الْحَنَفِيُّ نَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَهٗ فِي الْجَنَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعَلِيٍّ وَ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَ عَائِشَةَ وَاُمِّ حَبِيْبَةَ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عُثْمَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا صَغِيْرًا كَانَ اَوْ كَبِيْرًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

۳۰۱: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ کے لئے مسجد بنائے گا اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے اسی کی مثل گھر بنائے گا۔ اس باب میں حضرت ابو بکر، عمر، علی، عبداللہ بن عمر، انس، ابن عباس، عائشہ، ام حبیبہ، ابوذر، عمرو بن عبسہ، واثلہ بن اسقع، ابو ہریرہ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عثمان رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے جس نے اللہ کے لئے چھوٹی یا بڑی مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

۳۰۲: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا نُوْحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى قَيْسٍ عَنْ زِيَادِ النُّمَيْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَمَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَدْ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا غُلَامَانِ صَغِيْرَانِ مَدَنِيَّانِ.

۳۰۲: ہم سے روایت کی یہ حدیث قتیبہ بن سعد نے انہوں نے نوح بن قیس وہ عبدالرحمٰن مولیٰ قیس سے وہ زیاد نمیری وہ انسؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ محمود بن لبید نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی اور محمود بن ربیع نے آپؐ کی زیارت کی ہے یہ مدینہ کے دو چھوٹے بچے تھے۔

۲۳۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اَنْ

۲۳۳: باب قبر کے

يَتَّخَذَ عَلَى الْقَبْرِ مَسْجِدًا

۳۰۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ جُحَادَةَ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ قَالَ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

پاس مسجد بنانا مکروہ ہے

۳۰۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں، قبروں پر مسجدیں بنانے والوں اور چراغ جلانے والوں پر۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن ہے۔

۲۳۴: بَابُ مَاجَاءَ فِى النَّوْمِ فِى الْمَسْجِدِ

۳۰۴: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَامَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَنَامُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ شَبَابٌ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِى النَّوْمِ فِى الْمَسْجِدِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَايَتَّخِذْهُ مَبِيْتًا وَمَقِيْلًا وَذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۲۳۴: باب مسجد میں سونا

۳۰۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد میں سوجایا کرتے تھے اور ہم جوان تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم نے مسجد میں سونے کی اجازت دی ہے ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مسجد کو سونے اور قیلولہ کرنے کی جگہ نہ بناؤ بعض اہل علم کا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول پر عمل ہے۔

۲۳۵: بَابُ مَاجَاءَ فِى كَرَاهِيَةِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَ اِنْشَادِالضَّالَّةِ وَالشِّعْرِفِى الْمَسْجِدِ

۳۰۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِى الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالشِّرَآءِ فِيْهِ وَاَنْ يَتَحَلَّقَ النَّاسُ فِيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَفِى الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَجَابِرٍ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ هُوَابْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ رَاَيْتُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَذَكَرَ غَيْرَ هُمَا يَحْتَجُّوْنَ بِحَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ

۲۳۵: باب مسجد میں خرید وفروخت، گم شدہ چیزوں پوچھ گچھ اور شعر پڑھنا مکروہ ہے

۳۰۵: عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مسجد میں شعر پڑھنے، خرید وفروخت کرنے اور جمعہ کے دن نماز جمعہ سے پہلے حلقہ بنا کر بیٹھنے سے۔ اس باب میں بریدۃ رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور عمرو بن شعیب وہ عمرو بن شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ہیں۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ فرماتے ہیں میں نے احمدؒ اور اسحاقؒ کو اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے سنا اور شعیب بن

مُحَمَّدٌ وَقَدْ سَمِعَ شُعَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَمَنْ تَكَلَّمَ فِىْ حَدِيْثِ عَمْرِو وبْنِ شُعَيْبٍ اِنَّمَا ضَعَّفَهُ لِاَنَّهُ يُحَدِّثُ عَنْ صَحِيْفَةِ جَدِّهٖ كَاَنَّهُمْ رَاَوْ اَنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثَ مِنْ جَدِّهٖ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَذُكِرَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهُ قَالَ حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عِنْدَنَا وَاهٍ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ الْبَيْعَ وَالشِّرَآءَ فِى الْمَسْجِدِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَدْ رُوِىَ عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ رُخْصَةٌ فِى الْبَيْعِ وَالشِّرَآءِ فِى الْمَسْجِدِ وَقَدْ رُوِىَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ غَيْرِ حَدِيْثٍ رُخْصَةٌ فِىْ اِنْشَادِالشِّعْرِفِى الْمَسْجِدِ.

محمد کو عبداللہ بن عمروؓ سے سماع ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں کہ جس نے عمرو بن شعیب کی اس حدیث میں کلام کیا اور اس کو ضعیف قرار دیا ہے اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ عمرو بن شعیب اپنے دادا کے صحیفہ سے روایت کرتے ہیں گویا کہ ان لوگوں کے نزدیک عمرو بن شعیب نے یہ احادیث اپنے دادا سے نہیں سنیں۔ علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید کے حوالے سے کہتے ہیں کہ عمرو بن شعیب کی حدیث ہمارے نزدیک ضعیف ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے مسجد میں خرید وفروخت کو مکروہ کہا ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض تابعینؒ اس کی اجازت دیتے ہیں اور خود نبی ﷺ سے مروی کئی احادیث سے مسجد میں (اچھے) شعر کہنے کی اجازت ثابت ہے۔

خلاصۃ الابواب: احادیث میں تطبیق یہ ہے کہ عورتوں سے اگر قبروں پر جزع وفزع (رونا پیٹنا) اور خلاف شریعت کام کرنے کا اندیشہ ہو یا بے پردگی کا خوف ہو تو مکروہ ہے۔ جمہور علماء کے نزدیک قبر کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے اور یہی حکم قبر پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا ہے۔ (۱) قبروں پر چراغ جلانا ناجائز ہے (۲) مسجد میں سونا جمہور فقہاء کے نزدیک مکروہ ہے (۳) مساجد میں حمد وثناء اور دفاع اسلام کی خاطر اشعار پڑھنا تو جائز ہیں بصورت دیگر مکروہ ہے (۴) گمشدہ اشیاء کا اعلان کرنا اور خرید وفروخت مساجد میں مکروہ وناجائز ہے۔ نبی کریم ﷺ نے سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔

۲۳۶: بَابُ مَاجَاءَ فِى الْمَسْجِدِ الَّذِىْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى

۲۳۶: باب وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہو

۳۰۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَاحَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اُنَيْسِ ابْنِ اَبِىْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِىِّ قَالَ امْتَرٰى رَجُلٌ مِنْ بَنِىْ خُدْرَةَ وَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِىْ عَمْرِو وبْنِ عَوْفٍ فِى الْمَسْجِدِ الَّذِىْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى فَقَالَ الْخُدْرِىُّ هُوَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْاٰخَرُ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءٍ فَاَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ ذٰلِكَ فَقَالَ هُوَهٰذَا يَعْنِىْ مَسْجِدَهٗ وَفِىْ ذٰلِكَ خَيْرٌ كَثِيْرٌ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا

۳۰۶: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ بنی خدرہ اور بنی عمرو بن عوف کے دو آدمیوں کا اس مسجد کے بارے میں اختلاف ہوگیا جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ خدریؓ نے کہا وہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد ہے اور دوسرے نے کہا وہ مسجد قباء ہے پھر وہ دونوں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؐ نے فرمایا وہ یہی ہے (یعنی مسجد نبوی ﷺ) اور اس میں بہت سی بھلائیاں ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں ابوبکر، علی بن

حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ يَحْيٰى الْاَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ بِهٖ بَاْسٌ وَاَخُوْهُ اَنَيْسُ بْنُ اَبِيْ يَحْيٰى اَثْبَتُ مِنْهُ.

عبداللہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے یحییٰ بن سعید سے محمد بن ابی یحییٰ اسلمی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا ان میں کوئی حرج نہیں اور ان کے بھائی انیس بن ابی یحییٰ ان سے اثبت ہیں۔

۲۳۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءَ

۲۳۷: باب مسجد قباء میں نماز پڑھنا

۳۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَسُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ قَالَا نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ نَا اَبُوالْاَبْرَدِ مَوْلٰى بَنِيْ خَطْمَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اُسَيْدَ بْنَ ظُهَيْرٍ الْاَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلٰوةُ فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءٍ كَعُمْرَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اُسَيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِاُسَيْدِ بْنِ ظُهَيْرٍ شَيْئًا يَصِحُّ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَاَبُوالْاَبْرَدِ اسْمُهٗ زِيَادٌ مَدِيْنِيٌّ.

۳۰۷: ابوابرد مولیٰ بنی خطمہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اسید بن ظہیر انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد قباء میں نماز پڑھنا اس طرح ہے جیسے کسی نے عمرہ ادا کیا۔ اس باب میں سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں حدیث اُسید رضی اللہ عنہ حسن غریب ہے اور ہمیں علم نہیں کہ اُسید بن ظہیر کی اس کے علاوہ بھی کوئی حدیث صحیح ہو۔ اور ہم اس حدیث کو صرف ابواسامہ بواسطہ عبدالحمید بن جعفر کی روایت سے جانتے ہیں اور ابوالابرد کا نام زیاد مدینی ہے۔

۲۳۸: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اَيِّ الْمَسَاجِدِ اَفْضَلُ

۲۳۸: باب کونسی مسجد افضل ہے

۳۰۸: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ وَعُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ اِنَّمَا ذُكِرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَغَرِّ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْعَبْدِاللّٰهِ الْاَغَرُّ اسْمُهٗ سَلْمَانُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَمَيْمُوْنَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ ذَرٍّ.

۳۰۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا کسی اور مسجد میں نماز پڑھنے سے ایک ہزار درجے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے (یعنی بیت اللہ کے)۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں قتیبہ نے اپنی حدیث میں عبداللہ کی بجائے زید بن رباح کا ذکر کیا ہے اور وہ ابوعبداللہ اغر سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوعبداللہ اغر کا نام سلمان ہے۔ یہ حدیث نبی کریمؐ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کئی اسناد سے مروی ہے اور اس باب میں حضرت علیؓ میمونہؓ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، جبیر بن مطعمؓ، عبداللہ بن زبیرؓ، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔

۳۰۹. حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِکِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ قَزْعَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِیْ هٰذَا وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰی قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۳۰۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور مسجد کے لئے (کثرت ثواب کی نیت سے) سفر نہ کیا جائے۔ مسجد حرام (بیت اللہ) میری مسجد (مسجد نبویؐ) اور مسجد اقصیٰ۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۳۹: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْمَشْیِ اِلَی الْمَسْجِدِ

۲۳۹: باب مسجد کی طرف جانا

۳۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِکِ ابْنِ اَبِی الشَّوَارِبِ نَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ نَامَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَلٰکِنِ ائْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَةُ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ وَ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَزَیْدِبْنِ ثَابِتٍ وَجَابِرٍ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِی الْمَشْیِ اِلَی الْمَسْجِدِ فَمِنْهُمْ مَنْ رَاَی الْاِسْرَاعَ اِذَا خَافَ فَوْتَ تَکْبِیْرَۃِ الْاُوْلٰی حَتّٰی ذُکِرَ عَنْ بَعْضِهِمْ اَنَّهٗ کَانَ یُهَرْوِلُ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَمِنْهُمْ مَنْ کَرِهَ الْاِسْرَاعَ وَاخْتَارَ اَنْ یَمْشِیَ عَلٰی تُؤَدَۃٍ وَوَقَارٍ وَبِهٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ اَنْ خَافَ فَوْتَ التَّکْبِیْرَۃِ الْاُوْلٰی فَلَا بَاْسَ اَنْ یُسْرِعَ فِی الْمَشْیِ.

۳۱۰: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب جماعت کھڑی ہو جائے تو (مسجد کی طرف) دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ (درمیانی چال چلتے ہوئے) سکون کے ساتھ آؤ۔ پس (جماعت میں) جو مل جائے پڑھ لو جو رہ جائے اسے پورا کرو۔ اس باب میں ابوقتادہ، ابی بن کعب، ابوسعید، زید بن ثابت، جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں مسجد کی طرف جانے میں علماء کا اختلاف ہے بعض حضرات کہتے ہیں کہ اگر تکبیر اولیٰ کے فوت ہو جانے کا خوف ہو تو جلدی چلے بلکہ بعض سے دوڑ کر آنا بھی منقول ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک تیز چلنا مکروہ ہے ان کے نزدیک آہستہ اور وقار کے ساتھ جانا بہتر ہے یہ احمدؒ اور اسحاقؒ کا قول ہے ان کا بھی یہی کہنا ہے کہ اس مسئلے میں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث پر عمل کیا جائے۔ اسحٰقؒ کہتے ہیں کہ اگر تکبیر اولیٰ کے فوت ہو جانے کا خوف ہو تو تیز چلنے میں کوئی حرج نہیں۔

۳۱۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ الْخَلَّالُ اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَامَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِیْثِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ بِمَعْنَاهُ هٰکَذَا قَالَ عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ یَزِیْدِ ابْنِ زُرَیْعٍ.

۳۱۱: حسن بن علی خلال، عبدالرزاق سے وہ معمر سے وہ زہری سے وہ سعید بن میتب سے وہ حضرت ابوہریرہؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے ابوسلمہؓ کی حدیث کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں اسی طرح عبدالرزاق سعید بن میتب سے اور وہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں اور یہ یزید بن زریع کی حدیث سے اصح ہے۔

۳۱۲: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَاسُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ

۳۱۲: ابن عمرؒ سفیان سے وہ زہریؒ سے وہ سعید بن میتبؒ سے

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۴۰: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْقُعُوْدِ فِی الْمَسْجِدِ لِانْتِظَارِ الصَّلٰوةِ مِنَ الْفَضْلِ

۲۴۰: باب نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت

۳۱۳: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلٰوةٍ مَادَامَ يَنْتَظِرُهَا وَلَا تَزَالُ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّیْ عَلٰی اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِی الْمَسْجِدِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَالَمْ يُحْدِثْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَ مَوْتَ وَمَا الْحَدَثُ يَا اَبَاهُرَيْرَةَ فَقَالَ فُسَآءٌ اَوْضُرَاطٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَاَبِیْ سَعِيْدٍ وَاَنَسٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰی حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۱۳: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص جب تک کسی نماز کا انتظار کرتا ہے گویا کہ وہ اس وقت تک نماز ہی میں (مشغول) ہے اور اس کے لئے فرشتے ہمیشہ دعائے رحمت مانگتے ہیں جب تک وہ مسجد میں بیٹھا رہے اور جب تک اسے حدث نہ ہو۔ (وہ کہتے ہیں) "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ ......" (اے اللہ اس کی مغفرت فرما اے اللہ اس پر رحم فرما) پس حضر موت کے ایک آدمی نے عرض کیا اے ابوہریرہؓ حدث کیا ہے آپؓ نے فرمایا ہوا کا خارج ہونا خواہ آواز سے ہو یا بغیر آواز سے۔ اس باب میں حضرت علیؓ ابوسعید، انس، عبداللہ بن مسعود اور سہل بن سعدؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۴۱: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوةِ عَلَی الْخُمْرَةِ

۲۴۱: باب چٹائی[1] پر نماز پڑھنے کے بارے میں

۳۱۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ عَلَی الْخُمْرَةِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَاُمِّ سُلَيْمٍ وَعَائِشَةَ وَمَيْمُوْنَةَ وَاُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالْاَسَدِ وَلَمْ تَسْمَعْ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰی حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَبِهٖ يَقُوْلُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ عَلَی الْخُمْرَةِ قَالَ

۳۱۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے چٹائی پر۔ اس باب میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، ابن عمر رضی اللہ عنہما، ام سُلیم رضی اللہ عنہا عائشہ رضی اللہ عنہا، میمونہ رضی اللہ عنہا، ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بن عبدالاسد سے بھی روایت ہے اور بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہما کا نبی ﷺ سے سماع نہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا چٹائی پر نماز پڑھنا ثابت ہے۔ امام ابوعیسیٰ

[1] خمرہ: اس چٹائی کو کہتے ہیں جس کا تانا کھجور کا ہو اور حصیر اس چٹائی کو کہتے ہیں جس کا تانا اور بانا دونوں کھجور کے ہوں بعض حضرات کے نزدیک خمرہ چھوٹی چٹائی ہے اور حصیر بڑی چٹائی کو کہتے ہیں۔ بساط: ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو زمین پر بچھائی جائے۔ (مترجم)

اَبُوْعِیْسٰی وَالْخُمْرَۃُ هُوَ حَصِیْرٌ صَغِیْرٌ.

ترمذیؒ فرماتے ہیں "خمرہ" چھوٹی چٹائی کو کہتے ہیں۔

۲۴۲: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الْحَصِیْرِ

۲۴۲: باب بڑی چٹائی پر نماز پڑھنا

۳۱۵: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ نَاعِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی حَصِیْرٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَالْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَحَدِیْثُ اَبِیْ سَعِیْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلَّا اَنَّ قَوْمًا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اخْتَارُوا الصَّلٰوۃَ عَلَی الْاَرْضِ اسْتِحْبَابًا.

۳۱۵: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی بڑی چٹائی پر۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث حضرت ابوسعید حسن رضی اللہ عنہ ہے اور اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے جبکہ اہل علم کی ایک جماعت نے زمین پر نماز پڑھنے کو مستحب کہا ہے۔

۲۴۳. بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الْبُسُطِ

۲۴۳: باب بچھونوں پر نماز پڑھنا

۳۱۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَاوَکِیْعٌ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ الضُّبَعِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُخَالِطُنَا حَتّٰی کَانَ یَقُوْلُ لِاَخٍ لِیْ صَغِیْرٍ یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ قَالَ وَنُضِحَ بِسَاطٌ لَنَا فَصَلّٰی عَلَیْهِ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَنَسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَلَمْ یَرَوْا بِالصَّلٰوۃِ عَلَی الْبِسَاطِ وَالطُّنْفُسَۃِ بَاْسًا وَبِهٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَاسْمُ اَبِی التَّیَّاحِ یَزِیْدُ بْنُ حُمَیْدٍ.

۳۱۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے خوش طبعی کرتے یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے اے ابوعمیر کیا نغیر[1] نے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر ہمارا بچھونا دھویا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی۔ اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم اور بعد کے اہل علم کا عمل ہے کہ بچھونے یا قالین وغیرہ پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ ابوتیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

۲۴۴: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوۃِ فِی الْحِیْطَانِ

۲۴۴: باب باغوں میں نماز پڑھنا

۳۱۷: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ نَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَسْتَحِبُّ الصَّلٰوۃَ فِی الْحِیْطَانِ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ یَعْنِی الْبَسَاتِیْنَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ مُعَاذٍ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِیْ جَعْفَرٍ

۳۱۷: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باغ میں نماز پڑھنا پسند فرماتے تھے۔ ابوداؤد کہتے ہیں حیطان یعنی باغ میں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حدیث معاذ رضی اللہ عنہ غریب ہے اور ہم اسے حسن بن ابوجعفر کی روایت کے علاوہ کسی اور سے نہیں جانتے اور حسن بن ابوجعفر کو

[1] نغیر نغر کی تصغیر ہے یہ چڑیا کی طرح چھوٹا سا پرندہ ہوتا ہے اس کی چونچ سرخ ہوتی ہے۔ (مترجم)

وَالْحَسَنُ ابْنُ اَبِیْ جَعْفَرٍ قَدْ ضَعَّفَهٗ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ وَغَیْرُهٗ وَاَبُو الزُّبَیْرِ اسْمُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ تَدْرُسٍ وَاَبُو الطُّفَیْلِ اسْمُهٗ عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ .

یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے ضعیف کہا ہے۔ ابوزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے۔ اور ابو طفیل کا نام عامر بن واثلہ ہے۔

۲۴۵ :بَابُ مَاجَاءَ فِیْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّیْ

۲۴۵: باب نمازی کا سترہ

۳۱۸: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا نَااَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاکِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَضَعَ اَحَدُکُمْ بَیْنَ یَدَیْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْیُصَلِّ وَلَا یُبَالِیْ مَنْ مَرَّ مِنْ وَرَآءِ ذٰلِکَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ وَاَبِیْ جُحَیْفَةَ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ طَلْحَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوْا سُتْرَةُ الْاِمَامِ سُتْرَةٌ لِمَنْ خَلْفَهٗ .

۳۱۸: حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کی طرح کوئی چیز رکھ لے تو نماز پڑھ لے اور پرواہ نہ کرے اس کی جو اس کے آگے سے گزر جائے۔
اس باب میں ابو ہریرہؓ، سہل بن ابوحثمہ، ابن عمر، سبرہ بن معبد، ابوجحیفہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث طلحہؓ حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ امام کا سترہ اس کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کے لئے کافی ہے۔

۲۴۶ :بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْمُرُوْرِ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ

۲۴۶: باب نمازی کے آگے سے گزرنا مکروہ ہے

۳۱۹: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ نَا مَعْنٌ نَامَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ بُسْرِبْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ زَیْدَ بْنَ خَالِدِ نِ الْجُهَنِیَّ اَرْسَلَ اِلٰی اَبِیْ جُهَیْمٍ یَسْاَلُهٗ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَارِّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ فَقَالَ اَبُوْجُهَیْمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْیَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ مَاذَا عَلَیْهِ لَکَانَ اَنْ یَّقِفَ اَرْبَعِیْنَ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْهِ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا اَدْرِیْ قَالَ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا اَوْ اَرْبَعِیْنَ شَهْرًا اَوْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ جُهَیْمٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ

۳۱۹: بسر بن سعید کہتے ہیں کہ زید بن خالد جہنی نے ایک شخص کو ابوجہیم کے پاس بھیجا یہ بات پوچھنے کے لئے کہ انہوں نے نمازی کے آگے گزرنے کے متعلق نبی اکرم ﷺ سے کیا سنا ہے۔ ابوجہیم نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس کی سزا کیا ہے تو وہ چالیس تک کھڑا رہنے کو نمازی کے سامنے سے گزرنے پر ترجیح دے۔ ابوالنضر کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں چالیس دن فرمایا۔ یا چالیس مہینے یا چالیس سال۔ اس باب میں ابوسعید خدریؓ، ابوہریرہؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوجہیم حسن صحیح ہے اور نبی ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَاَنْ يَقِفَ اَحَدُكُمْ مِائَةَ عَامٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَىْ اَخِيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا الْمُرُوْرَ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ وَلَمْ يَرَوْا اَنَّ ذٰلِكَ يَقْطَعُ صَلٰوةَ الرَّجُلِ .

میں سے کسی ایک کو سو سال کھڑا رہنا اس سے بہتر ہے کہ وہ اپنے نمازی بھائی کے آگے سے گزرے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنا مکروہ ہے لیکن اس سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

۲۴۷: بَابُ مَاجَاءَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ

۲۴۷: باب اس بارے میں کہ نماز کسی چیز کے گزرنے سے نہیں ٹوٹتی

۳۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيْفَ الْفَضْلِ عَلٰى اَتَانٍ فَجِئْنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهٖ بِمِنًى قَالَ فَنَزَلْنَا عَنْهَا فَوَصَلْنَا الصَّفَّ فَمَرَّتْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ فَلَمْ تَقْطَعْ صَلٰوتَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ قَالُوْا لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ وَالشَّافِعِيُّ .

۳۲۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں فضل کے ساتھ گدھی پر سوار تھا۔ ہم منیٰ میں پہنچے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے ہم اترے اور صف میں مل گئے گدھی ان کے (نمازیوں کے) آگے پھرنے لگی اور اس سے ان کی نماز نہیں ٹوٹی۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، فضل بن عباس رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما حسن صحیح ہے۔ اور صحابہؓ وتابعینؒ اور بعد کے اہل علم کا اس پر عمل ہے یہ حضرات فرماتے ہیں کہ نماز کسی (گزرنے والی) چیز سے نہیں ٹوٹتی سفیان ثوریؒ اور امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۲۴۸: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّهُ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ اِلَّا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ

۲۴۸: باب نماز کتے، گدھے اور عورت کے گزرنے کے علاوہ کسی چیز سے نہیں ٹوٹتی

۳۲۱: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا يُوْنُسُ وَمَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاذَرٍّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ وَلَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ كَاٰخِرَةِ الرَّحْلِ اَوْكَوَاسِطَةِ الرَّحْلِ قَطَعَ صَلٰوتَهُ الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ وَالْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ فَقُلْتُ لِاَبِيْ ذَرٍّ مَا بَالُ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَحْمَرِ وَمِنَ الْاَبْيَضِ فَقَالَ يَا ابْنَ

۳۲۱: حضرت عبداللہ بن صامتؓ سے روایت ہے میں نے ابوذرؓ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص نماز پڑھے اور اس کے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر یا فرمایا درمیانی لکڑی کے برابر کوئی چیز نہ ہو تو اس کی نماز کالے کتے گدھے یا عورت کے گزرنے سے ٹوٹ جائے گی۔ عبداللہ بن صامتؓ کہتے ہیں میں نے ابوذرؓ سے پوچھا کالے اور سفید یا سرخ کی کیا قید ہے تو انہوں نے فرمایا اے بھتیجے تو نے مجھ سے

اَخِیْ سَاَلْتَنِیْ کَمَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْکَلْبُ الْاَسْوَدُ شَیْطَانٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَالْحَکَمِ الْغِفَارِیِّ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ ذَرٍّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ قَدْ ذَھَبَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ اِلَیْہِ قَالُوْا یَقْطَعُ الصَّلٰوۃَ الْحِمَارُ وَالْمَرْاَۃُ وَالْکَلْبُ الْاَسْوَدُ قَالَ اَحْمَدُ الَّذِیْ لاَ اَشُکُّ فِیْہِ اَنَّ الْکَلْبَ الْاَسْوَدَ یَقْطَعُ الصَّلٰوۃَ وَفِیْ نَفْسِیْ مِنَ الْحِمَارِ وَالْمَرْاَۃِ شَیْءٌ قَالَ اِسْحٰقُ لاَ یَقْطَعُھَا شَیْءٌ اِلَّا الْکَلْبُ الْاَسْوَدُ .

ایسا ہی سوال کیا ہے جس طرح میں نے نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کالا کتا شیطان ہے۔ اس باب میں ابوسعید، حکم غفاری، ابوہریرہؓ، اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوذرؓ حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم کا یہی خیال ہے کہ گدھے عورت یا کالے کتے کے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ سیاہ کتے کے گزرنے سے نماز ٹوٹنے میں تو مجھے شک نہیں البتہ گدھے اور عورت کے بارے میں مجھے شک ہے۔ امام اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ سوائے کالے کتے کے کسی چیز سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

۲۴۹: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوۃِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

۲۴۹: باب ایک کپڑے میں نماز پڑھنا

۳۲۲: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا اللَّیْثُ عَنْ ھِشَامٍ ھُوَ ابْنُ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عُمَرَ وبْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ اَنَّہٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَۃَ مُشْتَمِلًا فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَجَابِرٍ وَسَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ وَاَنَسٍ وَعَمْرِو وبْنِ اَبِیْ اَسِیْدٍ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَکَیْسَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَآئِشَۃَ وَاُمِّ ھَانِیءٍ وَعَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ وَطَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ وَعُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَھُمْ مِنَ التَّابِعِیْنَ وَغَیْرِھِمْ قَالُوْا لاَ بَاْسَ بِالصَّلٰوۃِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ یُصَلِّی الرَّجُلُ فِیْ ثَوْبَیْنِ .

۳۲۲: حضرت عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا۔ اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، عمرو بن ابواسید رضی اللہ عنہ، ام ھانی رضی اللہ عنہا، عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ، طلق بن علی رضی اللہ عنہ اور عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عمرو بن ابوسلمہ حسن صحیح ہے اور صحابہؓ وتابعینؒ اور ان کے بعد کے اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں بعض اہل علم کہتے ہیں کہ آدمی دو کپڑوں میں نماز پڑھے۔

(ف) ایک کپڑے میں نماز پڑھنا یہاں جواز کیلئے ہے کہ غربت میں ایسا بھی ہوسکتا ہے اور صحابہؓ کے اوپر تو ایک ایسا دور بھی گذرا ہے کہ شوہر اور بیوی کے پاس ایک ہی کپڑا ہوتا ایک نماز پڑھتا تو دوسرا کونے میں بیٹھ جاتا پھر دوسرا پڑھتا تو پہلا ایسا کرتا۔

۲۵۰: بَابُ مَاجَاءَ فِی ابْتِدَاءِ الْقِبْلَۃِ

۲۵۰: باب قبلے کی ابتداء

۳۲۳: حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ نَا وَکِیْعٌ عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ

۳۲۳: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو سولہ یا سترہ مہینے تک بیت

اَللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ صَلّٰی نَحْوَ بَیْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّۃَ اَوْسَبْعَۃَ عَشَرَشَھْرًا وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ اَنْ یُّوَجَّہَ اِلَی الْکَعْبَۃِ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی قَدْنَرٰی تَقَلُّبَ وَجْھِکَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَۃً تَرْضٰھَا فَوَلِّ وَجْھَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَوَجَّہَ اِلَی الْکَعْبَۃِ وَکَانَ یُحِبُّ ذٰلِکَ فَصَلّٰی رَجُلٌ مَعَہُ الْعَصْرَ ثُمَّ مَرَّعَلٰی قَوْمٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَھُمْ رُکُوْعٌ فِیْ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَیْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ ھُوَ یَشْھَدُ اَنَّہٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَّہٗ قَدْ وُجِّہَ اِلَی الْکَعْبَۃِ قَالَ فَانْحَرَفُوْا وَھُمْ رُکُوْعٌ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُمَارَۃَ بْنِ اَوْسٍ وَعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِیِّ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ الْبَرَآءِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رَوٰی سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ. حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ نَاوَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَقَالَ کَانُوْا رُکُوْعًا فِیْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ .

المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے اور آپؐ بیت اللہ کی طرف منہ کرنا پسند کرتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ''قَدْنَرٰی تَقَلُّبَ وَجْھِکَ ...الخ'' لہٰذا آپؐ نے کعبہ کی طرف رخ کر لیا۔ جسے آپؐ پسند کرتے تھے۔ ایک آدمی نے آپؐ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی پھر وہ انصار کی ایک جماعت کے پاس سے گزرا جو رکوع میں تھے ان کا رخ بیت المقدس کی طرف تھا اسی صحابیؓ نے کہا کہ وہ گواہی دیتا ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ ﷺ نے کعبہ کی طرف منہ پھیر لیا۔ راوی کہتے ہیں اس پر ان لوگوں نے رکوع ہی میں اپنے رخ کعبہ کی طرف پھیر لئے۔ اس باب میں ابن عمر، ابن عباس، عمارہ بن اوس، عمرو بن عوف مزنی اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث براءؓ حسن صحیح ہے اسے سفیان ثوریؒ نے بھی ابواسحٰقؒ سے روایت کیا ہے۔ ھناد، وکیع سے وہ سفیان سے اور وہ عبداللہ بن دینار سے نقل کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے فرمایا وہ لوگ فجر کی نماز کے رکوع میں تھے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۵۱: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَۃٌ

۲۵۱: باب مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے

۳۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ مَعْشَرٍنَا اَبِیْ مَعْشَرٍعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَابَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَۃٌ

۳۲۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرق اور مغرب کے درمیان سب قبلہ ہے۔

۳۲۵. حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ مَعْشَرٍ مِثْلَہٗ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَدْ رُوِیَ عَنْہُ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ وَقَدْ تَکَلَّمَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ فِیْ اَبِیْ مَعْشَرٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِہٖ وَاسْمُہٗ نَجِیْحٌ مَوْلٰی بَنِیْ ھَاشِمٍ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا اَرْوِیْ عَنْہُ شَیْئًا وَقَدْ رَوٰی عَنْہُ النَّاسُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِیْثُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِیِّ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ مُحَمَّدِ الْاَخْنَسِیِّ عَنْ

۳۲۵: ہم سے روایت کی یحییٰ بن موسیٰ نے انہوں نے محمد بن ابو معشر سے اوپر کی روایت کی مثل۔ ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے فرمایا حدیث ابوہریرہؓ حضرت ابوہریرہؓ سے کئی سندوں سے مروی ہے اور بعض علماء نے ابومعشر کے حافظے میں کلام کیا ہے ان کا نام نجیح مولی بنی ہاشم ہے۔ امام بخاریؒ نے کہا میں ان سے روایت نہیں کرتا جبکہ کچھ حضرات ان سے روایت کرتے ہیں۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ نے کہا عبداللہ بن جعفر مخرمی کی عثمان بن محمد اخنسی سے جو

سَعِيْدِ نِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَقْوٰى وَاَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِي مَعْشَرٍ.

روایت کرتے ہیں سعید مقبری سے وہ ابوہریرہؓ سے وہ روایت ابومعشر کی حدیث سے قوی تر اور اصح ہے۔

۳۲۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بَكْرٍ الْمَرْوَزِيُّ نَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ الْاَخْنَسِيِّ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ وَاِنَّمَا قِيْلَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ لِاَنَّهُ مِنْ وَلَدِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ وَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا جَعَلْتَ الْمَغْرِبَ عَنْ يَمِيْنِكَ وَالْمَشْرِقَ عَنْ يَسَارِكَ فَمَا بَيْنَهُمَا قِبْلَةٌ اِذَا اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ هٰذَا لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ وَاخْتَارَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ التَّيَاسُرَ لِاَهْلِ مَرْوَ.

۳۲۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرق ومغرب کے درمیان قبلہ ہے۔عبداللہ بن جعفر کو مخرمی اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ مسور بن مخرمہ کی اولاد سے ہیں۔امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی صحابہ رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے کہ مشرق ومغرب کے درمیان قبلہ ہے۔ان میں سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اگر مغرب تمہارے دائیں ہاتھ اور مشرق بائیں ہاتھ کی طرف ہو تو اگر تم قبلہ کی طرف منہ کرو تو درمیان میں قبلہ ہے۔ابن مبارک رحمہ اللہ کہتے ہیں مشرق اور مغرب کے درمیان قبلے کا حکم اہل مشرق کے لئے ہے ان کے نزدیک اہل مرو (ایک شہر کا نام ہے) کو بائیں طرف جھکنا چاہیے۔

(ف) یہ حکم کہ مشرق ومغرب کے درمیان قبلہ ہے اہل مدینہ کیلئے ہے کیونکہ وہاں سے قبلہ جنوب کی طرف ہے۔نیز یہ ہے کہ دور سے نماز پڑھنے والوں کیلئے سمت قبلہ ہی ضروری ہے لیکن مسجد حرام میں عین قبلہ ضروری ہے۔پاک وہند میں ایسا دور بھی گذرا ہے کہ ایک دانش ور نے حساب لگا کر کہا کہ ہندوستان کی سب مساجد کا رخ غلط ہے لوگوں کی نماز ہی نہیں ہوتی ان کی تردید مندرجہ بالا حدیث سے ہوتی ہے۔(مترجم)

۲۵۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيْ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فِي الْغَيْمِ

۲۵۲: باب کہ جو شخص اندھیرے میں قبلہ کی طرف منہ کئے بغیر نماز پڑھ لے

۳۲۷: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا اَشْعَثُ بْنُ سَعِيْدِ السَّمَّانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فِيْ لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ اَيْنَ الْقِبْلَةُ فَصَلّٰى كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا عَلٰى حَالِهِ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۲۷: حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا ہم ایک مرتبہ نبی ﷺ کے ساتھ اندھیری رات میں سفر کر رہے تھے اور قبلے کا رخ نہیں جانتے تھے پس ہر شخص نے اپنے سامنے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جب صبح ہوئی تو ہم نے اس کا ذکر نبی ﷺ سے کیا۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی "فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ" تم جس

فَنزَلَ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِذَاكَ لاَ نَعْرِفُهٗ اِلَّامِنْ حَدِيْثِ اَشْعَثِ السَّمَّانِ وَاَشْعَثُ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوا الرَّبِيْعِ السَّمَّانُ يُضَعَّفُ فِى الْحَدِيْثِ وَقَدْ ذَهَبَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا قَالُوْا اِذَا صَلّٰى فِى الْغَيْمِ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ ثُمَّ اسْتَبَانَ لَهٗ بَعْدَ مَا صَلّٰى اَنَّهٗ صَلّٰى لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فَاِنَّ صَلٰوتَهٗ جَائِزَةٌ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ .

طرف بھی منہ کرو اسی طرف اللہ کا چہرہ ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں اس حدیث کی سند قوی نہیں ہم اس حدیث کو صرف اشعث سمان کی روایت سے جانتے ہیں اور اشعث بن سعید ابو الربیع سمان کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ اکثر اہل علم کا یہی مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص اندھیرے میں قبلہ کی طرف منہ کئے بغیر نماز پڑھ لے پھر نماز پڑھ لینے کے بعد اسے معلوم ہو کہ اس نے قبلہ رخ ہوئے بغیر نماز پڑھی ہے تو اس کی نماز جائز ہے اور سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۲۵۳ : بَابُ مَاجَاءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ مَايُصَلّٰى اِلَيْهِ وَفِيْهِ

۲۵۳: باب اس چیز کے متعلق جس کی طرف یا جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

۳۲۸: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ قَالَ نَايَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَبِيْرَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُصَلّٰى فِىْ سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِى الْمَزْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ وَفِى الْحَمَّامِ وَمَعَاطِنِ الْاِبِلِ وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللّٰهِ .

۳۲۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سات مقامات پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ بیت الخلاء، مذبح خانے میں، قبر پر، راستے میں، حمام میں، اونٹ باندھنے کی جگہ میں اور بیت اللہ کی چھت پر۔

۳۲۹: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ نَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَبِيْرَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ وَنَحْوِهٖ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ مَرْثَدٍ وَجَابِرٍ وَّ اَنَسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ بْنِ عُمَرَ اِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِذَاكَ الْقَوِىُّ وَقَدْ تُكُلِّمَ فِىْ زَيْدِ بْنِ جَبِيْرَةَ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَقَدْ رَوَى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِىِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْبَهُ وَاَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِىُّ ضَعَّفَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ مِنْهُمْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ .

۳۲۹: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے انہوں نے سوید بن عبدالعزیز سے انہوں نے زید بن جبیرہ سے انہوں نے داؤد بن حصین سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کے مثل اور ہم معنیٰ۔ اس باب میں ابومرثد، جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ کی سند قوی نہیں۔ زید بن جبیرہؒ کے حفظ میں کلام ہے۔ لیث بن سعد بھی اس حدیث کو عبداللہ بن عمر عُمری سے روایت کرتے ہیں وہ نافعؒ سے وہ ابن عمرؓ سے وہ عمرؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں۔ ابن عمرؓ کی حدیث لیث بن سعد کی حدیث سے اشبہ اور اصح ہے۔ محدثین عبداللہ بن عمر عمری کو حافظے کی بنا پر ضعیف کہتے ہیں جن میں یحییٰ بن سعید قطان بھی شامل ہیں۔

۲۵۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَاَعْطَانِ الْاِبِلِ

۳۳۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ ابْنِ عَيَّاشٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوْا فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ.

۳۳۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ اَوْ بِنَحْوِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ وَالْبَرَاءِ وَسَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ اَصْحَابِنَا وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَحَدِيْثُ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَوْقُوْفًا وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَاسْمُ اَبِيْ حُصَيْنٍ عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ الْاَسَدِيُّ.

۳۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ الضُّبَعِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَاَبُو التَّيَّاحِ اِسْمُهٗ يَزِيْدُ بْنُ حُمَيْدٍ.

۲۵۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الدَّابَّةِ حَيْثُ مَاتَوَجَّهَتْ بِهٖ

۳۳۳: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ وَيَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِيْ

۲۵۴: باب بکریوں اوراونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا

۳۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نماز پڑھو بکریوں کے باڑے میں اورتم نماز نہ پڑھواونٹوں کے باندھنے کی جگہ میں۔

۳۳۱: روایت کی ہم سے ابوکریب نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے ابوبکر بن عیاش سے انہوں نے ابی حصین سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کی مثل۔ اس باب میں جابر بن سمرہؓ، براء، سبرہ بن معبد جہنی، عبداللہ بن مغفل ابن عمر اورانس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے اور ہمارے اصحاب کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمدؒ اوراسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ ابوحصین کی ابوصالح سے بواسطہ ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے مروی حدیث غریب ہے اوراسے اسرائیل نے ابوحصین سے اورانہوں نے ابو ہریرہؓ سے موقوف روایت کیا ہے نہ کہ مرفوع اورابوحصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔

۳۳۲: روایت کیا ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعیدؒ سے انہوں نے شعبہؒ سے انہوں نے ابوالتیاح ضبعیؒ سے انہوں نے انسؓ سے کہ نبی اکرم ﷺ بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اورابوالتیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

۲۵۵: باب سواری پرنماز پڑھنا خواہ اس کارخ جدھر بھی ہو

۳۳۳: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک کام کے لئے بھیجا جب میں واپس آیا تو نبی ﷺ اپنی

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَاجَۃٍ فَجِئْتُہٗ وَھُوَ یُصَلِّیْ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ نَحْوَالْمَشْرِقِ وَالسُّجُوْدُ اَخْفَضُ مِنَ الرُّکُوْعِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَّعَامِرِ بْنِ رَبِیْعَۃَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ جَابِرٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ عَنْ جَابِرٍ وَالْعَمَلُ عَلَیْہِ عِنْدَ عَامَّۃِ اَھْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَیْنَھُمْ اخْتِلَافًا لَا یَرَوْنَ بَاْسًا اَنْ یُصَلِّیَ الرَّجُلُ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ تَطَوُّعًا حَیْثُ مَاکَانَ وَجْھُہٗ اِلَی الْقِبْلَۃِ اَوْغَیْرِھَا۔

سواری پر مشرق کی جانب نماز پڑھ رہے تھے اور سجدے میں رکوع سے زیادہ جھکتے تھے۔ اس باب میں انس، ابن عمر، ابوسعید اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں جابرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور یہ کئی سندوں سے حضرت جابرؓ سے مروی ہے اسی پر سب اہل علم کا عمل ہے۔ ہمیں اس مسئلے میں اختلاف کا علم نہیں۔ یہی قول ہے علماء کا کہ نفل نماز سواری پر پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں خواہ قبلہ رخ ہو یا نہ ہو۔

۲۵۶ : بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوۃِ اِلَی الرَّاحِلَۃِ

۲۵۶: باب سواری کی طرف نماز پڑھنا

۳۳۴: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَکِیْعٍ نَا اَبُوْخَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی بَعِیْرِہٖ اَوْرَاحِلَتِہٖ وَکَانَ یُصَلِّیْ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ حَیْثُ مَا تَوَجَّھَتْ بِہٖ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَھُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَھْلِ الْعِلْمِ لَا یَرَوْنَ بِالصَّلٰوۃِ اِلَی الْبَعِیْرِ بَاْسًا اَنْ یَّسْتَتِرَ بِہٖ۔

۳۳۴: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نماز پڑھی اپنے اونٹ کی طرف یا فرمایا اپنی سواری کی طرف اور آپؐ اپنی سواری پر بھی نماز پڑھا کرتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی طرف ہو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم کا یہی قول ہے کہ اونٹ کو سترہ بنا کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

خلاصۃ الابواب: (۱) امام احمدؒ اور بعض اہل ظاہر اس حدیث کے ظاہر میں عمل کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ ان چیزوں کے نمازی کے آگے سے گذرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے جمہور کے نزدیک نماز نہیں ٹوٹتی۔ حدیث کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان تعلق منقطع ہو جاتا ہے یعنی خضوع ختم ہو جاتا ہے۔ (۲) جب کسی شخص کو قبلہ کا رُخ معلوم نہ ہو تو اس کو تحرّی (سوچنا) کرنی چاہئے اگر نماز کے دوران صحیح سمت معلوم ہو جائے تو فوراً گھوم جائے اگر نماز کے بعد پتہ چلے تو اکثر فقہاء کے نزدیک نماز لوٹانا واجب نہیں ہے۔ (۳) فقہاء کرام نے یہ مسئلہ مستنبط کیا ہے کہ نفلی نماز جانور اور سواری پر مطلقاً جائز ہے اس میں استقبال قبلہ بھی شرط نہیں ہے اور رکوع وسجدہ کی بھی ضرورت نہیں بلکہ رکوع وسجود کے لئے اشارہ کافی ہے یہی حکم پہیوں والی سواری کا ہے البتہ فرائض میں تفصیل یہ ہے کہ اگر سواری ایسی ہے کہ جس میں استقبال قبلہ رکوع سجدہ قیام ہو سکتے ہوں تو کھڑے ہو کر پڑھنا جائز ہے۔

۲۵۷ : بَابُ مَاجَآءَ اِذَا حَضَرَ الْعَشَآءُ وَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَابْدَءُ وْابِالْعَشَآءِ

۲۵۷: باب نماز کے لئے جماعت کھڑی ہو جائے اور کھانا حاضر ہو تو کھانا پہلے کھایا جائے

۳۳۵: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا سُفْیَانُ ابْنُ عُیَیْنَۃَ عَنِ الزُّھْرِیِّ

۳۳۵: حضرت انسؓ سے روایت ہے اور وہ اس حدیث کو نبی

عَنْ اَنَسٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَضَرَ الْعَشَآءُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُ وْا بِالْعَشَآءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَاُمِّ سَلَمَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُوَ ابْنُ عُمَرَ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ يَقُوْلَانِ يَبْدَءُ بِالْعَشَآءِ وَاِنْ فَاتَتْهُ الصَّلٰوةُ فِي الْجَمَاعَةِ سَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ يَبْدَاُ بِالْعَشَآءِ اِذَا كَانَ الطَّعَامُ يُخَافُ فَسَادُهٗ وَالَّذِيْ ذَهَبَ اِلَيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَشْبَهُ بِالْاِتِّبَاعِ وَاِنَّمَا اَرَادُوْا اَنْ لَا يَقُوْمَ الرَّجُلُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَقَلْبُهٗ مَشْغُوْلٌ بِسَبَبِ شَيْءٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ لَا نَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَفِيْ اَنْفُسِنَا شَيْءٌ۔

۳۳۶ : وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا وُضِعَ الْعَشَآءُ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَاُوْا بِالْعَشَآءِ قَالَ وَتَعَشّٰى ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کھانا حاضر ہو اور جماعت کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھالو۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابن عمرؓ، مسلمہ بن اکوعؓ اور ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث انسؓ حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ کرامؓ میں سے جیسے ابوبکرؓ، عمرؓ اور ابن عمرؓ ہیں۔ امام احمدؒ اور اسحاقؒ بھی یہی کہتے ہیں۔ ان دونوں حضرات کے نزدیک کھانا پہلے کھالے اگر چہ جماعت نکل جائے۔ جارود کہتے ہیں میں نے وکیع سے سنا وہ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں کہ کھانا اس وقت پہلے کھایا جائے جب خراب ہونے کا خطرہ ہو۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر فقہا کا قول اتباع کے زیادہ لائق ہے کیونکہ ان کا مقصد یہ ہے کہ جب آدمی نماز کے لئے کھڑا ہو تو اس کا دل کسی چیز کی وجہ سے مشغول نہ ہو۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ہم نماز کے لئے اس وقت تک کھڑے نہیں ہوتے جب تک ہمارا دل کسی اور چیز میں لگا ہوا ہو۔

۳۳۶: حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شام کا کھانا سامنے رکھ دیا گیا ہو اور نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھالو۔ حضرت ابن عمرؓ نے اس حالت میں کھانا کھایا کہ آپؓ امام کی قرأت سن رہے تھے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں ہم سے روایت کی ھناد نے انہوں نے عبدہ سے انہوں نے نافعؒ سے انہوں نے ابن عمرؓ سے۔

۲۵۸ :بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ النُّعَاسِ

۳۳۷: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ ابْنُ سُلَيْمَانُ الْكِلَابِيُّ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَرْ قُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ

۲۵۸: باب اونگھتے وقت نماز پڑھنا

۳۳۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور اونگھنے لگے تو چاہیے کہ وہ (تھوڑی دیر) سو جائے یہاں تک کہ اس کی نیند جاتی رہے کیونکہ اگر تم میں سے کوئی اونگھتے ہوئے نماز پڑھے گا تو ممکن ہے کہ وہ استغفار کرنے کی نیت کرے اور اپنے آپ کو

يَـنْـعَسُ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ لِيَسْتَغْفِرَ فَيَسُبَّ نَفْسَهُ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

گالیاں دینے لگے۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: حدیث باب کے حکم پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے البتہ سب کے نزدیک اگر ایسے موقع پر کھانا چھوڑ کر نماز پڑھ لی جائے تو نماز ہو جائے گی۔ احناف کے نزدیک کھانا پہلے کھانے کی علت یہ ہے کہ کھانا چھوڑ کر نماز میں مشغول ہو جانے سے دل ودماغ کھانے کی طرف لگا رہے گا اور نماز میں خشوع پیدا نہ ہو سکے گا۔

۲۵۹: بَابُ مَاجَاءَ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلاَ يُصَلِّ بِهِمْ

۲۵۹: باب جو آدمی کسی کی ملاقات کے لئے جائے وہ ان کی امامت نہ کرے

۳۳۸: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلاَنَ قَالاَ نَاوَكِيْعٌ عَنْ اَبَانَ بْنِ يَزِيْدَ الْعَطَّارِ عَنْ بُدَيْلِ ابْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ اَبِىْ عَطِيَّةَ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَاْتِيْنَا فِىْ مُصَلَّنَا يَتَحَدَّثُ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ يَوْمًا فَقُلْنَا لَهُ تَقَدَّمْ فَقَالَ لِيَتَقَدَّمْ بَعْضُكُمْ حَتّٰى اُحَدِّثَكُمْ لِمَ لاَ اَتَقَدَّمُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلاَ يَؤُمَّهُمْ وَلْيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوْا صَاحِبُ الْمَنْزِلِ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ مِنَ الزَّائِرِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اَذِنَ لَهُ فَلاَ بَاْسَ اَنْ يُصَلِّىَ بِهِ قَالَ اِسْحٰقُ بِحَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ وَشَدَّدَ فِىْ اَنْ لَّا يُصَلِّىَ اَحَدٌ بِصَاحِبِ الْمَنْزِلِ وَاِنْ اَذِنَ لَهُ صَاحِبُ الْمَنْزِلِ قَالَ وَكَذٰلِكَ فِى الْمَسْجِدِ لاَ يُصَلِّىْ بِهِمْ فِى الْمَسْجِدِ اِذَا زَارَهُمْ يَقُوْلُ يُصَلِّىْ بِهِمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ

۳۳۸: بدیل بن میسرہ عقیلی، ابوعطیہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا مالک بن حویرث ہماری نماز پڑھنے کی جگہ پر ہمارے پاس آیا کرتے اور ہمیں احادیث سناتے چنانچہ ایک اور نماز کا وقت ہو گیا تو ہم نے ان سے کہا آپؓ نماز پڑھائیں انہوں نے کہا تم میں سے کوئی نماز پڑھائے تاکہ میں تمہیں بتاؤں کہ میں کیوں امامت نہیں کر رہا۔ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ جو کسی قوم کی زیارت کے لئے جائے تو وہ ان کی امامت نہ کرے بلکہ انہیں میں سے کوئی آدمی نماز پڑھائے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور صحابہ کرامؓ میں سے اکثر اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے یہ حضرات کہتے ہیں کہ صاحب منزل امامت کا زیادہ حق دار ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک اگر صاحب منزل اجازت دے دے تو امامت کرانے میں کوئی حرج نہیں۔ امام اسحٰقؒ کا بھی اسی حدیث پر عمل ہے انہوں نے اس بارے میں سختی سے کام لیا وہ فرماتے ہیں کہ صاحب منزل کی اجازت سے بھی نماز نہ پڑھائے اور اسی طرح اگر ان کی مسجد میں ان کی ملاقات کے لئے جائے تو بھی نماز نہ پڑھائے بلکہ انہی میں سے کوئی شخص نماز پڑھائے۔

۲۶۰: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ اَنْ

۲۶۰: باب امام کا دعا کے لئے

يَخُصَّ الْاِمَامُ نَفْسَهٗ بِالدُّعَآءِ

۳۳۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَبِيْبُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْ حَيِّ الْمُؤَذِّنِ الْحِمْصِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَحِلُّ لِامْرِئٍ اَنْ يَنْظُرَ فِيْ جَوْفِ بَيْتِ امْرِئٍ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ فَاِنْ نَظَرَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يَؤُمُّ قَوْمًا فَيَخُصَّ نَفْسَهٗ بِدَعْوَةٍ دُوْنَهُمْ فَاِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَهُوَ حَقِنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ثَوْبَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ السَّفْرِبْنِ نُسَيْرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَدِيْثُ يَزِيْدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْ حَيِّ الْمُؤَذِّنِ عَنْ ثَوْبَانَ فِيْ هٰذَا اَجْوَدُ اِسْنَادًا وَاَشْهَرَ ۔

اپنے آپ کو مخصوص کرنا مکروہ ہے

۳۳۹: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے لئے حلال نہیں کہ وہ کسی کے گھر میں اجازت کے بغیر جھانکے اگر اس نے دیکھ لیا تو گویا کہ وہ اس کے گھر میں داخل ہوگیا اور کوئی شخص کسی کی امامت کرتے ہوئے ان لوگوں کو چھوڑ کر اپنے لئے دعا کو مخصوص نہ کرے اگر کسی نے ایسا کیا تو اس نے ان سے خیانت کی اور نماز میں قضائے حاجت (پاخانہ، پیشاب) کو روک کر کھڑا نہ ہو۔ اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مروی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ثوبان رضی اللہ عنہ حسن ہے۔ اور یہ حدیث معاویہ بن صالح رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے وہ سفر بن نسیر سے وہ یزید بن شریح سے وہ ابوامامہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ یزید بن شریح کی حدیث ابوحی مؤذن کی ثوبان سے مروی حدیث سے سند کے اعتبار سے اجود اور زیادہ مشہور ہے۔

۲۶۱: بَابُ مَاجَاءَ مَنْ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ

۳۴۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلٍ الْكُوْفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ قَاسِمٍ الْاَسَدِيُّ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ دَلْهَمٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةً رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَرَجُلٌ سَمِعَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ثُمَّ لَمْ يُجِبْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَطَلْحَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ لَايَصِحُّ لِاَنَّهٗ قَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ

۲۶۱: باب وہ امام جس کو مقتدی ناپسند کریں

۳۴۰: حضرت حسنؒ، انس بن مالکؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین آدمیوں پر لعنت بھیجی ہے جو شخص کسی قوم کی امامت کرائے اور وہ اسے ناپسند کرتے ہوں۔ وہ عورت جو اس حالت میں رات گزارے کہ اس کا خاوند اس سے ناراض ہو۔ اور وہ شخص جو "حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ" سنے اور اس کا جواب نہ دے (یعنی جماعت میں حاضر نہ ہو)۔ اس باب میں ابن عباس، طلحہ، عبداللہ بن عمرو اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث انسؓ صحیح نہیں اس لئے کہ یہ حدیث حسن نے رسول اللہ ﷺ سے مرسلاً روایت کی ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ امام احمدؒ نے محمد بن قاسم کے متعلق کلام کیا ہے

تَكَلَّمَ فِيْهِ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَضَعَّفَهُ وَلَيْسَ بِالْحَافِظِ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يَؤُمَّ الرَّجُلُ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ فَاِذَا كَانَ الْاِمَامُ غَيْرَ ظَالِمٍ فَاِنَّمَا الْاِثْمُ عَلٰى مَنْ كَرِهَهُ وَقَالَ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ فِيْ هٰذَا اِذَا كَرِهَ وَاحِدٌ اَوِاثْنَانِ اَوْ ثَلٰثَةٌ فَلاَ بَأْسَ اَنْ يُّصَلِّيَ بِهِمْ حَتّٰى يَكْرَهَهُ اَكْثَرُ الْقَوْمِ .

اور وہ انہیں ضعیف کہتے ہیں اور یہ حافظ نہیں ہیں۔ اہل علم کے ایک گروہ کے نزدیک مقتدیوں کے نہ چاہتے ہوئے بھی ان کی امامت کرنا مکروہ ہے۔ لیکن اگر امام ظالم نہ ہوتو گناہ اسی پر ہوگا جو اس کی امامت کو ناپسند کرے گا۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ اسی مسئلے میں کہتے ہیں کہ اگر ایک یا دو یا تین آدمی نہ چاہتے ہوں تو امامت کرنے میں کوئی حرج نہیں یہاں تک کہ اکثریت اس کو ناپسند کرے۔

۳۴۱ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ زِيَادِ ابْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ قَالَ كَانَ يُقَالُ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا اِثْنَانِ امْرَأَةٌ عَصَتْ زَوْجَهَا وَاِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ قَالَ جَرِيْرٌ قَالَ مَنْصُوْرٌ فَسَأَلْنَا عَنْ اَمْرِ الْاِمَامِ فَقِيْلَ لَنَا اِنَّمَا عَنٰى بِهٰذَا الْاَئِمَّةَ الظَّلَمَةَ فَاَمَّامَنْ اَقَامَ السُّنَّةَ فَاِنَّمَا الْاِثْمُ عَلٰى مَنْ كَرِهَهُ .

۳۴۱: روایت کی ہم سے ھناد نے انہوں نے جریر سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ھلال بن یساف سے انہوں نے زیاد بن ابو جعد سے انہوں نے عمرو بن حارث بن مصطلق سے۔ عمرو نے کہا کہ کہا جاتا تھا کہ سب سے زیادہ عذاب دو شخصوں کے لئے ہے۔ اس عورت کے لئے جو شوہر کی نافرمانی کرے اور وہ امام جو مقتدیوں کے ناراض ہونے کے باوجود امامت کرے۔ جریر منصور کے متعلق کہتے ہیں کہ ہم نے ان سے امام کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس سے مراد ظالم امام ہے پس اگر وہ سنت پر قائم ہو تو مقتدی گناہ گار ہوں گے یعنی جو اس سے بیزار ہوں گے۔

۳۴۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ نَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ اَبُوْ غَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لاَ تُجَاوِزُ صَلٰوتُهُمْ آذَانَهُمُ الْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَاِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُوْ غَالِبٍ اسْمُهُ حَزَوَّرٌ .

۳۴۲: حضرت ابو غالب، ابوامامہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین آدمیوں کی نماز ان کے کانوں سے آگے نہیں بڑھتی، بھاگا ہوا غلام جب تک واپس نہ آجائے، وہ عورت جو اس حالت میں رات گزارے کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو اور کسی قوم کا امام جس کے مقتدی اس کو ناپسند کرتے ہوں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے اور ابو غالب کا نام حزوّر ہے۔

۲۶۲ :بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اِذَا صَلَّى الْاِ مَامُ قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا

۲۶۲: باب اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو

۳۴۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهُ قُعُوْدًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ

۳۴۳: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے گرے اور آپ ﷺ کو چوٹ آ گئی تو آپ ﷺ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی چنانچہ ہم نے بھی آپ ﷺ کی اقتداء میں بیٹھ کر ہی نماز ادا کی پھر

اَوْ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَمُعَاوِيَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ خَرَّ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْهُمْ جَابِرُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ وَغَيْرُ هُمْ وَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا صَلَّى الْاِمَامُ جَالِسًا لَمْ يُصَلِّ مَنْ خَلْفَهٗ اِلَّا قِيَامًا فَاِنْ صَلُّوْا قُعُوْدًا لَمْ تُجْزِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ .

آپؐ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا بے شک امام اس لیے ہے یا فرمایا بے شک امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو جب رکوع سے اٹھے تو تم بھی اٹھو۔ جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابوہریرہؓ، جابرؓ، ابن عمرؓ اور معاویہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث انسؓ حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہؓ نے اس حدیث پر عمل کیا ہے ان میں سے جابر بن عبداللہ، اُسید بن حضیر اور ابو ہریرہؓ بھی ہیں۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اگر امام بیٹھ کر (نماز) پڑھائے تو مقتدی کھڑے ہوکر (نماز) پڑھیں، انکی نماز بیٹھ کر جائز نہیں، سفیان ثوریؒ، مالک بن انسؒ، ابن مبارکؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

۲۶۳ : بَابُ مِنْهُ

۲۶۳: باب اسی سے متعلق

۳۴۴: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا شَبَابَةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ قَاعِدًا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا صَلَّى الْاِمَامُ جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا وَرُوِيَ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ مَرَضِهٖ وَاَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَصَلّٰى اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ بَكْرٍ وَالنَّاسُ يَاْتَمُّوْنَ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَاَبُوْبَكْرٍ يَاْتَمُّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ قَاعِدًا وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۳۴۴: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض وفات میں حضرت ابوبکرؓ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ حضرت عائشہؓ سے یہ حدیث بھی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہؓ ہی سے مروی ہے کہ نبی ﷺ مرض وفات میں باہر تشریف لائے اور ابوبکرؓ لوگوں کی امامت کر رہے تھے آپؐ نے ان کے پہلو میں نماز پڑھی لوگ ابوبکرؓ کی اقتدا کر رہے تھے اور ابوبکرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ان سے یہ بھی مروی ہے کہ آپؐ نے ابوبکرؓ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کے

وَسَلَّمَ صَلّٰی خَلْفَ اَبِیْ بَکْرٍ وَّھُوَ قَاعِدٌ۔

پیچھے نماز پڑھی بیٹھ کر۔

۳۴۵: حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ اَبِیْ زِیَادٍ نَا شَبَابَۃُ بْنُ سَوَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَۃَ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِہٖ خَلْفَ اَبِیْ بَکْرٍ قَاعِدًا فِی الثَّوْبِ مُتَوَشِّحًابِہٖ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَھٰکَذَا رَوَاہُ یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ وَقَدْ رَوَاہُ غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ وَلَمْ یَذْکُرُوْا فِیْہِ عَنْ ثَابِتٍ وَمَنْ ذَکَرَفِیْہِ عَنْ ثَابِتٍ فَھُوَ اَصَحُّ۔

۳۴۵: ہم سے روایت کی یہ حدیث عبداللہ بن ابوزیاد نے ان سے شبابہ بن سوار نے ان سے محمد بن طلحہ نے ان سے حمید نے ان سے ثابت نے ان سے انسؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرضِ وفات میں ابوبکرؓ کے پیچھے بیٹھ کرایک ہی کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ایسا ہی روایت کیا ہے اس کو یحییٰ بن ایوب نے حمید سے انہوں نے انسؓ سے اور روایت کیا اس حدیث کو کئی لوگوں نے حمید سے انہوں نے انسؓ سے اور اس حدیث میں ثابت کا ذکر نہیں کیا۔ اور جس راوی نے سند میں ثابت کا ذکر کیا ہے وہ زیادہ صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: (۱) اس حدیث کے مفہوم کا نفیسین کے لئے علماء نے بہت سی توجیہات کی ہیں حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے فرمایا کہ امام کو چاہئے کہ ان مقامات پر دعا نہ کریں جہاں مقتدی دعا نہیں کرتے مثلاً رکوع سجدہ میں قومہ، جلسہ کہ ان مواقع پر عموماً دعا نہیں کی جاتی اگر امام دعا کرے گا تو دعا میں تنہا ہوگا۔ (۲) امام مالکؒ حدیث باب کے واقعہ کو منسوخ مانتے ہیں کیونکہ ایک مرسل روایت میں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد کوئی آدمی بیٹھ کر نماز نہ پڑھائے۔ امام ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ اور امام بخاریؒ کے نزدیک امام بیٹھا ہوا اور مقتدی کھڑے ہوں تو نماز درست ہے۔

۲۶۴: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْاِ مَامِ یَنْھَضُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ نَاسِیًا

۲۶۴: باب دو رکعتوں کے بعد امام کا بھول کر کھڑے ہو جانا

۳۴۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا ھُشَیْمٌ نَا ابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا الْمُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ فَنَھَضَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ فَسَبَّحَ بِہِ الْقَوْمُ وَسَبَّحَ بِھِمْ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَہٗ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّھْوِ وَھُوَ جَالِسٌ ثُمَّ حَدَّثَھُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَلَ بِھِمْ مِثْلَ الَّذِیْ فَعَلَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ وَسَعْدٍ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُحَیْنَۃَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ وَقَدْ تَکَلَّمَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ فِی ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی مِنْ قِبَلِ حِفْظِہٖ قَالَ اَحْمَدُ لَا یُحْتَجُّ بِحَدِیْثِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی

۳۴۶: شعبی سے روایت ہے کہ مغیرہ بن شعبہؓ نے ایک مرتبہ ہماری امامت کی اور دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے چنانچہ لوگوں نے ان سے تسبیح کہی اور انہوں نے تسبیح کہی لوگوں سے۔ جب نماز پوری ہوئی تو سلام پھیرا اور سجدہ سہو کیا جبکہ وہ بیٹھے ہوئے تھے پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بھی ان کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا جیسا انہوں نے کیا۔ اس باب میں عقبہ بن عامرؓ، سعدؓ اور عبداللہ بن بحینہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں مغیرہ بن شعبہؓ کی حدیث انہی سے کئی طریق سے مروی ہے اور بعض لوگوں نے ابن ابی لیلیٰ کے حفظ میں کلام کیا ہے۔ امام احمدؒ ان کی حدیث کو حجت نہیں مانتے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ ابن ابی لیلیٰ سچے ہیں لیکن میں ان سے روایت اس

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ ابْنُ اَبِیْ لَيْلٰی هُوَ صَدُوْقٌ وَلاَ اَرْوِیْ عَنْهُ لِاَنَّهٗ لاَيَدْرِیْ صَحِيْحَ حَدِيْثِهٖ مِنْ سَقِيْمِهٖ وَكُلُّ مَنْ كَانَ مِثْلَ هٰذَا فَلاَ اَرْوِیْ عَنْهُ شَيْئًا وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَرَوٰی سُفْيَانُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَجَابِرٌ الْجُعْفِیُّ قَدْ ضَعَّفَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ تَرَكَهٗ يَحْيَی بْنُ سَعِيْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ وَغَيْرُ هُمَا وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰی اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا قَامَ فِی الرَّكْعَتَيْنِ مَضٰی فِیْ صَلٰوتِهٖ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ مِنْهُمْ مَنْ رَاٰی قَبْلَ التَّسْلِيْمِ وَمِنْهُمْ مَنْ رَاٰی بَعْدَ التَّسْلِيْمِ وَمَنْ رَاٰی قَبْلَ التَّسْلِيْمِ فَحَدِيْثُهٗ اَصَحُّ لِمَارَوَی الزُّهْرِیُّ وَيَحْيَی بْنُ سَعِيْدِ الْاَنْصَارِیُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ .

لئے نہیں کرتا کہ وہ صحیح اور ضعیف میں پہچان نہیں رکھتے۔ ان کے علاوہ بھی جو اسطرح کا راوی ہو میں اس سے روایت نہیں کرتا یہ حدیث کئی طرق سے مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے اور روایت کی سفیان نے جابر سے انہوں نے مغیرہ بن شبیل سے انہوں نے قیس بن ابوحازم سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہؓ سے اور جابر جعفیؒ کو بعض اہل علم نے ضعیف کہا ہے اور یحییٰ بن سعید ؒ اور عبدالرحمٰنؒ بن مہدی وغیرہ نے ان سے روایت کرنا چھوڑ دیا ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کوئی شخص دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہوجائے (تشہد سے پہلے) تو نماز پوری کرے اور سجدۂ سہو کرے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ سلام پھیرنے سے پہلے اور بعض حضرات کے نزدیک سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرے۔ جو حضرات سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرنے کے قائل ہیں ان کی حدیث اصح ہے اس حدیث کو زہری نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے اور انہوں نے عبداللہ بن بحینہؓ سے روایت کیا ہے۔

۳۴۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنِ الْمَسْعُوْدِیِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ قَالَ صَلّٰی بِنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَلَمَّا صَلّٰی رَكْعَتَيْنِ قَامَ وَلَمْ يَجْلِسْ فَسَبَّحَ بِهٖ مَنْ خَلْفَهٗ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَنْ قُوْمُوْا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ سَلَّمَ وَسَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰی هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۴۷: روایت کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے مسعودی سے انہوں نے زیاد بن علاقہ سے انہوں نے کہا کہ ہمیں نماز پڑھائی مغیرہ بن شعبہؓ نے جب وہ دو رکعت پڑھ چکے تو بیٹھنے کی بجائے کھڑے ہوگئے۔ چنانچہ مقتدیوں نے سبحان اللہ کہا اشارہ کیا ان کی طرف کہ کھڑے ہوجاؤ جب نماز سے فارغ ہوئے تو سلام پھیرا اور دو سجدے کئے سہو کے اور پھر سلام پھیرا اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مغیرہ بن شعبہؓ ہی سے کئی طرق سے مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ سے۔

۲۶۵ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مِقْدَارِ الْقُعُوْدِ فِی الرَّكْعَتَيْنِ الْاَوَّلَيْنِ

۲۶۵: باب قعدہ اولیٰ کی مقدار

۳۴۸: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلاَنَ نَا اَبُوْدَاوُدَ هُوَ

۳۴۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ نَا سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاعُبَيْدَ ةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ كَاَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ حَرَّكَ سَعْدٌ شَفَتَيْهِ بِشَيْءٍ فَاَقُوْلُ حَتّٰى يَقُوْمَ فَيَقُوْلُ حَتّٰى يَقُوْمَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اِلَّا اَنَّ اَبَاعُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُوْنَ اَنْ لَّا يُطِيْلَ الرَّجُلُ الْقُعُوْدَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ وَلاَ يَزِيْدَ عَلَى التَّشَهُّدِ شَيْئًا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ وَ قَالُوْا اِنْ زَادَعَلَى التَّشَهُّدِ فَعَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ هٰكَذَا رُوِىَ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَغَيْرِهٖ .

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعتیں پڑھنے پر تشہد اوّل میں بیٹھتے تو گویا کہ وہ گرم پتھروں پر بیٹھے ہوں (یعنی جلدی سے اٹھے) شعبہ کہتے ہیں پھر سعد رضی اللہ عنہ نے اپنے ہونٹ ہلائے اور کچھ کہا پس میں نے کہا یہاں تک کہ کھڑے ہوئے تو سعد رضی اللہ عنہ نے بھی کہا یہاں تک کہ کھڑے ہوئے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے مگر ابوعبیدہ کو اپنے والد سے سماع نہیں اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ پہلا قعدہ لمبا نہ کیا جائے اور اس میں تشہد میں اضافہ نہ کیا جائے اگر اضافہ کر لیا تو سجدہ سہو کرے۔ شعبی رحمہ اللہ وغیرہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۲۶۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِ شَارَةِ فِي الصَّلٰوةِ

۲۶۶: باب نماز میں اشارہ کرنا

۳۴۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْاَ شَجِّ عَنْ نَابِلٍ صَاحِبِ الْعَبَآءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ اِلَيَّ اِشَارَةً وَقَالَ لاَ اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ اَشَارَ بِاِصْبَعِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ بِلاَلٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَعَآئِشَةَ .

۳۴۹: حضرت صہیبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے میں ان کے پاس سے گزرا تو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے مجھے جواب دیا اشارے سے۔ راوی کو شک ہے کہ شائد صہیب نے یہ بھی کہا کہ آپ ﷺ نے انگلی سے اشارہ کر کے جواب دیا۔ اس باب میں حضرت بلالؓ، ابو ہریرہؓ، انسؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۵۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلاَنَ نَا وَكِيْعٌ نَاهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَقُلْتُ لِبِلاَلٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِيْنَ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَحَدِيْثُ صُهَيْبٍ حَسَنٌ لاَ نَعْرِفُهُ اِلَّامِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ عَنْ بُكَيْرٍ وَقَدْ رُوِىَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِبِلاَلٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حَيْثُ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ فِيْ مَسْجِدِ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ كَانَ

۳۵۰: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بلالؓ سے پوچھا نبی اکرم ﷺ نماز کی حالت میں تمہارے سلام کا جواب کیسے دیا کرتے تھے انہوں نے فرمایا ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور صہیب کی حدیث حسن ہے ہم اسے لیث کی بکیر سے روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ زید بن اسلم سے مروی ہے کہ ابن عمرؓ نے فرمایا میں نے بلالؓ سے کہا جب لوگ رسول اللہ ﷺ کو مسجد بنوعمرو بن عوف میں نماز پڑھتے ہوئے سلام کرتے تو آپ کس طرح جواب دیتے تھے انہوں نے کہا کہ اشارہ کر دیتے تھے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں میرے نزدیک

اِشَارَۃً وَکِلَا الْحَدِیْثَیْنِ عِنْدِیْ صَحِیْحٌ لِاَنَّ قِصَّۃَ حَدِیْثِ صُھَیْبٍ غَیْرُ قِصَّۃِ حَدِیْثِ بِلَالٍ وَاِنْ کَانَ ابْنُ عُمَرَ رَوٰی عَنْھُمَا فَاحْتَمَلَ اَنْ یَّکُوْنَ سَمِعَ مِنْھُمَا جَمِیْعًا ۔

یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں کیونکہ واقعہ صہیب اور واقعہ بلالؓ دونوں الگ الگ ہیں اگر چہ حضرت ابن عمرؓ ان دونوں سے روایت کرتے ہیں ہوسکتا ہے ابن عمرؓ نے ان دونوں سے سنا ہو۔

خلاصۃ الباب: اس پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ نماز میں سلام کا جواب دینا جائز نہیں البتہ اشارہ سے سلام کا جواب دینا امام شافعیؒ کے نزدیک مستحب ہے۔ امام مالکؒ، ام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک بلا کراہت جائز ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک بھی جائز ہے لیکن کراہت کے ساتھ۔ اس لئے کہ عبداللہ بن مسعودؓ کا واقعہ اس ناسخ کی حیثیت رکھتا ہے۔

۲۶۷: بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ التَّسْبِیْحَ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقَ لِلنِّسَآءِ

۲۶۷: باب مردوں کے لئے تسبیح[1] اور عورتوں کے لئے تصفیق[2]

۳۵۱: حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَآءِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَسَھْلِ بْنِ سَعْدٍ وَجَابِرٍ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ عَلِیٌّ کُنْتُ اِذَا اسْتَاْذَنْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُصَلِّیْ سَبَّحَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَیْہِ عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ وَبِہٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ ۔

۳۵۱: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مردوں کے لئے تسبیح اور عورتوں کے لئے ہاتھ پر ہاتھ مارنا ہے (یعنی اگر امام بھول جائے تو اسے مطلع کرنے کے لیے)۔ اس باب میں حضرت علی، سہیل بن سعدؓ، جابرؓ، ابوسعیدؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگتا اور آپ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے تو آپ ﷺ ''سبحان اللہ'' کہتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے فرمایا کہ حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۲۶۸: بَابُ مَا جَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ التَّثَاؤُبِ فِی الصَّلٰوۃِ

۲۶۸: باب نماز میں جمائی لینا مکروہ ہے

۳۵۲: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّثَاؤُبُ فِی الصَّلٰوۃِ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَکْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ وَجَدِّ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ

۳۵۲: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جمائی لینا نماز میں شیطان کی طرف سے ہے پس اگر تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ہوسکے منہ بند کر کے روکنے کی کوشش کرے۔ اس باب میں ابوسعید خدریؓ اور عدی بن ثابتؓ کے دادا سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے اور اہل علم کی ایک

---

[1] تسبیح کا مطلب ہے سبحان اللہ کہنا (مترجم) [2] تصفیق کا مطلب ہے کہ سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کو الٹے ہاتھ کی پشت پر مارا جائے۔

صَحِیْحٌ وَقَدْ کَرِہَ قَوْمٌ مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ التَّثَاؤُبَ فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ اِبْرَاھِیْمُ اِنِّی لَاَرُدُّ التَّثَاؤُبَ بِالتَّنَحْنُحِ .

جماعت نے نماز میں جمائی لینے کو مکروہ کہا ہے۔ ابراہیم کہتے ہیں میں کنگھار کے ذریعے جمائی کو لوٹا دیتا ہوں۔

۲۶۹ :بَابُ مَاجَاءَ اَنّ صَلٰوۃَ الْقَاعِدِ عَلٰی النِّصْفِ مِنْ صَلٰوۃِ الْقَآئِمِ

۲۶۹: باب بیٹھ کر نماز پڑھنے کا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے آدھا ثواب ہے

۳۵۳: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ نَا حُسَیْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوۃِ الرَّجُلِ وَھُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ مَنْ صَلّٰی قَائِمًا فَھُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّاھَا قَاعِدًا فَلَہٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلَّاھَا نَائِمًا فَلَہٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَاَنَسٍ وَالسَّائِبِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ .

۳۵۳: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے شخص کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا جو کھڑے ہو کر نماز پڑھے وہ افضل ہے اور جو بیٹھ کر نماز پڑھے اس کے لئے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے سے نصف اجر ہے اور جو لیٹ کر نماز پڑھے اس کے لئے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے سے آدھا ثواب ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ، انسؓ اور سائبؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ عمران بن حصین کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۴: وَقَدْرُوِیَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ طَھْمَانَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَّا اَنَّہٗ یَقُوْلُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوۃِ الْمَرِیْضِ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰی جَنْبٍ حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ ھَنَّادٌ قَالَ نَا وَکِیْعٌ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ طَھْمَانَ عَنْ حُسَیْنٍ الْمُعَلِّمِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی لَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوٰی عَنْ حُسَیْنٍ الْمُعَلِّمِ نَحْوَ رِوَایَۃِ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ طَھْمَانَ وَقَدْ رَوٰی اَبُوْ اُسَامَۃَ وَ غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ حُسَیْنٍ الْمُعَلِّمِ نَحْوَرِوَایَۃِ عِیْسَی ابْنِ یُوْنُسَ وَمَعْنٰی ھٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَھْلِ الْعِلْمِ فِیْ صَلٰوۃِ التَّطَوُّعِ .

۳۵۴: اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث ابراہیم بن طہمان سے بھی اسی سند کے ساتھ لیکن وہ اس میں کہتے ہیں کہ عمران بن حصینؓ نے فرمایا میں نے سوال کیا رسول اللہ ﷺ سے مریض کی نماز کے بارے میں۔ فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑھے اگر نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر۔ اگر بیٹھ کر بھی نہ پڑھ سکے تو لیٹ کر۔ اس حدیث کو ھناد، وکیع سے وہ ابراہیم بن طہمان سے اور وہ معلم سے اسی اسناد سے نقل کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ہم کسی اور کو نہیں جانتے کہ اس نے حسین بن معلم سے ابراہیم بن طہمان کی روایت کی مثل روایت کی ہو۔ ابواسامہ اور کئی راوی حسین بن معلم سے عیسیٰ بن یونس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ بعض اہل علم کے نزدیک یہ حدیث نمازوں کے بارے میں ہے۔

۳۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِکِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اِنْ شَآءَ الرَّجُلُ صَلّٰی صَلٰوۃَ التَّطَوُّعِ قَائِمًا وَجَالِسًا

۳۵۵: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے ابوعدی سے انہوں نے اشعث بن عبدالملک سے انہوں نے حسن سے کہ حسن نے کہا آدمی نفل نماز چاہے کھڑے ہو کر پڑھے چاہے

وَمُضْطَجِعًا وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي صَلٰوةِ الْمَرِيْضِ اِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُصَلِّيَ جَالِسًا فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ يُصَلِّيْ عَلٰى جَنْبِهِ الْاَيْمَنِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُصَلِّيْ مُسْتَلْقِيًا عَلٰى قَفَاهُ وَرِجْلَاهُ اِلَى الْقِبْلَةِ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنْ صَلّٰى جَالِسًا فَلَهُ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ قَالَ هٰذَا لِلصَّحِيْحِ وَلِمَنْ لَيْسَ لَهُ عُذْرٌ فَاَمَّا مَنْ كَانَ لَهُ عُذْرٌ مِنْ مَرَضٍ اَوْغَيْرِهٖ فَصَلّٰى جَالِسًا فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ بَعْضِ الْحَدِيْثِ مِثْلُ قَوْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ.

بیٹھ کر یا چاہے لیٹ کر۔ اور مریض کی جو بیٹھ کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں اگر وہ بیٹھ کر نہ پڑھ سکتا ہو تو دائیں کروٹ پر لیٹ کر نماز پڑھے اور بعض حضرات کہتے ہیں کہ سیدھا لیٹ کر پاؤں قبلہ کی طرف پھیلا کر نماز پڑھے۔ اس حدیث کے متعلق سفیان ثوریؒ کہتے ہیں کہ جو بیٹھ کر نماز پڑھے اس کے لئے کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے آدھا ثواب ہے یہ تندرست شخص کے لئے ہے اور جو معذور ہو یا مریض ہو تو اگر وہ بیٹھ کر پڑھے تو اسے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے برابر اجر ملے گا اور بعض احادیث کا مضمون سفیان ثوریؒ کے اس قول کے مطابق ہے۔

۲۷۰: بَابُ فِيْ مَنْ يَتَطَوَّعُ جَالِسًا

۲۷۰: باب نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا

۳۵۶: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَامَعْنٌ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ ابْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ مَارَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا حَتّٰى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَامٍ فَاِنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا وَيَقْرَءُ بِالسُّوْرَةِ وَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلِ مِنْهَاوَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ حَفْصَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ جَالِسًا فَاِذَابَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهٖ قَدْرُثَلَاثِيْنَ اَوْاَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَرُوِيَ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ قَاعِدًا فَاِذَا قَرَأَوَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَوَ هُوَقَائِمٌ وَاِذَا قَرَأَوَهُوَ قَاعِدٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَ هُوَقَاعِدٌ قَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَالْعَمَلُ عَلٰى كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ كَاَنَّهُمَارَاَيَا كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ

۳۵۶: حضرت حفصہؓ (ام المؤمنین) فرماتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات سے ایک سال قبل نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے لگے اور اس میں جب کوئی سورت پڑھتے تو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے یہاں تک کہ وہ طویل سے طویل ہوتی جاتی۔ اس باب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث حفصہؓ حسن صحیح ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔ جب ان کی قرأت میں تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں تو کھڑے ہو کر پڑھنے لگتے پھر رکوع کرتے اور دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر قرأت کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی کھڑے ہو کر کرتے اور اگر بیٹھ کر قرأت کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی بیٹھ کر ہی کرتے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ فرماتے ہیں دونوں حدیثوں پر عمل ہے گویا کہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں اور ان

صَحِیْحًا مَعْمُوْلاً بِهِمَا .

۳۵۷: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ نَامَعْنٌ نَامَالِکٌ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ جَالِسًا فَیَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِیَ مِنْ قِرَاءَ تِهٖ قَدْرُمَایَکُوْنُ ثَلاَ ثِیْنَ اَوْ اَرْبَعِیْنَ اٰیَةً قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَکَعَ وَ سَجَدَثُمَّ صَنَعَ فِی الرَّکْعَةِ الثَّانِیَةِ مِثْلَ ذٰلِکَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ .

۳۵۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَاهُشَیْمٌ اَنَا خَالِدٌ وَهُوَ الْحَذَّ آءُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِیْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَ سَاَلْتُهَا عَنْ صَلاَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهٖ قَالَتْ کَانَ یُصَلِّیْ لَیْلًا طَوِیْلًا قَائِمًا وَلَیْلًا طَوِیْلًا قَاعِدًا فَاِذَاقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَکَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَاِذَا قَرَأَوَهُوَ جَالِسٌ رَکَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَ اَبُو عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ .

۲۷۱: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اِنِّیْ لَاَ سْمَعُ بُکَآءَ الصَّبِیِّ فِی الصَّلٰوةِ فَاُخَفِّفُ

۳۵۹: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَامَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِیَةَ الْفَزَارِیُّ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَ سْمَعُ بُکَآءَ الصَّبِیِّ وَاَنَا فِی الصَّلٰوةِ فَاُخَفِّفُ مَخَافَةَ اَنْ تُفْتَتَنَ اُمُّهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ قَتَادَةَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَنَسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ .

۲۷۲: بَابُ مَاجَاءَ لاَ تُقْبَلُ صَلٰوةُ الْحَائِضِ اِلَّابِخِمَارٍ

۳۶۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا قَبِیْصَةُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ صَفِیَّةَ ابْنَةِ الْحَارِثِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لاَ

پرعمل ہے۔

۳۵۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کرنماز پڑھا کرتے تھے پس قرأت بھی بیٹھ کر کرتے اور جب تیس یا چالیس آیات باقی رہ جاتیں تو کھڑے ہو کر قرأت شروع کر دیتے پھر رکوع وسجود کرتے اور دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۸: حضرت عبداللہ بن شقیقؒ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ ﷺ کی نفل نماز کے بارے میں پوچھا تو آپؓ نے فرمایا آپ کافی رات کھڑے ہو کر اور کافی رات تک بیٹھ کرنماز پڑھتے تھے اگر کھڑے ہو کر قرأت فرماتے تو رکوع وسجود بھی کھڑے ہو کر کرتے اور اگر بیٹھ کر قرأت فرماتے تو رکوع وسجود بھی بیٹھ کر ہی کرتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۱: باب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز ہلکی کرتا ہوں

۳۵۹: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم جب نماز کے دوران میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اس خوف سے نماز ہلکی کر دیتا ہوں کہ کہیں اس کی ماں فتنے میں مبتلا نہ ہو جائے۔ اس باب میں حضرت قتادہؓ، ابوسعیدؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث انسؓ حسن صحیح ہے۔

۲۷۲: باب جوان عورت کی نماز بغیر چادر کے قبول نہیں ہوتی

۳۶۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جوان عورت کی نماز بغیر چادر کے قبول نہیں ہوتی۔ اس باب میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ

تُقْبَلُ صَلٰوۃُ الْحَآئِضِ اِلَّابِخِمَارٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وقَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عَآئِشَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَیْہِ عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْمَرْاَۃَ اِذَا اَدْرَکَتْ فَصَلَّتْ وَشَیْ ءٌ مِنْ شَعْرِھَا مَکْشُوْفٌ لَا تَجُوْزُ صَلٰوتُھَا وَھُوَقَوْلُ الشَّافِعِیِّ قَالَ لَا تَجُوْزُ صَلٰوۃُ الْمَرْاَۃِ وَشَیْءٌ مِنْ جَسَدِھَا مَکْشُوْفٌ قَالَ الشَّافِعِیُّ وَقَدْ قِیْلَ اِنْ کَانَ ظَھْرُ قَدَمَیْھَا مَکْشُوْفًا فَصَلَاتُھَا جَائِزَۃٌ .

عنہ سے بھی روایت ہے ۔امام ابوعیسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عائشہؓ حسن ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ عورت جب بالغ ہوجائے اور نماز پڑھے تو ننگے بالوں سے نماز جائز نہیں ہوگی یہ امام شافعیؒ کا قول ہے وہ فرماتے ہیں کہ عورت کے جسم سے کچھ حصہ بھی ننگا ہوتو نماز نہیں ہوگی ۔امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہا گیا ہے کہ اگر اس کے پاؤں کھلے رہ جائیں تو اس صورت میں نماز ہوجائیگی ۔

۲۷۳ :بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ السَّدْلِ فِی الصَّلٰوۃِ

۲۷۳ :باب نماز میں سدل مکروہ ہے

۳۶۱ :حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ نَا قَبِیْصَۃُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَۃَ عَنْ عِسْلِ ابْنِ سُفْیَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّدْلِ فِی الصَّلٰوۃِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ لَانَعْرِفُہٗ مِنْ حَدِیْثِ عَطَآءٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عِسْلِ بْنِ سُفْیَانَ وَقَدِاخْتَلَفَ اَھْلُ الْعِلْمِ فِی السَّدْلِ فِی الصَّلٰوۃِ فَکَرِہَ بَعْضُھُمُ السَّدْلَ فِی الصَّلٰوۃِ وَ قَالُوْ ھٰکَذَا تَصْنَعُ الْیَھُوْدُ وَقَالَ بَعْضُھُمْ اِنَّمَا کُرِہَ السَّدْلُ فِی الصَّلٰوۃِ اِذَالَمْ یَکُنْ عَلَیْہِ اِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ فَاَمَّا اِذَا سَدَلَ عَلَی الْقَمِیْصِ فَلَابَاْسَ وَھُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَکَرِہَ ابْنُ الْمُبَارَکِ السَّدْلَ فِی الصَّلٰوۃِ.

۳۶۱ : حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سدل[1] سے منع فرمایا۔اس باب میں ابو جحیفہؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث کو ہم عطاء کی ابوہریرہؓ سے مرفوع روایت کے علاوہ نہیں جانتے وہ عسل بن سفیان سے روایت کرتے ہیں۔ اہل علم کا نماز میں سدل کے بارے میں اختلاف ہے۔بعض علماء کے نزدیک نماز میں سدل مکروہ ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہ یہودیوں کا طریقہ ہے اور بعض علماء سدل کو اس صورت میں مکروہ کہتے ہیں کہ جسم پر ایک ہی کپڑا ہو لیکن اگر کرتے یا قمیض پر سدل کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں یہ امام احمدؒ کا قول ہے ابن مبارکؒ کے نزدیک بھی نماز میں سدل مکروہ ہے۔

۲۷۴ :بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ مَسْحِ الْحَصٰی فِی الصَّلٰوۃِ

۲۷۴: باب نماز میں کنکریاں ہٹانا مکروہ ہے

۳۶۲ : حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیُّ نَا سُفْیَانُ ابْنُ عُیَیْنَۃَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ

۳۶۲ : حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز کے

---

[1] سدل۔رومال یا چادر وغیرہ کو سر یا کندھوں پر رکھ کر اس کے دونوں سرے نیچے چھوڑ دینا یا پھر ایک کپڑے میں اپنے آپ کو لپیٹ کر رکوع اور سجود ادا کرنا کہ دونوں ہاتھ بھی چادر کے اندر ہوں سدل کہلاتا ہے اور یہ مکروہ ہے۔ (مترجم)

ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَايَمْسَحِ الْحَصٰى فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ.

۲۶۳: حَدَّثَنَاالْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَ وْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ مُعَيْقِيْبٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسْحِ الْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلاً فَمَرَّةً وَاحِدَةً قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ وَحُذَيْفَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَ مُعَيْقِيْبٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ ذَرٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَرِهَ الْمَسْحَ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلاً فَمَرَّةً وَاحِدَةً كَاَنَّهُ رُوِيَ عَنْهُ رُخْصَةٌ فِي الْوَاحِدَةِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَاَهْلِ الْعِلْمِ.

لئے کھڑا ہوتو کنکریاں نہ ہٹائے کیونکہ رحمت اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔

۳۶۳: حضرت معقیب کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں کنکریاں ہٹانے کے بارے میں پوچھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ضروری ہوتو ایک مرتبہ ہٹالو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔ اس باب میں علی بن ابوطالب، حذیفہ، جابر بن عبداللہ اور معقیب رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ حسن ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کنکریاں ہٹانے کو مکروہ کہا ہے اور فرمایا اگر ضروری ہوتو ایک مرتبہ ہٹالے گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ کنکریاں ہٹانے کی اجازت دی ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے۔

۲۷۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ النَّفْخِ فِي الصَّلٰوةِ

۲۷۵: باب نماز میں پھونکیں مارنا مکروہ ہے

۳۶۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَاعَبَّادُبْنُ الْعَوَّامِ نَا مَيْمُوْنٌ اَبُوْ حَمْزَةَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًالَنَا يُقَالُ لَهُ اَفْلَحُ اِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ يَااَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْهَكَ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ كَرِهَ عَبَّادُ نِ النَّفْخَ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ اِنْ نَفَخَ لَمْ يَقْطَعْ صَلَاتَهُ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَبِهٖ نَاْخُذُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَقَالَ مَوْلًى لَنا يُقَالَ لَهُ رَبَاحٌ.

۳۶۴: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو جسے ہم افلح کہتے تھے دیکھا کہ جب وہ سجدہ کرتا ہے تو پھونک مارتا تھا آپ ﷺ نے فرمایا اے افلح! اپنے چہرے کو خاک آلود ہونے دے۔ احمد بن منیع فرماتے ہیں کہ عباد نماز میں پھونکنے کو مکروہ سمجھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ احمد بن منیع کہتے ہیں کہ ہم اسی قول پر عمل کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں بعض حضرات نے اس حدیث کو ابوحمزہ سے روایت کیا ہے اور کہا کہ وہ لڑکا ہمارا مولیٰ تھا اس کو رباح کہتے تھے۔

۳۶۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نا حَمَّادُبْنُ زَيْدٍعَنْ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ غُلَامٌ لَنا يُقَالُ لَهُ رَبَاحٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَحَدِيْثُ

۳۶۵: روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبیؒ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے میمون سے انہوں نے ابوحمزہ سے اسی اسناد سے اسی کی مثل روایت اور کہا یہ لڑکا ہمارا غلام تھا اسے

اُمِّ سَلَمَةَ اِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِذَاكَ وَمَيْمُوْنٌ اَبُوْحَمْزَةَ قَدْضَعَّفَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي النَّفْخِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنْ نَفَخَ فِي الصَّلٰوةِ اسْتَقْبَلَ الصَّلٰوةَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُكْرَهُ النَّفْخُ فِي الصَّلٰوةِ وَاِنْ نَفَخَ فِيْ صَلٰوتِهٖ لَمْ تَفْسُدْ صَلٰوتُهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

رباح کہا جاتا تھا۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ام سلمہؓ کی سند قوی نہیں بعض علماء میمون ابوحمزہ کوضعیف کہتے ہیں۔ نماز میں پھونکیں مارنے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض اہل علم کے نزدیک اگر کوئی نماز میں پھونک دے تو دوبارہ نماز پڑھے یہ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ (احناف) کا قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ نماز میں پھونکیں مارنا مکروہ ہے لیکن اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی یہ احمد اور اسحٰقؒ کا قول ہے۔

۲۷۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْاِخْتِصَارِ فِي الصَّلٰوةِ

۲۷۶: باب نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا منع ہے

۳۶۶: حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ نَااَبُوْاُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْكَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ الْاِخْتِصَارَ فِي الصَّلٰوةِ وَالْاِخْتِصَارُ هُوَ اَنَّ يَّصْنَعَ الرَّجُلُ يَدَهٗ عَلٰى خَاصِرَتِهٖ فِي الصَّلٰوةِ وَكَرِهَ بَعْضُهُمْ اَنْ يَّمْشِيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا وَيُرْوٰى اَنَّ اِبْلِيْسَ اِذَا مَشٰى يَمْشِيْ مُخْتَصِراً.

۳۶۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلو پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کے نزدیک نماز میں اختصار مکروہ ہے اور اختصار کا معنیٰ یہ ہے کہ کوئی شخص نماز میں اپنے پہلو (کوکھ) پر ہاتھ رکھے۔بعض علماء پہلو پر ہاتھ رکھ کر چلنے کو بھی مکروہ کہتے ہیں۔روایت کیا گیا ہے کہ ابلیس (شیطان) جب چلتا ہے تو پہلو پر ہاتھ رکھ کر چلتا ہے۔

۲۷۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ كَفِّ الشَّعْرِ فِي الصَّلٰوةِ

۲۷۷: باب بال باندھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے

۳۶۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَاعَبْدُالرَّزَّاقِ اَنَاابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ اَنَّهٗ مَرَّبِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَيُصَلِّيْ وَقَدْ عَقَصَ ضَفْرَتَهٗ فِيْ قَفَاهُ فَحَلَّهَافَالْتَفَتَ اِلَيْهِ الْحَسَنُ مُغْضَبًا فَقَالَ اَقْبِلْ عَلٰى صَلٰوتِكَ وَلَا تَغْضَبْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ ذٰلِكَ كِفْلُ الشَّيْطَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ

۳۶۷: سعید بن ابوسعید مقبری رضی اللہ عنہ اپنے والد اور وہ ابورافع سے نقل کرتے ہیں کہ وہ حسن بن علیؓ کے پاس سے گزرے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور (بالوں کا) جوڑا گدی پر باندھا ہوا تھا۔ابورافعؓ نے اسے کھول دیا اس پر حسنؓ نے غصہ کے ساتھ ان کی طرف دیکھا تو انہوں نے کہا اپنی نماز پڑھتے رہو اور غصہ نہ کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ یہ شیطان کا حصہ ہے۔اس باب میں ام سلمہؓ اور عبداللہ بن

وَعَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ رَافِعٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَاَھْلِ الْعِلْمِ کَرِھُوْااَنْ یُصَلِّیَ الرَّجُلُ وَھُوَ مَعْقُوْصٌ شَعْرُہٗ عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰی ھُوَالْقُرَشِیُّ الْمَکِّیُّ وَھُوَاَخُوْاَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی۔

عباسؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابورافع رضی اللہ عنہ حسن ہے اوراسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ نماز میں بالوں کو باندھنا مکروہ ہے۔عمران بن موسیٰ قریشی مکی ہیں اورایوب بن موسیٰ رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔

۲۷۸: بَابُ مَاجَاءَ فِی التَّخَشُّعِ فِی الصَّلٰوۃِ

۲۷۸: باب نماز میں خشوع

۳۶۸: حَدَّثَنَا سُوَیْدُبْنُ نَصْرٍنَاعَبْدُاللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ نَاالَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ نَا عَبْدُرَبِّہٖ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِیْ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ نَافِعِ بْنِ الْعَمْیَآءِ عَنْ رَبِیْعَۃَ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوۃُ مَثْنٰی مَثْنٰی تَشَھُّدٌ فِیْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْکُنٌ وَتُقْنِعُ یَدَیْکَ یَقُوْلُ تَرْ فَعُھُمَا اِلٰی رَبِّکَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِھِمَا وَجْھَکَ وَتَقُوْلُ یَارَبِّ یَارَبِّ وَمَنْ لَمْ یَفْعَلْ ذٰلِکَ فَھُوَکَذَاوَکَذَاقَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَقَالَ غَیْرُ ابْنِ الْمُبَارَکِ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ مَنْ لَمْ یَفْعَلْ ذٰلِکَ فَھُوَخِدَاجٌ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ یَقُوْلُ رَوٰی شُعْبَۃُھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ عَبْدِرَبِّہٖ بْنِ سَعِیْدٍ فَاَخْطَاءَ فِیْ مَوَاضِعَ فَقَالَ عَنْ اَنَسِ بْنِ اَبِیْ اَنَسٍ وَھُوَعِمْرَانُ بْنُ اَبِیْ اَنَسٍ وَقَالَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ وَاِنَّمَا ھُوَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ نَافِعِ بْنِ الْعَمْیَآءِ عَنْ رَبِیْعَۃَ بْنِ الْحَارِثِ وَقَالَ شُعْبَۃُ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ وَاِنَّمَا ھُوَ عَنْ رَبِیْعَۃَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِیْثُ اللَّیْثِ بْنِ سَعْدٍ اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ شُعْبَۃَ۔

۳۶۸: حضرت فضل بن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا نماز دو دو رکعت ہے اور ہر دو رکعت کے بعد تشہد ہے۔خشوع ،عاجزی ،سکون اور دونوں ہاتھوں کو اٹھانا ہے راوی کہتے ہیں دونوں ہاتھوں کو اٹھانا اپنے رب کی طرف کہ ان کا اندورنی حصہ اپنے منہ کی طرف رہے اور پھر کہنا اے رب اے رب۔اور جس نے ایسا نہ کیا وہ ایسا ہے ایسا ہے۔امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ ابن مبارکؒ کے علاوہ دوسرے راوی اس حدیث میں یہ کہتے ہیں '' مَنْ لَمْ یَفْعَلْ ذٰلِکَ فَھُوَ خِدَاجٌ ''جو اسطرح نہ کرے اس کی نماز ناقص ہے۔امام ترمذیؒ کہتے ہیں میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے سنا ہے کہ شعبہ نے یہ حدیث عبدربہ سے روایت کرتے ہوئے کئی جگہ غلطی کی ہے اور کہا روایت ہے انس بن ابوانس سے اور وہ عمران بن ابوانس ہیں دوسرا کہا روایت ہے عبداللہ بن حارث سے اور وہ دراصل عبداللہ بن نافع بن العمیاء ہیں کہ وہ روایت کرتے ہیں ربیعہ بن حارث سے۔تیسرے کہا شعبہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن حارث سے وہ مطلب سے وہ نبی ﷺ سے اور دراصل روایت ہے ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب سے وہ روایت کرتے ہیں فضل بن عباس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ کہتے ہیں کہ حدیث لیث بن سعد،شعبہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۲۷۹: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ التَّشْبِیْکِ بَیْنَ الْاَ صَابِعِ فِی الصَّلٰوۃِ

۲۷۹: باب نماز میں پنجے میں پنجہ ڈالنا مکروہ ہے

۳۶۹: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَااللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍعَنِ ابْنِ عَجْلَانَ

۳۶۹: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول

عَنْ سَعِيْدِ نِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ اَصَابِعِهِ فَاِنَّهُ فِي صَلٰوةٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ مِثْلَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَرَوٰى شَرِيْكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَحَدِيْثُ شَرِيْكٍ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اچھی طرح وضو کرے اور پھر مسجد کا ارادہ کر کے نکلے تو ہرگز اپنی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں نہ ڈالے اس لئے کہ وہ نماز میں ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ کعب بن عجرہؓ کی حدیث کو کئی راویوں نے ابن عجلان سے لیث کی حدیث کی مثل نقل کیا ہے اور شریک، محمد بن عجلان سے وہ اپنے والد سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں اور شریک کی حدیث غیر محفوظ ہے۔

۲۸۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ طُوْلِ الْقِيَامِ فِي الصَّلٰوةِ

۲۸۰: باب نماز میں دیر تک قیام کرنا

۳۷۰: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ.

۳۷۰: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کونسی نماز افضل ہے آپ ﷺ نے فرمایا لمبے قیام والی نماز (جس نماز میں قیام لمبا ہو) اس باب میں عبداللہ بن حبشیؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ جابرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث کئی طرق سے جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے۔

۲۸۱: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَثْرَةِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

۲۸۱: باب رکوع اور سجدہ کی کثرت

۳۷۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعَيْطِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَعْدَانُ بْنُ اَبِيْ طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيُّ قَالَ لَقِيْتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهٖ وَيُدْخِلُنِي اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَسَكَتَ عَنِّيْ مَلِيًّا ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَامِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً قَالَ مَعْدَانُ فَلَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَاَلْتُهُ عَمَّا سَاَلْتُ عَنْهُ ثَوْبَانَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۳۷۱: معدان بن طلحہ یعمریؒ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبانؓ سے ملاقات کی اور پوچھا مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع بخشے اور جنت میں داخل فرمائے۔ حضرت ثوبانؓ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ''سجدہ لازم پکڑو'' میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے ''جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سجدہ کے سبب اس کا درجہ بلند کرتا اور گناہ مٹا دیتا ہے۔ معدانؓ کہتے ہیں کہ پھر میں نے ابوداؤد سے ملاقات کی اور ان سے بھی یہی سوال کیا جو ثوبانؓ سے کیا تھا انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ ''سجدہ لازم پکڑو'' اور پھر نبی اکرم ﷺ نے وہی ارشاد سنایا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَامِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُلِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ فَاطِمَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ثَوْبَانَ وَاَبِي الدَّرْدَآءِ فِيْ كَثْرَةِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ طُوْلُ الْقِيَامِ فِي الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنْ كَثْرَةِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ كَثْرَةُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ اَفْضَلُ مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَدْرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا حَدِيْثَانِ وَلَمْ يَقْضِ فِيْهِ بِشَيْءٍ وَقَالَ اِسْحٰقُ اَمَّابِالنَّهَارِ فَكَثْرَةُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَاَمَّا بِاللَّيْلِ فَطُوْلُ الْقِيَامِ اِلَّااَنْ يَكُوْنَ رَجُلٌ لَهُ جُزْءٌ بِاللَّيْلِ يَاْتِيْ عَلَيْهِ فَكَثْرَةُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِفِيْ هٰذَااَحَبُّ اِلَيَّ لِاَنَّهُ يَاْتِيْ عَلٰى جُزْئِهٖ وَقَدْ رَبِحَ كَثْرَةَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى اِنَّمَا قَالَ اِسْحٰقُ هٰذَا لِاَنَّهُ كَذَا وُصِفَ صَلٰوةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَوُصِفَ طُوْلُ الْقِيَامِ وَاَمَّابِالنَّهَارِ فَلَمْ يُوْصَفْ مِنْ صَلٰوتِهٖ مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ مَاوُصِفَ اللَّيْلُ.

جو حضرت ثوبانؓ نے بتایا تھا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ اور ابی فاطمہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ثوبانؓ اور ابودرداء کی حدیث کثرتِ سجود کے بارے میں حسن صحیح ہے۔ اس مسئلے میں اہل علم کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک طویل قیام افضل ہے جبکہ بعض رکوع وسجود کی کثرت کو افضل قرار دیتے ہیں۔ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں۔ اس سلسلے میں نبی اکرم ﷺ سے دونوں قسم کی روایات مروی ہیں چنانچہ امام احمد بن حنبلؒ نے اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں دیا۔ امام اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ دن کو لمبا قیام اور رات کو کثرت سے رکوع وسجود افضل ہیں سوائے اس کے کہ کسی شخص نے عبادت کے لئے رات کا کچھ حصہ مقرر کر رکھا ہو۔ پس میرے (اسحٰق) کے نزدیک اس میں رکوع وسجود کی کثرت افضل ہے کیونکہ وہ وقت معینہ بھی پورا کرتا ہے اور رکوع وسجود کی کثرت سے مزید نفع بھی حاصل کرتا ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ امام اسحٰقؒ نے یہ بات اس لئے کہی کہ نبی اکرم ﷺ کی رات کی نماز اسی طرح بیان کی گئی کہ آپؐ رات کو لمبا قیام فرماتے لیکن دن کو طویل قیام کے بارے میں آپؐ سے کچھ منقول نہیں۔

۲۸۲ :بَابُ مَاجَاءَ فِيْ قَتْلِ الْاَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ

۲۸۲: باب سانپ اور بچھو کو نماز میں مارنا

۳۷۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍنَااِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْاَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ الْحَيَّةُ وَالْعَقْرَبُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ هِمْ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَكَرِهَ

۳۷۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں دو سیاہ چیزوں بچھو اور سانپ کو مارنے کا حکم دیا۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابورافع رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کا اسی پر عمل ہے امام احمد اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے البتہ بعض علماء کے نزدیک نماز میں سانپ اور بچھو کو مارنا مکروہ ہے۔ ابراہیمؒ نے فرمایا نماز

بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ قَتْلَ الْحَیَّۃِ وَالْعَقْرَبِ فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ اِبْرَاھِیْمُ اِنَّ فِی الصَّلٰوۃِ لَشُغْلاً وَالْقَوْلُ الْاَ وَّلُ اَصَحُّ۔

میں شغل ہے (یعنی ایسی مشغولیت ہے کہ کوئی اور کام کرنا منع ہے) لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۲۸۳ :بَابُ مَاجَاءَ فِیْ سَجْدَتَیِ السَّھْوِقَبْلَ السَّلَامِ

۲۸۳: باب سلام سے پہلے سجدہ سہو کرنا

۳۷۳: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَاالَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ بُحَیْنَۃَ الْاَسْدِیِّ حَلِیْفِ بَنِیْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ فِیْ صَلٰوۃِ الظُّھْرِ وَعَلَیْہِ جُلُوْسٌ فَلَمَّا اَتَمَّ صَلٰوتَہٗ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ یُکَبِّرُ فِیْ کُلِّ سَجْدَۃٍ وَھُوَجَالِسٌ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ وَسَجَدَ ھُمَا النَّاسُ مَعَہٗ مَکَانَ مَانَسِیَ مِنَ الْجُلُوْسِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ۔

۳۷۳: حضرت عبداللہ بن بحینہ اسدیؓ (حلیف بنی عبدالمطب)) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز ظہر میں تشہد اوّل کی بجائے کھڑے ہوگئے۔ جب آپ ﷺ نماز پوری کر چکے تو سلام سے پہلے بیٹھے بیٹھے ہی دو سجدے کئے اور ہر سجدے میں تکبیر کہی۔لوگوں نے بھی آپؐ کے ساتھ سجدے کئے اور یہ سجدے قعدہ اولیٰ کے بدلے میں تھے جسے آپ ﷺ بھول گئے تھے۔اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے بھی روایت ہیں۔

۳۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍنَا عَبْدُالْاَ عْلٰی وَاَبُوْدَاوٗدَ قَالَا نَا ھِشَامٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ اَنَّ اَبَاھُرَیْرَۃَ وَالسَّآئِبَ الْقَارِیَّ کَانَایَسْجُدَانِ سَجْدَتَیِ السَّھْوِقَبْلَ التَّسْلِیْمِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ بُحَیْنَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَھْلِ الْعِلْمِ وَھُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ یَرٰی سُجُوْدَالسَّھْوِ کُلَّہٗ قَبْلَ السَّلَامِ وَیَقُوْلُ ھٰذَا النَّاسِخُ لِغَیْرِہٖ مِنَ الْاَحَادِیْثِ وَ یَذْکُرُاَنَّ اٰخِرَفِعْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ عَلٰی ھٰذَاوَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ اِذَا قَامَ الرَّجُلُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ فَاِنَّہٗ یَسْجُدُ سَجْدَتَیِ السَّھْوِ قَبْلَ السَّلَامَ عَلٰی حَدِیْثِ ابْنِ بُحَیْنَۃَ وَعَبْدُاللّٰہِ بْنُ بُحَیْنَۃَ ھُوَعَبْدُاللّٰہِ بْنُ مَالِکٍ وَھُوَابْنُ بُحَیْنَۃَ مَالِکٌ اَبُوْہُ وَبُحَیْنَۃُ اُمُّہٗ ھٰکَذَا اَخْبَرَنِیْ اِسْحٰقَ بْنُ مَنْصُوْرٍعَنْ عَلِیِّ بْنِ الْمَدِیْنِیِّ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَاخْتَلَفَ اَھْلُ الْعِلْمِ فِیْ سَجْدَتَیِ السَّھْوِ مَتٰی یَسْجُدُ ھُمَا الرَّجُلُ قَبْلَ السَّلَامِ اَوْبَعْدَہٗ فَرَاٰی

۳۷۴: محمد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ اور سائب القاریؓ سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کیا کرتے تھے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں ابن بحینہ کی حدیث حسن ہے اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے اور امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے کہ سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرے۔ان کا کہنا ہے کہ یہ حکم دوسری احادیث کے لئے ناسخ کا درجہ رکھتا ہے۔اور مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا آخری فعل یہی تھا۔امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا کہنا ہے کہ اگر کوئی شخص دو رکعتوں کے بعد کے تشہد پر بیٹھنے کی بجائے کھڑا ہو جائے تو سجدہ سہو سلام سے پہلے کرے گا یعنی ابن بحینہ کی حدیث کے مطابق اور عبداللہ بن بحینہ وعبداللہ بن مالکؓ بن بحینہؓ ہیں۔ مالک ان کے والد اور بحینہ ان کی والدہ ہیں۔امام ترمذیؒ کہتے ہیں مجھے اسحٰقؒ بن منصور سے بواسطہ علی بن مدینی اسی طرح معلوم ہوا ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں علماء کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ سجدہ سہو سلام کے بعد کیا جائے یا سلام سے پہلے۔بعض اہل علم کے نزدیک سلام کے بعد کیا جائے سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ

بَعْضُهُمْ اَنْ يَّسْجُدَهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَسْجُدُ هُمَا قَبْلَ السَّلَامِ وَهُوَقَوْلُ اَكْثَرِ الْفُقَهَآءِ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِثْلِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَّرَبِيْعَةَ وَغَيْرِهِمَا وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَاكَانَتْ زِيَادَةً فِي الصَّلٰوةِ فَبَعْدَ السَّلَامِ وَاِذَا كَانَ نُقْصَانًا فَقَبْلَ السَّلَامِ وَهُوَقَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَ قَالَ اَحْمَدُ مَارُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَيُسْتَعْمَلُ كُلٌّ عَلٰى جِهَتِهٖ يَرٰى اِذَا قَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ عَلٰى حَدِيْثِ ابْنِ بُحَيْنَةَ فَاِنَّهٗ يَسْجُدُهُمَا قَبْلَ السَّلَامِ وَاِذَا صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًافَاِنَّهٗ يَسْجُدُهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ وَاِذَا سَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِوَ الْعَصْرِ فَاِنَّهٗ يَسْجُدُهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ وَكُلٌّ يُسْتَعْمَلُ عَلٰى جِهَتِهٖ وَكُلُّ سَهْوٍ لَيْسَ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِكْرٌفَاِنَّ سَجْدَتَيِ السَّهْوِفِيْهِ قَبْلَ السَّلَامِ وَقَالَ اِسْحٰقُ نَحْوَقَوْلِ اَحْمَدَ فِيْ هٰذَا كُلِّهٖ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ كُلُّ سَهْوٍلَيْسَ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِكْرٌفَاِنْ كَانَتْ زِيَادَةً فِي الصَّلٰوةِ يَسْجُدُ هُمَا بَعْدَ السَّلَامِ وَاِنْ كَانَ نُقْصَانًا يَسْجُدُ هُمَا قَبْلَ السَّلَامِ.

کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ سجدہ سہو سلام پھیرنے سے پہلے ہے اور یہ اکثر فقہائے حنفیہ کا قول ہے جیسے یحییٰ بن سعید اور ربیعہ وغیرہ۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کا قول ہے کہ اگر نماز میں زیادتی ہو تو سلام کے بعد اور کمی ہو تو سلام سے پہلے سجدہ سہو کیا جائے یہ مالک بن انسؒ کا قول ہے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں جس صورت میں جس طرح نبی ﷺ سے سجدہ سہو مروی ہے اسی صورت سے کیا جائے۔ ان کے نزدیک اگر دو رکعتوں کے بعد تشہد میں بیٹھنے کی بجائے کھڑا ہو جائے تو ابن بحینہ کی حدیث کے مطابق سجدہ سہو سلام سے پہلے کرے اور اگر ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھ لے تو سجدہ سہو سلام کے بعد کرے۔ اور اگر ظہر یا عصر کی نماز میں دو رکعتیں پڑھنے کے بعد سلام پھیر لیا ہو تو سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرے (یعنی نماز پوری کر کے) پس جو جس طرح نبی ﷺ سے مروی ہے اسی پر عمل کیا جائے اور اگر کوئی ایسی صورت ہو جائے جس میں آپ ﷺ سے کچھ ثابت نہیں تو ہمیشہ سجدہ سہو سلام سے پہلے کیا جائے۔ اسحٰق بھی امام احمدؒ کے قول ہی کے قائل ہیں البتہ آپؒ (اسحٰقؒ) فرماتے ہیں جہاں کوئی روایت نہیں وہاں دیکھا جائے اگر نماز میں زیادتی ہو تو سلام کے بعد اور اگر کمی ہو تو سلام سے پہلے سجدہ سہو کرے۔

۲۸۴ :بَابُ مَاجَاءَ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ

۲۸۴: باب سلام اور کلام کے بعد سجدہ سہو کرنا

۳۷۵: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَاعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهٗ اَزِيْدَفِي الصَّلَاةِ اَمْ نَسِيْتَ فَسَجَدَ سَجْدَ تَيْنِ بَعْدَ مَاسَلَّمَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۷۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں ادا کیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ کیا نماز میں اضافہ ہو گیا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے؟ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کے بعد دو سجدے کئے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۷۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمَحْمُوْدُبْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا اَبُوْ

۳۷۶: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم

مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ الْكَلَامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام کرنے کے بعد سجدہ سہو کے دوسجدے کئے ۔اس باب میں معاویہ رضی اللہ عنہ،عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۳۷۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ اَيُّوْبُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ وَحَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ الظُّهْرَ خَمْسًا فَصَلٰوتُهُ جَائِزَةٌ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَاِنْ لَمْ يَجْلِسْ فِي الرَّابِعَةِ وَهُوَقَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا وَلَمْ يَقْعُدْ فِي الرَّابِعَةِ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ فَسَدَتْ صَلَاتُهُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَبَعْضِ اَهْلِ الْكُوْفَةِ.

۳۷۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کے بعد دونوں سجدے کئے ۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اس حدیث کو ایوب اور کئی راویوں نے ابن سیرین سے روایت کیا ہے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے ۔اسی پر بعض علماء کا عمل ہے کہ اگر ظہر کی نماز پانچ رکعتیں پڑھ لے تو اس کی نماز جائز ہے بشرطیکہ سجدہ سہو کرے اگرچہ چوتھی رکعت میں نہ بھی بیٹھا ہو۔ امام شافعیؒ ،احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے ۔بعض علماء کے نزدیک اگر ظہر کی نماز میں پانچ رکعتیں پڑھ لیں اور چوتھی رکعت میں تشہد (التحیات) کی مقدار میں بیٹھا تو نماز فاسد ہوگئی،سفیان ثوریؒ اور بعض اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

۲۸۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّشَهُّدِ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

۲۸۵: باب سجدہ سہو میں تشہد پڑھنا

۳۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبْنُ يَحْيٰى نَا مُحَمَّدُبْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَشْعَثُ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَى ابْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ وَهُوَ عَمُّ اَبِيْ قِلَابَةَ غَيْرَهٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوٰى مُحَمَّدٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ وَاَبُوْا لْمُهَلَّبِ اسْمُهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ اَيْضاً مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو وَقَدْ رَوٰى عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ

۳۷۸: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور اس میں بھول گئے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسجدے کئے اور پھر تشہد پڑھنے کے بعد سلام پھیرا۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ابن سیرین،ابومہلب سے (جو ابوقلابہ کے چچا ہیں) دوسری حدیث روایت کرتے ہیں۔ محمد نے یہ حدیث خالد حذاء سے انہوں نے ابوقلابہ سے اور انہوں نے ابومہلب سے روایت کی ہے ابومہلب کا نام عبدالرحمٰن بن عمروؓ ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کا نام معاویہ بن عمروؓ ہے ۔عبدالوہاب ثقفی، ہشیم اور کئی راوی خالد حذاء سے اور وہ ابوقلابہ سے یہ حدیث طویل روایت کرتے ہیں۔

وَهُشَيْمٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّآءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ بِطُوْلِهٖ وَهُوَ حَدِيْثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ فَقَامَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي التَّشَهُّدِ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ يَتَشَهَّدُ فِيْهِمَا وَ يُسَلِّمُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ فِيْهِمَا تَشَهُّدٌ وَتَسْلِيْمٌ وَاِذَا سَجَدَ هُمَا قَبْلَ التَّسْلِيْمِ لَمْ يَتَشَهَّدْ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالَا اِذَا سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ لَمْ يَتَشَهَّدْ .

یہ حدیث عمران بن حصینؓ کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز میں تین رکعتوں کے بعد سلام پھیرلیا تو ایک شخص جسے خرباق کہتے ہیں کھڑا ہوا.....آخر تک۔ اہل علم کا سجدہ سہو کے تشہد میں اختلاف ہے بعض اہل علم کے نزدیک تشہد پڑھے اور سلام پھیرے اور بعض نے کہا ہے کہ اس میں (یعنی سجدہ سہو میں) تشہد اور سلام نہیں ہے اور اگر سلام پھیرنے سے پہلے سجدے کرے تو تشہد نہ پڑھے یہ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا قول ہے دونوں فرماتے ہیں کہ جب سلام سے پہلے سجدہ سہو کیا تو تشہد نہ پڑھے۔

خلاصۃ الابواب: نبی کریم ﷺ سے سلام سے پہلے اور سلام کے بعد سجدہ سہو کرنا ثابت ہے۔ امام ابوحنیفہؒ نے سلام کے بعد والی احادیث کو ترجیح دیتے ہوئے فرمایا کہ سلام کے بعد سجدہ سہو کرنا افضل ہے۔ سجدہ سہو کے بعد تشہد پڑھنا چاہئے یہی جمہور کا مذہب ہے

۲۸۶ : بَابُ فِيْمَنْ يَشُكُّ فِي الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ

۲۸۶: باب جسے نماز میں کمی یا زیادتی کا شک ہو

۳۷۹ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا هِشَامُ نِ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِيَاضِ ابْنِ هِلَالٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ سَعِيْدٍ اَحَدُنَا يُصَلِّيْ فَلَا يَدْرِيْ كَيْفَ صَلّٰى فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ كَيْفَ صَلّٰى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَآئِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِي الْوَاحِدَةِ وَالثِّنْتَيْنِ فَلْيَجْعَلْهُمَا وَاحِدَةً وَاِذَا شَكَّ فِي الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثِ فَلْيَجْعَلْهُمَا ثِنْتَيْنِ وَيَسْجُدُ فِيْ ذٰلِكَ

۳۷۹: یحییٰ بن ابوکثیر، عیاض بن ھلال سے نقل کرتے ہیں کہ ہلال نے ابوسعیدؓ سے کہا کہ ہم میں کوئی نماز پڑھے اور یہ بھول جائے کہ اس نے کتنی (رکعتیں) پڑھی ہیں تو کیا کرے؟ ابوسعیدؓ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور یہ بھول جائے کہ اس نے کتنی (رکعتیں) پڑھی ہیں تو اسے چاہیے کہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرلے۔اس باب میں حضرت عثمانؓ، ابن مسعودؓ، عائشہؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوسعید حسن ہے۔اور یہ حدیث ابوسعیدؓ سے کئی سندوں سے مروی ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی ایک اور دو (رکعت) میں شک میں پڑ جائے تو انہیں ایک سمجھے اور اگر دو اور تین میں شک ہو تو دو سمجھے اور اس میں سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرے۔امام ترمذیؒ فرماتے ہیں۔کہ ہمارے اصحاب اسی پر عمل

سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَصْحَابِنَا وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَاشَكَّ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ يَدْرِكَمْ صَلّٰى فَلْيُعِدْ.

کرتے ہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر نماز میں شک ہو جائے کہ کتنی رکعت پڑھی ہیں تو دوبارہ نماز پڑھے۔

۳۸۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْتِيْ اَحَدَكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ فَيَلْبِسُ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۸۰: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شیطان تم میں سے کسی کے پاس نماز میں آتا ہے اور اسے شک میں ڈال دیتا ہے یہاں تک کہ وہ (نمازی) نہیں جانتا کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔ اگر تم میں سے کوئی ایسی صورت پائے تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے۔ امام ابوعیسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا سَهَا اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ وَاحِدَةً صَلّٰى اَوْثِنْتَيْنِ فَلْيَبْنِ عَلٰى وَاحِدَةٍ فَاِنْ لَمْ يَدْرِثِنْتَيْنِ صَلّٰى اَوْثَلَاثًا فَلْيَبْنِ عَلٰى ثِنْتَيْنِ فَاِنْ لَمْ يَدْرِ ثَلَاثًا صَلّٰى اَوْاَرْبَعًا فَلْيَبْنِ عَلٰى ثَلٰثٍ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَاحَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۳۸۱: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز میں بھول جائے اور اسے یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے دو رکعتیں پڑھی ہیں یا ایک تو وہ ایک ہی شمار کرے اور اگر دو اور تین (رکعتوں) میں شک ہو تو دو شمار کرے پھر اگر تین اور چار میں شک ہو تو تین شمار کرے اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کرے۔ امام ابوعیسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ ہی سے اس کے علاوہ بھی کئی اسناد سے مروی ہے اسے زہریؒ، عبیداللہؒ بن عبداللہ بن عتبہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

۲۸۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسَلِّمُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

۲۸۷: باب ظہر و عصر میں دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دینا

۳۸۲: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَامَالِكٌ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِيْ تَمِيْمَةَ وَهُوَ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُوالْيَدَيْنِ

۳۸۲: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ تو ذوالیدین نے آپ ﷺ سے عرض کیا: نماز کم ہوگئی یا آپ ﷺ بھول گئے یارسول اللہ ﷺ؟ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا ذوالیدین نے صحیح کہا ہے؟ لوگوں (صحابہؓ)

اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ ثُمَّ سَجَدَمِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْاَطْوَلَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَابْنِ عُمَرَ وَذِي الْيَدَيْنِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ اِذَا تَكَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ نَا سِيًا اَوْ جَاهِلًا اَوْمَا كَانَ فَاِنَّهٗ يُعِيْدُ الصَّلٰوةَ وَاعْتَلُّوْا بِاَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ كَانَ قَبْلَ تَحْرِيْمِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ وَاَمَّا الشَّافِعِيُّ فَرَاٰى هٰذَاحَدِيْثًا صَحِيْحًافَقَالَ بِهٖ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الَّذِيْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّائِمِ اِذَااَكَلَ نَاسِيًافَاِنَّهٗ لَا يَقْضِيْ وَاِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَفَرَّقُوْا هٰؤُلَاءِ بَيْنَ الْعَمْدِ وَالنِّسْيَانِ فِيْ اَكْلِ الصَّائِمِ لِحَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَحْمَدُ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِنْ تَكَلَّمَ الْاِمَامُ فِيْ شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهٖ وَهُوَيَرٰى اَنَّهٗ قَدْ اَكْمَلَهَا ثُمَّ عَلِمَ اَنَّهٗ لَمْ يُكْمِلْهَا يُتِمُّ صَلٰوتَهٗ وَمَنْ تَكَلَّمَ خَلْفَ الْاِمَامِ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّ عَلَيْهِ بَقِيَّةً مِنَ الصَّلٰوةِ فَعَلَيْهِ اَنْ يَسْتَقْبِلَهَا وَاحْتَجَّ بِاَنَّ الْفَرَائِضَ كَانَتْ تُزَادُ وَتُنْقَصُ عَلٰى عَهْدِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّمَا تَكَلَّمَ ذُوالْيَدَيْنِ وَهُوَعَلٰى يَقِيْنٍ مِنْ صَلٰوتِهٖ اَنَّهَاتَمَّتْ وَلَيْسَ هٰكَذَا الْيَوْمَ لَيْسَ لِاَحَدٍاَنْ يَّتَكَلَّمَ عَلٰى مَعْنٰى مَاتَكَلَّمَ ذُوالْيَدَيْنِ لِاَنَّ الْفَرَائِضَ الْيَوْمَ لَا يُزَادُفِيْهَا وَلَا يُنْقَصُ قَالَ اَحْمَدُ نَحْوًامِنْ هٰذَا الْكَلَامِ وَقَالَ اِسْحٰقُ نَحْوَقَوْلِ اَحْمَدَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ

نے عرض کیا جی ہاں ۔پس آپؐ کھڑے ہوئے اور باقی کی دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہہ کر سجدے میں گئے جیسے کہ وہ سجدہ کیا کرتے تھے یا اس سے طویل بھی تکبیر کہی اور اٹھے اور اس کے بعد دوسرا سجدہ بھی اسی طرح کیا جیسے پہلے کیا کرتے تھے یا اس سے طویل کیا۔اس باب میں عمران بن حصینؓ ،ابن عمرؓ اور ذوالیدین سے بھی روایت ہے ۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے۔اہل علم کا اس حدیث کے بارے میں اختلاف ہے۔بعض اہل کوفہ کہتے ہیں کہ اگر کلام کر لیا بھول کر یا جہالت کی وجہ سے یا کسی بھی وجہ سے تو دوبارہ نماز پڑھنی ہوگی ان کا کہنا ہے کہ حدیث باب نماز میں کلام کی ممانعت سے پہلے کی ہے۔امام شافعیؒ اس حدیث کو صحیح جانتے اور اس پر عمل کرتے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ یہ حدیث اس حدیث سے اصح ہے جس میں نبی علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا اگر روزہ دار کچھ بھول کر کھا پی لے تو قضا نہ کرے کیونکہ یہ تو اللہ کا اس کو عطا کردہ رزق ہے۔امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حضرات روزہ دار کے عمداً اور بھول کر کھانے میں تفریق کرتے ہیں۔ان کی دلیل حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث ہے امام احمدؒ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث باب کے متعلق فرماتے ہیں کہ اگر امام نے اس گمان کے ساتھ بات کی کہ وہ نماز پڑھ چکا ہے اور بعد میں معلوم ہوا کہ نماز پوری نہیں ہوئی تو نماز کو مکمل کرے اور جو مقتدی یہ جانتے ہوئے بات کرے کہ اس کی نماز نامکمل ہے تو وہ دوبارہ نماز پڑھے۔ان کا استدلال اس سے ہے کہ نبی علیہ السلام کی موجودگی میں فرائض میں کمی بیشی ہوتی رہتی تھی۔پس ذوالیدین کا بات کرنا اس لئے تھا کہ ان کے خیال میں نماز مکمل ہو چکی تھی لیکن اس موقع پر ایسا نہیں تھا۔کسی کے لئے اب جائز نہیں ہے کہ وہ ایسی صورت میں بات کرے کیونکہ فرائض میں کمی بیشی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔امام احمدؒ کا کلام بھی اسی کے مشابہ ہے۔اسحٰقؒ کا قول بھی امام احمدؒ کی طرح ہے۔

خلاصۃ الابواب: رکعتوں کی تعداد میں شک ہونے کی صورت میں امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تفصیل

ہے کہ اگر نمازی کو پہلی بار شک ہوا ہے تو اعادہ صلوٰۃ (لوٹانا) واجب ہے اگر شک پیش آتا رہتا ہے تو غور وفکر کرے جس طرف غالب گمان ہو جائے اس پر عمل کرے اگر کسی جانب غالب گمان نہ ہو تو بنا علی الاقل کرے اور آخر میں سجدہ سہو کر لے۔ امام ابو حنیفہؒ نے تمام احادیث پر عمل کیا ہے (۱) اس پر اجماع ہے کہ نماز کے دوران کلام اگر جان بوجھ کر ہو تو نماز فاسد ہو جاتی ہے اگر بھولے سے ہو تب بھی امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی۔ وہ فرماتے ہیں کہ ذوالیدین صحابیؓ کے کلام کا واقعہ منسوخ ہے قرآنی آیت سے اور کئی احادیث مبارکہ سے۔

۲۸۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوۃِ فِي النِّعَالِ

۳۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَمْرِوبْنِ حُرَيْثٍ وَشَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ وَاَوْسٍ الثَّقَفِيِّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَطَآءٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ شَيْبَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ۔

۲۸۸: باب جوتیاں پہن کر نماز پڑھنا

۳۸۳: حضرت سعید بن یزید ابوسلمہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ جوتوں میں نماز پڑھتے تھے۔ حضرت انسؓ نے فرمایا۔ ہاں۔ اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ، عبداللہ بن ابی حبیبہؓ، عبداللہ بن عمروؓ، عمرو بن حریثؓ، شداد بن اوسؓ، اوس ثقفیؓ، ابوہریرہؓ اور عطاء (بنو شیبہ کے ایک شخص) سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے۔

(ف) مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی سرزمین ایسی ہے کہ اس میں روڑے وغیرہ ہوتے ہیں اگر ایک جگہ کچھ چیز لگ گئی تو دوسری جگہ وہ رگڑ یا چلنے سے صاف ہو جاتی ہے افغانستان وغیرہ میں بھی ایسا ہی ہے بخلاف برصغیر کے اکثر حصے کے کہ یہاں ایسا نہیں ہے۔

۲۸۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقُنُوْتِ فِي صَلٰوۃِ الْفَجْرِ

۳۸۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِوبْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَخُفَافِ بْنِ اَيْمَآءَ بْنِ رَحْضَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ الْبَرَآءِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقُنُوْتِ فِيْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ فَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْقُنُوْتَ فِيْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

۲۸۹: باب فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا

۳۸۴: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فجر اور مغرب کی نماز میں قنوت پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما اور خفاف بن ایماء بن رحضہ غفاری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت براء رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا فجر کی نماز میں قنوت پڑھنے میں اختلاف ہے بعض صحابہؓ وتابعینؒ فجر میں دعائے قنوت پڑھنے کے قائل ہیں۔ امام شافعیؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کہتے ہیں کہ صبح کی نماز میں قنوت نہ پڑھی جائے

وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ لَا يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ اِلَّا عِنْدَ نَازِلَةٍ تَنْزِلُ بِالْمُسْلِمِيْنَ فَاِذَا نَزَلَتْ نَازِلَةٌ فَلِلْاِمَامِ اَنْ يَّدْعُوَ لِجُيُوْشِ الْمُسْلِمِيْنَ.

البتہ جب مسلمانوں پر کوئی مصیبت نازل ہو تو امام کو چاہیے کہ وہ مسلمانوں کے لشکر کے لئے دعا کرے۔ (اس صورت میں دعاء قنوت پڑھے اور دعا کرے)

۲۹۰: بَابُ فِي تَرْكِ الْقُنُوْتِ

۲۹۰: باب قنوت کو ترک کرنا

۳۸۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ يَاَبَتِ اِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ هٰهُنَا بِالْكُوْفَةِ نَحْوًا مِّنْ خَمْسِ سِنِيْنَ كَانُوْا يَقْنُتُوْنَ قَالَ اَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ.

۳۸۵: ابو مالک اشجعی کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے پوچھا ابا جان آپ نے رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمر فاروق، عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں اور یہاں کوفہ میں حضرت علیؓ بن ابی طالب کے پیچھے پانچ سال تک آپ نماز پڑھتے رہے۔ کیا یہ حضرات قنوت پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا اے میرے بیٹے یہ نئی چیز نکلی ہے (بدعت ہے)

۳۸۶: حَدَّثَنَا صَالِحُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ اِنْ قَنَتَ فِي الْفَجْرِ فَحَسَنٌ وَاِنْ لَمْ يَقْنُتْ فَحَسَنٌ وَاخْتَارَ اَنْ لَّا يَقْنُتَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ الْمُبَارَكِ الْقُنُوْتَ فِي الْفَجْرِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى اَبُوْمَالِكِ نِ الْاَشْجَعِيُّ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ طَارِقِ بْنِ اَشْيَمَ.

۳۸۶: ہم سے روایت کی صالح بن عبداللہؒ نے انہوں نے ابوعوانہؒ سے انہوں نے ابو مالک اشجعیؓ سے (اسی سند کے ساتھ) اس کے ہم معنی حدیث۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں کہ صبح کی نماز میں قنوت پڑھنا بھی اچھا ہے اور اگر صبح کی نماز میں قنوت نہ پڑھے تب بھی اچھا ہے البتہ انہوں نے قنوت نہ پڑھنے کو اختیار کیا ہے۔ ابن مبارکؒ کے نزدیک فجر میں قنوت نہیں ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابو مالک اشجعی کا نام سعد بن طارق بن اشیم ہے۔

خلاصۃ الابواب: امام ابوحنیفہؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک فجر کی نماز میں قنوت مسنون نہیں ہے البتہ اگر مسلمانوں پر کوئی عام مصیبت نازل ہو گئی تو اس زمانہ میں قنوت نازلہ پڑھنا مسنون ہے۔

۲۹۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يَعْطِسُ فِي الصَّلٰوةِ

۲۹۱: باب جو چھینکے نماز میں

۳۸۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا رِفَاعَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الزُّرَقِيُّ عَنْ عَمِّ اَبِيْهِ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا

۳۸۷: حضرت رفاعہ بن رافعؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی مجھے نماز کے دوران چھینک آ گئی تو میں نے کہا ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ......'' (ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں بہت پاکیزہ تعریف اور بابرکت تعریف اس کے اندر اور اوپر جیسے ہمارے رب چاہتا ہے اور پسند

يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ بْنُ عَفْرَاءَ اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَّثَلَاثُوْنَ مَلَكًا اَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَّوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَعَامِرِ ابْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ رِفَاعَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَكَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ فِي التَّطَوُّعِ لِاَنَّ غَيْرَ وَاحِدٍ مِّنَ التَّابِعِيْنَ قَالُوْا اِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ اِنَّمَا يَحْمَدُ اللّٰهَ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُوَسِّعُوْا بِاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ۔

کرتا ہے پھر جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا نماز میں کون کلام کر رہا تھا؟ کسی نے جواب نہ دیا۔ آپؐ نے دوبارہ پوچھا کہ نماز میں کس نے بات کی تھی؟ پھر بھی کسی نے جواب نہیں دیا؟ پھر آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ پوچھا نماز میں کس نے بات کی تھی؟ تو رفاعہ بن رافع بن عفراء نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں تھا۔ آپؐ نے فرمایا تو نے کیا کہا تھا؟ (رفاعہ کہتے ہیں) میں نے کہا ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ......'' پس نبی ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تیس سے زائد فرشتوں نے ان کلمات کو اوپر لے جانے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کی۔ اس باب میں حضرت انسؓ، وائل بن حجرؓ اور عامر بن ربیعہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں رفاعہؓ کی حدیث حسن ہے بعض اہل علم کے نزدیک یہ حدیث نوافل کے بارے میں ہے کیونکہ کئی تابعینؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی کو فرض نماز کے دوران چھینک آجائے تو اپنے دل میں الحمد للہ کہے اس سے زیادہ کی گنجائش نہیں ہے۔

۲۹۲: بَابُ فِيْ نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ

۲۹۲: باب نماز میں کلام کا منسوخ ہونا

۳۸۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الصَّلٰوةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ مِنَّا صَاحِبَهٗ اِلٰى جَنْبِهٖ حَتّٰى نَزَلَتْ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ وَنُهِيْنَا عَنِ الْكَلَامِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا تَكَلَّمَ الرَّجُلُ عَامِدًا فِي الصَّلٰوةِ اَوْنَاسِيًا اَعَادَ الصَّلٰوةَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا تَكَلَّمَ عَامِدًا فِي الصَّلٰوةِ اَعَادَ الصَّلٰوةَ

۳۸۸: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہوتے تو اپنے ساتھ کھڑے ہوئے آدمی کے ساتھ بات کر لیتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی ''وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ'' (ترجمہ۔ اور اللہ کے لئے باادب کھڑے ہو جاؤ) پس ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا اور باتیں کرنے سے روک دیا گیا۔ اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی جان بوجھ کر یا بھول کر نماز میں کلام کرے تو اسے نماز دوبارہ

وَاِنْ كَانَ نَاسِيًا اَوْجَاهِلاً اَجْزَاَهُ وَبِه يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ .

۲۹۳ :بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ التَّوْبَةِ

۳۸۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَسْمَآءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ اِنِّيْ كُنْتُ رَجُلاً اِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا نَفَعَنِي اللّٰهُ مِنْهُ بِمَا شَآءَ اَنْ يَنْفَعَنِيْ بِه وَاِذَا حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ اسْتَحْلَفْتُهُ فَاِذَا حَلَفَ لِيْ صَدَّقْتُهُ وَاَنَّهُ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ وَصَدَقَ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَامِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِلَّا غَفَرَاللّٰهُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ اِلٰى اٰخِرِالْاٰيَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ مَسْعُوْدٍ وَاَبِي الدَّرْدَآءِ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ مُعَاوِيَةَ وَمُعَاذٍ وَ وَاثِلَةَ وَاَبِي الْيَسَرِ وَاسْمُهُ كَعْبُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ وَرَوٰى عَنْهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ فَرَفَعُوْهُ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبُوْعَوَانَةَ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمِسْعَرٌ فَاَوْقَفَاهُ وَلَمْ يَرْفَعَاهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مِسْعَرٍ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَرْفُوْعًا اَيْضًا .

۲۹۴ :بَابُ مَاجَاءَ مَتٰى يُؤْمَرُالصَّبِيُّ بِالصَّلٰوةِ

۳۹۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَاحَرْمَلَةُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ عَنْ عَمِّه عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمُوْا الصَّبِيَّ الصَّلٰوةَ

پڑھنی ہوگی۔

۲۹۳: باب توبہ کی نماز

۳۸۹: حضرت اسماء بن حکم فزاریؒ کہتے ہیں میں نے حضرت علیؓ سے سنا کہ جب میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنتا تو وہ اللہ کے حکم سے مجھے اتنا نفع دیتی تھی جتنا وہ چاہتا تھا۔اور جب میں کسی صحابیؓ سے حدیث سنتا تو اس سے قسم لیتا اگر وہ قسم کھاتا تو میں اس کی بات کی تصدیق کرتا تھا۔مجھ سے ابوبکرؓ نے بیان کیا اور سچ کہا ابوبکرؓ نے وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ نے فرمایا کوئی شخص ایسا نہیں کہ گناہ کا ارتکاب کرنے کے بعد طہارت حاصل کرے پھر نماز پڑھے پھر استغفار کرے اور اس پر اللہ تعالیٰ اسے معاف نہ کرے (یعنی اس کے لئے معافی یقینی ہے) پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی ''وَالَّذِيْنَ اِذَافَعَلُوْا ......'' (ترجمہ اور وہ لوگ جن سے کسی گناہ کا ارتکاب ہو جاتا ہے یا وہ اپنے آپ پر ظلم کر لیتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں۔اس باب میں ابن مسعودؓ،ابودرداءؓ ،انسؓ،ابومعاویہؓ،معاذؓ ،واثلہؓ اور ابو یسرؓ (جن کا نام کعب بن عمرو ہے) سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت علیؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔حضرت علیؓ کی اس حدیث کو ہم عثمان بن مغیرہ کے علاوہ کسی سند سے نہیں جانتے ان سے شعبہ اور کئی راوی نقل کرتے ہوئے ابوعوانہ کی حدیث کی طرح مرفوع کرتے ہیں۔سفیان ثوریؒ اور مسعر نے بھی اسے موقوفاً نقل کیا ہے اور اس کو نبی ﷺ کی طرف مرفوع نہیں کیا اور یہ حدیث مصر سے مرفوعاً بھی مروی ہے۔

۲۹۴: باب بچے کو نماز کا حکم کب دیا جائے

۳۹۰: حضرت سبرہ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بچے سات سال کی عمر کے ہوں تو ان کو نماز سکھاؤ اور مارو ان کو نماز کے لئے جب وہ دس سال کے ہو جائیں۔اس باب میں عبداللہ بن عمرو رضی

ابْنَ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُ عَلَيْهَا ابْنَ عَشْرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدِ الْجُهَنِيِّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَبَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَا مَاتَرَكَ الْغُلَامُ بَعْدَ عَشْرٍ مِنَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ يُعِيْدُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَسَبْرَةُ هُوَابْنُ مَعْبَدِ الْجُهَنِيُّ وَيُقَالُ وَهُوَابْنُ عَوْسَجَةَ.

۲۹۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يُحْدِثُ بَعْدَالتَّشَهُّدِ

۳۹۱: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ وَبَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ اَخْبَرَاهُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْدَثَ يَعْنِي الرَّجُلَ وَقَدْ جَلَسَ فِيْ اٰخِرِ صَلَاتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلٰوتُهٗ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَقَدِ اضْطَرَبُوْا فِي اِسْنَادِهٖ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا قَالُوْا اِذَا جَلَسَ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ وَاَحْدَثَ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهٗ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اَحْدَثَ قَبْلَ اَنْ يَتَشَهَّدَ اَوْقَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ اَعَادَ الصَّلٰوةَ وَهُوَقَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَقَالَ اَحْمَدُاِذَالَمْ يَتَشَهَّدْ وَسَلَّمَ اَجْزَاَهٗ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ وَالتَّشَهُّدُ اَهْوَنُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اثْنَتَيْنِ فَمَضٰى فِيْ صَلٰوتِهٖ وَ لَمْ يَتَشَهَّدْوَقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اِذَا تَشَهَّدَ وَلَمْ يُسَلِّمْ اَجْزَاَهٗ وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حِيْنَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَفَقَالَ اِذَافَرَغْتَ مِنْ هٰذَافَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍهُوَ الْاِفْرِيْقِيُّ وَقَدْضَعَّفَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ مِنْهُمْ

اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے وہ فرماتے ہیں کہ بچہ دس سال کی عمر کے بعد جتنی نمازیں چھوڑے تو ان کی قضا کرے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ سبرہ، معبد جہنی رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں اور ان کو ابن عوسجہ بھی کہا جاتا ہے۔

۲۹۵: باب اگر تشہد کے بعد حدث ہو جائے

۳۹۱: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص آخری قعدہ میں ہو اور سلام پھیرنے سے پہلے اسے حدث (یعنی بے وضو ہو جائے) لاحق ہو جائے تو اس کی نماز جائز ہوگئی۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں اس حدیث کی سند قوی نہیں اور اس میں اضطراب ہے۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر تشہد کی مقدار کے برابر بیٹھ چکا ہو اور سلام سے پہلے حدث (وضو ٹوٹ جائے) ہو جائے تو اس کی نماز مکمل ہوگئی۔بعض علماء فرماتے ہیں کہ اگر تشہد سے پہلے یا سلام سے پہلے حدث ہو جائے تو نماز دوبارہ پڑھے یہ امام شافعیؒ کا قول ہے۔امام احمدؒ فرماتے ہیں اگر تشہد نہیں پڑھا اور سلام پھیر لیا تو نماز ہوگئی کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ نماز کی تحلیل اسکا سلام ہے اور تشہد سلام سے کم اہمیت رکھتا ہے اس لئے کہ نبی اکرم ﷺ دو رکعتوں سے فراغت پر کھڑے ہوگئے تھے اور آپؐ نے تشہد نہیں پڑھا تھا۔ اسحاق بن ابراہیمؒ کہتے ہیں اگر تشہد پڑھا لیکن سلام نہیں پھیرا تو اس کی نماز ہو جائے گی۔انہوں نے حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث سے استدلال کیا ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے انہیں تشہد سکھایا تو فرمایا جب تم اس سے فارغ ہو جاؤ تو تم نے اپنا عمل (فریضہ) پورا کر لیا۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں عبدالرحمٰن بن زیاد افریقی ہیں بعض محدثین یحییٰ بن سعید قطان

يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ .

اوراحمد بن حنبلؒ نے اسے ضعیف کہا ہے۔

(فائدہ) احناف کے نزدیک قعدہ آخری یا جس میں نماز سلام سے ختم کی جاتی ہے فعل مصلی سے نماز مکمل ہو جاتی ہے ان کی دلیل یہ اور اس طرح کی احادیث ہیں جو لوگ اس کا مذاق اڑاتے ہیں وہ حدیث وامر رسول اللہ ﷺ کا مذاق اڑاتے ہیں نعوذ باللہ من ذلک۔

۲۹۶: بَابُ مَاجَاءَ اِذَاكَانَ الْمَطَرُ فَالصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ

۳۹۲: حَدَّثَنَا اَبُوْحَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا اَبُوْدَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا زُهَيْرُبْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَاَصَابَنَا مَطَرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَآءَ فَلْيُصَلِّ فِي رَحْلِهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ سَمُرَةَ وَاَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَخَّصَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقُعُوْدِ عَنِ الْجَمَاعَةِ وَالْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ وَالطِّيْنِ وَبِهِ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ وَقَالَ سَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ يَقُوْلُ رَوٰى عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ حَدِيْثًا وَقَالَ اَبُوْ زُرْعَةَ لَمْ اَرَبِالْبَصْرَةِ اَحْفَظَ مِنْ هٰؤُلَآءِ الثَّلَاثَةِ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَابْنِ الشَّاذَكُوْنِيِّ وَعَمْرِوابْنِ عَلِيٍّ وَ اَبُوالْمَلِيْحِ بْنُ اُسَامَةَ اسْمُهٗ عَامِرٌ وَيُقَالُ زَيْدُ بْنُ اُسَامَةَ بْنِ عُمَيْرٍ الْهُذَلِيُّ .

۲۹۶: باب جب بارش ہو رہی ہو تو گھروں میں نماز پڑھنا جائز ہے

۳۹۲: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ بارش ہوگئی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو چاہے نماز پڑھ لے اپنے قیام کی جگہ میں۔ اس باب میں ابن عمرؓ، سمرہؓ، ابو الملیحؒ (اپنے والد سے) اور عبدالرحمٰن بن سمرہؓ سے بھی روایات مروی ہیں ۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں جابرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم نے بارش اور کیچڑ میں جمعہ اور جماعت کے ترک کی اجازت دی ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ (امام ترمذیؒ کہتے ہیں) میں نے ابوزرعہ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ عفان بن مسلم نے عمرو بن علی سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ ابوزرعہ کہتے ہیں میں نے بصرہ میں ان تینوں علی بن مدینی، ابن شاذکونی اور عمرو بن علی سے بڑھ کر کسی کو زیادہ حفظ والا نہیں دیکھا۔ ابوملیح بن اسامہ کا نام عامر ہے اور انہیں زید بن اسامہ بن عمیر ہذلی بھی کہا جاتا ہے۔

۲۹۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّسْبِيْحِ وَاِدْبَارِ الصَّلٰوةِ

۳۹۳: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَعِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ الْفُقَرَآءُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْاَغْنِيَآءَ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَلَهُمْ اَمْوَالٌ يُعْتِقُوْنَ

۲۹۷: باب نماز کے بعد تسبیح

۳۹۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ کچھ فقراء رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مالدار لوگ اس طرح نماز پڑھتے ہیں جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں اور وہ روزے رکھتے ہیں جس طرح کہ ہم روزے رکھتے ہیں۔ اور ان کے پاس مال ہے جس سے وہ غلام آزاد کرتے اور صدقہ دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب تم نماز پڑھ چکو تو

وَيَتَصَدَّقُوْنَ قَالَ فَإِذَا صَلَّيْتُمْ فَقُوْلُوْا سُبْحَانَ اللّٰهِ ثَلاَ ثًا وَثَلٰثِيْنَ مَرَّةً وَالْحَمدُ لِلّٰهِ ثَلاَ ثًا وَثَلاَثِيْنَ مَرَّةً وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَرْبَعًا وَثَلاَ ثِيْنَ مَرَّةً وَلاَ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ عَشْرَمَرَّاتٍ فَاِنَّكُمْ تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلاَ يَسْبِقُكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ وَفِي الْبَاب عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَاَنَسٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ ذَرٍّقَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْرُوِى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ خَصْلَتَان لاَيُحْصِيْهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ اِلَّادَخَلَ الْجَنَّةَ يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِكُلِّ صَلٰوةٍ ثَلاَ ثًاوَثَلاَ ثِيْنَ وَيَحْمَدُهٗ ثَلاَ ثًاوَثَلاَ ثِيْنَ وَيُكَبِّرُهٗ اَرْبَعًاوَثَلاَثِيْنَ يُسَبِّحُ اللّٰهَ عِنْدَمَنَامِهٖ عَشْرًا وَيَحْمَدُهٗ عَشْرًاوَيُكَبِّرُهٗ عَشْرًا .

سبحان اللہ تینتیس (۳۳) مرتبہ الحمدللہ تینتیس (۳۳) مرتبہ، اللہ اکبر چونتیس (۳۴) مرتبہ اور لا الٰہ الااللہ دس مرتبہ پڑھا کرو۔ ان کلمات کے پڑھنے سے تم ان لوگوں کے درجات کو پہنچ جاؤ گے جو تم سے پہلے چلے گئے اور تمہارے بعد کوئی تم سے سبقت نہیں لے سکے گا۔ اس باب میں کعب بن عجرہؓ ،انسؓ ،عبداللہ بن عمروؓ،زید بن ثابتؓ ،ابودرداءؓ ،ابن عمرؓ اور ابوذرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن غریب ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو مسلمان انہیں اختیار کرلیتا ہے وہ جنت میں داخل ہوجاتا ہے۔ ہر نماز کے بعد (۳۳) مرتبہ سبحان اللہ (۳۳) مرتبہ الحمدللہ (۳۴) مرتبہ اللہ اکبر کہنا اور سوتے وقت دس مرتبہ سبحان اللہ دس مرتبہ الحمداللہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر کہنا۔

۲۹۸ :بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الدَّابَّةِ فِي الطِّيْنِ وَالْمَطَرِ

۳۹۴ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَاشَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ نَا عُمَرُ بْنُ الرَّمَّاحِ عَنْ كَثِيْرِابْنِ زِيَادٍعَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ مَرَّةَعَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍفَانْتَهَوْا اِلٰى مَضِيْقٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَمُطِرُوا السَّمَآءُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَالْبِلَّةُ مِنْ اَسْفَلَ مِنْهُمْ فَاَذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَعَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَاَقَامَ فَتَقَدَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَصَلّٰى بِهِمْ يُوْمِئُ اِيْمَآءً يَجْعَلُ السُّجُوْدَ اَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ تَفَرَّدَبِهٖ عُمَرُبْنُ الرَّمَّاحِ الْبَلْخِيُّ لاَ يُعْرَفُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَكَذَا رُوِىَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ صَلّٰى فِيْ مَآءٍ وَطِيْنٍ عَلٰى دَابَّتِهٖ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُوَاِسْحٰقُ .

۲۹۸: باب کیچڑ اور بارش میں سواری پر نماز پڑھنے کے بارے میں

۳۹۴: عمرو بن عثمان بن یعلیٰ بن مرہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ یہ حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کہ ایک تنگ جگہ میں پہنچے تو نماز کا وقت ہوگیا اور اوپر سے بارش برسنے لگی اور نیچے کیچڑ ہوگیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر اذان دی اور اقامت کہی پھر پنی سواری کو آگے کیا ور اشارے سے نماز پڑھتے ہوئے ان کی امامت کی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں رکوع سے زیادہ جھکتے تھے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے کیونکہ صرف عمرو بن رماح بلخی نے ہی اس حدیث کو روایت کیا ہے یہ اور کسی کی روایت معلوم نہیں ہوتی اور ان سے کئی اہل علم روایت کرتے ہیں اور یہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بارش اور کیچڑ میں اپنی سواری پر ہی نماز پڑھی۔اہل علم کا اسی پر عمل ہے اور امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۲۹۹ : بَابُ مَاجَاءَ فِي الْإِجْتِهَادِ فِي الصَّلٰوةِ

۳۹۵ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ قَالاَ اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ ابْنِ عِلاَقَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَفَخَتْ قَدَ مَاهُ فَقِيْلَ لَهٗ اَتَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَلَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلاَ اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَآئِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۲۹۹: باب نماز میں بہت کوشش اور تکلیف اٹھانا

۳۹۵: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاؤں پھول گئے چنانچہ آپ ﷺ سے کہا گیا کیا آپؐ اس قدر تکلیف اٹھاتے ہیں حالانکہ آپ ﷺ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کردیئے گئے آپؐ نے فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں مغیرہ بن شعبہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۰: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ اَوَّلَ مَايُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الصَّلٰوةُ

۳۹۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِبْنِ عَلِيِّ نِ الْجَهْضَمِيُّ نَاسَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ نَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ قَبِيْصَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْلِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا قَالَ فَجَلَسْتُ اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ اِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يَّرْزُقَنِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَحَدِّثْنِيْ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّنْفَعَنِيْ بِهٖ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَايُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلٰوتُهٗ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَةٍ شَيْءٌ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اُنْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمِّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهٖ عَلٰى ذٰلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَاحَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِهٰذَاالْوَجْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَدْ

۳۰۰: باب قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا

۳۹۶: حضرت حریث بن قبیصہؓ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ آیا تو میں نے دعا مانگی ''اے اللہ مجھے نیک ہم نشین عطا فرما''۔ فرماتے ہیں پھر میں ابوہریرہؓ کے ساتھ بیٹھ گیا اور ان سے کہا میں نے اللہ تعالیٰ سے اچھے ہم نشین کا سوال کیا تھا لہٰذا مجھے رسول اللہ ﷺ کی احادیث سنایئے جو آپؐ نے سنی ہیں شاید اللہ تعالیٰ مجھے اس سے نفع پہنچائے۔ ابوہریرہؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے جس عمل کا حساب ہوگا وہ نماز ہے۔ اگر یہ صحیح ہوئی تو کامیاب ہوگیا اور نجات پالی اور اگر یہ صحیح نہ ہوئی تو یہ بھی نقصان اور گھاٹے میں رہا۔ اگر فرائض میں کچھ نقص ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اس کے نوافل کو دیکھو اگر ہوں تو ان سے اس کمی کو پورا کردو پھر اس کا ہر عمل اسی طرح ہوگا۔ اس باب میں تمیم داری سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے یہ حدیث حضرت ابوہریرہؓ سے کئی سندوں سے مروی ہے۔ حضرت حسن کے دوست حسن سے

رَوٰى بَعْضُ اَصْحَابِ الْحَسَنِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ حُرَيْثٍ غَيْرَهٰذَا الْحَدِيْثِ وَالْمَشْهُوْرُ هُوَ قَبِيْصَةُ بْنُ حُرَيْثٍ وَرُوِىَ عَنْ اَنَسِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٰذَا ۔

اور وہ قبیصہ بن حریث سے اس حدیث کے علاوہ بھی احادیث نقل کرتے ہیں اور مشہور قبیصہ بن حریث ہی ہے۔ انس بن حکیم اسی کے ہم معنیٰ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

۳۰۱: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ مَالَهُ مِنَ الْفَضْلِ

۳۰۱: باب جو شخص دن اور رات میں بارہ رکعتیں پڑھنے کی فضیلت

۳۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا اِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ نَا الْمُغِيْرَةُ ابْنُ زِيَادٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ثَابَرَ عَلٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ هَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَمُغِيْرَةُ بْنُ زِيَادٍ قَدْتَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ ۔

۳۹۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمیشہ بارہ (۱۲) رکعت سنت پڑھتا رہے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے ایک مکان بنائے گا۔ چار (سنتیں) ظہر سے پہلے (دو رکعت ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔ اس باب میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس سند سے غریب ہے اور مغیرہ بن زیاد کے حفظ میں بعض اہل علم نے کلام کیا ہے۔

(ف) آج کل بعض لوگ ان سنتوں کو ترک کرتے ہیں اس حدیث سے اس کا مسنون ہونا ثابت ہے احناف کے نزدیک یہ سنن مؤکدہ ہیں۔ یہ روایت اس سند سے غریب ہے لیکن اگلی روایت حسن صحیح ہے۔

۳۹۸: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا مُؤَمَّلٌ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ هَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلٰوةَ الْغَدَاةِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَحَدِيْثُ عَنْبَسَةَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرُوِىَ عَنْ عَنْبَسَةَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ.

۳۹۸: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دن رات میں بارہ رکعتیں (سنت) ادا کرے اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔ چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر کی نماز سے پہلے جو نماز ہے اوّل روز کی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں عنبسہ کی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث اس باب میں حسن صحیح ہے۔ اور یہ حدیث کئی سندوں سے عنبسہ ہی سے مروی ہے۔

۳۰۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي رَكْعَتَي الْفَجْرِ مِنَ الْفَضْلِ

۳۹۹ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَافِيْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرَوٰى اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ صَالِحِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ التِّرْمِذِيِّ حَدِيْثَ عَآئِشَةَ.

۳۰۲: باب فجر کی دوسنتوں کی فضلیت

۳۹۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فجر کی دوسنتیں دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہیں۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ نے صالح بن عبداللہ ترمذیؒ سے بھی اسے روایت کیا ہے۔

۳۰۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي تَخْفِيْفِ رَكْعَتَي الْفَجْرِ وَالْقِرَاءَةِ فِيْهِمَا

۴۰۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَاَبُوْعَمَّارٍ قَالَا نَا اَبُوْاَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا فَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ بِقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَفْصَةَ وَعَآئِشَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ اَحْمَدَ وَالْمَعْرُوْفُ عِنْدَ النَّاسِ حَدِيْثُ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ اَحْمَدَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا وَاَبُوْاَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ ثِقَةٌ حَافِظٌ قَالَ سَمِعْتُ بُنْدَارًا يَقُوْلُ مَارَاَيْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ حِفْظًا مِنْ اَبِيْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيِّ وَاسْمُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْاَسَدِيُّ الْكُوْفِيُّ.

۳۰۳: باب فجر کی سنتوں میں تخفیف کرنا

۴۰۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں ایک ماہ تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا رہا۔ آپ ﷺ فجر کی دوسنتوں میں سورۃ کافرون اور سورہ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، حفصہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابن عمرؓ کی حدیث حسن ہے اور ہم اسے بواسطہ سفیان ثوریؒ، ابواسحٰقؒ سے صرف ابواحمدؒ کی روایت سے جانتے ہیں اور لوگوں کے نزدیک معروف یہ ہے کہ اسرائیل ابواسحٰقؒ سے روایت کرتے ہیں۔ ابواحمدؒ سے بھی یہ حدیث بواسطہ اسرائیل روایت کی گئی ہے اور ابواحمد زبیری ثقہ اور حافظ ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے بندار سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابواحمد زبیری سے بہتر حافظ نہیں دیکھا ان کا نام محمد بن عبداللہ بن زبیری اسدی کوفی ہے۔

۳۰۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ رَكْعَتَي الْفَجْرِ

۴۰۱: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ

۳۰۴: باب فجر کی سنتوں کے بعد گفتگو کرنا

۴۰۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ عَنِ النَّضْرِ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَاِنْ كَانَتْ لَهُ اِلَيَّ حَاجَةٌ كَلَّمَنِي وَاِلَّا خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْكَلَامَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ حَتّٰى يُصَلِّيَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اَوْ مَا لَابُدَّ مِنْهُ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی سنتیں پڑھ لیتے تو اگر مجھ سے کوئی کام ہوتا تو بات کر لیتے ورنہ نماز کے لئے چلے جاتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ نے طلوع فجر کے بعد فجر کی نماز پڑھنے تک ذکر اللہ اور ضروری گفتگو کے علاوہ گفتگو کرنے کو مکروہ کہا ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ اور اسحٰق رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

(ف) یہ روایت کتنی واضح اور قطعی ہے لیکن بعض لوگ مسجد میں جا کر تحیۃ المسجد ضرور پڑھتے ہیں۔

۳۰۵ بَابُ مَا جَاءَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ

۳۰۵: باب اس بارے میں کہ طلوع فجر کے بعد دو سنتوں کے علاوہ کوئی نماز نہیں

۴۰۲ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِيْ عَلْقَمَةَ عَنْ يَسَارٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْفَجْرِ اِلَّا سَجْدَتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَحَفْصَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ قُدَامَةَ ابْنِ مُوْسٰى وَرَوٰى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ وَهُوَ مَا اَجْمَعَ عَلَيْهِ اَهْلُ الْعِلْمِ كَرِهُوْا اَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلَّا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اِنَّمَا يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلَّا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

۴۰۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلوع فجر کے بعد دو سنتوں کے علاوہ کوئی نماز نہیں۔ اس باب میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حفصہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو قدامہ بن موسیٰ کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور ان سے کئی حضرات روایت کرتے ہیں اور اسی پر اہل علم کا اجماع ہے کہ وہ طلوع فجر کے بعد دو رکعتوں کے علاوہ کوئی اور نماز پڑھنا مکروہ سمجھتے ہیں۔ اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ طلوع فجر کے بعد فجر کی دو سنتوں کے علاوہ کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔

۳۰۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

۳۰۶: باب فجر کی دو سنتوں کے بعد لیٹنے کے بارے میں

۴۰۳: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ

۴۰۳: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی فجر کی دو سنتیں پڑھ لے تو دائیں کروٹ پر لیٹ جائے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی

رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِيْ بَيْتِهٖ اِضْطَجَعَ هٰذَا اِسْتِحْبَابًا۔

روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہؓ اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب صبح کی سنتیں گھر میں پڑھتے تو دائیں پہلو پر لیٹ جاتے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ مستحب جانتے ہوئے ایسا کرنا چاہئے۔

خلاصۃ الباب: فجر کی سنتوں کے بعد تھوڑی دیر کے لئے لیٹنا آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے لیکن حنفیہ اور جمہور کے نزدیک یہ لیٹنا حضور ﷺ کی سنن عادیہ میں سے ہے نہ کہ سنن تشریعیہ میں سے یعنی تہجد کی نماز سے تھک جانے کی وجہ سے آپ ﷺ کچھ دیر آرام فرما لیتے تھے۔

۳۰۷: بَابُ مَاجَاءَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ

۳۰۷: باب جب نماز کھڑی ہوجائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں

۴۰۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ مَنِيْعٍ نَارَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا زَكَرِيَّا ابْنُ اِسْحٰقَ نَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَآءَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَاصَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهٰكَذَا رَوٰى اَيُّوْبُ وَوَرْقَآءُ بْنُ عُمَرَ وَزِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ جُحَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَلَمْ يَرْفَعَاهُ وَالْحَدِيْثُ الْمَرْفُوْعُ اَصَحُّ عِنْدَنَا وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ رَوَاهُ عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ الْمِصْرِيُّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ اَنْ

۴۰۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی جماعت کھڑی ہوجائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں۔ اس باب میں ابن بحینہ رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حسن ہے اور ایوب، رقاء بن عمر، زیاد بن سعد، اسماعیل بن مسلم، محمد بن حجادۃ بھی عمرو بن دینار سے وہ عطاء بن یسار سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ یہ حضرات اسے مرفوع نہیں کرتے۔ ہمارے نزدیک مرفوع حدیث اصح ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اس کے علاوہ بھی کئی سندوں سے مروی ہے۔ عیاش بن عباس قتبانی مصری نے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ اس حدیث میں صحابہ کرامؓ وغیرہ کا عمل ہے کہ جب جماعت کھڑی ہوجائے تو کوئی شخص فرض نماز کے

لَّایُصَلِّی الرَّجُلُ اِلَّاالْمَکْتُوْبَۃَ وَبِہٖ یَقُوْلُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَابْنُ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ .

علاوہ کوئی نماز نہ پڑھے ۔سفیان ثوریؒ،ابن مبارکؒ شافعی، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

(ف) ظہر،عصر،مغرب اور عشاء میں تو یہ حکم اجماعی ہے کہ جماعت کھڑی ہونے کے بعد سنتیں پڑھنا جائز نہیں البتہ فجر کی سنتوں کے بارے میں اختلاف ہے۔شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک فجر میں بھی یہی حکم ہے کہ جماعت کے کھڑی ہونے کے بعد اس کی سنتیں پڑھنا جائز نہیں ۔یہ حضرات حدیث باب سے استدلال کرتے ہیں لیکن حنفیہ اور مالکیہ حدیث باب کے حکم سے فجر کی سنتوں کو مستثنیٰ قرار دیتے ہیں۔ان کے نزدیک جماعت کھڑی ہونے کے بعد مسجد کے کسی گوشہ میں یا عام جماعت سے ہٹ کر فجر کی سنتیں پڑھ لینا درست ہے بشرطیکہ جماعت بالکل فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔حنفیہ اور مالکیہ کا استدلال ان احادیث سے ہے جن میں سنت فجر کی بطور خاص تاکید کی گئی ہے۔اس کے علاوہ بہت سے فقہاء صحابہؓ سے مروی ہے کہ وہ فجر کی سنتیں جماعت کھڑی ہونے کے بعد بھی ادا کرتے تھے۔تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو۔"شرح معانی الآثار ج ا باب الرجل یدخل المسجد "(مترجم)

خلاصۃ الباب: ظہر،عصر،مغرب،عشاء چاروں نمازوں میں تو یہ حکم اجماعی ہے کہ جماعت کھڑی ہونے کے بعد سنتیں پڑھنا جائز نہیں البتہ فجر کی سنتیں مالکیہ اور احناف کے نزدیک حدیث باب مستثنیٰ ہیں کہ مسجد کے کسی گوشہ میں یا عام جماعت سے ہٹ کر فجر کی سنتیں پڑھ لینا درست ہے بشرطیکہ فوت ہو جانے کا اندیشہ نہ ہو۔

۳۰۸ :بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مَنْ تَفُوْتُہُ الرَّکْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ یُصَلِّیْھِمَا بَعْدَ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ

باب ۳۰۸: جس کی فجر کی سنتیں چھوٹ جائیں وہ فجر کے بعد انہیں پڑھ لے

۴۰۵:حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ نَاعَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ جَدِّہٖ قَیْسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَصَلَّیْتُ مَعَہُ الصُّبْحَ ثُمَّ انْصَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَنِیْ اُصَلِّیْ فَقَالَ مَھْلاً یَاقَیْسُ اَصَلَاتَانِ مَعًا قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ لَمْ اَکُنْ رَکَعْتُ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ قَالَ فَلَا اِذَنْ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ لَانَعْرِفُہٗ مِثْلَ ھٰذَا اِلَّامِنْ حَدِیْثِ سَعْدِ بْنِ سَعِیْدٍ وَقَالَ سُفْیَانُ ابْنُ عُیَیْنَۃَ سَمِعَ عَطَآءُ ابْنُ اَبِیْ رَبَاحٍ مِنْ سَعْدِ بْنِ سَعِیْدٍ ھٰذَا الْحَدِیْثَ وَاِنَّمَا یُرْوٰی ھٰذَا الْحَدِیْثُ مُرْسَلاً وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِنْ اَھْلِ مَکَّۃَ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ لَمْ یَرَوْا بَاْسًا اَنْ یُصَلِّیَ الرَّجُلُ الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَکْتُوْبَۃِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَسَعْدُ بْنُ سَعِیْدٍ ھُوَ اَخُوْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ

۴۰۵: حضرت محمد بن ابراہیم اپنے دادا قیس سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نکلے تو نماز کی اقامت ہوگئی میں نے آپ ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی پھر نبی اکرم ﷺ پیچھے کی جانب گھومے تو مجھے نماز پڑھتے ہوئے پایا آپ ﷺ نے فرمایا اے قیس ٹھہر جاؤ دونوں نمازیں اکٹھی پڑھو گے ۔میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ میں نے فجر کی سنتیں نہیں پڑھی تھیں آپ ﷺ نے فرمایا پھر کوئی حرج نہیں ۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ۔ہم محمد بن ابراہیم کی اسطرح کی روایت سعد بن سعید کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے ۔سفیان بن عیینہؒ کہتے ہیں کہ عطاء بن ابورباح نے سعد بن سعید سے یہ حدیث سنی اور یہ حدیث مرسلاً مروی ہے ۔اہل مکہ کی ایک جماعت کا اس حدیث پر عمل ہے کہ وہ صبح کی قضاء شدہ سنتوں کو فرضوں کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں ۔سعد بن سعید، یحییٰ بن سعید انصاری

اَلْاَنْصَارِیِّ وَقَیْسٌ هُوَجَدُّ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ وَیُقَالُ هُوَ قَیْسُ بْنُ عَمْرٍو وَیُقَالُ هُوَ قَیْسُ بْنُ قَهْدٍ وَاِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِیْثِ لَیْسَ بِمُتَّصِلٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیُّ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ قَیْسٍ وَ رَوٰی بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَرَاٰی قَیْسًا

کے بھائی ہیں اور قیس، یحییٰ بن سعید کے دادا ہیں کہا جاتا ہے کہ وہ قیس بن عمرو ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ قیس بن فہد ہیں۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ محمد بن ابراہیم تیمی نے قیس سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ بعض راوی یہ حدیث سعد بن سعید سے اور وہ محمد بن ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نکلے تو آپ ؐ نے قیس کو دیکھا۔

۳۰۹: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اِعَادَتِهِمَا بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

۳۰۹: باب کہ فجر کی سنتیں اگر چھوٹ جائیں تو طلوع آفتاب کے بعد پڑھے

۴۰۶: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُکْرَمٍ الْعَمِّیُّ الْبَصْرِیُّ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ نَا هَمَّامٌ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِیْرِ ابْنِ نَهِیْکٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ یُصَلِّ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَلْیُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَاتَطْلُعُ الشَّمْسُ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ فَعَلَهٗ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ یَقُوْلُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَابْنُ الْمُبَارَکِ قَالَ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْهُمَا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٰذَا اِلَّا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْکِلَابِیُّ وَالْمَعْرُوْفُ مِنْ حَدِیْثِ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِیْرِ بْنِ نَهِیْکٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَةً مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَکَ الصُّبْحَ ۔

۴۰۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے فجر کی دو سنتیں نہ پڑھی ہوں تو وہ طلوع آفتاب کے بعد پڑھ لے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔ حضرت ابن عمرؓ سے بھی مروی ہے کہ ان کا فعل بھی یہی تھا۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، احمدؒ، اسحٰقؒ اور ابن مبارکؒ کا بھی یہی قول ہے امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ عمرو بن عاصم کلابی کے علاوہ کوئی دوسرا راوی ہمیں معلوم نہیں جس نے ہمام سے یہ حدیث اسی سند کے ساتھ روایت کی ہو۔ قتادہؓ کی حدیث مشہور ہے وہ نضر بن اوس سے وہ بشیر بن نہیک سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے سورج نکلنے سے پہلے فجر کی ایک رکعت پالی گویا کہ اس نے فجر کی پوری نماز پالی۔

(ف) احناف فجر کی سنتیں رہ جانے پر طلوع شمس کے بعد پڑھنے کے قائل ہیں اور اگر اس میں اشراق کی بھی نیت کرلی جائے تو سبحان اللہ۔ ویسے اشراق کے متعلق مستقل احادیث بھی ہیں۔

خلاصۃ الابواب: امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک اگر کوئی شخص فجر کی سنتیں فرض سے پہلے نہ پڑھ سکا تو وہ ان کو فرض کے بعد طلوع شمس سے پہلے ادا کرسکتا ہے یہ حدیث باب ان کی دلیل ہے۔ حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک فجر کے فرض کے بعد سورج کے طلوع ہونے سے پہلے پڑھنا جائز نہیں بلکہ سورج کے طلوع کا انتظار کرنا چاہئے اور اس کے بعد سنتیں پڑھنی چاہئیں۔ حنفیہ کی تائید میں وہ تمام حدیثیں پیش کی جاسکتی ہیں جو ممانعت پر دلالت کرتی ہیں اور معناً متواتر ہیں۔

۳۱۰: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْاَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ

۴۰۷: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا اَبُوْعَامِرٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّی قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَاُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِیٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ الْعَطَّارُ قَالَ قَالَ عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ كُنَّا نَعْرِفُ فَضْلَ حَدِيْثِ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَلٰى حَدِيْثِ الْحَارِثِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَخْتَارُوْنَ اَنْ يُصَلِّیَ الرَّجُلُ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِیِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى يَرَوْنَ الْفَصْلَ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ .

۳۱۰: باب ظہر سے پہلے چار سنتیں پڑھنا

۴۰۷: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور ظہر کے بعد دو رکعتیں (سنت) پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، اُم حبیبہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث علیؓ حسن ہے۔ ابوبکر عطار کہتے ہیں کہ علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید سے اور انہوں نے سفیان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم عاصم بن ضمرہ کی حدیث کی فضلیت حارث کی حدیث پر جانتے تھے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے جن میں صحابہؓ اور بعد کے علماء شامل ہیں کہ ظہر سے پہلے چار اور ظہر کے بعد دو رکعت سنت پڑھے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک رات اور دن کی نمازیں دو دو رکعت ہے اور ہر دو رکعت کے درمیان فصل ہے (یعنی دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیرے پھر دو رکعت پڑھے) امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا بھی یہی قول ہے۔

(ف) احناف ظہر کی چار سنتیں ایک سلام (کے ساتھ) پڑھنے کے عامل وقائل ہیں۔

۳۱۱: بَابُ مَاجَاءَ فِی الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ

۴۰۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا قَالَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَعَآئِشَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۳۱۱: باب ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھنا

۴۰۸: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعتیں اور ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۲: بَابُ مِنْهُ آخَرُ

۴۰۹: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عُبَيْدِاللّٰهِ الْعَتَكِیُّ الْمَرْوَزِیُّ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّآءِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا لَمْ يُصَلِّ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَّاهُنَّ بَعْدَ

۳۱۲: باب اسی سے متعلق

۴۰۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی ظہر سے پہلے چار رکعتیں نہ پڑھتے تو انہیں ظہر کے بعد پڑھ لیتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے ابن مبارکؒ

هَا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَاحَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَ رَوَاهُ قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّآءِ نَحْوَهٰذَا وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرَ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيْعِ وَقَدْرُوِىَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٰذَا .

کی روایت سے اسی سند سے جانتے ہیں۔ قیس بن ربیع نے اس حدیث کو شعبہ سے انہوں نے خالد حذاء سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔ ہمیں نہیں معلوم کہ اس حدیث کو شعبہ سے قیس کے علاوہ کسی اور نے روایت کیا ہو۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۱۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الشُّعَيْثِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا اَرْبَعًا حَرَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّارِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَاحَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ هٰذَاالْوَجْهِ .

۴۱۰: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعتیں اور اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کو حرام کر دے گا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے یہ حدیث اس کے علاوہ دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(ف) احناف کے نزدیک دو رکعت مؤکدہ اور دو غیر مؤکدہ یعنی نفل ہیں۔

۴۱۱: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْبُغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ التِّنِّيْسِيُّ الشَّامِيُّ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِى الْعَلَاءُ بْنُ الْحٰرِثِ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِىْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ اُخْتِىْ اُمَّ حَبِيْبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَافَظَ عَلٰى اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْقَاسِمُ هُوَابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ يُكْنٰى اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَهُوَمَوْلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ ابْنِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَثِقَةٌ شَامِيٌّ وَهُوَصَاحِبُ اَبِىْ اُمَامَةَ.

۴۱۱: حضرت عنبسہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنی بہن ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ظہر سے پہلے چار رکعت اور اس کے بعد چار رکعت کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ کو حرام کر دے گا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ قاسم عبدالرحمٰن کے بیٹے ہیں۔ ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ وہ عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے غلام ہیں، ثقہ ہیں۔ شام کے رہنے والے ہیں اور ابوامامہ کے دوست ہیں۔

۳۱۳: بَابُ مَاجَاءَ فِى الْاَرْبَعِ قَبْلَ الْعَصْرِ

۳۱۳: باب عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھنا

۴۱۲: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍنَا اَبُوْعَامِرٍ نَاسُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ

۴۱۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے اور ان کے درمیان

عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَآئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُوْمِنِيْنَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاخْتَارَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْ لَا يُفْصَلَ فِي الْاَرْبَعِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ مَعْنٰى قَوْلِهٖ اَنَّهٗ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيْمِ يَعْنِي التَّشَهُّدَ وَرَاَى الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ صَلَاةَ اللَّيْا وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى يَخْتَارَانِ الْفَصْلَ.

مقرب فرشتوں اور مسلمانوں ومؤمنوں میں سے ان کے متبعین پر سلام بھیج کر فصل کر دیتے تھے۔ (یعنی دو دو رکعتیں پڑھتے تھے) اس باب میں ابن عمرؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث علی حسن ہے۔ اسحاق بن ابراہیم نے یہ اختیار کیا ہے کہ عصر کی چار سنتوں کے درمیان سلام نہ پھیرے انہوں نے اسی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے کہا کہ یہاں سلام سے مراد یہ ہے کہ ان کے درمیان تشہد سے فصل کرتے تھے۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک دن اور رات کی دو دو رکعتیں ہیں اور وہ ان میں فصل کرنے کو پسند کرتے ہیں۔

۴۱۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى وَاَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا اَنَا اَبُوْدَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَامُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ مِهْرَانَ سَمِعَ جَدَّهٗ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۴۱۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم کرے جو عصر سے پہلے چار رکعت (سنت) پڑھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(ف) اس روایت سے وتر نماز کی تین رکعت ثابت ہیں اگلی روایت دوسری سند سے اسی معنی میں آ رہی ہے۔

۳۱۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَالْقِرَاْءَةِ فِيْهِمَا

۳۱۴: باب مغرب کے بعد دو رکعت اور قراءت

۴۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَابَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ نَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ مَااُحْصِيْ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَالْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بِقُلْ يَاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَاصِمٍ.

۴۱۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں شمار نہیں کر سکتا کہ میں نے کتنی مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب اور فجر کی دو سنتوں میں سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے۔ ہم اس کو عبدالملک بن معدان کی عاصم سے روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔

۳۱۵: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّهٗ يُصَلِّيْهِمَا

۳۱۵: باب مغرب کی سنتیں

فِی الْبَیْتِ

۴۱۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِیْ بَیْتِهٖ وَفِی الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ وَکَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۴۱۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْحُلْوَانِیُّ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَفِظْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَ رَکْعَاتٍ کَانَ یُصَلِّیْهَا بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَهَا وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ قَالَ وَحَدَّثَتْنِیْ حَفْصَةُ اَنَّهٗ کَانَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الْفَجْرِ رَکْعَتَیْنِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۴۱۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْحُلْوَانِیُّ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۳۱۶: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ التَّطَوُّعِ سِتِّ رَکَعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

۴۱۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ یَعْنِیْ مُحَمَّدَ بْنَ الْعَلَآءِ الْهَمْدَانِیَّ الْکُوْفِیَّ نَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا عُمَرُ بْنُ اَبِیْ خَثْعَمٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰی بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَکَعَاتٍ لَمْ یَتَکَلَّمْ فِیْمَا بَیْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَهٗ بِعِبَادَةِ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ سَنَةً قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلّٰی بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ قَالَ

گھر پر پڑھنا

۴۱۵: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز کے بعد دو رکعتیں گھر پر پڑھیں۔ اس باب میں رافع بن خدیجؓ اور کعب بن عجرۃؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔

۴۱۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دس رکعتیں یاد کی ہیں جو آپ ﷺ دن اور رات میں پڑھا کرتے تھے۔ دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں اس کے بعد دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد اور حضرت حفصہؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ آپؐ دو رکعتیں فجر سے پہلے بھی پڑھا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۱۷: ہم سے روایت کی حسن بن علی نے ان سے عبدالرزاق نے ان سے معمر نے ان سے زہری نے ان سے سالم نے ان سے ابن عمرؓ نے انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کی مثل۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۶: باب مغرب کے بعد چھ رکعت نفل کے ثواب کے بارے میں

۴۱۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں نوافل پڑھے اور ان کے درمیان بری بات نہ کرے تو اسے بارہ سال تک عبادت کا ثواب ملے گا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی ﷺ کے متعلق مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے مغرب کے بعد بیس رکعتیں (نوافل) پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبُوْهُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زَيْدِبْنِ الْحُبَابِ عَنْ عُمَرِ وبْنِ اَبِىْ خَثْعَمٍ قَالَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ خَثْعَمٍ مُنْكَرُالْحَدِيْثِ وَضَعَّفَهُ جِدًّا.

غریب ہے۔ہم اس حدیث کو زید بن خباب کی عمر بن ابی خثعم سے روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔(امام ترمذیؒ کہتے ہیں) میں نے امام بخاریؒ سے سنا کہ عمر بن عبداللہ بن ابی خثعم منکر حدیث ہیں اور امام بخاریؒ انہیں بہت ضعیف کہتے ہیں۔

۳۱۷ :بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ

۳۱۷: باب عشاء کے بعد دو رکعت (سنت) پڑھنا

۴۱۹: حَدَّثَنَا اَبُوْسَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَابِشْرُبْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّآءِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّىْ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ ثِنْتَيْنِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَ قَبْلَ الْفَجْرِ ثِنْتَيْنِ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۴۱۹: حضرت عبداللہ بن شقیقؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے اور بعد دو دو رکعتیں، مغرب کے بعد دو، عشاء کے بعد دو اور فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔اس باب میں علیؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن شقیقؓ کی حضرت عائشہؓ سے مروی حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۸ :بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ صَلٰوةَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى

۳۱۸: باب رات کی نماز دو دو رکعت ہے

۴۲۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَااللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْبِوَاحِدَةٍ وَاجْعَلْ اٰخِرَ صَلَاتِكَ وِتْرًا وَفِى الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ صَلٰوةَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَهُوَقَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيُّ وابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَوَاِسْحَاقَ .

۴۲۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز (نفل) دو دو رکعت ہے اگر تمہیں صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت پڑھ لو اور آخری نماز کو وتر سمجھو۔اس باب میں عمرو بن عبسہؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ رات کی نماز دو دو رکعتیں ہے۔سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا قول بھی یہی ہے۔

۳۱۹ :بَابُ مَاجَاءَ فِىْ فَضْلِ صَلٰوةِ اللَّيْلِ

۳۱۹: باب رات کی نماز کی فضیلت

۴۲۱ :حَدَّثَنَاقُتَيْبَةُ نَااَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ

۴۲۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے روزوں کے بعد افضل ترین روزے محرم کے مہینے کے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اور

شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُاللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَبِلَالٍ وَاَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْبِشْرٍ اسْمُهٗ جَعْفَرُبْنُ اِيَاسٍ وَهُوَ جَعْفَرُ بْنُ اَبِيْ وَحْشِيَّةَ .

فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز ہے۔ اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ، بلال رضی اللہ عنہ اور ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ ابوبشر کا نام جعفر بن ایاس ہے اور وہ جعفر بن ابووحشیہ ہیں۔

۳۲۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ وَصْفِ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ

۳۲۰: باب نبی اکرم ﷺ کی رات کی نماز کی کیفیت

۴۲۲: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَامَعْنٌ نَامَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ عَآئِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا فَقَالَتْ عَآئِشَةُ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ يَاعَآئِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۴۲۲: حضرت ابوسلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ ﷺ کی رمضان میں رات کی نماز کی کیفیت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ رمضان اور اس کے علاوہ (۱۱) گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ چار رکعتیں اس طرح پڑھتے تھے کہ ان کے حسن اور ان کی تطویل کے بارے میں مت پوچھو پھر اس کے بعد چار رکعتیں پڑھتے ان کے حُسن اور ان کی طوالت کے متعلق بھی نہ پوچھو اس کے بعد تین رکعتیں پڑھتے تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ وتر پڑھنے سے پہلے سوجاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہؓ میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل جاگتا رہتا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ف: اس روایت سے وتر نماز کی تین رکعت ثابت ہیں اگلی روایت دوسری سند اسی معنی میں آرہی ہے۔

۴۲۳: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَامَعْنُ بْنُ عِيْسٰى نَامَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ نَحْوَهٗ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۴۲۳: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے ان میں سے ایک کے ساتھ وتر کرتے۔ پھر جب اس سے فارغ ہوتے تو دائیں پہلو پر لیٹ جاتے۔ قتیبہ نے مالک سے اور انہوں نے ابن شہاب سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۱: بَابٌ مِنْهُ

۳۲۱: باب اسی سے متعلق

۴۲۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَاوَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ

۴۲۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلاَثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۳۲۲: بَابُ مِنْهُ

۴۲۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَااَبُوْالْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِعَنْ عَآئِشَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِبْنِ خَالِدٍ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَهٰذَا

۴۲۶: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلاَنَ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَاَكْثَرُ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ ثَلاَثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مَعَ الْوِتْرِ وَاَقَلُّ مَا وُصِفَ مِنْ صَلاَتِهٖ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعُ رَكَعَاتٍ .

۴۲۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَااَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ مَنَعَهُ مِنْ ذٰلِكَ النَّوْمُ اَوْغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۴۲۸: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ نَا عَتَّابُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ كَانَ زُرَارَةُ بْنُ اَوْفٰى قَاضِيَ الْبَصْرَةِ وَكَانَ يَؤُمُّ بَنِيْ قُشَيْرٍ فَقَرَأَ يَوْمًا فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيْرٌ خَرَّمَيِّتًا وَكُنْتُ فِيْ مَنِ احْتَمَلَهٗ اِلٰى دَارِهٖ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَسَعْدُ بْنُ هِشَامٍ هُوَ ابْنُ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَهِشَامُ بْنُ عَامِرٍ هُوَ مِنْ اَصْحَابِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ (۱۳) رکعتیں پڑھتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۲: باب اسی سے متعلق

۴۲۵: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ رات کو (۹) نو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں ابوہریرہؓ، زید بن خالدؓ اور فضل بن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ سفیان ثوریؒ نے اسے اعمش سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

۴۲۶: ہم سے روایت کی اسی کی مثل محمود بن غیلان نے ان سے یحییٰ بن آدم نے ان سے سفیان نے ان سے اعمش نے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے فرمایا کہ اکثر روایات میں نبی اکرم ﷺ کی رات کی نماز زیادہ سے زیادہ (وتروں کو ملاکر) (۱۳) تیرہ رکعتیں ہیں اور کم از کم نو (۹) رکعتیں منقول ہیں۔

۴۲۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نیند یا آنکھ لگ جانے کی وجہ سے نماز نہ پڑھ سکتے تو دن میں بارہ (۱۲) رکعتیں پڑھتے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۲۸: روایت کی ہم سے عباس نے جو بیٹے ہیں عبدالعظیم عنبری کے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا عتاب بن مثنیٰ نے وہ روایت کرتے ہیں بہز بن حکیم سے کہ زرارہ بن اوفیٰ بصرہ کے قاضی تھے اور قبیلہ بنوقشیر کی امامت کرتے تھے ایک دن فجر کی نماز میں انہوں نے پڑھا "فَاِذَانُقِرَفِي......" (ترجمہ جب پھونکا جائے گا صور تو وہ دن بہت سخت ہوگا) تو بے ہوش ہو کر گر پڑے اور فوت ہو گئے جن لوگوں نے انہیں ان کے گھر پہنچایا ان میں میں بھی شامل تھا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں کہ سعد بن ہشام وہ عامر انصاری کے بیٹے ہیں اور

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ہشام بن عامر صحابیؓ ہیں۔

خلاصۃ الابواب: یہاں امام ترمذیؒ نے آنحضرت ﷺ کی صلوٰۃ اللیل کے سلسلے میں متعدد ابواب قائم کئے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ ﷺ سے تہجد کی تعداد میں مختلف روایات مروی ہیں اور حضور ﷺ اپنے حالات اور نشاط کے مطابق کبھی کم رکعتیں پڑھتے کبھی زیادہ چنانچہ اس سب روایتوں پر عمل جائز ہے۔

۳۲۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي نُزُوْلِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ

۴۲۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاِسْكَنْدَرَانِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ حِيْنَ يَمْضِيْ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَسْاَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهٗ فَلَا يَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يُضِيْءُ الْفَجْرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَرِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ وَجُبَيْرِبْنِ مُطْعِمٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ وَعُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ اَوْجُهٍ كَثِيْرَةٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ وَهٰذَا اَصَحُّ الرِّوَايَاتِ.

۳۲۳: باب اللہ تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر اترتا ہے

۴۲۹: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر رات کے تہائی حصے کے گزرنے پر آسمان دنیا پر اترتا ہے اور فرماتا ہے میں بادشاہ ہوں کون مجھ سے دعا مانگتا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون مجھ سے سوال کرتا ہے کہ میں اسے عطا کروں؟ کون مجھ سے مغفرت کا طلبگار ہے کہ میں اس کو بخش دوں؟ پھر اسی طرح ارشاد فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ فجر روشن ہو جاتی ہے۔ اس باب میں علی بن ابی طالب، ابوسعید، رفاعہ جہنی، جبیر بن مطعم، ابن مسعود، ابودرداء اور عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے اور یہ حدیث بہت سی سندوں سے حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب رات کا آخری تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اترتا ہے۔ اور یہ روایت اصح ہے۔

۳۲۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي قِرَاءَةِ اللَّيْلِ

۴۳۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُبْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ اِسْحٰقَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تَقْرَاُ وَاَنْتَ تَخْفِضُ مِنْ صَوْتِكَ فَقَالَ اِنِّيْ اَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ قَالَ ارْفَعْ قَلِيْلًا وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تَقْرَاُ

۳۲۴: باب رات کو قرآن پڑھنا

۴۳۰: حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ابوبکرؓ سے فرمایا میں رات کو تمہارے پاس سے گزرا تو تم قرآن پڑھ رہے تھے اور آواز بہت دھیمی تھی۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا میں سناتا تھا اس کو جس سے مناجات کرتا تھا آپؐ نے فرمایا آواز تھوڑی سی بلند کرو پھر حضرت عمرؓ سے فرمایا میں تمہارے پاس سے گزرا تم بھی پڑھ رہے تھے اور تمہاری آواز بہت بلند تھی۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا میں

وَاَنْتَ تَرْفَعُ صَوْتَكَ فَقَالَ اِنِّیْ اُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَاَطْرُدُ الشَّيْطَانَ فَقَالَ اخْفِضْ قَلِيْلاً وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَاُمِّ هَانِیٍٔ وَاَنَسٍ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ ـ

سونے والوں کو جگاتا ہوں اور شیطانوں کو بھگاتا ہوں آپؐ نے فرمایا ذرا آہستہ پڑھا کرو۔ اس باب میں عائشہؓ، ام ہانی، انس، سلمہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

(ف) ایک ہی حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شیخین کو کتنے عمدہ اعتدال کی بات فرمائی۔

۴۳۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَةُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اَسَرَّ بِالْقِرَاءَةِ وَرُبَّمَا جَهَرَ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِیْ قَتَادَةَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاِنَّمَا اَسْنَدَهٗ يَحْيَى بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَاَكْثَرُ النَّاسِ اِنَّمَا رَوَوْا هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ مُرْسَلاً ـ

۴۳۱: حضرت عبداللہ بن ابی قیس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کو قرأت کیسی تھی۔ انہوں نے فرمایا آپؐ ہر طرح قرأت کرتے کبھی دھیمی اور کبھی بلند آواز سے حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ......'' تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے دین کے کام میں وسعت رکھی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں حدیث ابوقتادہ غریب ہے اسے یحییٰ بن اسحٰق نے حماد بن سلمہ سے روایت کیا ہے جبکہ اکثر حضرات نے اس حدیث کو ثابت سے اور انہوں نے عبداللہ بن رباح سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

۴۳۲ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِیُّ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَبْدِیِّ عَنْ اَبِی الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِیِّ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاٰيَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ لَيْلَةً قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ ـ

۴۳۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو صرف ایک آیت کے ساتھ ہی قیام فرمایا (یعنی قیام میں قرآن کی ایک ہی آیت پڑھ پڑھ کر رات گزار دی) امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۳۲۵: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

۳۲۵: باب نفل گھر میں پڑھنے کی فضیلت

۴۳۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ سَالِمٍ اَبِی النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ صَلَاتِكُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَجَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَاَبِیْ سَعِيْدٍ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَ

۴۳۳: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرض نماز کے علاوہ تمہاری افضل ترین نماز وہ ہے جو گھر میں پڑھی جائے۔ اس باب میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، عائشہ رضی اللہ عنہا، عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ اور زید

عَآئِشَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ وَ زَيْدِ ابْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْ رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَرَوَاهُ مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي النَّضْرِ مَرْفُوْعًا وَاَوْقَفَهُ بَعْضُهُمْ وَ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَالْحَدِيْثُ الْمَرْفُوْعُ اَصَحُّ .

بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں زید بن ثابت کی حدیث حسن ہے۔ اہل علم نے اس حدیث کی روایت میں اختلاف کیا ہے۔موسیٰ بن عقبہ اور ابراہیم بن ابونضر نے اسے مرفوعاً جبکہ بعض حضرات نے اسے موقوفاً روایت کیا ہے۔مالک نے ابونضر سے موقوفاً روایت کی ہے۔اور مرفوع حدیث اصح ہے۔

۴۳۴: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَاعَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْا قُبُوْرًا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَاحَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۴۳۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اَبْوَابُ الْوِتْرِ

وتر کے ابواب

۳۲۶: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ الْوِتْرِ

۴۳۵: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَاشِدِ الزَّوْفِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُرَّةَ الزَّوْفِیِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ اَنَّهٗ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَدَّکُمْ بِصَلَاةٍ هِیَ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ الْوِتْرُ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَکُمْ فِیْمَا بَیْنَ صَلَاةِ الْعِشَآءِ اِلٰی اَنْ یَّطْلُعَ الْفَجْرُ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَبُرَیْدَةَ وَاَبِیْ بَصْرَةَ صَاحِبِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّامِنْ حَدِیْثِ یَزِیْدَبْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ وَقَدْ وَهِمَ بَعْضُ الْمُحَدِّثِیْنَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ رَاشِدِ الزُّرَقِیِّ وَهُوَوَهْمٌ .

۳۲۶: باب وتر کی فضیلت

۴۳۵: خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف نکلے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک نماز سے تمہاری مدد کی ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے (یعنی) ''وتر'' اسے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے عشاء اور طلوع فجر کے درمیانی وقت میں مقرر فرمایا ہے۔ اس باب میں ابو ہریرہ، عبداللہ بن عمرو، بریدہ اور بصرہ (صحابی) رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے۔ ہم اسے یزید بن ابوحبیب کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ بعض محدثین کو اس حدیث میں وہم ہوا ہے۔ اور انہوں نے عبداللہ بن راشد زرقی کہا ہے اور یہ وہم (غلطی) ہے۔

۳۲۷: بَابُ مَاجَاءَ اِنَّ الْوِتْرَلَیْسَ بِحَتْمٍ

۴۳۶: حَدَّثَنَا اَبُوْکُرَیْبٍ نَااَبُوْبَکْرِبْنُ عَیَّاشٍ نَااَبُوْاِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ الْوِتْرُ لَیْسَ بِحَتْمٍ کَصَلَاتِکُمُ الْمَکْتُوْبَةِ وَلٰکِنْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ فَاَوْتِرُوْا یَااَهْلَ الْقُرْاٰنِ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عَلِیٍّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰی سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَغَیْرُهٗ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ الْوِتْرُ لَیْسَ بِحَتْمٍ کَهَیْئَةِ الصَّلٰوةِ الْمَکْتُوْبَةِ وَلٰکِنْ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .

۳۲۷: باب وتر فرض نہیں ہے

۴۳۶: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ وتر فرض نمازوں کی طرح فرض نہیں لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کو سنت ٹھہرایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ طاق (تنہا) ہے اور وہ طاق کو پسند کرتا ہے۔ اے اہل قرآن وتر پڑھا کرو۔ اس باب میں ابن عمر، ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ کی حدیث حسن ہے اور روایت کی سفیان ثوریؒ وغیرہ نے ابواسحاقؒ سے انہوں نے عاصم بن ضمرہ سے انہوں نے حضرت علیؓ سے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا وتر فرض نمازوں کی طرح فرض نہیں لیکن سنت ہے۔ آپ ﷺ نے اسے سنت بنایا۔

۴۳۷: حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ بُنْدَارٌ نَاعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیِّ عَنْ سُفْیَانَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَیَّاشٍ وَقَدْرَوٰی مَنْصُوْرُبْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ نَحْوَرِوَایَةِ اَبِیْ بَکْرِبْنِ عَیَّاشٍ .

۴۳۷: روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی انہوں نے سفیان سے اور یہ حدیث ابوبکر بن عیاش کی حدیث سے اصح ہے ۔ منصور بن معتمر بھی ابواسحاق سے ابوبکر بن عیاش کی حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۲۸: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ النَّوْمِ قَبْلَ الْوِتْرِ

۳۲۸: باب وتر سے پہلے سونا مکروہ ہے

۴۳۸: حَدَّثَنَا اَبُوْکُرَیْبٍ نَازَکَرِیَّاابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ عِیْسٰی بْنِ اَبِیْ عَزَّةَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ اَبِیْ ثَوْرٍالْاَزْدِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ قَالَ عِیْسٰی بْنُ اَبِیْ عَزَّةَ وَکَانَ الشَّعْبِیُّ یُوْتِرُ اَوَّلَ اللَّیْلِ ثُمَّ یَنَامُ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُوْثَوْرٍ الْاَزْدِیُّ اسْمُهٗ حَبِیْبُ بْنُ اَبِیْ مُلَیْکَةَ وَقَدِ اخْتَارَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ اَنْ یَنَامَ الرَّجُلُ حَتّٰی یُوْتِرَوَرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ خَشِیَ مِنْکُمْ اَنْ لَّا یَسْتَیْقِظَ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ فَلْیُوْتِرْ مِنْ اَوَّلِهٖ وَمَنْ طَمِعَ مِنْکُمْ اَنْ یَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ فَیُوْتِرْ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ فَاِنَّ قِرَاْءَةَ الْقُرْاٰنِ فِیْ اٰخِرِ اللَّیْلِ مَحْضُوْرَةٌ وَهِیَ اَفْضَلُ .

۴۳۸: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں سونے سے پہلے وتر پڑھا کروں۔ عیسیٰ بن ابوعزہ کہتے ہیں کہ شعبی شروع رات وتر پڑھتے پھر سوتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابوذرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور ابوثور ازدی کا نام حبیب بن ابوملیکہ ہے۔ اور صحابہ کرامؓ اور بعد کے اہل علم کی ایک جماعت نے یہ مسلک اختیار کیا ہے کہ وتر پڑھنے سے پہلے نہ سوئے۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جسے یہ ڈر ہو کہ رات کے آخری حصے میں نہیں اٹھ سکے گا تو شروع میں ہی وتر پڑھ لے جسے رات کے آخری حصے میں جاگنے کی امید ہو وہ رات کے آخری حصے میں وتر پڑھے کیونکہ رات کے آخری حصے میں جب قرآن پڑھا جاتا ہے تو اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل ہے۔

۴۳۹: حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ هَنَّادٌ وَقَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

۴۳۹: روایت کی ہم سے یہ حدیث هناد نے روایت کی ہم سے ابومعاویہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔

۳۲۹: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْوِتْرِ مِنْ اَوَّلِ اللَّیْلِ وَاٰخِرِهٖ

۳۲۹: باب وتر رات کے اوّل اور آخر دونوں وقتوں میں جائز ہے

۴۴۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ نَا اَبُوْحُصَیْنٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّهٗ

۴۴۰: حضرت مسروقؒ سے حضرت عائشہؓ نے نبی ﷺ کے وتر کے متعلق پوچھا تو فرمایا آپ ﷺ پوری رات میں جب

سَالَ عَآئِشَةَ عَنْ وِتْرِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْاَوْتَرَ اَوَّلِهٖ وَاَوْسَطِهٖ وَاٰخِرِهٖ فَانْتَهٰى وِتْرُهٗ حِيْنَ مَاتَ فِيْ وَجْهِ السَّحَرِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى اَبُوْحَصِيْنٍ اسْمُهٗ عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ الْاَسَدِيُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَاَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَالَّذِيْ اخْتَارَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَلْوِتْرُمِنْ اٰخِرِاللَّيْلِ .

چاہتے وتر پڑھ لیتے ،کبھی رات کے شروع ،کبھی درمیانی حصے میں اور کبھی رات کے آخری حصے میں یہاں تک کہ جب آپؐ کی وفات ہوئی تو آپؐ رات کے آخری حصے (سحر کے وقت) میں وتر پڑھا کرتے تھے ۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابوحصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے ۔ اس باب میں حضرت علیؓ ، جابرؓ، ابومسعود انصاریؓ اور ابوقتادہؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے بعض اہل علم نے وتر کو رات کے آخری حصے میں پڑھنے کو اختیار کیا ہے۔

۳۳۰ :بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوِتْرِ بِسَبْعٍ

۴۴۱: حَدَّثَنَاهَنَّادٌنَااَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ فَلَمَّا كَبِرَ وَضَعُفَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اُمِّ سَلَمَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوِتْرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰى عَشْرَةَ وَتِسْعٍ وَسَبْعٍ وَخَمْسٍ وَثَلَاثٍ وَوَاحِدَةٍ قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ مَعْنٰى مَارُوِيَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ قَالَ اِنَّمَا مَعْنَاهُ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مَعَ الْوِتْرِ فَنُسِبَتْ صَلٰوةُ اللَّيْلِ اِلَى الْوِتْرِ وَرُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ حَدِيْثًا عَنْ عَآئِشَةَ وَاحْتَجَّ بِمَارُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوْتِرُوْا يَااَهْلَ الْقُرْاٰنِ قَالَ اِنَّمَا مَعْنٰى بِهٖ قِيَامَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ اِنَّمَا قِيَامُ اللَّيْلِ عَلٰى اَصْحَابِ الْقُرْاٰنِ .

۳۳۰: باب وتر کی سات رکعات

۴۴۱: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (۱۳) تیرہ رکعتیں وتر پڑھا کرتے تھے پھر جب آپ ﷺ بوڑھے اور ضعیف ہوگئے تو سات رکعتیں وتر پڑھنے لگے۔اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے ۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ام سلمہؓ حسن ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ وتر میں تیرہ ،گیارہ ،نو، سات ،تین اور ایک رکعت پڑھا کرتے تھے ۔ اسحاق بن ابراہیم کہتے ہیں کہ نبی ﷺ وتر میں تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے۔ اس حدیث کا معنیٰ یہ ہے کہ وتر سمیت تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے چنانچہ رات کی نماز بھی وتر کی طرف منسوب ہوگئی۔اس میں حضرت عائشہؓ سے بھی حدیث مروی ہے ان کا استدلال نبی اکرم ﷺ سے مروی اس حدیث سے ہے کہ ''اے اہل قرآن وتر پڑھا کرو'' اس کا مقصد (قیام اللیل) تہجد کی نماز ہے۔یعنی تہجد کو مجازاً وتر کہتے ہیں اس لئے آپ ﷺ نے اہل قرآن کو (قیام اللیل) تہجد کا حکم دیا۔

۳۳۱ :بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوِتْرِ بِخَمْسٍ

۴۴۲: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَاعَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَ كَانَتْ

۳۳۱: باب وتر کی پانچ رکعات

۴۴۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز تیرہ (۱۳) رکعتوں پر مشتمل تھی اس میں سے پانچ

صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ مِنْهُنَّ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَحَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْوِتْرَ بِخَمْسٍ وَقَالُوْا لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ مِنْهُنَّ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ.

رکعتیں وتر پڑھتے تھے اور ان کے دوران نہیں بیٹھتے تھے آخری رکعت میں بیٹھتے پھر جب مؤذن اذان دیتا تو آپ ﷺ کھڑے ہوتے اور دو رکعتیں پڑھتے جو بہت ہلکی ہوتیں اس باب میں حضرت ابوایوبؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض علماء صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) وغیرہ نے یہی مسلک اختیار کیا ہے کہ وتر کی پانچ رکعتیں ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ان کے دوران نہ بیٹھے بلکہ صرف آخری رکعت میں بیٹھے۔

۳۳۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوِتْرِ بِثَلَاثٍ

۳۳۲: باب وتر میں تین رکعتیں ہیں

۴۴۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِيْهِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ يَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلَاثِ سُوَرٍ اٰخِرُهِنَّ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَيُرْوٰى اَيْضًا عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا رَوٰى بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ اُبَيٍّ وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اُبَيٍّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِلٰى هٰذَا وَرَاَوْا اَنْ يُّوْتِرَ الرَّجُلُ بِثَلَاثٍ قَالَ سُفْيَانُ اِنْ شِئْتَ اَوْتَرْتَ بِرَكْعَةٍ قَالَ سُفْيَانُ وَالَّذِيْ اَسْتَحِبُّ اَنْ يُّوْتِرَ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الطَّالَقَانِيُّ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ كَانُوْا يُوْتِرُوْنَ بِخَمْسٍ وَثَلَاثٍ وَرَكْعَةٍ وَيَرَوْنَ كُلَّ

۴۴۳: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعت وتر پڑھتے تھے اور ان میں قصار مفصل کی نو سورتیں پڑھتے اور ہر رکعت میں تین سورتیں جن میں آخری سورہ اخلاص ہوتی تھی۔ اس باب میں عمران بن حصینؓ، عائشہؓ، ابن عباسؓ، ابوایوبؓ اور عبدالرحمٰن بن ابزیٰؓ سے بھی روایت ہے۔ عبدالرحمٰن ابزیٰؓ، ابی بن کعب سے روایت کرتے ہیں اور عبدالرحمٰن بن ابزی نبی اکرم ﷺ سے بھی روایت کرتے ہیں۔ بعض حضرات اسے اسی طرح نقل کرتے ہوئے ابی بن کعب کا ذکر نہیں کرتے جبکہ بعض حضرات عبدالرحمٰن بن ابزی سے اور وہ ابی بن کعب سے نقل کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں علماء صحابہؓ وغیرہ کی ایک جماعت کا اسی پر عمل ہے کہ وتر میں تین رکعات پڑھی جائیں۔ سفیانؒ کہتے ہیں کہ اگر چاہے تو پانچ رکعتیں پڑھے چاہے تو تین وتر پڑھے اور چاہے تو ایک رکعت پڑھے لیکن میرے نزدیک وتر کی تین رکعتیں پڑھنا مستحب ہے۔ ابن مبارکؒ اور اہل کوفہ (احناف) کا بھی یہی قول ہے۔ ہم سے روایت کی سعید بن یعقوب طالقانی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے محمد بن سیرین سے محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ پانچ، تین اور ایک رکعت

ذٰلِکَ حَسَنًا.

وتر پڑھتے تھے اور تینوں طرح پڑھنا اچھا سمجھتے تھے۔

(ف) احناف کا یہی مسلک ہے کہ وتر تین رکعت ہیں یعنی دوسری رکعت میں تشہد کے بعد اٹھ کھڑا ہو اور تیسری میں بیٹھ کر سلام پھیرے۔

۳۳۳. بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوِتْرِ بِرَكْعَةٍ

۴۴۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَالْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ اُطِيْلُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ وَكَانَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ وَالْاَذَانُ فِيْ اُذُنِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ رَاَوْا اَنْ يَفْصِلَ الرَّجُلُ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَالثَّالِثَةِ يُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

۳۳۳: باب وتر میں ایک رکعت پڑھنا

۴۴۴: حضرت انس بن سیرینؒ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا کیا میں فجر کی دو رکعتوں (سنتوں) میں قراءت لمبی کروں تو انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ رات کو دو دو رکعت کر کے نماز پڑھتے اور پھر آخر میں ایک رکعت وتر پڑھتے اور فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) اس وقت پڑھتے جب فجر کی اذان سنتے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، جابرؓ، فضل بن عباسؓ، ابوایوبؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض صحابہؓ اور تابعینؒ کا اسی پر عمل ہے کہ دو رکعتوں اور تیسری رکعت کے درمیان فصل کرے (سلام پھیرے) اور تیسری رکعت وتر کی پڑھے۔ امام مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

۳۳۴: بَابُ مَاجَاءَ مَايُقْرَاُ فِي الْوِتْرِ

۴۴۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يَاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فِيْ رَكْعَةٍ رَكْعَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَاَ فِي الْوِتْرِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالَّذِيْ اخْتَارَهٗ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَنْ بَعْدَهُمْ اَنْ يَقْرَاَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ

۳۳۴: باب وتر کی نماز میں کیا پڑھے

۴۴۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سورۂ اعلیٰ، سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص پڑھتے تھے (یعنی ہر رکعت میں ایک ایک سورت) اس باب میں حضرت علیؓ، عائشہؓ اور عبدالرحمٰن بن ابزیٰؓ بھی ابی بن کعبؓ سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری رکعت میں سورۂ اخلاص اور معوذتین (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) بھی پڑھیں جسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بعد کے اہل علم کی اکثریت نے اختیار کیا ہے۔ وہ یہی ہے کہ "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى" سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص تینوں میں سے ہر رکعت میں ایک

الْاَعْلٰی وَقُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ یَقْرَأُفِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ مِنْ ذٰلِکَ بِسُوْرَۃٍ .

۴۴۶:حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ حَبِیْبِ بْنِ الشَّھِیْدِالْبَصْرِیُّ نَامُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَۃَالْحَرَّانِیُّ عَنْ خُصَیْفٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِبْنِ جُرَیْجٍ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَۃَ بِاَیِّ شَیْءٍ کَانَ یُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰہِ قَالَتْ کَانَ یَقْرَأُفِی الْاُوْلٰی بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِیَۃِ بِقُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَفِی الثَّالِثَۃِ بِقُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌوَالْمُعَوِّذَتَیْنِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَھٰذَاحَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَعَبْدُالْعَزِیْزِھٰذَا ھُوَ وَالِدُ بْنِ جُرَیْجٍ صَاحِبُ عَطَآءٍ وَابْنُ جُرَیْجٍ اسْمُہٗ عَبْدُ الْمَلِکِ بْنِ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ جُرَیْجٍ وَقَدْرَوٰی ھٰذَاالْحَدِیْثَ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ عَنْ عَمْرَۃَ عَنْ عَآئِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ.

سورت پڑھے۔(یعنی پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۂ کافرون اور تیسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھے)

۴۴۶: حضرت عبدالعزیز بن جریج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں کیا پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں ''سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی'' اور دوسری رکعت میں ''قُلْ یٰاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ'' اور تیسری رکعت میں ''قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ'' اور معوذتین پڑھتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے عبدالعزیز ، ابن جریج کے والد اور عطاء کے ساتھی ہیں۔ ابن جریج کا نام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج ہے۔ یحییٰ بن سعید انصاری نے بھی یہ حدیث بواسطہ عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں۔

۳۳۵:بَابُ مَاجَاءَ فِی الْقُنُوْتِ فِی الْوِتْرِ

۳۳۵: باب وتر میں قنوت پڑھنا

۴۴۷:حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ بُرَیْدِ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ عَنْ اَبِی الْحَوْرَآءِ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلِمَاتٍ اَقُوْلُھُنَّ فِی الْوِتْرِ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْ مَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ مَا اَعْطَیْتَ وَ قِنِیْ شَرَّمَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ وَاِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ لَانَعْرِفُہٗ اِلَّامِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ مِنْ حَدِیْثِ اَبِی الْحَوْرَآءِ السَّعْدِیِّ وَاسْمُہٗ رَبِیْعَۃُ بْنُ شَیْبَانَ وَلَا نَعْرِفُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْقُنُوْتِ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ ھٰذَا وَاخْتَلَفَ اَھْلُ الْعِلْمِ فِی الْقُنُوْتِ فِی الْوِتْرِ فَرَاٰی عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْقُنُوْتَ فِیْ

۴۴۷: ابوحوراء کہتے ہیں کہ حسن بن علیؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ کلمات سکھائے تاکہ میں انہیں وتر میں پڑھا کروں ''اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ...... '' (اے اللہ مجھے ہدایت دے ان لوگوں کے ساتھ جنہیں تو نے ہدایت دی، مجھے عافیت عطاء فرما ان لوگوں کے ساتھ جن کو تو نے عافیت بخشی، مجھے اپنے دوستوں میں سے ایک دوست بنا اور جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا ہے اس میں برکت عطا فرما اور مجھے ان برائیوں سے بچا جو میرے مقدر میں لکھ دی گئیں بے شک تو فیصلہ فرماتا ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں ہوسکتا اور جسے تو دوست رکھتا ہے اسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا اے پروردگار تو بابرکت ہے اور تیری ہی ذات بلند و برتر ہے) اس باب میں حضرت علیؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند یعنی ابوحوراء سعدی کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ ابوحوراء کا نام ربیعہ بن شیبان ہے۔ قنوت کے بارے میں نبی ﷺ

الْوِتْرِ فِي السَّنَةِ كُلِّهَا وَاخْتَارَ الْقُنُوْتَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاِسْحٰقُ وَاَهْلُ الْكُوْفَةِ وَقَدْرُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَقْنُتُ اِلَّافِي النِّصْفِ الْاٰخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَكَانَ يَقْنُتُ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَقَدْذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَاوَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ .

سے مروی روایات میں سے اس سے بہتر روایت کا ہمیں علم نہیں۔ اہل علم کا قنوت کے بارے میں اختلاف ہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ پورا سال قنوت پڑھے اوران کے نزدیک قنوت کی دعا رکوع سے پہلے پڑھنا مختار ہے یہ بعض علماء کا بھی قول ہے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، اسحٰقؒ اور اہل کوفہ (احناف) کا بھی یہی قول ہے۔ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ وہ صرف رمضان کے دوسرے پندرہ دنوں میں رکوع کے بعد قنوت پڑھتے تھے۔ بعض اہل علم نے یہی مسلک اختیار کیا ہے۔ امام شافعیؒ اور احمدؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۳۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنَامُ عَنِ الْوِتْرِ وَيَنْسٰى

۳۳۶: باب جوشخص وتر پڑھنا بھول جائے یا وتر پڑھے بغیر سو جائے

۴۴۸: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَاعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِبْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِاَوْنَسِيَهٗ فَلْيُصَلِّ اِذَا ذَكَرَ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ .

۴۴۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وتر پڑھے بغیر سو جائے یا بھول جائے تو جب جاگے یا اسے یاد آجائے تو پڑھ لے۔

فائدہ: مندرجہ بالا احادیث وتر کے متعلق آپ کی نظر سے گذریں ان سے وتر کی اہمیت ثابت ہوئی لیکن ائمہ میں اس کے متعلق اختلاف ہے کہ یہ واجب ہے یا سنت ائمہ ثلاثہ کے نزدیک سنت موکدہ؟ اور فرض کے علاوہ اور کوئی درجہ نہیں ہے لیکن احناف کے نزدیک ان کے درمیان یعنی فرض اور سنت موکدہ کے درمیان ایک درجہ واجب کا ہے یہ وہ فعل ہے کہ جس کو آپ ﷺ نے کبھی ترک نہیں کیا اور ترک کرنیوالے کو یا بھول جانے والے کو یاد آنے یا جاگنے پر پڑھنے کا حکم دیا مختصر اُدلائل احناف یہ ہیں:

(۱) حضرت ابوسعید خدریؓ کی حدیث جو گذری (۲) حضرت خارجہؓ بن حذافہ کی روایت کے الفاظ کہ ان اللہ امدکم ......الخ۔ اس میں آپ ﷺ نے امداد کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف فرمائی۔ (۳) حضرت علیؓ کی حدیث جس میں فرمایا گیا کہ فاوتروا یااھل قران ۔ یا اہل حدیث نہیں فرمایا اشارۃ النص یہ قرآنی حکم محسوس ہوتا ہے جو وحی خفی کے ذریعے دیا گیا۔ (۴) آپ نے کبھی وتر ترک نہیں فرمائے حتی کہ سنن تہجد کی تعداد کم کردی لیکن وتر ضرور پڑھے لیکن یہ اختلاف ایسا نہیں کہ اس پر بحث کی عمارت کھڑی کی جائے ائمہ ثلاثہ بھی وتر کو باقی تمام سنت نمازوں پر اس کو ترجیح اور فوقیت دیتے ہیں۔ اس باب کی گذشتہ اور آئندہ احادیث احناف کے مسلک کی بنیاد ہیں۔

۴۴۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَاعَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَيْدِبْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهٖ فَلْيُصَلِّ اِذَااَصْبَحَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ

۴۴۹: حضرت زید بن اسلم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی وتر پڑھے بغیر سو جائے تو صبح ہونے پر پڑھے۔ یہ حدیث پہلی حدیث سے اصح ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں میں

الْاَوَّلِ وَقَالَ اَبُو عِيسٰى سَمِعْتُ اَبَا دَاوٗدَ السِّجْزِيَّ يَعْنِيْ سُلَيْمَانَ الاَشْعَثِ سَمِعْتُ يَقُوْلُ سَاَلْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ فَقَالَ اَخُوْهُ عَبْدُاللّٰهِ لَا بَاْسَ بِهٖ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَذْكُرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ ضَعَّفَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ زَيْدِبْنِ اَسْلَمَ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَيْدِبْنِ اَسْلَمَ ثِقَةٌ وَقَدْذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا يُوْتِرُ الرَّجُلُ اِذَا ذَكَرَوَاِنْ كَانَ بَعْدَ مَاطَلَعَتِ الشَّمْسُ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ .

نے ابوداؤد سجزی یعنی سلیمان بن اشعث سے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں نے امام احمد بن حنبلؒ سے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا ان کے بھائی عبداللہ میں کچھ مضائقہ نہیں اور میں نے امام بخاریؒ کو علی بن عبداللہ کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کو ضعیف کہتے ہوئے سنا اورانہوں نے کہا کہ عبداللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہیں۔ بعض اہل کوفہ کا اسی حدیث پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ جب یاد آجائے تو وتر پڑھے اگر چہ سورج کے طلوع ہونے کے بعد یاد آئے سفیان ثوریؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۳۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مُبَادَرَةِ الصُّبْحِ بِالْوِتْرِ

۳۳۷: باب صبح سے پہلے وتر پڑھنا

۴۵۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَحْيٰى بْنُ زَكَرِيَّا ابْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ نَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ قَالَ اَبُوْ عِيسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۴۵۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح ہونے سے پہلے وتر جلدی پڑھ لیا کرو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۵۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْتِرُوْا قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوْا .

۴۵۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر صبح ہونے سے پہلے پڑھ لو۔

۴۵۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَقَدْذَهَبَ كُلُّ صَلٰوةِ اللَّيْلِ وَالْوِتْرُ فَاَوْتِرُوْا قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ قَالَ اَبُوْ عِيسٰى وَسُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى قَدْتَفَرَّدَبِهٖ عَلٰى هٰذَا اللَّفْظِ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لَاوِتْرَ بَعْدَصَلٰوةِ الصُّبْحِ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِوَاحِدٍمِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُوَاِسْحَاقُ لَايَرَوْنَ الْوِتْرَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ .

۴۵۲: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب فجر طلوع ہوجائے تو رات کی تمام نمازوں اور وتر کا وقت ختم ہوجاتا ہے لہٰذا فجر کے طلوع ہونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں سلیمان بن موسیٰ اس لفظ کو بیان کرنے میں منفرد ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز کے بعد وتر نہیں یہ کئی اہل علم کا قول ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی یہی کہتے ہیں کہ فجر کے بعد وتر نہیں ہیں۔

۳۳۸: بَابُ مَاجَاءَ لَاوِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ

۳۳۸: باب ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں

۴۵۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِيْ

۴۵۳: قیس بن طلق بن علیؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں

عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بَدْرٍعَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاوِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الَّذِيْ يُوْتِرُ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُوْمُ مِنْ اٰخِرِهٖ فَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ نَقْضَ الْوِتْرِ وَقَالُوْا يُضِيْفُ اِلَيْهَا رَكْعَةً وَيُصَلِّيْ مَابَدَا لَهٗ ثُمَّ يُوْتِرُ فِيْ اٰخِرِ صَلٰوتِهٖ لِاَنَّهٗ لَاوِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ وَهُوَ الَّذِيْ ذَهَبَ اِلَيْهِ اِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِذَا اَوْتَرَ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ مِنْ اٰخِرِهٖ اَنَّهٗ يُصَلِّيْ مَابَدَا لَهٗ وَلَا يَنْقُضُ وِتْرَهٗ وَيَدَعُ وِتْرَهٗ عَلٰى مَاكَانَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَاَحْمَدَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَهٰذَا اَصَحُّ لِاَنَّهٗ قَدْرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْصَلّٰى بَعْدَ الْوِتْرِ .

کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے علماء کا اس شخص کے بارے میں اختلاف ہے جورات کے شروع میں وتر پڑھے اور پھر آخری حصے میں دوبارہ پڑھے۔بعض علماء کہتے ہیں کہ وتر توڑ دے اوران کے ساتھ ایک رکعت ملا کر جو چاہے پڑھ لے پھر نماز کے آخر میں وتر پڑھے اس لئے کہ ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں۔یہ صحابہؓ اوران کے بعد کے اہل علم اورامام اسحٰقؒ کا قول ہے۔بعض علماء صحابہؓ کا کہنا ہے کہ اگر رات کے شروع میں وتر پڑھ کر سو گیا پھر آخری حصے میں اٹھا تو جتنی چاہے نماز پڑھے وتر کو نہ توڑے انہیں (یعنی وتر کو) اسی طرح چھوڑ دے۔سفیان ثوریؒ، مالک بن انسؒ، احمدؒ اورابن مبارکؒ کا یہی قول ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے اس لئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کے بعد نماز پڑھی۔

۴۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبْنُ بَشَّارٍنَاحَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مُوْسَى الْمَرَائِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُهٰذَا عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ وَعَآئِشَةَ وَغَيْرِ وَاحِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۴۵۴: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور کئی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی اسی کے مثل مروی ہے۔

۳۳۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

۳۳۹: باب سواری پر وتر پڑھنا

۴۵۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَامَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِبْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِيْ سَفَرٍ فَتَخَلَّفْتُ عَنْهُ فَقَالَ اَيْنَ كُنْتَ فَقُلْتُ اَوْتَرْتُ فَقَالَ اَلَيْسَ لَكَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ

۴۵۵: حضرت سعید بن یسارؒ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ ایک سفر میں تھا کہ ان سے پیچھے رہ گیا۔انہوں نے فرمایا تم کہاں تھے؟ میں نے کہا میں وتر پڑھ رہا تھا۔حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کیا تیرے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ نہیں؟ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سواری پر وتر پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے

مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِلٰى هٰذَا وَرَاَوْا اَنْ يُّوْتِرَ الرَّجُلُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُوْتِرُ الرَّجُلُ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوْتِرَ نَزَلَ فَاَوْتَرَ عَلَى الْاَرْضِ وَهُوَقَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْكُوْفَةِ۔

ہیں کہ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء صحابہؓ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے کہ سواری پر وتر پڑھ لے امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے جبکہ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ سواری پر وتر نہ پڑھے پس اگر وتر پڑھنا چاہے تو اترے اور زمین پر وتر پڑھے۔ بعض اہل کوفہ یہی کہتے ہیں۔

خلاصۃ الابواب: نماز وتر کے بارے میں یہ اختلاف معروف ہے کہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک واجب نہیں محض سنت ہے جبکہ امام ابوحنیفہؒ اس کو واجب قرار دیتے ہیں۔ امام صاحب کے دلائل (۱) ابوداؤد شریف کی معروف روایت کہ حضورؐ نے فرمایا: ''الوتر حق فمن تر لم یوتر فلیس منا '' تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ ترجمہ یہ ہے کہ وتر حق ہیں جس نے وتر نہیں پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (۲) سنن دارقطنی میں ہے کہ جو شخص وتر پڑھنا بھول جائے یا سو جائے جب یاد آئے تو ان کو پڑھے (۳) حدیث باب میں لفظ ''امدّ'' کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف یہ وجوب وتر پر دلالت کرتا ہے۔ وتر کی تعداد رکعات کے بارے میں اختلاف ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک وتر ایک سے لے کر سات رکعات تک جائز ہیں اس سے زیادہ نہیں۔ عام طور سے ان حضرات کا عمل یہ کہ یہ دو سلاموں سے تین رکعتیں ادا کرتے ہیں دو رکعتیں ایک سلام کے ساتھ اور ایک رکعت ایک سلام کے ساتھ۔ حنفیہ کے نزدیک وتر کی تین رکعات متعین ہیں اور وہ بھی ایک سلام کے ساتھ حنفیہ کے دلائل درج ذیل ہیں۔

دلیل نمبر۱: حضرت عائشہؓ کی روایت ترمذی میں موجود ہے اس میں صراحت ہے کہ آپ ﷺ وتر کی تین رکعتیں تہجد سے الگ پڑھا کرتے تھے (بخاری ج۔۱۔ص۔۱۵۴ کتاب التہجد)

دلیل نمبر۲: حضرت علیؓ کی حدیث ''کان رسول الله ﷺ یوتر بثلاث کہ حضور ﷺ وتر کی تین رکعات پڑھتے تھے۔

دلیل نمبر۳: سنن ابی داؤد میں عبداللہ بن قیسؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے سوال کیا کہ حضور ﷺ وتر کی کتنی رکعات پڑھتے تھے۔ ام المؤمنین نے فرمایا کہ چار۴ اور تین ۳، چھ۶ اور تین۳، آٹھ ۸ اور تین ۳، دس ۱۰ اور تین۳ اور سات ۷ رکعات سے کم اور تیرہ ۱۳، رکعات سے زیادہ وتر نہیں پڑھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تہجد کی تعداد تو بدلتی رہتی تھی لیکن وتر کی تعداد میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی تھی بلکہ ان کی تعداد ہمیشہ تین ہی ہوتی تھی یہ تمام احادیث وتر کی رکعات پر صریح ہیں۔ حضور ﷺ کے فعل مبارک سے تین رکعات کا ہی ذکر ملتا ہے، البتہ بعض روایات سے اشتباہ ضرور ہوتا ہے جن میں آپ ﷺ نے فرمایا تیرہ رکعات کے ساتھ، گیارہ رکعات کے ساتھ وتر، نو رکعات کے ساتھ وتر، سات رکعات کے ساتھ وتر، پانچ رکعات کے ساتھ وتر، ایک رکعت کے ساتھ وتر کیا کرو۔ ایک رکعت ساتھ وتر کی تاویل کی گئی ہے یعنی ایک رکعت کو جب دو کے ساتھ ملایا جائے۔

علماء فرماتے ہیں کہ وتر تین قسم کے ہیں:

(۱) وتر حقیقی: یعنی واقع اور نفس الامر میں ایک صرف

(۲) حقیقی شرعی: یعنی شریعت میں وتر تین رکعات ہیں۔

(۳) مجازی شرعی: یعنی تمام تہجد اور صلوٰۃ اللیل بمع وتر کے سب پر وتر کا اطلاق کیا جاتا ہے مجازی طور پر۔

ایک اور مسئلہ میں اختلاف ہے کہ وتر سواری پر جائز ہیں یا نہیں۔ ائمہ ثلاثہ جائز کہتے ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جائز نہیں بلکہ نیچے اُترنا ضروری ہے کیونکہ صلوٰۃ وتر واجب ہے لہٰذا سواری پر ادا نہیں کیے جاسکتے۔ حدیث باب میں وتر سے مراد صلوٰۃ اللیل (رات کی نماز) ہے چنانچہ ماقبل میں ذکر ہو چکا ہے کہ صلوٰۃ اللیل پر وتر بولا جاتا ہے۔

۳۴۰ :بَابُ مَاجَاءَ فِي صَلٰوةِ الضُّحٰى

۴۵۶ :حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ فُلَانِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عَمِّهٖ ثُمَامَةَ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الضُّحٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهٗ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ ذَهَبٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَعَآئِشَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِيِّ وَابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۴۵۷ :حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ مَا اَخْبَرَنِيْ اَحَدٌ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى اِلَّا اُمُّ هَانِئٍ فَاِنَّهَا حَدَّثَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ فَسَبَّحَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مَارَاَيْتُهٗ صَلّٰى صَلٰوةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَكَانَ اَحْمَدُ رَاٰى اَصَحَّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثُ اُمِّ هَانِئٍ وَاخْتَلَفُوْا فِيْ نُعَيْمٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نُعَيْمُ بْنُ خَمَّارٍ وَقَالَ بَعْضُهُمُ ابْنُ هَمَّارٍ وَيُقَالُ بْنُ هَبَّارٍ وَيَقُوْلُ ابْنُ هَمَّامٍ وَالصَّحِيْحُ بْنُ هَمَّارٍ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ وَهِمَ فِيْهِ فَقَالَ ابْنُ خَمَّارٍ وَاَخْطَاَ فِيْهِ ثُمَّ تَرَكَ فَقَالَ نُعَيْمٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَنِيْ بِذٰلِكَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْ نُعَيْمٍ.

۳۴۰: باب چاشت (ضحیٰ[1]) کی نماز

۴۵۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاشت کی نماز بارہ (۱۲) رکعت پڑھے۔اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔ اس باب میں ام ھانی رضی اللہ عنہا، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نعیم بن ہمار رضی اللہ عنہ، ابوذر رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، ابوامامہ رضی اللہ عنہا، عتبہ بن عبد اسلمی رضی اللہ عنہ، ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں انسؓ کی حدیث غریب ہے ہم اسے اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔

۴۵۷: عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ فرماتے ہیں مجھے ام ہانیؓ کے علاوہ کسی نے نہیں بتایا کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا یہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن ان کے گھر میں آئے آپ ﷺ نے غسل کیا اور آٹھ رکعت نماز پڑھی۔میں نے آپ ﷺ کو اس سے پہلے اتنی مختصر اور خفیف نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔اختصار کے باوجود آپ ﷺ رکوع اور سجود پوری طرح کررہے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔امام احمدؒ کے نزدیک اس باب میں حضرت ام ھانیؓ کی روایت اصح ہے۔ نعیم کے بارے میں علماء میں اختلاف ہے۔بعض کہتے ہیں نعیم بن حمار اور بعض نے ابن ہمار کہا ہے۔انہیں ابن ہمار اور ابن ہمام بھی کہا جاتا ہے جبکہ صحیح ابن ہمار ہی ہے۔ابونعیم کو اس میں وہم ہوگیا ہے وہ ابن خمار کہتے ہیں انہوں نے اس میں خطا کی ہے۔اور پھر نعیم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان واسطہ چھوڑ دیا ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں مجھے عبد بن حمید نے بواسطہ ابونعیم اس کی خبر دی ہے۔

---

[1] ضحیٰ : یہ نماز دن چڑھے پڑھی جاتی ہے اور جو دو رکعتیں سورج کے نکلنے کے دس بارہ منٹ بعد پڑھی جاتی ہے اس کو اشراق کہتے ہیں۔

۴۵۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرِ السِّمْنَانِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ نَا اَبُوْ مُسْهِرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بُحَيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِى الدَّرْدَآءِ وَاَبِىْ ذَرٍّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَّهٗ قَالَ ابْنَ اٰدَمَ ارْكَعْ لِىْ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ اَكْفِكَ اٰخِرَهٗ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰى وَكِيْعٌ وَالنَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ وَلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ.

۴۵۸: حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (حدیث قدسی) نقل کرتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا'': اے بنی آدم! تو میرے لئے دن کے شروع میں چار رکعتیں پڑھ میں تیرے دن بھر کے کاموں کو پورا کروں گا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ وکیع نضر بن شمیل اور کئی ائمہ حدیث نے یہ حدیث نہاس بن قہم سے روایت کی ہے اور ہم نہاس کو اس حدیث ہی سے پہچانتے ہیں۔

۴۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى الْبَصْرِيُّ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ عَنْ شَدَّادٍ اَبِىْ عَمَّارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَافَظَ عَلٰى شُفْعَةِ الضُّحٰى غُفِرَ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

۴۵۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے چاشت کی دو رکعتیں ہمیشہ پڑھیں اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اگرچہ سمندر کی جھاگ کی طرح ہی کیوں نہ ہوں۔

۴۶۰: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى الضُّحٰى حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَدَعُ وَيَدَعُهَا حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُصَلِّىْ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۴۶۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے نہیں چھوڑیں گے۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑ دیتے تو ہم کہتے اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے نہیں پڑھیں گے۔

خلاصۃ الباب: چاشت کی نماز احناف کے نزدیک مستحب ہے کیونکہ حضور ﷺ نے اس کو ہمیشہ نہیں پڑھا۔ تہجد کی طرح ان کی بھی کوئی مقدار مقرر نہیں۔

۳۴۱: بَابُ مَاجَاءَ فِى الصَّلٰوةِ عِنْدَ الزَّوَالِ

۳۴۱: باب زوال کے وقت نماز پڑھنا

۴۶۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ اَبِى الْوَضَّاحِ هُوَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْمُؤَدِّبُ عَنْ عَبْدِالْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّىْ اَرْبَعًا بَعْدَ اَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ فَقَالَ اِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَاُحِبُّ اَنْ يَصْعَدَ لِىْ فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِىْ اَيُّوْبَ قَالَ

۴۶۱: حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوال کے بعد اور ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھا کرتے اور فرماتے یہ ایسا وقت ہے کہ اس میں آسمانوں کے دروازے کھلتے ہیں اور میں پسند کرتا ہوں کہ ایسے وقت میں میرے نیک اعمال اوپر اٹھائے جائیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ اور ایوبؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں عبداللہ بن سائبؓ کی حدیث حسن

اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرُوِىَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّىْ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ بَعْدَالزَّوَالِ لَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِىْ اٰخِرِهِنَّ .

غریب ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم زوال کے بعد چار رکعت نماز ایک ہی سلام کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔

۳۴۲: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ صَلٰوةِ الْحَاجَةِ

۳۴۲: باب نماز حاجت

۴۶۲: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عِيْسَى بْنِ يَزِيْدَالْبُغْدَادِىُّ نَاعَبْدُاللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِىُّ وَنَاعَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَكْرٍ عَنْ فَائِدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ اَوْفٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ اِلَى اللّٰهِ حَاجَةٌ اَوْ اِلٰى اَحَدٍ مِنْ بَنِىْ اٰدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللّٰهِ وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَ الْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَاتَدَعْ لِىْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَاحَاجَةً هِىَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِىْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ فَائِدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ يُضَعَّفُ فِى الْحَدِيْثِ وَفَائِدٌ هُوَ اَبُو الْوَرْقَاءِ .

۴۶۲: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کسی کو اللہ کی طرف کوئی حاجت یا لوگوں میں سے کسی سے کوئی کام ہو تو اسے چاہیے کہ اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور یہ پڑھے" لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ...... " (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار بزرگی والا ہے۔ پاک ہے اللہ اور عرش عظیم کا مالک ہے۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے وہ چیزیں مانگتا ہوں جو تیری رحمت اور تیری بخشش کا سبب ہوتی ہیں اور میں ہر نیکی میں سے اپنا حصہ مانگتا ہوں اور ہر گناہ سے سلامتی طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ میرے گناہ بخشے بغیر میرے کسی غم کو دور کئے بغیر میری کسی حاجت کو جو تیرے نزدیک پسندیدہ ہو پورا کئے بغیر نہ چھوڑنا۔ اے رحم کرنے والوں سے بہت زیادہ رحم کرنے والے) امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ اس اسناد میں کلام ہے اور فائد بن عبدالرحمٰن ضعیف ہیں اور وہ فائد ابوالورقاء ہیں۔

۳۴۳: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ صَلٰوةِ الْاِسْتِخَارَةِ

۳۴۳: باب استخارے کی نماز

۴۶۳: حَدَّثَنَاقُتَيْبَةُ نَاعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِى الْمَوَالِىْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِى الْاُمُوْرِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ اِذَاهَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ

۴۶۳: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں ہر کام میں استخارہ اس طرح سکھاتے جس طرح قرآن سکھاتے تھے۔ فرماتے اگر تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز نفل پڑھے پھر یہ پڑھے "اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ ...... " اور اپنی حاجت کا نام لے یعنی لفظ "هٰذَا الْاَمْرَ" کی جگہ اپنی حاجت کا نام لے (اے اللہ! میں تیرے علم کے وسیلے سے تجھ سے بھلائی اور تیری قدرت کے وسیلے سے تجھ سے قدرت

مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ الْعَلَّامُ الْغُيُوْبِ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌلِّي فِي دِيْنِي وَمَعِيْشَتِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْقَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَاٰجِلِهٖ فَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيْهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّلِّي فِي دِيْنِي وَمَعِيْشَتِي وَ عَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْقَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهٖ قَالَ وَيُسَمِّي حَاجَتَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَأَبِي أَيُّوْبَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي الْمَوَالِي وَهُوَ شَيْخٌ مَدَنِيٌّ ثِقَةٌ رَوٰى عَنْهُ سُفْيَانُ حَدِيْثًا وَقَدْ رَوٰى عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ غَيْرُوَاحِدٍمِنَ الْأَئِمَّةِ.

مانگتا ہوں۔اور تیرے فضل عظیم کا طلبگار ہوں تو ہر چیز پر قادر ہے اور میں کسی چیز پر قادر نہیں۔تو ہر چیز کو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا تو پوشیدہ چیزوں کو بھی جانتا ہے۔اے اللہ اگر یہ مقصد میرے لئے میرے دین، میری دنیا، آخرت، زندگی یا فرمایا اس جہان میں اور آخرت کے دن (جہان) میں بہتر ہے تو اسے میرے لئے آسان کر دے اور اگر تو اسے میرے دین، میری زندگی اور آخرت یا فرمایا اس جہان یا اس جہان کیلئے برا سمجھتا ہے تو مجھے اس سے اور اسے مجھ سے دور کر دے اور میرے لئے جہاں بھلائی ہو وہ مہیا فرما پھر اس سے مجھے راضی کر دے) اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ اور ابوایوبؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں جابرؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ہم اسے عبدالرحمٰن بن ابی الموالی کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور وہ شیخ مدنی ہیں اور ثقہ ہیں۔سفیان نے ان سے حدیث روایت کی ہے اور دیگر کئی ائمہ بھی عبدالرحمٰن سے احادیث روایت کرتے ہیں۔

۳۴۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي صَلٰوةِ التَّسْبِيْحِ

۴۶۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَازَيْدُ بْنُ حُبَابٍ الْعُكْلِيُّ نَامُوْسَى بْنُ عُبَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ أَبِي سَعِيْدٍمَوْلٰى أَبِي بَكْرِبْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِوبْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ يَاعَمِّ أَلَا أَصِلُكَ أَلَا أَحْبُوْكَ أَلَا أَنْفَعُكَ قَالَ بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يَاعَمِّ صَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُفِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ فَإِذَا انْقَضَتِ الْقِرَاءَةُ فَقُلِ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً قَبْلَ أَنْ تَرْكَعَ ثُمَّ ارْكَعْ فَقُلْهَا عَشْرًاثُمَّ اسْجُدْ فَقُلْهَا عَشْرًاثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًاقَبْلَ أَنْ تَقُوْمَ فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُوْنَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَهِيَ ثَلٰثُ مِائَةٍ فِي

۳۴۴: باب صلوۃ التسبیح

۴۶۴: حضرت ابورافعؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا۔چچا کیا میں آپؓ کے ساتھ صلہ رحمی نہ کروں؟ کیا میں آپؓ کو عطیہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو نفع نہ پہنچاؤں؟ انہوں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا اے چچا چار رکعت پڑھئے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورت سے فارغ ہونے کے بعد رکوع سے پہلے پندرہ مرتبہ "اللہ اکبر، الحمدللہ، سبحان اللہ" پڑھئے پھر رکوع کیجئے اور رکوع میں دس مرتبہ یہی پڑھیے پھر رکوع سے کھڑے ہو کر دس مرتبہ پھر سجدے میں دس مرتبہ پھر سجدے سے اٹھ کر دس مرتبہ پھر دوسرے سجدے میں دس مرتبہ اور پھر سجدے سے اٹھ کر کھڑے ہونے سے پہلے دس مرتبہ یہی کلمات پڑھیئے یہ ہر رکعت میں (۷۵) مرتبہ ہوا اور چاروں رکعتوں میں (۳۰۰) تین سو مرتبہ ہوا۔اگر آپ کے گناہ

اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ وَلَوْ كَانَتْ ذُنُوْبُكَ مِثْلَ رَمْلٍ عَالِجٍ لَغَفَرَهَا اللّٰهُ لَكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَقُوْلَهَا فِيْ يَوْمٍ قَالَ فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ اَنْ تَقُوْلَهَا فِيْ يَوْمٍ فَقُلْهَا فِيْ جُمُعَةٍ فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ اِنْ تَقُوْلَهَا فِيْ يَوْمٍ فَقُلْهَا فِيْ شَهْرٍ فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ لَهٗ حَتّٰى قَالَ فَقُلْهَا فِيْ سَنَةٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ رَافِعٍ .

(صغیرہ) ریت کے ٹیلے کے برابر بھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے گا۔ حضرت عباسؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اسے ہر روز کون پڑھ سکتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر روزانہ نہ پڑھ سکو تو جمعہ کے دن اگر جمعہ کو بھی نہ پڑھ سکو تو مہینے میں ایک مرتبہ پڑھو پھر آپ ﷺ اسی طرح فرماتے رہے یہاں تک کہ فرمایا تو پھر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث ابورافعؓ کی حدیث سے غریب ہے۔

۴۶۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى نَاعَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَاعِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ غَدَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَلِّمْنِيْ كَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ فِيْ صَلٰوتِيْ فَقَالَ كَبِّرِي اللّٰهَ عَشْرًا وَسَبِّحِي اللّٰهَ عَشْرًا وَ احْمَدِيْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلِيْ مَاشِئْتِ يَقُوْلُ نَعَمْ نَعَمْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُحَدِيْثٍ فِيْ صَلٰوةِ التَّسْبِيْحِ وَلَا يَصِحُّ مِنْهُ كَبِيْرُ شَيْءٍ وَقَدْرَوَى ابْنُ الْمُبَارَكِ وَغَيْرُوَاحِدٍمِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ صَلٰوةَ التَّسْبِيْحِ وَذَكَرُوا الْفَضْلَ فِيْهِ .

۴۶۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا صبح کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا مجھے ایسے کلمات سکھائے جو میں اپنی نماز میں پڑھوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس مرتبہ اللہ اکبر، دس مرتبہ سبحان اللہ اور دس مرتبہ الحمد للہ پڑھو اور جو ہو مانگو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہاں، ہاں (یعنی عطا فرماتا ہے۔) اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، فضل بن عباس رضی اللہ عنہ اور ابورافع رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز تسبیح کے بارے میں اور بھی روایات مروی ہیں لیکن ان میں اکثر صحیح نہیں ہیں۔ ابن مبارکؒ اور کئی علماء بھی صلوٰۃ التسبیح اور اس کی فضیلت کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔

۴۶۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُبْنُ عَبْدَةَ الْاٰمُلِيُّ نَااَبُوْوَهْبٍ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الْمُبَارَكِ عَنِ الصَّلٰوةِ الَّتِيْ يُسَبَّحُ فِيْهَا قَالَ يُكَبِّرُثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَااِلٰهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُوْلُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُثُمَّ يَتَعَوَّذُوَيَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَفَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً ثُمَّ يَقُوْلُ عَشْرَ مَرَّاتٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ

۴۶۶: روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ آملی نے ان سے بیان کیا ابووہب نے انہوں نے کہا میں نے سوال کیا عبداللہ بن مبارک سے تسبیح والی نماز کے متعلق تو انہوں نے فرمایا "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہے اور پھر یہ پڑھے "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَااِلٰهَ غَيْرُكَ" اس کے بعد "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ" پندرہ مرتبہ پڑھے پھر "اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" پڑھ کر سورہ فاتحہ اور کوئی اور سورت پڑھے پھر

وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ يَرْكَعُ فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَسْجُدُ فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَسْجُدُ الثَّانِيَةَ فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا يُصَلِّيْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عَلٰى هٰذَا فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُوْنَ تَسْبِيْحَةً فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ يَبْدَاُفِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِخَمْسَ عَشْرَةَ تَسْبِيْحَةً ثُمَّ يَقْرَاُ ثُمَّ يُسَبِّحُ عَشْرًافَاِنْ صَلّٰى لَيْلاً فَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يُسَلِّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَاِنْ صَلّٰى نَهَارًا فَاِنْ شَآءَ سَلَّمَ وَاِنْ شَآءَ لَمْ يُسَلِّمْ قَالَ اَبُوْ وَهْبٍ وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُالْعَزِيْزِ وَهُوَابْنُ اَبِيْ رِزْمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ يَبْدَاُ فِي الرُّكُوْعِ بِسُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِي السُّجُوْدِبِسُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ثَلٰثًا ثُمَّ يُسَبِّحُ التَّسْبِيْحَاتِ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ نَاوَهْبُ بْنُ زَمْعَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالْعَزِيْزِ وَهُوَابْنُ اَبِيْ رِزْمَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اِنْ سَهَافِيْهَا يُسَبِّحُ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِعَشْرًاعَشْرًا قَالَ لَااِنَّمَا هِيَ ثَلَاثُ مِائَةِ تَسْبِيْحَةٍ .

دس مرتبہ" سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ" پڑھے پھر رکوع میں دس مرتبہ پھر رکوع سے کھڑے ہوکر دس مرتبہ پھر سجدے میں دس مرتبہ پھر سجدے سے اٹھ کر دس مرتبہ پھر دوسرے سجدے میں دس مرتبہ یہی پڑھے اور چار رکعتیں اسی طرح پڑھے یہ ہر رکعات میں (۷۵) تسبیحات ہوئیں پھر ہر رکعت میں پندرہ مرتبہ سے شروع کرے۔ پھر قرأت کرے اور دس مرتبہ تسبیح کرے۔ اور اگر رات کی نماز پڑھ رہا ہو تو ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرنا مجھے پسند ہے۔ اگر دن کو پڑھے تو چاہے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرے چاہے نہ پھیرے۔ ابووہب کہتے ہیں مجھے عبدالعزیز (یہ ابن ابی رزمہ ہیں) نے عبداللہ کے متعلق کہا کہ ان کا کہنا ہے کہ وہ رکوع میں پہلے تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمُ" اور سجدے میں پہلے تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى" پڑھے اور پھر یہ تسبیحات پڑھے۔ احمد بن عبدہ وہب بن زمعہ سے اور وہ عبدالعزیز (ابن ابی وزمہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے کہا کہ اگر اس نماز میں بھول جائے تو کیا سجدہ سہو کر کے دونوں سجدوں میں بھی دس، دس مرتبہ تسبیحات پڑھے۔ کہا کہ نہیں یہ تین سو (۳۰۰) تسبیحات ہی ہیں۔

۳۴۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صِفَةِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۴۵: باب نبی اکرم ﷺ پر درود کس طرح بھیجا جائے

۴۶۷: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ مِسْعَرٍوَالْاَجْلَحِ وَمَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَلِمْنَا فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍكَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَابَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ قَالَ

۴۶۷: حضرت کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ" ہم نے آپؐ پر سلام بھیجنا تو جان لیا۔ آپؐ پر درود کس طرح بھیجیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہو "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ ......" (اے اللہ! محمد ﷺ اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمت نازل فرمائی بیشک تو بزرگ و برتر ہے اے اللہ! تو محمد ﷺ اور ان کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی بے شک تو بزرگی والا اور برتر ہے) محمود نے

مُحْمُوْدٌ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ وَ زَادَنِیْ زَائِدَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ وَنَحْنُ نَقُوْلُ وَ عَلَیْنَا مَعَهُمْ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَاَبِیْ حُمَیْدٍ وَاَبِیْ مَسْعُوْدٍ وَطَلْحَةَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَبُرَیْدَةَ وَزَیْدِبْنِ خَارِجَةَ وَیُقَالُ ابْنُ جَارِیَةَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ لَیْلٰی كُنْیَتُهٗ اَبُوْعِیْسٰی وَاَبُوْ لَیْلٰی اسْمُهٗ یَسَارٌ۔

کہا کہ ابواسامہ کہتے ہیں کہ زیادہ بتایا مجھ کو زائدہ نے ایک لفظ اعمش سے وہ روایت کرتے ہیں حکم سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہا عبدالرحمٰن نے کہ ہم درود میں کہتے تھے "وَعَلَیْنَامَعَهُمْ" یعنی ان کے ساتھ ہم پر بھی رحمت اور برکت نازل فرما۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابوحمیدؓ، ابومسعودؓ، طلحہؓ، ابوسعیدؓ، بریدہؓ، زید بن خارجہؓ (انہیں ابن جارثہ بھی کہا جاتا ہے) اور ابوہریرہؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کعب بن عجرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ کی کنیت ابوعیسیٰ ہے اور ابولیلیٰ کا نام یسار ہے۔

خلاصۃ الباب: نماز کے قعدہ اخیرہ میں درود شریف پڑھنے کی کیا حیثیت ہے؟ جمہور کا مسلک یہ ہے کہ یہ سنت ہے۔ امام شافعیؒ اس کی فرضیت کے قائل ہیں پھر عمر بھر میں ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا بالاتفاق فرض ہے اور اسم گرامی کے سننے کے بعد واجب ہے اگر ایک مجلس میں اسم گرامی بار بار آئے تو امام طحاوی کے نزدیک ہر مرتبہ واجب ہے جبکہ بعض دوسرے حضرات کے نزدیک ایک مرتبہ واجب ہے۔ بعض مساجد میں کچھ لوگ ایسا کرتے ہیں کہ نمازوں کے بعد بالخصوص نماز جمعہ کے التزام کے ساتھ جماعت بنا کر اور کھڑے ہو کر با آواز بلند درود وسلام پڑھتے ہیں جو لوگ ان کے اس عمل میں شریک نہیں ہوتے ان کو طرح طرح سے بدنام کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں عموماً مسجدوں میں نزاع اور جھگڑے پیدا ہوتے ہیں خاص طور سے ہمارے اس پُرفتن دور میں واضح رہے کہ یہ عمل کھلی ہوئی بدعت اور گمراہی ہے

۳۴۶ بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۳۴۶: باب درود کی فضیلت کے بارے میں

۴۶۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبْنُ بَشَّارٍنَا مُحَمَّدُبْنُ خَالِدِ بْنُ عَثْمَةَ قَالَ ثَنَامُوْسَی بْنُ یَعْقُوْبَ الزَّمْعِیُّ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ كَیْسَانَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ شَدَّادٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلٰوةً قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوةً ﷺ بِهَا عَشْرًا وَكُتِبَ لَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ۔

۴۶۸: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ نزدیک وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجتے اور اس کے حصے میں دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔

۴۶۹ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ

۴۶۹: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے۔ اس باب میں عبدالرحمٰن بن

صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَامِرِبْنِ رَبِيْعَةَ وَعَمَّارٍ وَاَبِيْ طَلْحَةَ وَاَنَسٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرُ وَاحِدٍمِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا صَلٰوةُ الرَّبِّ الرَّحْمَةُ وَصَلٰوةُ الْمَلَائِكَةِ الْاِسْتِغْفَارُ .

عوف، عامر بن ربیعہؓ، عمارؓ، ابوطلحہؓ، انسؓ، ابی بن کعبؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوریؒ اور کئی علماء سے مروی ہے کہ اگر صلوٰۃ کی نسبت اللہ کی طرف ہو تو اس سے مراد رحمت ہے اور اگر (صلوٰۃ) درود کی نسبت فرشتوں کی طرف ہو تو اس سے مراد طلب مغفرت ہے۔

۴۷۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمِ الْبَلْخِيُّ الْمُصَاحِفِيُّ نَا النَّضْرُبْنُ شُمَيْلٍ عَنْ اَبِيْ قُرَّةَ الْاَسَدِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّ الدُّعَآءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَايَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَالْعَلَآءُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هُوَابْنُ يَعْقُوْبَ هُوَ مَوْلَى الْحُرَقَةِ وَالْعَلَآءُ هُوَمِنَ التَّابِعِيْنَ سَمِعَ مِنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَغَيْرِهٖ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ يَعْقُوْبَ وَالِدُ الْعَلَاءِ هُوَ مِنَ التَّابِعِيْنَ سَمِعَ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ وَيَعْقُوْبُ هُوَ مِنْ كُبَّارِ التَّابِعِيْنَ قَدْاَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَرَوٰى عَنْهُ.

۴۷۰: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان اس وقت تک رکی رہتی ہے جب تک تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں علاء بن عبدالرحمٰن یعقوب کے بیٹے اور حرقہ کے مولیٰ ہیں اور علاء تابعین میں سے ہیں انہوں نے انس بن مالک سے احادیث سنی ہیں جبکہ عبدالرحمٰن یعقوب یعنی علاء کے والد بھی تابعیؒ ہیں انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے احادیث سنی ہیں اور یعقوب کبار تابعینؒ میں سے ہیں اور انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی ہے اور ان سے روایت بھی کرتے ہیں۔

۴۷۱: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ وَالْعَنْبَرِيُّ نَاعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الْعَلَآءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا بَيْعَ فِيْ سُوْقِنَااِلَّا مَنْ تَفَقَّهَ فِي الدِّيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ .

۴۷۱: ہم سے روایت کی عباس بن عبدالعظیم عنبریؒ نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی انہوں نے مالک بن انسؓ انہوں نے علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب، وہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے فرمایا ہمارے بازار میں کوئی شخص خرید وفروخت نہ کرے جب تک وہ دین میں خوب سمجھ بوجھ حاصل نہ کرلے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اَبْوَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے متعلق ابواب

۳۴۷: بَابُ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۴۷۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِی لُبَابَةَ وَسَلْمَانَ وَاَبِی ذَرٍّ وَسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِی هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۴۷: باب جمعہ کے دن کی فضلیت

۴۷۲: حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا سورج نکلنے والے دنوں میں بہترین دن جمعہ کا دن ہے۔ اس میں آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی ، اسی دن آپ جنت میں داخل کیے گئے۔ اسی دن آپ جنت سے نکالے گئے اور قیامت بھی جمعہ کے دن ہی قائم ہوگی۔ اس باب میں حضرت ابولبابہؓ، سلیمانؓ، ابوذرؓ، سعید بن عبادہؓ اور اوس بن اوسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۴۸: بَابُ فِي السَّاعَةِ الَّتِيْ تُرْجٰى فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۴۷۳: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْمَجِيْدِ الْحَنَفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی حُمَيْدٍ نَا مُوْسٰى بْنُ وَرْدَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِيْ تُرْجٰى فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰى غَيْبُوْبَةِ الشَّمْسِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِی حُمَيْدٍ يُضَعَّفُ ضَعَّفَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَيُقَالُ هُوَ اِبْرَاهِيْمُ الْاَنْصَارِيُّ وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ وَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ السَّاعَةَ الَّتِيْ تُرْجٰى

۳۴۸: جمعہ کے دن کی وہ ساعت جس میں دعا کی قبولیت کی امید ہے

۴۷۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مبارک گھڑی تلاش کرو جس کی جمعہ کے دن عصر اور مغرب کے درمیان ملنے کی امید ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور اس سند کے علاوہ بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ۔محمد بن ابی حُمید ضعیف ہیں انہیں بعض علماء نے حافظے میں ضعیف کہا ہے انہیں حماد بن ابی حمید بھی کہا جاتا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ ابوابراہیم انصاری یہی ہیں جو منکر الحدیث ہیں۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعینؒ فرماتے ہیں کہ وہ گھڑی عصر سے غروب آفتاب تک ہے (یعنی قبولیت کی) امام احمد رحمہ اللہ اور امام اسحٰق

بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰی اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ اَحْمَدُ اَكْثَرُ الْحَدِيْثِ فِی السَّاعَةِ الَّتِیْ تُرْجٰی فِيْهَا اِجَابَةُ الدَّعْوَةِ اَنَّهَا بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَتُرْجٰی بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ .

رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اکثر احادیث میں یہی ہے کہ وہ گھڑی جس میں دعا کی قبولیت کی امید ہے وہ عصر کی نماز کے بعد ہے اور یہ بھی امید ہے کہ وہ زوال آفتاب کے بعد ہو۔

۴۷۴: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ الْبَغْدَادِیُّ نَا اَبُوْعَامِرٍ الْعَقَدِیُّ كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِیِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَبْدُ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَّةُ سَاعَةٍ هِیَ قَالَ حِيْنَ تُقَامُ الصَّلٰوةُ اِلَی انْصِرَافِ مِنْهَا وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی وَاَبِیْ ذَرٍّ وَسَلْمَانَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَاَبِیْ لُبَابَةَ وَسَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ .

۴۷۴: روایت کی ہم سے زیاد بن ایوب بغدادی نے انہوں نے ابوعامر عقدی انہوں نے کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی انہوں نے اپنے باپ انہوں نے اپنے دادا اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کہ آپؐ نے فرمایا جمعہ کے دن ایک وقت ایسا ہے کہ بندہ جب اللہ سے اس وقت میں سوال کرتا ہے تو اللہ اسے وہ چیز ضرور عطا کرتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ وہ کونسا وقت ہے۔ فرمایا نماز (جمعہ) کے لئے کھڑے ہونے سے فارغ ہونے تک۔ اس باب میں ابوموسیٰ، ابوذرؓ، سلمانؓ، عبداللہ بن سلامؓ، ابولبابہؓ اور سعد بن عبادہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث عمرو بن عوف حسن غریب ہے۔

۴۷۵: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَی الْاَنْصَارِیُّ نَامَعْنٌ نَامَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَ فِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَ فِيْهِ اُهْبِطَ مِنْهَا وَ فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يُصَلِّیْ فَيَسْاَلُ اللّٰهَ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَذَكَرْتُ لَهٗ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِتِلْكَ السَّاعَةِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِیْ بِهَا وَلَا تَضْنَنْ بِهَا عَلَیَّ قَالَ هِیَ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰی اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ قُلْتُ فَكَيْفَ تَكُوْنُ بَعْدَ الْعَصْرِ وَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّیْ وَتِلْكَ السَّاعَةُ لَا يُصَلّٰی فِيْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ

۴۷۵: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام دنوں میں بہترین دن کہ اس میں سورج نکلتا ہے جمعہ کا دن ہے۔ اس دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن جنت میں داخل ہوئے اور اسی دن (جنت) سے نکالے گئے۔ اس میں ایک وقت ایسا ہے کہ اگر اس میں مسلمان بندہ نماز پڑھتا ہو پھر اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز ضرور عطا کر دیتا ہے حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن سلامؓ سے ملاقات کی تو ان سے اس حدیث کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے فرمایا میں وہ گھڑی جانتا ہوں۔ میں نے کہا پھر مجھے بتایئے اور بخل سے کام نہ لیجئے۔ انہوں نے کہا عصر سے غروب آفتاب تک۔ میں نے کہا یہ کیسے ہوسکتا ہے جبکہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں پاتا کوئی بندہ مسلم حالت نماز میں اور عصر کے بعد تو کوئی نماز نہیں پڑھی جاتی۔ عبداللہ بن سلام نے کہا کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو شخص کہیں نماز کے انتظار

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِي صَلٰوةٍ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَهُوَ ذَاكَ وَ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ قَالَ وَ مَعْنٰى قَوْلِهٖ اَخْبِرْنِيْ بِهَا وَلَا تَضْنَنْ بِهَا عَلَيَّ لَا تَبْخَلْ بِهَا عَلَيَّ وَالضَّنِيْنُ الْبَخِيْلُ وَالظَّنِيْنُ الْمُتَّهَمُ.

میں بیٹھے گویا کہ وہ نماز میں ہے میں نے کہا ہاں یہ تو فرمایا ہے۔ عبداللہ بن سلام نے کہا یہ بھی اسی طرح ہے اور اس حدیث میں طویل قصہ ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور ''اَخْبِرْنِیْ بِھَا وَلَا تَضْنَنْ بِھَا عَلَیَّ'' کے معنی یہ ہیں کہ اس میں میرے ساتھ بخل نہ کرو۔ ''اَلضَّنِیْنُ'' بخیل کو اور ''اَلظَّنِیْنُ'' اسے کہتے ہیں کہ جس پر تہمت لگائی جائے۔

۳۴۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِغْتِسَالِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۳۴۹: باب جمعہ کے دن غسل کرنا

۴۷۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَتَى الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَعُمَرَ وَجَابِرٍ وَالْبَرَآءِ وَعَآئِشَةَ وَاَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا.

۴۷۶: سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ فرماتے تھے کہ جو شخص جمعہ کی نماز کے لیے آئے اسے غسل کر لینا چاہیے۔ اس باب میں ابوسعید، عمر، جابر، براء، عائشہ اور ابودرداء رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث زہری سے بھی مروی ہے۔ وہ عبداللہ بن عمر سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔

۴۷۷: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَقَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ وَحَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحٌ وَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ الُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذَا دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهٖ فَقَالَ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ سَمِعْتُ النِّدَآءَ وَمَا زِدْتُ عَلٰى اَنْ تَوَضَّأْتُ قَالَ وَالْوُضُوْءُ اَيْضًا وَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۴۷۷: ہم سے روایت کی حدیث قتیبہ نے انہوں نے لیث بن سعد انہوں نے ابن شہاب انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمرؓ انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کی مثل۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ کہتے ہیں زہری کی سالم سے مروی حدیث جس میں وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور عبداللہ بن عبداللہ بن عمر کی ان کے والد سے روایت دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ زہری کے بعض دوست زہری سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے عبداللہ بن عمر کی اولاد میں سے کسی نے ابن عمرؓ کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ عمر بن خطابؓ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ ایک صحابیؓ داخل ہوئے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ کون سا وقت ہے (یعنی اتنی دیر کیوں لگائی) انہوں نے کہا میں نے اذان سنی اور صرف وضو کیا زیادہ دیر تو نہیں لگائی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ بھی کہ غسل کی جگہ وضو کیا (یعنی دیر بھی

وَسَلَّمَ اَمَرَ بِالْغُسْلِ.

کی اور غسل بھی نہیں کیا) جبکہ تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے غسل کا حکم دیا ہے۔

۴۷۸: حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ ح وَثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَاعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ عَنِ اللَّیْثِ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ وَرَوٰی مَالِکٌ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ قَالَ بَیْنَمَا عُمَرُ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی سَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَقَالَ الصَّحِیْحُ حَدِیْثُ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ قَدْرُوِیَ عَنْ مَالِکٍ اَیْضًا عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ نَحْوُ هٰذَا الْحَدِیْثِ.

۴۷۸: ہم سے بیان کی یہ حدیث محمد بن ابان نے عبدالرزاق کے حوالے سے انہوں نے معمر اور وہ زہری سے روایت کرتے ہیں۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے بھی عبداللہ بن صالح انہوں نے لیث انہوں نے یونس اور انہوں نے زہری یہ حدیث روایت کی ہے اور مالک اس حدیث کو زہری سے اور وہ سالم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا عمرؓ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے اور حدیث ذکر کی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں میں نے امام بخاریؒ سے اس کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا زہری کی سالم سے اور ان کی اپنے والد سے روایت صحیح ہے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ مالکؒ سے بھی اسی کی مثل حدیث روایت کی گئی ہے وہ زہری سے وہ سالم سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

۳۵۰: بَابُ فِیْ فَضْلِ الْغُسْلِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ

۳۵۰: باب جمعہ کے دن غسل کرنے کی فضیلت کے بارے میں

۴۷۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَاوَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ وَاَبُوْجَنَابٍ یَحْیَی بْنُ اَبِیْ حَیَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عِیْسٰی عَنْ یَحْیَی بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِیِّ عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسَّلَ وَبَکَّرَ وَابْتَکَرَ وَدَنَا وَ اسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ کَانَ لَهٗ بِکُلِّ خُطْوَةٍ یَخْطُوْهَا اَجْرُ سَنَةٍ صِیَامِهَا وَقِیَامِهَا قَالَ مَحْمُوْدٌ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ قَالَ وَکِیْعٌ اغْتَسَلَ هُوَ وَغَسَّلَ امْرَاَتَهٗ وَیُرْوٰی عَنِ ابْنِ الْمُبَارَکِ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ یَعْنِیْ غَسَلَ رَاْسَهٗ وَاغْتَسَلَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ وَسَلْمَانَ وَاَبِیْ ذَرٍّ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوالْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِیُّ اسْمُهٗ شَرَاحِیْلُ بْنُ آدَةَ.

۴۷۹: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور غسل کروایا اور مسجد جلدی گیا، امام کا ابتدائی خطبہ پایا اور امام کے نزدیک ہوا، خطبے کو سنا اور اس دوران خاموش رہا تو اس کو ہر ہر قدم پر ایک سال تک روزے رکھنے اور تہجد پڑھنے کا اجر دیا جاتا ہے۔ محمود نے اس حدیث میں کہا کہ وکیع نے کہا کہ اس نے غسل کیا اور اپنی بیوی کو غسل کروایا۔ ابن مبارکؒ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا جس نے اپنے سر کو دھویا اور غسل کیا۔ اس باب میں ابوبکر، عمران بن حصین، سلمان، ابوذر، ابوسعید، ابن عمر اور ابوایوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اوس بن اوس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور ابوالاشعث کا نام شراحیل بن آدہ ہے۔

۳۵۱: بَابُ فِي الْوُضُوْءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۴۸۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَاسَعِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجَحْدَرِيُّ نَاشُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَاوَ نِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُ اَصْحَابِ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمُ اخْتَارُوا الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَاَوْا اَنْ يُجْزِئَ الْوُضُوْءُ مِنَ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَاَوْاَنْ يُجْزِئَ الْوُضُوْءُ مِنَ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ اَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنَّهُ عَلَى الْاِخْتِيَارِ لَاعَلَى الْوُجُوْبِ حَدِيْثُ عُمَرَ حَيْثُ قَالَ لِعُثْمَانَ وَالْوُضُوْءُ اَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلَوْ عَلِمَا اَنَّ اَمْرَهُ عَلَى الْوُجُوْبِ لَاعَلَى الْاِخْتِيَارِ لَمْ يَتْرُكْ عُمَرُ عُثْمَانَ حَتّٰى يَرُدَّهُ وَيَقُوْلُ لَهُ ارْجِعْ وَاغْتَسِلْ وَلَمَا خَفِيَ عَلٰى عُثْمَانَ ذٰلِكَ مَعَ عِلْمِهِ وَلٰكِنْ دَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْهِ اَفْضَلُ مِنْ غَيْرِ وُجُوْبٍ يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ كَذٰلِكَ.

۴۸۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَفَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَدَنَاوَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَابَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَاقَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۵۱: باب جمعہ کے دن وضو کرنا

۴۸۰: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا اس نے بہتر کیا اور جس نے غسل کیا تو غسل زیادہ افضل ہے۔اس باب میں حضرت ابوہریرہ، انس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں سمرہؓ کی حدیث حسن ہے۔حضرت قتادہ کے بعض ساتھی اسے قتادہ سے وہ حسن سے اور وہ سمرہ سے روایت کرتے ہیں بعض حضرات نے اسے قتادہ سے انہوں نے حسن سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کیا ہے۔صحابہ کرامؓ اور بعد کے اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ جمعہ کے دن غسل کیا جائے ان کے نزدیک جمعہ کے دن غسل کی جگہ وضو بھی کیا جا سکتا ہے۔امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ اس کی دلیل حضرت عمرؓ کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ کہنا ہے کہ وضو بھی کافی ہے تمہیں معلوم ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن غسل کا حکم دیا اور اگر یہ دونوں حضرات جانتے ہوتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غسل کا حکم وجوب کے لئے ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہتے کہ جاؤ اور غسل کرو۔پھر یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے چھپا ہوا نہ ہوتا کیوں کہ وہ ہر حکم جانتے تھے لیکن اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ جمعہ کے دن غسل کرنا افضل ہے واجب نہیں ہے۔

۴۸۱: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اچھی طرح وضو کیا اور پھر جمعہ کے لئے آیا اور امام سے نزدیک ہو کر بیٹھا پھر خطبہ سنا اور اس دوران خاموش رہا تو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہونے والے اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اور مزید تین دن کے گناہ بھی بخش دیے جائیں گے۔اور جو کنکریوں سے کھیلتا رہا اس نے لغو کام کیا (اس

کے لیے اس کا اجر نہیں ہے)۔

۳۵۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّكْبِيرِ اِلَى الْجُمُعَةِ

۴۸۲: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَامَعْنٌ نَامَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا اَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلاَئِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَسَمُرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۵۲: باب جمعہ کی نماز کے لیے جلدی جانا

۴۸۲: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا جس طرح جنابت سے (اچھی طرح) غسل کیا جاتا ہے اور اوّل وقت مسجد گیا۔ گویا اس نے اونٹ کی قربانی پیش کی۔ پھر جو شخص دوسری گھڑی میں گیا گویا اس نے گائے کی قربانی پیش کی۔ جو تیسری گھڑی میں گیا گویا اس نے سینگ والے دنبے کی قربانی پیش کی پھر جو چوتھی گھڑی میں گیا وہ ایسے ہے جیسے اس نے اللہ کی راہ میں مرغی ذبح کی اور جو پانچویں گھڑی میں گیا وہ اس طرح ہے جیسے کہ اس نے اللہ کی راہ میں ایک انڈا خرچ کیا اور جب امام خطبہ پڑھنے کیلئے آجاتا ہے تو فرشتے خطبہ سننے میں مشغول ہوجاتے ہیں۔ اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ اور سمرہ بن جندبؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي تَرْكِ الْجُمُعَةِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ

۴۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَاعِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبِيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الْجَعْدِ يَعْنِي الضَّمْرِيَّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ فِيْمَا زَعَمَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَسَمُرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِي الْجَعْدِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ قَالَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنِ اسْمِ اَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ فَلَمْ يَعْرِفِ اسْمَهُ وَقَالَ اَعْرِفُ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَلاَ نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو.

۳۵۳: باب بغیر عذر جمعہ ترک کرنا

۴۸۳: حضرت عبیدہ بن سفیان روایت کرتے ہیں ابوالجعد سے (یعنی الضمری جو محمد بن عمر کے قول کے مطابق صحابی بھی نہیں) ابوالجعد کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سستی کی وجہ سے تین جمعے نہ پڑھے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔ اس باب میں ابن عمرؓ، ابن عباسؓ اور سمرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوترمذیؒ کہتے ہیں ابوجعد کی حدیث حسن ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے ابوجعد ضمری کا نام پوچھا تو انہیں ان کا نام معلوم نہیں تھا انہوں کہا میں ان کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف یہی روایت جانتا ہوں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ہم اس حدیث کو محمد بن عمرو کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔

۳۵۴: بَابُ مَاجَاءَ مِنْ كَمْ يُؤْتَى اِلَى الْجُمُعَةِ

۴۸۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَدُّوْيَةَ قَالاَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ نَاإِسْرَائِيْلُ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ قُبَآءٍ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَشْهَدَ الْجُمُعَةَ مِنْ قُبَآءَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لاَ نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلاَ يَصِحُّ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلٰى مَاآوَاهُ اللَّيْلُ اِلٰى اَهْلِهٖ وَهٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ اِنَّمَا يُرْوٰى مِنْ حَدِيْثِ مُعَارِكِ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ نِالْمَقْبُرِيِّ وَضَعَّفَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ نِالْقَطَّانُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ نِ الْمَقْبُرِيِّ فِي الْحَدِيْثِ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰى مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ تَجِبُ الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ اِلٰى مَنْزِلِهٖ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لاَ تَجِبُ الْجُمُعَةُ اِلَّا عَلٰى مَنْ سَمِعَ النِّدَآءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَذَكَرُوْا عَلٰى مَنْ تَجِبُ الْجُمُعَةُ فَلَمْ يَذْكُرْ اَحْمَدُ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ اَحْمَدُ ابْنُ الْحَسَنِ فَقُلْتُ لِاَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعَمْ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ نَامُعَارِكُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ نِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَغَضِبَ عَلَيَّ اَحْمَدُ

۳۵۴: باب کتنی دور سے جمعہ میں حاضر ہو

۴۸۴: ثویر اہل قباء میں سے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے والد (جو صحابی ہیں) سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم قباء سے جمعہ میں حاضر ہوں۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ہم اس حدیث کو اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔اس باب میں نبی اکرم ﷺ سے مروی احادیث میں سے کوئی بھی حدیث صحیح نہیں۔حضرت ابو ہریرۃؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جمعہ اس پر واجب ہے جو رات تک اپنے گھر واپس پہنچ سکے (یعنی جمعہ پڑھنے کے بعد) اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔یہ معارک بن عبادکی عبداللہ بن سعید مقبری سے روایت ہے اور یحییٰ بن سعید قطان،عبداللہ بن سعید مقبری کو ضعیف کہتے ہیں۔اہل علم کا اس میں اختلاف ہے کہ جمعہ کس پر واجب ہے۔بعض اہل علم کے نزدیک جمعہ اس کے لئے ضروری ہے جو رات کو گھر واپس آسکے۔بعض علماء کہتے ہیں جو اذان سنے اس پر واجب ہے۔امام شافعیؒ ،احمدؒ اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔(امام ترمذیؒ فرماتے ہیں) میں نے احمد بن حسن سے سنا کہ ہم احمد بن حنبلؒ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو یہ مسئلہ چھڑ گیا کہ جمعہ کس پر واجب ہے لیکن امام احمد بن حنبلؒ نے اس کے متعلق کوئی حدیث بیان نہیں کی۔احمد بن حسن کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبلؒ سے کہا کہ اس مسئلے میں حضرت ابو ہریرۃؓ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث منقول ہے۔امام احمدؒ نے پوچھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے؟ میں نے کہا ہاں ہم سے بیان کیا حجاج بن نصیر نے انہوں نے مبارک بن عباد انہوں نے عبداللہ بن سعید مقبری سے انہوں نے اپنے والد اور وہ ابو ہریرۃؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ اس پر واجب ہے جو رات ہونے سے پہلے اپنے گھر پہنچ جائے۔احمد بن حسن کہتے ہیں،امام احمد بن حنبلؒ یہ سن کر غصے

وَقَالَ اسْتَغْفِرْ رَبَّكَ اسْتَغْفِرْ رَبَّكَ وَاِنَّمَا فَعَلَ بِهٖ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هٰذَا لِاَنَّهٗ لَمْ يَعُدَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ شَيْئًا وَضَعَّفَهٗ لِحَالِ اِسْنَادِهٖ.

میں آ گئے اور فرمایا اپنے رب سے استغفار کرو، امام احمدؒ نے ایسا اس لیے کیا کہ وہ اسے حدیث نہیں سمجھتے تھے کیوں کہ اس کی سند ضعیف ہے۔

۳۵۵: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ وَقْتِ الْجُمُعَةِ

۳۵۵: باب وقتِ جمعہ کے بارے میں

۴۸۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّی الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ.

۴۸۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اس وقت پڑھتے تھے جب سورج ڈھل جاتا تھا۔

۴۸۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰی نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِیُّ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَجَابِرٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ الَّذِیْ اَجْمَعَ عَلَيْهِ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ وَقْتَ الْجُمُعَةِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كَوَقْتِ الظُّهْرِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرَوٰی بَعْضُهُمْ اَنَّ صَلٰوةَ الْجُمُعَةِ اِذَا صُلِّيَتْ قَبْلَ الزَّوَالِ اَنَّهَا تَجُوْزُ اَيْضًا وَقَالَ اَحْمَدُ وَمَنْ صَلَّاهَا قَبْلَ الزَّوَالِ فَاِنَّهٗ لَمْ يَرَ عَلَيْهِ اِعَادَةً.

۴۸۶: روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے انہوں ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے فلیح بن سلیمان سے انہوں نے عثمان بن عبدالرحمٰن التیمی سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے اوپر کی حدیث کی مثل۔ اس باب میں سلمہ بن اکوعؓ، جابرؓ اور زبیر بن عوامؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں حدیث انسؓ حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ جمعہ کا وقت آفتاب کے ڈھل جانے پر ہوتا ہے جیسا کہ ظہر کی نماز کا وقت۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ جمعہ کی نماز آفتاب کے زوال سے پہلے پڑھ لینا بھی جائز ہے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں جو شخص جمعہ کی نماز زوال سے پہلے پڑھ لے تو اسے نماز کا لوٹانا (یعنی دوبارہ پڑھنا) ضروری نہیں۔

۳۵۶: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْخُطْبَةِ عَلَی الْمِنْبَرِ

۳۵۶: باب منبر پر خطبہ پڑھنا

۴۸۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَيَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ اَبُوْ غَسَّانَ الْعَنْبَرِیُّ قَالَا نَا مُعَاذُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ اِلٰی جِذْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ عَلَی الْمِنْبَرِ حَنَّ الْجِذْعُ حَتّٰی اَتَاهُ فَالْتَزَمَهٗ فَسَكَنَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَجَابِرٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاُمِّ سَلَمَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَمُعَاذُ بْنُ

۴۸۷: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کھجور کے تنے کے پاس کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے پھر جب آپ ﷺ کے لئے منبر بنایا تو کھجور کا تنا رونے لگا یہاں تک کہ آپ ﷺ اس کے پاس آئے اور اسے چمٹا لیا۔ پس وہ چپ ہو گیا۔ اس باب میں حضرت انسؓ، جابرؓ، سہل بن سعدؓ، ابی بن کعبؓ، ابن عباسؓ اور ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن غریب صحیح ہے اور معاذ بن علاء بصرہ کے رہنے والے ہیں جو ابوعمرو بن علاء

الْعَلَاءِ هُوَبَصْرِیٌّ اَخُوْاَبِیْ عَمْرِ وبْنِ الْعَلَاءِ.

کے بھائی ہیں۔

۳۵۷: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْجُلُوْسِ بَیْنَ الْخُطْبَتَیْنِ

۴۸۸: حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِیُّ نَاخَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَاعُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ یَجْلِسُ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَخْطُبُ قَالَ مِثْلَ مَایَفْعَلُوْنَ الْیَوْمَ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَهُوَ الَّذِیْ رَاٰهُ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنْ یَفْصِلَ بَیْنَ الْخُطْبَتَیْنِ بِجُلُوْسٍ.

۳۵۷: باب دونوں خطبوں کے درمیان میں بیٹھنا

۴۸۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دیتے اور بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ دیتے۔ راوی کہتے ہیں جیسا آج کل لوگ کرتے ہیں۔ اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث صحیح ہے اور علماء کے نزدیک یہی ہے کہ دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھ کران میں فرق کردے۔

۳۵۸: بَابُ مَاجَاءَ فِی قَصْرِ الْخُطْبَةِ

۴۸۹: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ وَهَنَّادٌقَالَا نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ کُنْتُ اُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکَانَتْ صَلٰوتُهٗ قَصْدًا وَخُطْبَتُهٗ قَصْدًا وَفِی الْبَابِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ وَابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۳۵۸: باب خطبہ مختصر پڑھنا

۴۸۹: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتا تھا، آپ ﷺ کی نماز بھی درمیانی ہوتی اور خطبہ بھی متوسط (یعنی نہ زیادہ طویل اور نہ زیادہ مختصر) اس باب میں عمار بن یاسرؓ اور ابن ابی اوفیؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ جابر بن سمرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۹: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْقِرَاءَةِ عَلَی الْمِنْبَرِ

۴۹۰: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ یَعْلٰی بْنِ اُمَیَّةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ عَلَی الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا یَا مَالِکُ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ یَعْلٰی بْنِ اُمَیَّةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ وَهُوَحَدِیْثُ ابْنِ عُیَیْنَةَ وَقَدِ اخْتَارَهٗ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ یَقْرَاَالْاِمَامُ فِی الْخُطْبَةِ اٰیًامِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ الشَّافِعِیُّ وَاِذَا خَطَبَ الْاِمَامُ فَلَمْ یَقْرَاْ فِیْ خُطْبَتِهٖ شَیْئًامِنَ الْقُرْاٰنِ

۳۵۹: باب منبر پر قرآن پڑھنا

۴۹۰: صفوان بن یعلیٰ ابن امیہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا "وَنَادَوْا یَا مَالِکُ" اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یعلیٰ بن امیہ کی حدیث حسن غریب صحیح ہے اور یہ ابن عیینہ کی حدیث ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت اسی پر عمل پیرا ہے کہ خطبہ میں قرآن کی آیات پڑھی جائیں۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ اگر امام خطبہ دیتے ہوئے قرآن کی کوئی آیت نہ پڑھے تو خطبہ

اَعَادَ الْخُطْبَةَ

دوبارہ پڑھے۔

۳۶۰: بَابُ فِي اسْتِقْبَالِ الْإِ مَامِ اِذَا خَطَبَ

۴۹۱: حَدَّثَنَا عَبَّادُبْنُ يَعْقُوبَ الْكُوْ فِيُّ نَا مُحَمَّدُبْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَوٰى عَلَى الْمِنْبَرِ اسْتَقْبَلْنَا ہُ بِوُ جُوْهِنَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَحَدِيْثُ مَنْصُوْرٍ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ ضَعِيْفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيْثِ عِنْدَاَصْحَابِنَا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ هِمْ يَسْتَحِبُّوْنَ اسْتِقْبَالَ الْاِمَامِ اِذَا خَطَبَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَلَا يَصِحُّ فِي هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ.

۳۶۰: باب خطبہ دیتے وقت امام کی طرف منہ کرنا

۴۹۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کے لئے منبر پر تشریف لے جاتے تو ہم اپنے چہرے آپ کی طرف کر دیتے تھے۔اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے اور منصور کی حدیث کو ہم محمد بن فضل بن عطیہ کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے محمد بن فضل بن عطیہ ضعیف ہیں ۔ ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ حدیثوں کو بھلا دینے والے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا اسی پر عمل ہے کہ امام کی طرف چہرہ کرنا مستحب ہے۔ یہ سفیان ثوریؒ ،شافعیؒ ،احمدؒ اور اسحاقؒ کا قول ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کوئی حدیث ثابت نہیں ہے۔

۳۶۱: بَابُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اِذَا جَاءَ الرَّجُلُ وَ الْاِمَامُ يَخْطُبُ

۴۹۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ فَقُمْ فَارْكَعْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۶۱: باب امام کے خطبہ دیتے ہوئے آنے والا شخص دو رکعت پڑھے

۴۹۲: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبیؐ اکرم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص آیا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تم نے نماز پڑھی؟ اس نے کہا نہیں ۔آپ ﷺ نے فرمایا اٹھواور پڑھو۔امام عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَاسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَرْوَانُ يَخْطُبُ فَقَامَ يُصَلِّيْ فَجَآءَ الْحَرَسُ لِيُجْلِسُوْهُ فَاَبٰى حَتّٰى صَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ اَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا رَحِمَكَ اللّٰهُ كَادُوْا لَيَقَعُوْابِكَ فَقَالَ مَاكُنْتُ لَا تْرُ

۴۹۳: حضرت عیاض بن عبداللہ بن ابوسرح فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدریؓ جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوئے تو مروان خطبہ دے رہا تھا۔انہوں نے نماز پڑھنی شروع کردی۔ اس پر محافظ انہیں بٹھانے کے لیے آئے لیکن آپ نہ مانے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو گئے پھر جب جمعہ کی نماز سے فارغ ہوگئے تو ہم ان کے پاس آئے اور کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم

كَهُمَا بَعْدَ شَيْءٍ رَاَيْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ اَنَّ رَجُلاً جَآءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ هَيْئَةٍ بَذَّةٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاَمَرَهُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَالَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ اِذَا جَآءَ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ وَيَاْمُرُبِهٖ وَكَانَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ يَرَاهُ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلاَنَ ثِقَةً مَاْمُوْنًا فِي الْحَدِيْثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا دَخَلَ الْاِمَامُ يَخْطُبُ فَاِنَّهُ يَجْلِسُ وَلاَ يُصَلِّيْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ.

کرے یہ لوگ تو آپ پر ٹوٹ پڑے تھے انہوں نے فرمایا میں انہیں (دو رکعتوں کو) رسول اللہ ﷺ سے دیکھ لینے کے بعد کبھی نہ چھوڑتا پھر واقع بیان کیا کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن ایک آدمی آیا میلی کچیلی صورت میں اور نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے چنانچہ آپ ﷺ نے اسے حکم دیا (دو رکعتیں پڑھنے کا)۔ اس نے دو رکعتیں پڑھیں اور آپ ﷺ خطبہ دیتے رہے۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ابن عیینہ اگر امام کے خطبہ کے دوران آتے تو دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور اسی کا حکم دیتے تھے۔ ابوعبدالرحمٰن مقری انہیں دیکھ رہے ہوتے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں میں نے ابن ابی عمر سے سنا کہ ابن عیینہ محمد بن عجلان ثقہ اور مامون فی الحدیث ہیں۔ اس باب میں جابرؓ، ابوہریرہؓ اور سہل بن سعدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابوسعید خدریؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر بعض اہل علم کا عمل ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ، اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں جب امام کے خطبہ دیتے ہوئے داخل ہو تو بیٹھ جائے اور نماز نہ پڑھے۔ یہ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ (احناف) کا قول ہے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۴۹۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْعَلَآءُ بْنُ خَالِدِ الْقُرَشِيُّ قَالَ رَاَيْتُ الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ اِنَّمَا فَعَلَ الْحَسَنُ اِتِّبَاعًا لِلْحَدِيْثِ وَهُوَ رَوٰى عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ.

۴۹۴: قتیبہ علاء بن خالد قریشی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حسن بصری کو دیکھا کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوئے تو امام خطبہ پڑھ رہا تھا انہوں نے دو رکعتیں پڑھیں اور پھر بیٹھے۔ (امام ترمذیؒ فرماتے ہیں) حضرت حسن نے حدیث کی پیروی میں ایسا کیا اور وہ خود حضرت جابرؓ کی یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

۳۶۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْكَلاَمِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

۳۶۲: باب جب امام خطبہ پڑھتا ہو تو کلام مکروہ ہے

۴۹۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ اَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا وَفِي الْبَابِ

۴۹۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر امام خطبہ دے رہا ہو تو اس دوران اگر کسی نے کہا کہ چپ رہو تو اس نے لغو بات کی۔ اس باب میں ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ

عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَیْهِ اَهْلِ الْعِلْمِ کَرِهُوْا لِلرَّجُلِ اَنْ یَّتَکَلَّمَ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ فَقَالُوْا اِنْ تَکَلَّمَ غَیْرُهٗ قَالَ لَا یُنْکِرُ عَلَیْهِ اِلَّا بِالْاِشَارَةِ وَاخْتَلَفُوْا فِیْ رَدِّ السَّلَامِ وَ تَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ فَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِیْ رَدِّ السَّلَامِ وَ تَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَکَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِیْنَ وَ غَیْرِ هِمْ ذٰلِکَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ۔

عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ امام کے خطبہ کے دوران بات کرنا مکروہ ہے۔ اگر کوئی دوسرا بات کرے تو اسے بھی اشارے سے منع کرے۔ لیکن سلام کا جواب دینے اور چھینک کا جواب دینے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم دونوں کی اجازت دیتے ہیں جن میں امام احمدؒ اور اسحاقؒ بھی شامل ہیں جبکہ بعض علماء تابعینؒ وغیرہ اسے مکروہ سمجھتے ہیں۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۶۳: بَابُ فِي کَرَاهِيَةِ التَّخَطِّيْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۳۶۳: جمعہ کے دن لوگوں کو پھلانگ کر آگے جانا مکروہ ہے

۴۹۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ نَا رِشْدِیْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسِ الْجُهَنِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَخَطّٰی رِقَابَ النَّاسِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اتَّخَذَ جِسْرًا اِلٰی جَهَنَّمَ وَ فِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسِ الْجُهَنِیِّ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ رِشْدِیْنِ بْنِ سَعْدٍ وَالْعَمَلُ عَلَیْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ کَرِهُوْا اَنْ یَّتَخَطَّی الرَّجُلُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ رِقَابَ النَّاسِ وَشَدَّدُوْا فِیْ ذٰلِکَ وَقَدْ تَکَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِیْ رِشْدِیْنِ بْنِ سَعْدٍ وَضَعَّفَهٗ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ۔

۴۹۶: سہل بن معاذ بن انس جہنی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن گردنیں پھلانگ کر آگے جاتا ہے اسے جہنم پر جانے کے لئے پل بنایا جائے گا۔ اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں سہل بن معاذ بن انس جہنی کی حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو رشدین بن سعد کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ جمعہ کے دن گردنیں پھلانگ کر آگے جانا مکروہ ہے۔ اس مسئلہ میں علماء نے شدت اختیار کی ہے۔ بعض علماء رشدین بن سعد کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔

۳۶۴: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْاِحْتِبَاءِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ

۳۶۴: باب امام کے خطبہ کے دوران احتباء مکروہ ہے

۴۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَیْدِ الرَّازِیُّ وَالْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ الدُّوْرِیُّ قَالَا نَا اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ مَرْحُوْمٍ عَنْ سَهْلِ

۴۹۷: سہل بن معاذ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن امام کے خطبہ کے دوران حبوۃ[1] سے منع فرمایا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے

[1] حبوہ احتباء کو کہتے ہیں اور احتباء دونوں گھٹنوں کو پیٹ کے ساتھ ملا کر اوپر کی طرف کرنا اور کولہوں پر بیٹھ کر کمر اور ٹانگوں کو کسی کپڑے سے باندھ دینے یا دونوں ہاتھوں سے پکڑ لینے کو کہتے ہیں۔ اور اگر اسی طرح بیٹھ کر دونوں ہاتھ زمین پر رکھے تو اسے اقعاء کہتے ہیں۔

بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحَبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْ مَرْحُوْمٍ اسْمُهٗ عَبْدُالرَّحِيْمِ بْنُ مَيْمُوْنٍ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ الْحَبْوَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ وَرَخَّصَ فِيْ ذٰلِكَ بَعْضُهُمْ مِنْهُمْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهٗ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ لَا يَرَيَانِ بِالْحَبْوَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ بَاْسًا.

ہیں یہ حدیث حسن ہے اور ابومرحوم کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے ۔ اہل علم کی ایک جماعت جمعہ کے خطبے کے دوران حبوہ کو مکروہ سمجھتی ہے۔ جبکہ بعض حضرات جن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ بھی شامل ہیں نے اس کی اجازت دی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ اور اسحاق رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے کہ خطبے کے دوران اس طرح بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں۔

۳۶۵ : بَاب مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْاَيْدِيْ عَلَى الْمِنْبَرِ

۳۶۵: باب منبر پر دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے

۴۹۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا حُصَيْنٌ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ ابْنَ رُوَيْبَةَ وَبِشْرُ بْنُ مَرْوَانَ يَخْطُبُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَآءِ فَقَالَ عُمَارَةُ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيُدَيَّتَيْنِ الْقُصَيِّرَتَيْنِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَزِيْدُ عَلٰى اَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا وَاَشَارَ هُشَيْمٌ بِالسَّبَّابَةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۴۹۸: احمد بن منیع ہشیم سے اور وہ حصین سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عمارہ بن رویبہ سے بشر بن دوان کے خطبہ دیتے وقت دعا کے لیے ہاتھ اٹھانے پر یہ سنا کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں چھوٹے اور ننگے ہاتھوں کو خراب کرے۔ بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس سے زیادہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور ہشیم نے اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۶ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اَذَانِ الْجُمُعَةِ

۳۶۶: باب جمعہ کی اذان

۴۹۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ عَنْ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّآئِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ زَادَ النِّدَآءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَآءِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۴۹۹: حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں (جمعہ کی) اذان امام کے نکلنے پر ہوا کرتی تھی پھر نماز کی اقامت ہوتی اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں زیادہ ہوئی تیسری اذان زیادہ ہوئی (یعنی بشمول تکبیر کے) زوراء[1] پر۔

۳۶۷ : بَابُ مَاجَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ نُزُوْلِ الْاِمَامِ مِنَ الْمِنْبَرِ

۳۶۷: باب امام کا منبر سے اترنے کے بعد بات کرنا

۵۰۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ

۵۰۰: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم

[1] زوراء: مدینہ کے بازار میں ایک دیوار ہے جس پر کھڑے ہوکر مؤذن اذان دیتے تھے۔

الطَّيَالِسِيُّ نَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُكَلَّمُ بِالْحَاجَةِ اِذَا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ جَرِيْرِبْنِ حَازِمٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ وَ هِمَ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَالصَّحِيْحُ مَارُوِیَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَخَذَ رَجُلٌ بِيَدِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَمَازَالَ يُكَلِّمُهٗ حَتّٰى نَعَسَ بَعْضُ الْقَوْمِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْحَدِيْثُ هُوَ هٰذَا وَ جَرِيْرُبْنُ حَازِمٍ رُبَمَا يَهِمُ فِی الشَّیْءِ وَهُوَ صَدُوْقٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهِمَ جَرِيْرُ ابْنُ حَازِمٍ فِیْ حَدِيْثِ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِیْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ يُرْوٰی عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ فَحَدَّثَ حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِیْ فَوَهِمَ جَرِيْرٌ فَظَنَّ اَنَّ ثَابِتًا حَدَّثَهُمْ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ.

ﷺ منبر سے اترتے تو بوقت ضرورت بات کر لیتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں اس حدیث کو ہم جریر بن حازم کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے میں نے امام بخاریؒ سے سنا کہ جریر بن حازم کو اس حدیث میں وہم ہو گیا ہے اور صحیح ثابت کی حضرت انسؓ سے مروی روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا (ایک مرتبہ) اقامت کہی جانے کے بعد ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کو ہاتھ سے پکڑ لیا اور باتیں کرنے لگا یہاں تک کہ بعض لوگ اونگھنے لگے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں حدیث تو یہ ہے جبکہ جریر بن حازم کبھی کبھی وہم کر جاتے ہیں اگرچہ وہ صدوق ہیں۔ امام بخاریؒ ہی کہتے ہیں کہ جریر بن حازم کو ثابت کی انسؓ سے مروی اس حدیث میں بھی وہم ہوا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب اقامت ہو جائے تو اس وقت تک نہ کھڑے ہو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ حماد بن زید سے مروی ہے کہ وہ ثابت بنانی کے پاس تھے تو حجاج صواف نے یحییٰ بن ابو کثیر سے انہوں نے عبداللہ بن قتادہ سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب نماز کی تکبیر ہو تو نماز کے لئے اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے دیکھ نہ لو، اس پر جریر وہم میں مبتلا ہو گئے انہیں یہ گمان ہوا کہ یہ حدیث ثابت نے انسؓ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔

۵۰۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلٰوةُ يُكَلِّمُهُ الرَّجُلُ يَقُوْمُ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ الْقِبْلَةِ فَمَا زَالَ يُكَلِّمُهٗ وَلَقَدْ رَاَيْتُ بَعْضَهُمْ يَنْعَسُ مِنْ طُوْلِ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۰۱: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نماز کی اقامت ہو جانے کے بعد رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ایک شخص آپ ﷺ سے باتیں کر رہا تھا اور وہ قبلے اور آپ ﷺ کے درمیان کھڑا تھا۔ وہ باتیں کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے بعض حضرات کو نبی اکرم ﷺ کے زیادہ دیر تک کھڑے رہنے کی وجہ سے اونگھتے ہوئے دیکھا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۸: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْقِرَاءَةِ

۳۶۸: باب جمعہ کی نماز میں قراءت

فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ

۵۰۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَاحَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَاهُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَخَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى بِنَا اَبُو هُرَيْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَأَسُوْرَةَ الْجُمُعَةِ وَ فِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ اِذَاجَآءَ كَ الْمُنَافِقُوْنَ قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ فَاَدْرَكْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ تَقْرَأُ بِسُوْرَتَيْنِ كَانَ عَلِيٌّ يَقْرَأُ بِهِمَا بِالْكُوْفَةِ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا وَ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ.

کے بارے میں

۵۰۲: حضرت عبیداللہ بن ابی رافع (رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ) سے روایت کہ مروان حضرت ابو ہریرہؓ کو مدینہ میں اپنا جانشین مقرر کر کے مکہ چلا گیا۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے ہمیں جمعہ کی نماز پڑھائی اور پہلی رکعت میں ''سورة الجمعہ'' اور دوسری رکعت میں ''سورة المنافقون'' پڑھی۔ عبیداللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہؓ سے ملاقات کی اوران سے کہا کہ آپؐ نے یہ دونوں سورتیں اس لئے پڑھیں کہ حضرت علیؓ کوفہ میں یہی پڑھتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دو سورتیں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ نعمان بن بشیرؓ اور ابوعنبہ خولانیؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ آپ ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ جمعہ کی نماز میں ''سورة الاعلیٰ'' اور ''سورة الغاشیہ'' پڑھا کرتے تھے۔

۳۶۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي مَا يُقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۵۰۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيْكٌ عَنْ مُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ مُسْلِمِ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ وَهَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ وَ فِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُخَوَّلٍ

۳۶۹: باب جمعہ کے دن فجر کی نماز میں کیا پڑھا جائے

۵۰۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورة السجدہ (الم تنزیل) اور سورة الدھر (وَهَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ) پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں سعد رضی اللہ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسے سفیان ثوریؒ اور کئی حضرات نے مخول سے روایت کیا ہے۔

۳۷۰: بَابُ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ وَبَعْدَهَا

۵۰۴: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ

۳۷۰: باب جمعہ سے پہلے اور بعد کی نماز

۵۰۴: سالم اپنے والد اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جمعہ کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ وَ فِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ رُوِيَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَيْضًا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَ بِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَ اَحْمَدُ.

۵۰۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ فَصَلّٰى سَجْدَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۰۶: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۰۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَلِيُّ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ سُهَيْلَ بْنَ اَبِيْ صَالِحٍ ثَبْتًا فِي الْحَدِيْثِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا وَ بَعْدَ هَا اَرْبَعًا وَرُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهُ اَمَرَ اَنْ يُصَلّٰى بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَرْبَعًا وَذَهَبَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ اِلٰى قَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِسْحٰقُ اِنْ صَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلّٰى اَرْبَعًا وَاِنْ صَلّٰى فِيْ بَيْتِهٖ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَاحْتَجَّ بِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ وَ حَدِيْثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَابْنُ عُمَرَ هُوَ الَّذِيْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ وَابْنُ عُمَرَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلّٰى

تھے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بواسطہ نافع بھی مروی ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۰۵: نافع، ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے نماز جمعہ پڑھنے کے بعد گھر میں دو رکعتیں پڑھیں اور پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کرتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۰۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ (کی نماز) کے بعد نماز پڑھنا چاہے تو چار رکعت پڑھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۰۷: روایت کی ہم سے حسن بن علیؓ نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو علی بن مدینی نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے کہا ہم سہیل بن ابی صالح کو حدیث میں ثابت تر سمجھتے تھے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ وہ جمعہ سے پہلے اور جمعہ کے بعد چار رکعت پڑھتے تھے۔ حضرت علی بن ابی طالب سے مروی ہے کہ انہوں نے جمعہ کے بعد پہلے دو اور پھر چار رکعت پڑھنے کا حکم دیا۔ سفیان ثوریؒ اور ابن مبارکؒ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے قول پر عمل کرتے ہیں۔ اسحاقؒ کہتے ہیں کہ اگر جمعہ سے پہلے مسجد میں نماز پڑھے تو چار رکعت اور اگر گھر پر پڑھے تو دو رکعت پڑھے اور دلیل لائے ہیں کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن گھر میں دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا تم میں جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے تو چار رکعت پڑھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے ہی یہ حدیث بیان کی ہے کہ آپ ﷺ جمعہ کے بعد گھر میں دو رکعتیں پڑھتے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ صَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلّٰى بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ اَرْبَعًا.

تھے اور پھر ابن عمرؓ نے نبی علیہ ﷺ کے بعد جمعہ کی نماز کے بعد مسجد میں دو رکعت اور پھر چار رکعت نماز پڑھی۔

۵۰۸: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَآءٍ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ اَرْبَعًا حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ مَارَاَيْتُ اَحَدًا اَنَصَّ لِلْحَدِيْثِ مِنَ الزُّهْرِيِّ وَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا الدَّرَاهِمُ اَهْوَنُ عِنْدَهُ مِنْهُ اِنْ كَانَتِ الدَّرَاهِمُ عِنْدَهُ بِمَنْزِلَةِ الْبَعْرِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ كَانَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَسَنَّ مِنَ الزُّهْرِيِّ.

۵۰۸: ہم سے یہ بات بیان کی ابن عمرؓ نے ان سے سفیان نے ان سے ابن جریج نے ان سے عطاء نے کہ انہوں نے ابن عمرؓ کو جمعہ کے بعد پہلے دو رکعتیں اور اس کے بعد چار رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا۔ سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی، سفیان بن عیینہ سے اور وہ عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں کہ عمرو نے کہا میں نے زہری سے بہتر حدیث بیان کرنے والا نہیں دیکھا اور نہ ہی دولت کو ان سے زیادہ حقیر جاننے والا دیکھا اور ان کے نزدیک دراہم اونٹ کی مینگنی کے برابر حیثیت رکھتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں میں نے ابن عمرؓ سے بحوالہ سفیان بن عیینہ سنا کہ سفیان کہا کرتے تھے کہ عمرو بن دینار زہری سے بڑے تھے۔

فائدہ: قارئین نے جمعہ کے بعد کی سنتوں کی رکعتوں کے متعلق پڑھا ترمذی شریف کے علاوہ اور کتب احادیث کو ملا کر معلوم ہوتا ہے کہ دو، چار اور چھ رکعت ثابت ہیں احناف نے چھ رکعت پڑھنے کا مسلک اختیار کیا ہے۔

۳۷۱: بَابُ فِيْمَنْ يُدْرِكُ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً

۳۷۱: باب جو جمعہ کیا یک رکعت کو پا سکے

۵۰۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ عَنِ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوْا مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْجُمُعَةِ صَلّٰى اِلَيْهَا اُخْرٰى وَمَنْ اَدْرَكَهُمْ جُلُوْسًا صَلّٰى اَرْبَعًا وَ بِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

۵۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے نماز کی ایک رکعت پا لی۔ اس نے تمام نماز کو پا لیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر علماء صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر ایک رکعت ملی تو دوسری کو اس کے ساتھ ملا لے اور اگر امام قعدہ کی حالت میں پہنچے تو چار رکعت پڑھے۔ سفیان ثوری رحمہ اللہ، ابن مبارک رحمہ اللہ، شافعی رحمہ اللہ، احمد رحمہ اللہ اور اسحٰق رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

فائدہ: احناف کا مختلف احادیث کو دیکھنے کے بعد یہ مسلک ہے کہ جو آدمی جمعہ کی نماز میں تشہد میں مل گیا اسے جمعہ مل گیا۔ لیکن ایسا کرنا یا معمولاً تاخیر سے جانا گناہ ہے اوّل وقت مسجد میں جانا چاہئے اور امام کا عربی خطبہ پورا سننا چاہئے اور برصغیر

میں عربی خطبہ سے پہلے اردو میں تقریر ہوتی ہے گو اب علماء اس کو اختلافی مسائل کی نذر کر دیتے ہیں یہ غلط ہے۔ اصلاح معاشرہ تعمیر سیرت اور اتباع سنت نبوی علیہ السلام اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر وعظ ہونا چاہیے۔ ہمارے ہاں چونکہ لوگ نماز روزے زکوٰۃ کے متعلق کم جانتے ہیں اور جو کچھ نماز میں پڑھا جاتا ہے اس کو غلط پڑھتے ہیں پہلے اس کی اصلاح ہونی چاہیے اور اس کے لئے اوّل وقت جا کر وعظ سننا چاہئے۔ لیکن ہمارے ہاں علماء اِدھر اُدھر کی باتیں کرتے ہیں لہٰذا عوام گھر سے خطبے کے وقت چلتے ہیں۔ علماء اور سامعین دونوں کا وطیرہ غلط ہے۔ خطبے کو مثبت سوچ وفکر کو پروان چڑھانے کے لئے ہونا چاہئے۔

۳۷۲: بَابُ فِي الْقَائِلَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۵۱۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ وَ عَبْدُاللهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كُنَّا نَتَغَدّٰى فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَلَا نَقِيْلُ اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۷۲: باب جمعہ کے دن قیلولہ

۵۱۰: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کھانا بھی جمعہ کے بعد کھاتے اور قیلولہ بھی جمعہ کے بعد ہی کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔

۳۷۳: بَابُ فِي مَنْ يَنْعَسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنَّهُ يَتَحَوَّلُ مِنْ مَجْلِسِهِ

۵۱۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَاَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۷۳: باب جو اونگھے جمعہ میں تو وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کر دوسری جگہ بیٹھ جائے

۵۱۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن اونگھے تو وہ اپنی جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ بیٹھ جائے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۷۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي السَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۵۱۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَعَبْدَاللهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَوَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَغَدَا اَصْحَابُهُ فَقَالَ اَتَخَلَّفُ فَاُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ثُمَّ اَلْحَقُهُمْ فَلَمَّا صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ رَاٰهُ فَقَالَ لَهٗ مَا

۳۷۴: باب جمعہ کے دن سفر کرنا

۵۱۲: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ عبداللہ بن رواحہؓ کو ایک لشکر کے ساتھ بھیجا اور اتفاق سے وہ دن جمعے کا تھا۔ ان کے ساتھی صبح روانہ ہو گئے عبداللہؓ نے کہا میں پیچھے رہ جاتا ہوں تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ پڑھ سکوں پھر ان سے جاملوں گا۔ جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو پوچھا تمہارے ساتھیوں کے ساتھ جانے سے کس چیز نے منع

مَنَعَکَ اَنْ تَغْدُ وَمَعَ اَصْحَابِکَ فَقَالَ اَرَدْتُ اَنْ اُصَلِّیَ مَعَکَ ثُمَّ اَلْحَقَهُمْ فَقَالَ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ مَا اَدْرَکْتَ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْمَدِیْنِیُّ قَالَ یَحْیَی ابْنُ سَعِیْدٍ قَالَ شُعْبَةُ لَمْ یَسْمَعِ الْحَکَمُ مِنْ مِقْسَمٍ اِلَّا خَمْسَةَ اَحَادِیْثَ وَعَدَّهَا شُعْبَةُ وَلَیْسَ هٰذَا الْحَدِیْثُ لَمْ یَسْمَعْهُ الْحَکَمُ مِنْ مِقْسَمٍ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِی السَّفَرِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلَمْ یَرَ بَعْضُهُمْ بَاْسًا بِاَنْ یَخْرُجَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فِی السَّفَرِ مَالَمْ تَحْضُرِ الصَّلٰوةَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا اَصْبَحَ فَلَا یَخْرُجُ حَتّٰی یُصَلِّیَ الْجُمُعَةَ.

کیا؟ انہوں نے عرض کیا۔ میں چاہتا تھا کہ آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ لوں اور پھر ان سے جاملوں آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم جو کچھ زمین میں ہے اتنا مال صدقہ بھی کرو دو تو ان کے سویرے چلنے کی فضیلت تک نہیں پہنچ سکتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں اس حدیث کو اس سند کے علاوہ ہم نہیں جانتے۔ علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید سے وہ شعبہ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ حکم نے مقسم سے صرف پانچ حدیثیں سنی ہیں۔ شعبہ نے انہیں گنا۔ یہ حدیث ان پانچ میں نہیں گویا کہ یہ حدیث حکم نے مقسم سے نہیں سنی۔ جمعہ کے دن سفر کرنے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض اہل علم کہتے کہ اس میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ نماز کا وقت نہ ہو۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر صبح ہو جائے تو جمعہ کی نماز پڑھ کر سفر کے لئے روانہ ہو۔

۳۷۵: بَابُ فِی السِّوَاکِ وَالطِّیْبِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ

۳۷۵: باب جمعہ کے دن مسواک کرنا اور خوشبو لگانا

۵۱۳: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ الْکُوْفِیُّ نَا اَبُوْ یَحْیٰی اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیُّ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ اَنْ یَغْتَسِلُوْا یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلْیَمَسَّ اَحَدُهُمْ مِنْ طِیْبِ اَهْلِهٖ فَاِنْ لَمْ یَجِدْ فَالْمَآءُ لَهٗ طِیْبٌ قَالَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَ شَیْخٍ مِنَ الْاَنْصَارِ.

۵۱۳: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ جمعہ کے دن غسل کریں اور ہر ایک گھر کی خوشبو لگائے (یعنی گھر پر موجود خوشبو لگائے) اور اگر نہ ہو تو پانی ہی اس کے لئے خوشبو ہے۔ اس باب میں ابو سعید رضی اللہ عنہ اور ایک انصاری شیخ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۵۱۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا هُشَیْمٌ عَنْ یَزِیْدَ ابْنِ اَبِیْ زِیَادٍ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ الْبَرَآءِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَرِوَایَةُ هُشَیْمٍ اَحْسَنُ مِنْ رِوَایَةِ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ وَاِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیُّ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ.

۵۱۴: روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے ان سے ہشیم نے ان سے یزید بن ابی زیاد نے اوپر کی حدیث کی مثل۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں براء کی حدیث حسن ہے اور ہشیم کی روایت اسماعیل بن ابراہیم تیمی سے بہتر ہے۔ اسماعیل بن ابراہیم تیمی حدیث میں ضعیف ہیں۔

خلاصۃ الباب: جمعہ میم کی پیش یا سکون دونوں کے ساتھ درست ہے زمانہ جاہلیت میں یوم العروبہ (رحمت) کا دن کہتے تھے۔ علماء کی ایک جماعت کے نزدیک عرفہ کا دن افضل ہے جمہور علماء جمعہ کے دن کو افضل مانتے ہیں اس اختلاف کا ثمرہ نتیجہ اس وقت ظاہر ہوگا جب ایک شخص نے نذر مانی کہ سال میں افضل دن روزہ رکھوں گا تو جمہور کے نزدیک جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے نذر پوری ہو جائے گی' (۲) قبولیت کی ساعت میں علماء کا اختلاف ہے ایک قول یہ ہے کہ یہ زمانہ نبوی ﷺ کیلئے مخصوص ہے' البتہ جمہور اس کے قائل ہیں کہ قیامت تک یہ ساعت باقی ہے پھر اس کی تعیین کے بارے میں شدید اختلاف ہے۔ امام ترمذیؒ نے دو قول ذکر کئے ہیں اس لئے عصر سے مغرب تک تو دعا و ذکر کا اہتمام ہونا ہی چاہئے ساتھ ساتھ جمعہ کی نماز کے خطبہ سے لے کر نماز سے فارغ ہونے تک بھی اگر امکان دعا ہو اس کا اہتمام کرنا چاہئے۔ (۳) جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے (۴) یہ مسئلہ اختلافی ہے کہ جو لوگ بستی یا شہر سے دور رہتے ہوں ان کو کتنی دور سے نماز جمعہ کی شرکت کے لئے آنا واجب ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک جو شخص شہر سے اتنا دور رہتا ہو کہ شہر میں نماز جمعہ کے لئے آ کر رات سے پہلے پہلے اپنے گھر واپس پہنچ سکے اس پر جمعہ واجب ہے مسئلہ دیہات میں جمعہ کے بارے میں حنفیہ کے نزدیک جمعہ کی صحت کے لئے مصر (یا قریہ کبیرہ) شرط ہے اور دیہات میں جمعہ جائز نہیں ان کی دلیل صحیح بخاری میں حضرت عائشہؓ کی معروف روایت ہے کہ لوگ اپنے اپنے مقامات اور بستیوں سے باریاں مقرر کر کے جمعہ میں شریک ہونے کے لئے مدینہ طیبہ آیا کرتے تھے اگر چھوٹی بستیوں میں جمعہ جائز ہوتا ان کو جمعہ کے لئے باریاں مقرر کر کے مدینے آنے کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ وہ ''عوالی'' ہی میں جمعہ قائم کر سکتے تھے۔ (۵) یعنی نماز کو طویل کرنا اور خطبہ کو مختصر کرنا آدمی کی فقاہت (دینی سمجھ) کی علامت ہے (۶) شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک خطبہ کے دوران آنے والا تحیۃ المسجد پڑھ لے تو یہ مستحب ہے اس کے برخلاف امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ اور فقہاء کوفہ یہ کہتے ہیں کہ خطبہ جمعہ کے دوران کسی قسم کا کلام یا نماز جائز نہیں جمہور صحابہ و تابعین کا یہی مسلک ہے اس لئے کہ علامہ نووی شافعیؒ کے اعتراف کے مطابق حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کا مسلک بھی یہی تھا کہ وہ خطیب کے نکلنے کے بعد نماز یا کلام کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔ (۷) احتباء عام حالات میں بالاتفاق جائز ہے لیکن خطبہ جمعہ کے وقت مذکورہ حدیث ۴۹۷ باب سے اس کی کراہت معلوم ہوتی ہے مگر ابو داؤد ج: ا۔ ص: ۱۵۵۰ باب الاحتباء وغیرہ کی صحیح روایات سے ثابت ہے کہ صحابہؓ کی ایک بڑی جماعت احتباء جمعہ کے دن بھی مکروہ نہیں سمجھتی تھی۔ امام طحاویؒ نے دونوں حدیثوں میں تطبیق کی ہے کہ خطبہ شروع ہونے کے بعد انسان احتباء کرے اگر پہلے سے احتباء کر لے تو کوئی حرج نہیں۔ جن صحابہؓ سے احتباء منقول ہے وہ خطبہ سے پہلے ہی احتباء کرتے تھے۔ (۸) امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک خطبہ کی ابتداء سے نماز کے اختتام تک کوئی سلام و کلام جائز نہیں وہ فرماتے ہیں کہ حدیث باب ضعیف ہے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ نماز عشاء کا تھا راوی کو وہم ہو گیا اور اسے نماز جمعہ کا واقعہ قرار دے دیا۔

اَبْوَابُ الْعِیْدَیْنِ

عیدین کے ابواب

۳۷۶: بَابُ فِی الْمَشْیِ یَوْمَ الْعِیْدِ

۵۱۵: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مُوْسٰی نَا شَرِیْکٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تَخْرُجَ اِلَی الْعِیْدِ مَاشِیًا وَاَنْ تَاْکُلَ شَیْئًا قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ یَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ یَّخْرُجَ الرَّجُلُ اِلَی الْعِیْدِ مَاشِیًا وَاَنْ لَا یَرْکَبَ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ۔

۳۷۶: باب عید کی نماز کے لئے پیدل چلنا

۵۱۵: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نمازِ عید کے لئے پیدل چلنا اور گھر سے نکلنے سے پہلے کچھ کھا لینا سنت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اکثر اہل علم کا عمل ہے کہ عید کی نماز کے لئے پیدل نکلنا مستحب ہے اور بغیر عذر کے کسی (سواری) پر سوار نہ ہو۔

۳۷۷: بَابُ فِیْ صَلٰوةِ الْعِیْدِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

۵۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ یُصَلُّوْنَ فِی الْعِیْدَیْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ یَخْطُبُوْنَ وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ اَنَّ صَلٰوةَ الْعِیْدَیْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَیُقَالُ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ خَطَبَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ مَرْوَانُ بْنُ الْحَکَمِ۔

۳۷۷: باب عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھنا

۵۱۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ عیدین میں نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے اور پھر خطبہ دیا کرتے تھے۔ اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا عمل ہے کہ عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھی جائے۔ کہا جاتا ہے کہ عید کی نماز سے پہلے خطبہ دینے والا پہلا شخص مروان بن حکم تھا۔

فائدہ: آج کل عید سے پہلے برصغیر میں اردو میں تقریر کی جاتی ہے اس کا منشاء بھی یہی ہوتا ہے کہ جو لوگ سال میں عید ہی پڑھتے ہیں ان کو مسائل کا علم ہو سکے ورنہ لوگ نہ تو مسائل پڑھتے ہیں اور نہ سنتے ہیں اس لئے علماء جمعہ کو عربی خطبہ سے قبل اور عید کو نماز سے قبل تقریر (وعظ) کرتے ہیں لیکن جیسا کہ گزرا اس کا منشاء رسول اللہ ﷺ کے احکام پہنچانا، سنانا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہونا چاہئے تو صحیح ہے ورنہ اگر تشتت وافتراق کی باتیں کرنا ہو تو اس سے بہتر ہے کہ نہ جمعہ سے پہلے تقریر ہو اور نہ عید سے۔

۳۷۸: بَابُ اَنَّ صَلٰوةَ الْعِیْدَیْنِ بِغَیْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ

۵۱۷: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاکِ بْنِ

۳۷۸: باب عیدین کی نماز میں اذان اور اقامت نہیں ہوتی

۵۱۷: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں

حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَحَدِيْثُ جَابِرِبْنِ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنْ لَّا يُؤَذَّنَ لِصَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ وَلَا لِشَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ.

نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدین کی نماز کئی مرتبہ بغیر اذان اور تکبیر کے پڑھی۔ اس باب میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اس پر علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا عمل ہے کہ عیدین یا کسی نفل نماز کے لئے اذان نہ دی جائے۔

۳۷۹. بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِيْدَيْنِ

۳۷۹: باب عیدین کی نماز میں قراءت

۵۱۸. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَ هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ فَيَقْرَأُ بِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ وَاقِدٍ وَ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ هٰكَذَا رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَ مِسْعَرٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْتَشِرِ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ عَوَانَةَ وَاَمَّا ابْنُ عُيَيْنَةَ فَيُخْتَلَفُ عَلَيْهِ فِي الرِّوَايَةِ فَيُرْوٰى عَنْهُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَلَا نَعْرِفُ لِحَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ رِوَايَةً عَنْ اَبِيْهِ وَحَبِيْبُ بْنُ سَالِمٍ هُوَ مَوْلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَرَوٰى عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَحَادِيْثَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ نَحْوَ رِوَايَةِ هٰؤُلَاءِ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِيْ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ بِقَافٍ وَ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ.

۵۱۸: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ کی نمازوں میں "بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى" اور "وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ" پڑھتے تھے اور کبھی عید جمعہ کے دن ہوتی تو بھی یہی دونوں سورتیں (جمعہ اور عید) دونوں نمازوں میں پڑھتے۔ اس باب میں ابوواقدؓ، سمرہ بن جندبؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں نعمان بن بشیرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اسی طرح سفیان ثوری اور معمر بن ابراہیم بن محمد بن منتشر سے ابوعوانہ کی حدیث کے مثل بیان کرتے ہیں۔ ابن عیینہ کے متعلق اختلاف ہے۔ کوئی ان سے بواسطہ ابراہیم بن محمد بن منتشر روایت کرتا ہے وہ اپنے والد وہ حبیب بن سالم وہ اپنے والد اور وہ نعمان بن بشیر سے روایت کرتے ہیں جبکہ حبیب بن سالم کی ان کے والد سے کوئی روایت معروف نہیں۔ یہ نعمان بن بشیر کے مولیٰ ہیں اور ان سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی ابن عیینہ سے مروی کہ وہ ابراہیم بن محمد بن منتشر سے ان حضرات کی روایت کی مثل بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نمازوں میں سورۃ "ق" اور "اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ" پڑھتے تھے۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۱۹: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِىُّ نَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى نَا مَالِكٌ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدِ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ اَبَاوَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَاكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقْرَأُ بِهٖ فِى الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى قَالَ كَانَ يَقْرَأُ بِقَافٍ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انْشَقَّ الْقَمَرُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۱۹: عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے ابو واقد لیثی سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ میں کیا پڑھتے تھے۔ ابو واقد نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ''ق وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ'' اور ''اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ'' پڑھتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۲۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَ اَبُوْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ اسْمُهٗ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ.

۵۲۰: روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے ابن عیینہ نے ان سے زمرہ بن سعید نے اسی اسناد سے اوپر کی حدیث کی مثل۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابوواقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔

۳۸۰: بَابُ فِى التَّكْبِيْرِ فِى الْعِيْدَيْنِ

۳۸۰: باب عیدین کی تکبیرات

۵۲۱: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو وَاَبُوْ عَمْرٍو الْحَذَّآءُ الْمَدِيْنِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِى الْعِيْدَيْنِ فِى الْاُوْلٰى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاْةِ وَ فِى الْاٰخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَدِّ كَثِيْرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهُوَ اَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِىَ فِى هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَاسْمُهٗ عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهٰكَذَا رُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ صَلّٰى بِالْمَدِيْنَةِ نَحْوَهٰذِهِ الصَّلٰوةِ وَهُوَقَوْلُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَالشَّافِعِىُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ فِى التَّكْبِيْرَاتِ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ يَبْدَأُ بِالْقِرَاءَةِ ثُمَّ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا مَعَ تَكْبِيْرَةِ الرُّكُوْعِ وَقَدْ رُوِىَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا

۵۲۱: کثیر بن عبداللہ نے اپنے والد اور وہ انکے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیریں کہیں۔ اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا، ابن عمر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کثیر کے دادا کی حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث میں احسن ہے۔ کثیر کے دادا کا نام عمرو بن عوف مزنی ہے۔ اسی پر بعض اہل علم صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا عمل ہے۔ اسی حدیث کی مانند حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ انہوں نے مدینہ میں اسی طرح امامت کی۔ یہی قول اہل مدینہ، شافعیؒ، مالکؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عید کی نماز میں نو (۹) تکبیریں کہیں۔ پانچ تکبیریں قراءت سے پہلے پہلی رکعت میں اور چار دوسری رکعت میں قراءت کے بعد رکوع کی تکبیر کے ساتھ۔ کئی صحابہ رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے یہ

وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ۔

اہل کوفہ اور سفیان ثوریؒ کا قول ہے۔

فائدہ: اس باب میں کثیر بن عبداللہ نہایت ضعیف ہیں۔اس باب کا مدار کثیر بن عبداللہ ہی ہیں۔امام ترمذیؒ کی اس حدیث کی تحسین پر دوسرے محدثین نے سخت اعتراض کیا ہے۔احناف کے نزدیک عیدین میں صرف چھ زائد تکبیرات ہیں تین تکبیریں پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے اور تین دوسری رکعت میں قراءت کے بعد۔ان کا استدلال سنن ابوداؤد میں مکحول کی روایت سے ہے کہ سعید بن عاصؓ نے ابوموسیٰ اشعریؓ اور حذیفہ بن یمانؓ سے پوچھا کہ نبی اکرم ﷺ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ میں کس طرح تکبیرات کہتے تھے (یعنی کتنی)؟ ابوموسیٰؓ نے فرمایا چار تکبیریں جیسے کہ جنازہ میں اس پر حذیفہؓ نے ان کی تصدیق فرمائی۔اس حدیث میں چار تکبیروں کا ذکر ہے ان میں سے ایک تکبیر تحریمہ اور تین زائد تکبیریں ہیں۔(مترجم)

۳۸۱: بَابُ لَا صَلٰوةَ قَبْلَ الْعِيدَيْنِ وَلَا بَعْدَهُمَا

۳۸۱: باب عیدین سے پہلے اور بعد کوئی نماز نہیں

۵۲۲: حَدَّثَنَا مُحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَدْ رَاٰى طَائِفَةٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ الصَّلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ وَقَبْلَهَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ۔

۵۲۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے دن گھر سے نکلے اور دو رکعتیں پڑھیں (یعنی عید کی نماز) نہ اس سے پہلے کوئی نماز پڑھی اور نہ اس کے بعد۔ اس باب میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر بعض علماء صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ کا عمل ہے۔امام شافعیؒ وراسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے جبکہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے اہل علم ایک جماعت عید سے پہلے اور بعد میں نماز پڑھنے کی قائل ہے لیکن پہلا قول اصح ہے۔

۵۲۳: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَبُوْ عَمَّارٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ اَبَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ وَ هُوَ ابْنُ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمَ عِيْدٍ وَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَذَكَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَهٗ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۵۲۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ وہ عید کے لئے گھر سے نکلے اور عید کی نماز سے پہلے یا بعد کوئی نماز نہیں پڑھی اور فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ف: یہ احادیث اس بارے میں بہت واضح ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے جو کچھ جب کیا وہی کرنا سنت ہے۔حضور اکرم ﷺ ہمیشہ فجر کے بعد سورج نکلنے پر نفل پڑھتے لیکن عیدین میں کبھی نفل نہیں پڑھے اسی کو بدعت کہتے ہیں کہ دین میں اپنی طرف سے کوئی اضافہ کر لینا اور اس کو لازم قرار دے لینا اور پھر کہنا کہ اس میں کیا حرج ہے۔حرج یہی ہے کہ یہ نبی اکرم ﷺ کی سنت کے خلاف ہے۔

۳۸۲: بَابُ فِیْ خُرُوْجِ النِّسَآءِ فِی الْعِیْدَیْنِ

۵۲۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَاھُشَیْمٌ نَامَنْصُوْرٌ وَھُوَ ابْنُ زَاذَانَ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُخْرِجُ الْاَبْکَارَ وَالْعَوَاتِقَ وَذَوَاتَ الْخُدُوْرِ وَالْحُیَّضَ فِی الْعِیْدَیْنِ فَاَمَّا الْحُیَّضُ فَیَعْتَزِلْنَ الْمُصَلّٰی وَیَشْهَدْنَ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِیْنَ قَالَتْ اِحْدٰھُنَّ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَمْ یَکُنْ لَهَاجِلْبَابٌ قَالَ فَلْتُعِرْھَا اُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا.

۵۲۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَاھُشَیْمٌ عَنْ ھِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ سِیْرِیْنَ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ بِنَحْوِهٖ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَقَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اُمِّ عَطِیَّةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ ذَھَبَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ اِلٰی ھٰذَاالْحَدِیْثِ وَرَخَّصَ لِلنِّسَاءِ فِی الْخُرُوْجِ اِلَی الْعِیْدَیْنِ وَکَرِھَهٗ بَعْضُهُمْ وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَکِ اَنَّهٗ قَالَ اَکْرَهُ الْیَوْمَ الْخُرُوْجَ لِلنِّسَاءِ فِی الْعِیْدَیْنِ فَاِنْ اَبَتِ الْمَرْاَۃُ اِلَّا اَنْ تَخْرُجَ فَلْیَاْذَنْ لَهَا زَوْجُهَا اَنْ تَخْرُجَ فِیْ اَطْمَارِھَا وَلَا تَتَزَیَّنْ فَاِنْ اَبَتْ اَنْ تَخْرُجَ کَذٰلِکَ فَلِلزَّوْجِ اَنْ یَّمْنَعَهَا عَنِ الْخُرُوْجِ وَیُرْوٰی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْرَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ کَمَا مُنِعَتْ نِسَآءُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ وَیُرْوٰی عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ اَنَّهٗ کَرِهَ الْیَوْمَ الْخُرُوْجَ لِلنِّسَاءِ اِلَی الْعِیْدِ.

۳۸۲: باب عیدین کے لئے عورتوں کا نکلنا

۵۲۴: حضرت ام عطیہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدین کے لئے کنواری لڑکیوں، جوان و پردہ دار اور حائضہ عورتوں کو نکلنے کا حکم دیتے تھے۔ حائضہ عورتیں عیدگاہ سے باہر رہتیں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوتیں۔ ان میں سے ایک نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسی کے پاس چادر نہ ہو تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس کی بہن اسے اپنی چادر (ادھار) دیدے۔

۵۲۵: ہم سے بیان کیا احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے ہشام بن حسان سے انہوں نے حفصہ بن سیرین سے انہوں نے ام عطیہؓ سے اسی کی مثل۔ اس باب میں ابن عباسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث ام عطیہؓ حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم اسی پر عمل کرتے ہوئے عورتوں کو عیدین کے لئے جانے کی اجازت دیتے ہیں اور بعض اسے مکروہ سمجھتے ہیں۔ ابن مبارکؒ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا آج کل میں عورتوں کا گھر سے نکلنا مکروہ سمجھتا ہوں لیکن اگر وہ نہ مانے تو اُس کا شوہر اسے میلے کپڑوں میں بغیر زینت کے نکلنے کی اجازت دے دے اور اگر زینت کرے تو اس کے شوہر کو اسے نکلنے سے منع کر دینا چاہیے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں " اگر رسول ﷺ عورتوں کی ان چیزوں کو دیکھتے جو انہوں نے نئی نکالی ہیں تو انھیں مسجد میں جانے سے منع فرما دیتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کر دیا گیا۔" سفیان ثوریؒ سے بھی یہی مروی ہے کہ وہ عورتوں کا عیدین کے لئے نکلنا مکروہ سمجھتے تھے۔

خلاصۃ الباب: عہد نبوی میں عورتیں عید کے لئے نکلتی تھیں۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ یہ ابتداء اسلام میں دشمنان اسلام کی نظروں میں مسلمانوں کی کثرت ظاہر کرنے کے لئے تھا یہ علت اب باقی نہیں رہی۔ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں اس وقت امن کا دور دورہ تھا اب جبکہ دونوں علتیں ختم ہو چکی ہیں لہٰذا اجازت نہ ہونی چاہئے۔

۳۸۳: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ خُرُوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی

۳۸۳: باب نبی اکرم ﷺ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِلَى الْعِيْدِ فِىْ طَرِيْقٍ وَرُجُوْعِهٖ مِنْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ

۵۲۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِالْاَعْلَى الْكُوْفِيُّ وَاَبُوْ زُرْعَةَ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ فِىْ طَرِيْقٍ رَجَعَ فِىْ غَيْرِهٖ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَاَبِىْ رَافِعٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰى اَبُوْ تُمَيْلَةَ وَ يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَدِ اسْتَحَبَّ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لِلْاِمَامِ اِذَا خَرَجَ فِىْ طَرِيْقٍ اَنْ يَّرْجِعَ فِىْ غَيْرِهٖ اتِّبَاعًا هٰذَا الْحَدِيْثِ وَهُوَقَوْلُ الشَّافِعِىِّ وَحَدِيْثُ جَابِرٍ كَاَنَّهٗ اَصَحُّ۔

عیدین کی نماز کے لئے ایک راستے سے جانا اور دوسرے سے آنا

۵۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز کے لئے ایک راستے سے جاتے اور دوسرے سے واپس تشریف لاتے۔ اس باب میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور ابورافع رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن غریب ہے اسے ابوتمیلہ اور یونس بن محمد، فلیح بن سلیمان سے وہ سعید بن حارث سے اور وہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے عید کے لئے ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا مستحب ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ گویا کہ زیادہ صحیح ہے۔

۳۸۴: بَابُ فِى الْاَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ

۵۲۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ عَنْ ثَوَابِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْاَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّىَ وَ فِى الْبَابِ عَنْ عَلِىٍّ وَ اَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ بُرَيْدَةَ بْنِ حُصَيْبٍ الْاَسْلَمِىِّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا اَعْرِفُ لِثَوَابِ بْنِ عُتْبَةَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَدِ اسْتَحَبَّ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَا يَخْرُجَ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ شَيْئًا وَ يُسْتَحَبُّ لَهٗ اَنْ يُفْطِرَ عَلَى التَّمْرِ وَلَا يَطْعَمَ يَوْمَ

۳۸۴: باب عیدالفطر میں نماز عید سے پہلے کچھ کھا کر جانا چاہیے

۵۲۷: حضرت عبداللہ بن بریدہؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ عیدالفطر کے لئے اس وقت تک نہ جاتے جب تک کچھ کھا نہ لیتے جب کہ عیدالاضحیٰ میں اس وقت تک کچھ نہ کھاتے جب تک نماز نہ پڑھ لیتے۔ اس باب میں علیؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں بریدہ بن حصیب اسلمیؒ کی حدیث غریب ہے۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ فرماتے ہیں میں ثواب بن عتبہ کی اس حدیث کے علاوہ کوئی حدیث نہیں جانتا۔ بعض اہل علم کے نزدیک یہ مستحب ہے کہ عیدالفطر کے دن نماز سے پہلے کچھ کھالینا چاہیے اور کھجور کا کھانا مستحب ہے۔ عیدالاضحیٰ میں نماز سے پہلے کچھ نہ

الْاَضْحٰى حَتّٰى يَرْجِعَ.

۵۲۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا هُشَيْمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ يُفْطِرُ عَلٰى تَمَرَاتٍ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَخْرُجَ اِلَى الْمُصَلّٰى قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

کھانا مستحب ہے۔

۵۲۸: حضرت انسؓ بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن نماز کے لئے نکلنے سے پہلے کھجوریں تناول فرماتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اَبْوَابُ السَّفَرِ

سفر کے ابواب

۳۸۵: بَابُ التَّقْصِيرِ فِي السَّفَرِ

۵۲۹: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِالْحَكَمِ الْوَرَّاقُ الْبَغْدَادِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَافَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ فَكَانُوْا يُصَلُّوْنَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ لَا يُصَلُّوْنَ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَ هَا وَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ لَوْ كُنْتُ مُصَلِّيًا قَبْلَهَا وَ بَعْدَ هَا لَاَ تْمَمْتُهَا وَ فِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَنَسٍ وَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَ عَآئِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ مِثْلَ هٰذَا وَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اٰلِ سُرَاقَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَبَعْدَ هَا وَقَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقْصُرُ فِي السَّفَرِ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ غَيْرِ هِمْ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تُتِمُّ الصَّلٰوةَ فِي السَّفَرِ وَالْعَمَلُ عَلٰى مَارُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ اِلَّا اَنَّ الشَّافِعِيَّ يَقُوْلُ التَّقْصِيْرُ رُخْصَةٌ لَهُ فِي السَّفَرِ فَاِنْ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ اَجْزَاءَ عَنْهُ.

۳۸۵: باب سفر میں قصر نماز پڑھنا

۵۲۹: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ، ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ کے ساتھ سفر کیا۔ یہ حضرات ظہر اور عصر کی دو، دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور ان سے پہلے یا بعد میں کوئی نماز نہ پڑھتے۔ عبداللہؓ فرماتے ہیں۔ اگر میں ان سے پہلے یا بعد میں بھی کچھ پڑھنا چاہتا تو فرض ہی کو مکمل کر لیتا۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، علیؓ، ابن عباسؓ، انسؓ، عمران بن حصینؓ اور عائشہؓ سے روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابن عمرؓ کی حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے یحییٰ بن سلیم کی روایت کے علاوہ کچھ نہیں جانتے وہ اس کے مثل روایت کرتے ہیں۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث عبداللہ بن عمرو سے بھی مروی ہے وہ آل سراقہ کے ایک شخص سے اور وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ عطیہ عوفی، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سفر کے دوران نماز سے پہلے اور بعد نفل نماز پڑھا کرتے تھے اور یہ بھی صحیح ہے کہ آپ ﷺ سفر میں قصر نماز پڑھتے۔ اسی طرح ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ بھی اپنے دور خلافت کے اوائل میں قصر ہی پڑھتے۔ اکثر علماء اور صحابہؓ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ وہ سفر میں پوری نماز پڑھتی تھیں لیکن آپ ﷺ اور صحابہ کرامؓ سے مروی حدیث پر ہی عمل ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے مگر امام شافعیؒ قصر کو سفر میں اجازت پر محمول کرتے ہیں۔ یعنی اگر وہ نماز پوری پڑھ لے تو بھی جائز ہے۔

۵۳۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ قَالَ سُئِلَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ فَقَالَ حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَحَجَجْتُ مَعَ اَبِي بَكْرٍ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُثْمَانَ سِتَّ سِنِيْنَ مِنْ خِلاَفَتِهٖ اَوْ ثَمَانَ سِنِيْنَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۳۰: حضرت ابونضرہ فرماتے ہیں کہ عمران بن حصینؓ سے مسافر کی نماز کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا تو آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں اور حج کیا میں نے ابوبکرؓ کے ساتھ تو انہوں نے دو رکعتیں پڑھیں اور حج کیا میں نے حضرت عمرؓ کے ساتھ تو انہوں دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر حضرت عثمانؓ کے ساتھ آپ کے دور خلافت میں سات یا آٹھ سال حج کیا آپؓ نے بھی دو ہی رکعتیں پڑھیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۳۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَاِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۵۳۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی چار رکعت ادا کی پھر ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔

امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

۵۳۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ لاَ يَخَافُ اِلاَّ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۵۳۲: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ مدینہ سے مکہ کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ ﷺ کو رب العلمین کے علاوہ کسی کا خوف نہ تھا اور راستے میں آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۸۶: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَمْ تُقْصَرُ الصَّلٰوةُ

۳۸۶: باب کہ کتنی مدت تک نماز میں قصر کی جائے

۵۳۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا يَحْيَى بْنُ اَبِي اِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ نَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ كَمْ اَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا وَ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ اَقَامَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ تِسْعَ عَشْرَةَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

۵۳۳: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ سے مکہ کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ ﷺ نے دو رکعتیں (قصر) پڑھیں۔ راوی نے انسؓ سے پوچھا رسول اللہ ﷺ نے کتنے دن مکہ میں قیام کیا انہوں نے فرمایا دس دن۔ اس باب میں ابن عباسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث انسؓ حسن صحیح ہے۔ ابن عباسؓ سے مروی ہیں کہ آپ ﷺ نے بعض اسفار میں انیس (۱۹) دن تک قیام کیا اور دو رکعتیں ہی پڑھتے رہے چنانچہ اگر ہمارا قیام انیس دن یا اس سے کم مدت کا ہوتا تو ہم بھی

فَنَحْنُ اِذَا اَقَمْنَا مَابَيْنَنَا وَ بَيْنَ تِسْعَ عَشَرَةَ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ وَاِنْ زِدْنَا عَلٰى ذٰلِكَ اَتْمَمْنَا الصَّلٰوةَ وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَقَامَ عَشَرَةَ اَيَّامٍ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَقَامَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا اَتَمَّ الصَّلٰوةَ وَرُوِيَ عَنْهُ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ وَرُوِيَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ قَالَ اِذَا اَقَامَ اَرْبَعًا صَلّٰى اَرْبَعًا وَرُوِيَ ذٰلِكَ عَنْهُ قَتَادَةُ وَعَطَآءُ الْخُرَاسَانِيُّ وَرَوٰى عَنْهُ دَاوٗدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ خِلَافَ هٰذَا وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ بَعْدُ فِيْ ذٰلِكَ فَاَمَّا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَاَهْلُ الْكُوْفَةِ فَذَهَبُوْا اِلٰى تَوْقِيْتِ خَمْسَ عَشَرَةَ وَقَالُوْا اِذَا اَجْمَعَ عَلٰى اِقَامَةِ خَمْسَ عَشَرَةَ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ وَ قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ اِذَا اَجْمَعَ عَلٰى اِقَامَةِ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ وَقَالَ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ اِذَا اَجْمَعَ عَلٰى اِقَامَةِ اَرْبَعٍ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ وَ اَمَّا اِسْحَاقُ فَرَاٰى اَقْوَى الْمَذَاهِبِ فِيْهِ حَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لِاَنَّهُ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ثُمَّ تَاَوَّلَهُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا اَجْمَعَ عَلٰى اِقَامَةِ تِسْعَ عَشَرَةَ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ ثُمَّ اَجْمَعَ اَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰى اَنَّ لِلْمُسَافِرِ اَنْ يَقْصُرَ مَالَمْ يُجْمِعْ اِقَامَةً وَاِنْ اَتٰى عَلَيْهِ سِنُوْنَ.

قصر ہی پڑھتے اور اگر اس سے زیادہ رہتے تو پوری نماز پڑھتے۔ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جو دس دن قیام کرے وہ پوری نماز پڑھے، ابن عمرؓ پندرہ دن اور دوسری روایت میں بارہ دن قیام کرنے والے کے متعلق پوری نماز کا حکم دیتے تھے۔ قتادہ اور عطاء خراسانی، سعید بن مسیّب سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص چار دن تک قیام کرے وہ چار رکعتیں ادا کرے۔ داؤد بن ابی ھندان سے اس کے خلاف روایت کرتے ہیں۔ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ (احناف) پندرہ دن تک قصر کا مسلک اختیار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر پندرہ دن قیام کی نیت ہو تو پوری نماز پڑھے۔ امام اوزاعیؒ بارہ دن قیام کی نیت پر پوری نماز پڑھنے کے قائل ہیں۔ امام شافعیؒ، مالکؒ اور احمدؒ کا یہ قول ہے کہ اگر چار دن رہنے کا ارادہ ہو تو پوری نماز پڑھے۔ اسحاقؒ کہتے ہیں کہ اس باب میں قوی ترین مذہب ابن عباسؓ کی حدیث کا ہے کیونکہ وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے آپ ﷺ کے بعد بھی اسی پر عمل پیرا ہیں کہ اگر انیس دن قیام کا ارادہ ہو تو پوری نماز پڑھے پھر اس پر علماء کا اجماع ہے کہ اگر رہنے کی مدت متعین نہ ہو تو قصر ہی پڑھنی چاہیے اگر سال گزر جائیں (یعنی اس کا ارادہ اور نیت نہ ہو کہ اتنے دن قیام کرے گا)۔

۵۳۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ سَفَرًا فَصَلّٰى تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَحْنُ نُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَ تِسْعَ عَشَرَةَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَاِذَا اَقَمْنَا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّيْنَا اَرْبَعًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

۵۳۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کیا اور انیس دن تک قصر نماز پڑھتے رہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ہم بھی اگر انیس دن سے کم قیام کریں تو قصر نماز پڑھتے ہیں اور اس سے زیادہ ٹھہریں گے تو چار رکعتیں (یعنی پوری نماز) پڑھیں گے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب: جمہور ائمہ کے نزدیک سولہ (۱۶) فرسخ کی مقدار سفر سے قصر واجب ہوتی ہے اور سولہ فرسخ کے اڑتالیس (۴۸) میل بنتے ہیں۔ مدت قصر امام شافعیؒ، امام مالکؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک چاروں سے زائد اقامت

کی نیت ہو تو قصر جائز نہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ پندرہ دن سے کم مدت قصر ہے اور پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کی نیت ہو تو پوری نماز پڑھنا ضروری ہے۔

۳۸۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ

۵۳۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ اَبِي بُسْرَةَ الْغِفَارِيِّ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا رَاَيْتُهُ تَرَكَ الرَّكْعَتَيْنِ اِذَازَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ الْبَرَآءِ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ قَالَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَلَمْ يَعْرِفِ اسْمَ اَبِي بُسْرَةَ الْغِفَارِيِّ وَرَاٰهُ حَسَنًا وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ لَا يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَلَا بَعْدَهَا وَرُوِىَ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ ثُمَّ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَرَاٰى بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنْ يَتَطَوَّعَ الرَّجُلُ فِي السَّفَرِ وَ بِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ وَلَمْ يَرَ طَائِفَةٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يُصَلّٰى قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَ مَعْنٰى مَنْ لَمْ يَتَطَوَّعْ فِي السَّفَرِ قَبُوْلُ الرُّخْصَةِ وَمَنْ تَطَوَّعَ فَلَهٗ فِي ذٰلِكَ فَضْلٌ كَثِيْرٌ وَ هُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُوْنَ التَّطَوُّعَ فِي السَّفَرِ.

۵۳۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ قَدْ رَوَاهُ ابْنُ اَبِي لَيْلٰى عَنْ عَطِيَّةَ وَ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

۵۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ عَطِيَّةَ وَ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

۳۸۷: باب سفر میں نفل نماز پڑھنا

۵۳۵: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اٹھارہ سفر کئے۔ میں نے آپ ﷺ کو زوال آفتاب کے وقت ظہر سے پہلے دو رکعتیں چھوڑتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث براءؓ غریب ہے۔ میں نے امام بخاریؒ سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے لیث بن سعد کی روایت کے علاوہ اسے نہیں پہچانا انہیں ابوبسرہ غفاری کا نام معلوم نہیں لیکن انہیں اچھا سمجھتے ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ سفر کے دوران نماز سے پہلے یا بعد نوافل نہیں پڑھتے تھے۔ انہیں سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ سفر میں نفل نماز پڑھتے تھے۔ اہل علم کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے بعض صحابہؓ سفر میں نوافل پڑھنے کے قائل ہیں امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے جبکہ اہل علم کی ایک جماعت کا قول ہے کہ نماز سے پہلے یا بعد کوئی نوافل نہ پڑھے جائیں چنانچہ جو لوگ ممانعت کرتے ہیں وہ حضرات رخصت پر عمل پیرا ہیں اور جو پڑھ لے اس کے لئے بہت بڑی فضیلت ہے اور یہی اکثر اہل علم کا قول ہے کہ سفر میں نوافل پڑھے جا سکتے ہیں۔

۵۳۶: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں ظہر کی دو رکعتیں اور اس کے بعد بھی دو رکعتیں پڑھیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اس سے ابن ابی لیلیٰ نے عطیہ سے اور نافع نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے۔

۵۳۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر اور حضر میں نمازیں پڑھیں

عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ اَرْبَعًا وَ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ هَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا وَ الْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَآءً ثَلٰثُ رَكَعَاتٍ لَا يَنْقُصُ فِي الْحَضَرِ وَلَا فِي السَّفَرِ وَهِيَ وَتْرُ النَّهَارِ وَبَعْدَ هَا رَكْعَتَيْنِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ مَارَوَى ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى حَدِيْثًا اَعْجَبَ اِلَيَّ مِنْ هٰذَا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضر میں ظہر کی چار رکعت اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھتے اور سفر میں ظہر کی دو اور اس کے بعد بھی دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ پھر عصر کی دو رکعتیں پڑھتے اور ان کے بعد کچھ نہ پڑھتے۔ جبکہ مغرب کی نماز سفر وحضر میں تین رکعت ہی ہے اس میں کوئی کمی نہیں اور یہ دن کے وتر ہیں اس کے بعد آپ صلی علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔ میں نے امام بخاریؒ سے سناوہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک ابن ابی لیلیٰ کی کوئی روایت اس سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے۔

فائدہ : اس حدیث میں مغرب کو دن کے وتر کہا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ مغرب کی تین رکعتیں ایک سلام کے ساتھ ہوتی ہیں اس حدیث کو امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ نے بقول امام ترمذیؒ، ابن ابی لیلیٰ کی (میرے نزدیک) سب سے زیادہ پسندیدہ روایت کہا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ پھر وتر بھی تین رکعت ایک سلام کے ساتھ والی روایت زیادہ قوی ہے جو احناف کا مستدل ہے۔

۳۸۸. بَابُ مَاجَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ

۳۸۸: باب دونمازوں کو جمع کرنا

۵۳۸. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ زَيْغِ الشَّمْسِ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى اَنْ يَجْمَعَهَا اِلَى الْعَصْرِ فَيُصَلِّيَهُمَا جَمِيْعًا وَاِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ عَجَّلَ الْعَصْرَ اِلَى الظُّهْرِ وَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ سَارَ وَكَانَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ وَاِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءَ فَصَلّٰهَا مَعَ الْمَغْرِبِ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَآئِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَرَوٰى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ قُتَيْبَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَحَدِيْثُ مُعَاذٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ تَفَرَّدَ بِهٖ قُتَيْبَةُ لَا نَعْرِفُ

۵۳۸: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے موقع پر اگر سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو ظہر کو عصر تک مؤخر کر دیتے اور پھر دونوں نمازیں اکٹھی پڑھتے اور اگر زوال کے بعد کوچ کرتے تو عصر میں تعجیل کرتے اور ظہر اور عصر کو اکٹھا پڑھ لیتے اور پھر روانہ ہوتے پھر مغرب سے پہلے کوچ کرنے کی صورت میں مغرب کو عشاء تک مؤخر کرتے اور مغرب کے بعد کوچ کرنے کی صورت میں عشاء میں جلدی کرتے اور مغرب کے ساتھ پڑھ لیتے۔ اس باب میں علیؓ، ابن عمرؓ، انسؓ، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، ابن عباس رضی اللہ عنہما، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث علی بن مدینی سے بھی مروی ہے وہ احمد بن حنبلؒ سے اور وہ قتیبہ سے روایت کرتے ہیں۔ معاذؓ کی حدیث غریب ہے کیونکہ اس کی

اَحَدًا رَوَاهُ عَنِ اللَّيْثِ غَيْرِهِ وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَالْمَعْرُوْفُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَدِيْثُ مُعَاذٍ مِنْ حَدِيْثِ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ جَمَعَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَرَوَاهُ قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ وَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَ مَالِكٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ وَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ يَقُوْلَانِ لَا بَاْسَ اَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي السَّفَرِ فِيْ وَقْتِ اِحْدَاهُمَا.

روایت میں قتیبہ منفرد ہیں ہمیں علم نہیں کہ لیث سے ان کے علاوہ کسی اور نے بھی روایت کی ہو۔ لیث کی یزید بن ابی حبیب سے مروی حدیث غریب ہے۔ وہ ابوطفیل سے اور وہ معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں ظہر، عصر اور مغرب، عشاء کو جمع کیا۔ اس حدیث کو قرہ بن خالد، سفیان ثوریؒ، مالکؒ اور کئی حضرات نے ابوزبیر مکی سے روایت کیا ہے۔ امام شافعیؒ بھی اس حدیث پر عمل کرتے ہیں اور احمدؒ اور اسحٰقؒ کہتے ہیں کہ سفر میں دو نمازوں کو جمع کر کے ایک وقت میں پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں۔

(ف) اسکے متعلق مختصر بحث گزر چکی ہے۔

۵۳۹: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اسْتُغِيْثَ عَلٰى بَعْضِ اَهْلِهٖ فَجَدَّبِهِ السَّيْرُ وَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ اَخْبَرَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ اِذَا جَدَّبِهِ السَّيْرُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۳۹: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ان کے بعض اہل و اقارب کی طرف سے ان سے مدد مانگی گئی جس پر انہیں جلدی جانا پڑا۔ انہوں نے مغرب کو شفق کے غائب ہونے تک مؤخر کیا اور مغرب اور عشاء اکٹھی پڑھیں پھر لوگوں کو بتایا کہ اگر رسول اللہ ﷺ کو جلدی ہوتی تو آپ ﷺ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: عام نوافل مثلاً اشراق، چاشت، اوّابین اور تہجد وغیرہ مسافر کے لئے سفر میں پڑھنا سب کے نزدیک جائز ہے۔ سنن مؤکدہ جس کو رواتب بھی کہتے ہیں ان کے پڑھنے کے بارے میں احناف اور دوسرے ائمہ مستحب ہونے کے قائل ہیں بشرطیکہ گنجائش ہو اور چھوڑ دینے میں کوئی حرج نہیں اس لئے کہ سنن مؤکدہ کی تاکید ختم ہو جاتی ہے البتہ سنت فجر کی تاکید باقی رہتی ہے۔

۳۸۹. بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَاءِ

۳۸۹: باب نماز استسقاء

۵۴۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ ابْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِيْ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيْهِمَا وَحَوَّلَ رِدَائَهٗ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاسْتَسْقٰى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ

۵۴۰: عباد بن تمیم اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نکلے لوگوں کے ساتھ بارش کی طلب کے لئے تو آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھائیں جن میں بلند آواز قرأت کی پھر اپنی چادر کو پلٹ کر اوڑھا، دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور بارش[1] کے لئے دعا مانگی درآں حالیکہ آپ ﷺ قبلہ کی طرف متوجہ تھے اس باب میں ابن عباسؓ، ابوہریرہؓ، انسؓ اور ابولحم سے بھی

[1] نماز تو قبلہ کی طرف منہ کر کے پڑھی پھر مقتدیوں کی طرف منہ کر کے دوبارہ چادر الٹاتے ہوئے قبلہ کی طرف منہ کیا ہوگا۔

اللَّحْمِ قَالَ اَبُوْ عِيسٰى حَدِيْثُ عَبْدِاللهِ بْنِ زَيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَلٰى هٰذَا الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَاسْمُ عَمِّ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ هُوَ عَبْدُاللهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيُّ.

روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں عبداللہ بن زیدؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے جن میں شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی شامل ہیں۔ عباد بن تمیم کے چچا کا نام عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ہے۔

۵۴۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِاللهِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اٰبِي اللَّحْمِ عَنْ آبِي اللَّحْمِ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اَحْجَارِ الزَّيْتِ يَسْتَسْقِيْ وَهُوَ مُقْنِعٌ بِكَفَّيْهِ يَدْعُوْا قَالَ اَبُوْ عِيسٰى كَذَا قَالَ قُتَيْبَةُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ اَبِي اللَّحْمِ وَلَا نَعْرِفُ لَهٗ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثَ الْوَاحِدَ وَعُمَيْرٌ مَوْلٰى آبِي اللَّحْمِ قَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَحَادِيْثَ وَلَهٗ صُحْبَةٌ.

۵۴۱: ابوالحم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احجار زیت[1] کے قریب بارش کے لئے دعا کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے ہوئے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں قتیبہ نے بھی ابوالحم سے روایت کرتے ہوئے اسی طرح بیان کیا ہے ان کی اس حدیث کے علاوہ کسی حدیث کا ہمیں علم نہیں۔ انکے مولیٰ عمیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی احادیث روایت کرتے ہیں اور وہ صحابی ہیں۔

۵۴۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ اِسْحٰقَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَرْسَلَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ عُقْبَةَ وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَسْاَلُهٗ عَنِ اسْتِسْقَاءِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهٗ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا حَتّٰى اَتَى الْمُصَلّٰى فَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهٖ وَلٰكِنْ لَمْ يَزَلْ فِي الدُّعَآءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيْرِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا كَانَ يُصَلِّيْ فِي الْعِيْدِ قَالَ اَبُوْ عِيسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۴۲: قتیبہ حاتم بن اسماعیل سے وہ ہشام بن اسحٰق سے (جو ابن عبداللہ بن کنانہ ہیں) اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ولید بن عقبہ جب مدینہ کے امیر تھے تو انہیں حضرت ابن عباسؓ سے رسول اللہ ﷺ کی نماز استقاء کے متعلق پوچھنے کے لئے بھیجا۔ میں انکے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ بغیر زینت کے عاجزی کے ساتھ گڑگڑاتے ہوئے نکلے یہاں تک کہ عیدگاہ پہنچے۔ آپ ﷺ نے تمھارے ان خطبوں کی طرح کوئی خطبہ نہیں پڑھا۔ لیکن دعا، عاجزی اور تکبیر کہتے ہوئے عید کی نماز کی طرح دو رکعت نماز پڑھی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۴۳: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ كَنَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَزَادَ فِيْهِ مُتَخَشِّعًا قَالَ اَبُوْ عِيسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ يُصَلّٰى صَلٰوةُ الْاِسْتِسْقَاءِ نَحْوَ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ يُكَبِّرُ فِيْ

۵۴۳: ہم سے بیان کیا محمود بن غیلان نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی وکیع نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ہشام بن اسحٰق بن عبداللہ بن کنانہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہوئے یہ الفاظ زیادہ بیان کئے ہیں ''متخشّعاً'' یعنی ڈرتے ہوئے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ

---

[1] احجار الزیت۔ تیل کے پتھر (یہ مدینہ منورہ میں ایک جگہ ہے) مترجم۔

الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى سَبْعًا وَفِي الثَّانِيَةِ خَمْسًا وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَرُوِيَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ لَا يُكَبَّرُ فِي الْاِسْتِسْقَآءِ كَمَا يُكَبَّرُ فِيْ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ.

فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام شافعیؒ کا یہی قول ہے کہ نماز استسقاء عید کی نماز کی طرح پڑھے پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہے۔ یہ ابن عباسؓ کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں کہ مالک بن انسؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا نماز استسقاء میں عید کی نماز کی طرح تکبیریں نہ کہے۔

۳۹۰: بَابُ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

۳۹۰: باب سورج گرہن کی نماز

۵۴۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰى فِيْ كُسُوْفٍ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَالْاُخْرٰى مِثْلَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَ عَآئِشَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَالْمُغِيْرَةَ ابْنِ شُعْبَةَ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ بَكْرَةَ وَسَمُرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَسْمَاءَ ابْنَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَقَبِيْصَةَ الْهِلَالِيِّ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ رَوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰى فِيْ كُسُوْفٍ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالَ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ فَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يُسِرَّ بِالْقِرَاءَةِ فِيْهَا بِالنَّهَارِ وَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنْ يَجْهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيْهَا نَحْوَ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ وَ بِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ يَرَوْنَ الْجَهْرَ فِيْهَا قَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يُجْهَرُ فِيْهَا وَقَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كِلْتَا الرِّوَايَتَيْنِ صَحَّ عَنْهُ اَنَّهٗ صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ

۵۴۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسوف کی نماز پڑھی اس میں قراءت کی پھر رکوع کیا پھر قرأت کی پھر رکوع کیا پھر دو سجدے کئے اور دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھی۔ اس باب میں علی رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ، ابومسعود رضی اللہ عنہ، ابوبکر رضی اللہ عنہ، سمرہ رضی اللہ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما، ابن عمر رضی اللہ عنہما، قبیصہ ہلالی، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف (سورج گرہن کی نماز) میں دو رکعتوں میں چار رکوع کئے یہ امام شافعیؒ واحمدؒ اور اسحقؒ کا قول ہے۔ نماز کسوف میں قراءت کے متعلق علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ دن کے وقت بغیر آواز قراءت کرے جبکہ بعض اہل علم بلند آواز سے قراءت کے قائل ہیں جیسے کہ جمعہ اور عیدین کی نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ امام مالکؒ، احمدؒ اور اسحقؒ اسی کے قائل ہیں کہ بلند آواز سے پڑھے لیکن امام شافعیؒ بغیر آواز سے پڑھنے کا کہتے ہیں پھر یہ دونوں حدیثیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں ایک حدیث یہ کہ

سَجَدَاتٍ وَصَحَّ عَنْهُ اَنَّهُ صَلّٰی سِتَّ رَكَعَاتٍ فِیْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَهٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ جَائِزٌ عَلٰی قَدْرِ الْكُسُوْفِ اِنْ تَطَاوَلَ الْكُسُوْفُ فَصَلّٰی سِتَّ رَكَعَاتٍ فِیْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَهُوَ جَائِزٌ وَاِنْ صَلّٰی اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ فِیْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَ اَطَالَ الْقِرَأَةَ فَهُوَ جَائِزٌ وَیَرٰی اَصْحَابُنَا اَنْ یُصَلّٰی صَلٰوةُ الْكُسُوْفِ فِی جَمَاعَةٍ فِیْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکوع اور چار سجدے کئے دوسری یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار سجدوں میں چھ رکوع کئے اہل علم کے نزدیک یہ کسوف کی مقدار کے ساتھ جائز ہے یعنی اگر سورج گرہن لمبا ہو تو چھ رکوع اور چار سجدے کرنا جائز ہے لیکن اگر چار رکوع اور چار سجدے کرے اور قرأت بھی لمبی کرے تو یہ بھی جائز ہے۔ ہمارے اصحاب کے نزدیک سورج گرہن اور چاند گرہن دونوں میں نماز باجماعت پڑھی جائے۔

۵۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ ابْنِ اَبِی الشَّوَارِبِ نَایَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ خُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ بِالنَّاسِ فَاَطَالَ الْقِرَأَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَاَطَالَ الْقِرَأَةَ وَهِیَ دُوْنَ الْاُوْلٰی ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِی الرَّكْعَةِ الثَّانِیَةِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَبِهٰذَا الْحَدِیْثِ یَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَ اَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ یَرَوْنَ صَلٰوةَ الْكُسُوْفِ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ فِیْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ قَالَ الشَّافِعِیُّ یَقْرَأُ فِی الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰی بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَنَحْوًا مِّنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ سِرًّا اِنْ كَانَ بِالنَّهَارِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِیْلًا نَحْوًا مِنْ قِرَأَتِهِ اَیْضًا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَ نَحْوًا مِنْ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِیْلًا نَحْوًا مِنْ قِرَاءَتِهٖ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ تَامَّتَیْنِ وَیُقِیْمُ فِیْ كُلِّ سَجْدَةٍ نَحْوًا مِمَّا اَقَامَ فِیْ رُكُوْعِهٖ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَنَحْوًا مِنْ سُوْرَةِ النِّسَآءِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِیْلًا نَحْوًا مِنْ قِرَاءَتِهٖ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ بِتَكْبِیْرٍ وَثَبَتَ قَائِمًا ثُمَّ قَرَاَ نَحْوًا مِنْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ ثُمَّ رَكَعَ

۵۴۵: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی اور قراءت لمبی کی پھر لمبا رکوع کیا پھر کھڑے ہوئے اور لمبی قراءت کی لیکن پہلی رکعت سے کم تھی پھر رکوع کیا اور اسے بھی لمبا کیا لیکن پہلے رکوع سے کم۔ پھر کھڑے ہوئے اس کے بعد سجدہ کیا اور پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی اسی کے قائل ہیں کہ دو رکعت میں چار رکوع اور چار سجدے کرے۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ اگر دن میں نماز پڑھ رہا ہو تو پہلے سورہ فاتحہ پڑھے اور پھر سورہ بقرہ کے برابر بغیر آواز قراءت کرے پھر لمبا رکوع کرے جیسے کہ اس نے قراءت کی پھر تکبیر کہہ کر سر اٹھائے اور کھڑا ہو کر پھر سورۃ فاتحہ پڑھے اور سورہ آل عمران کے برابر تلاوت کرے۔ اس کے بعد اتنا ہی طویل رکوع کرے پھر سر اٹھاتے ہوئے ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' کہے پھر اچھی طرح دو سجدے کرے اور ہر سجدے میں رکوع کے برابر رکے پھر کھڑا ہو کر سورہ فاتحہ پڑھے اور سورہ نساء کے برابر قراءت کرے اور اسی طرح رکوع میں بھی ٹھہرے پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھائے اور کھڑا ہو کر سورۃ فاتحہ کے بعد سورۂ مائدہ کے برابر قراءت کرے پھر اتنا ہی طویل رکوع کرے پھر ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه'' کہہ کر سر اٹھائے

رُكُوْعًا طَوِيْلاً نَحْوًا مِنْ قِرَاءَ تِهِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ وَسَلَّمَ.

اور سجدہ کرے اور اس کے بعد تشہد پڑھ کر سلام پھیرے۔

۳۹۱: بَابُ كَيْفَ الْقِرَاءَ ةُ فِي الْكُسُوْفِ

۳۹۱: باب نماز کسوف میں قراءت کیسے کی جائے

۵۴۶: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عِبَادٍ عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُسُوْفٍ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

۵۴۶: حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کسوف کی نماز پڑھائی جس میں ہم نے آپ ﷺ کی آواز نہیں سنی (قراءت میں) اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ سمرہ بن جندبؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ بعض اہل علم نے قراءت سریہ (یعنی آہستہ آواز میں قراءت) ہی کو اختیار کیا ہے۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۴۷: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ صَدَقَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ صَلٰوةَ الْكُسُوْفِ وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَ ةِ فِيْهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى اَبُوْاِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ نَحْوَهُ وَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ.

۵۴۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف پڑھی اور اس میں بلند آواز سے قراءت کی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو اسحٰق فزاری بھی سفیان بن حسین سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں اور امام مالک رحمہ اللہ، احمد رحمہ اللہ اور اسحٰق رحمہ اللہ بھی اسی حدیث کے قائل ہیں۔

خلاصۃ الباب: استسقاء کا معنی بارش کا طلب کرنا، نماز استسقاء کی شروعیت پر اجماع ہے۔ چادر کو پلٹنا تفاؤل کے لئے تھا جس حالت میں آئے اس حالت میں واپس نہیں جائیں گے۔ کسوف کے لغوی معنی تغیر کے ہیں پھر عرفاً یہ لفظ سورج گرہن کے ساتھ خاص ہوگیا اور خسوف چاند گرہن کو کہا جاتا ہے نماز کسوف جمہور علماء کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے۔ حنفیہ کے نزدیک صلوٰۃ کسوف اور عام نمازوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

۳۹۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

۳۹۲: باب خوف کے وقت نماز پڑھنا

۵۴۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْخَوْفِ بِاِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَقَامُوْا فِيْ مَقَامِ

۵۴۸: سالم سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف میں ایک رکعت ایک گروہ کے ساتھ پڑھی جب کہ دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں لڑتا رہا پھر یہ لوگ اپنی جگہ چلے گئے اور انہوں نے آ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں دوسری رکعت پڑھی پھر آپ صلی

أُولٰئِكَ وَجَآءَ أُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً أُخْرٰى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ قَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَ حُذَيْفَةَ وَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ وَاَبِيْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ وَاسْمُهٗ زَيْدُ بْنُ صَامِتٍ وَاَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ ذَهَبَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ اِلٰى حَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ اَحْمَدُ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ صَلٰوةُ الْخَوْفِ عَلٰى اَوْجُهٍ وَمَا اَعْلَمُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اِلَّا حَدِيْثًا صَحِيْحًا وَاخْتَارَ حَدِيْثَ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ وَهٰكَذَا قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَبَتَتِ الرِّوَايَاتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ وَرَاٰى اَنَّ كُلَّ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ فَهُوَ جَائِزٌ وَهٰذَا عَلٰى قَدْرِ الْخَوْفِ قَالَ اِسْحٰقُ وَلَسْنَا نَخْتَارُ حَدِيْثَ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ عَلٰى غَيْرِهٖ مِنَ الرِّوَايَاتِ وَحَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَاهُ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَحْوَهٗ.

اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا اور اس گروہ نے کھڑے ہو کر اپنی چھوڑی ہوئی رکعت پوری کی اس کے بعد دوسرا گروہ کھڑا ہوا اور اس نے بھی اپنی دوسری رکعت پڑھی۔ اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ، حذیفہ رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ، سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ اور ابوعیاش زرقی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیاش کا نام زید بن ثابت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں امام مالکؒ نماز خوف میں سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ ہی کی روایت پر عمل کرتے ہیں اور یہی امام شافعیؒ کا قول ہے۔ امام احمدؒ کہتے ہیں کہ نماز خوف آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی طرح مروی ہے اور میں اس باب میں سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے صحیح روایت نہیں جانتا چنانچہ وہ بھی اسی طریقے کو اختیار کرتے ہیں۔ اسحٰق بن ابراہیم بھی اسی طرح کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے صلوٰۃ خوف میں کئی روایات ثابت ہیں ان سب پر عمل کرنا جائز ہے یعنی یہ بقدر خوف ہے۔ اسحٰق کہتے ہیں کہ ہم سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو دوسری روایات پر ترجیح نہیں دیتے۔ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے موسیٰ بن عقبہ بھی نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ قَالَ يَقُوْمُ الْاِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَيَقُوْمُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهٗ وَطَائِفَةٌ مِنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وَ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الْعَدُوِّ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَيَرْكَعُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فِيْ مَكَانِهِمْ ثُمَّ يَذْهَبُوْنَ اِلٰى مَقَامِ أُولٰئِكَ وَيَجِيْئُ

۵۴۹: سہل بن ابی حثمہؓ نماز خوف کے متعلق فرماتے ہیں کہ امام قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور اس کے ساتھ ایک گروہ کھڑا ہو جبکہ دوسرا گروہ دشمن کے مقابل رہے اور انہی کی طرف رخ کیے رہے۔ پھر امام پہلے گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور وہ لوگ دوسری رکعت خود پڑھیں اور دو سجدے کرنے کے بعد دوسری جماعت کی جگہ دشمن کے مقابل آ جائیں اور وہ جماعت آ کر امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور سجدے کرے امام کی دو رکعتیں ہو جائیں گی اور جماعت کی پہلی رکعت ہوگی۔ پھر یہ

اُوْلٰـئِکَ فَیَرْکَعُ بِهِمْ رَکْعَةً وَیَسْجُدُ هُمْ سَجْدَتَیْنِ فَهِیَ لَهٗ ثِنْتَانِ وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ ثُمَّ یَرْکَعُوْنَ رَکْعَةً وَیَسْجُدُوْنَ سَجْدَتَیْنِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ سَاَلْتُ یَحْیَی بْنَ سَعِیْدٍ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَحَدَّثَنِیْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ الْاَنْصَارِیِّ وَقَالَ لِیْ اُکْتُبْهُ اِلٰی جَنْبِهٖ وَلَسْتُ اَحْفَظُ الْحَدِیْثَ وَلٰکِنَّهٗ مِثْلَ حَدِیْثِ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ لَمْ یَرْفَعْهُ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ هٰکَذَارَوَاهُ اَصْحَابُ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ الْاَنْصَارِیِّ مَوْقُوْفًا وَرَفَعَهٗ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَرَوٰی مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ مَنْ صَلّٰی مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَذَکَرَ نَحْوَهٗ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ بِهٖ یَقُوْلُ مَالِکٌ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَرُوِیَ عَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ بِاِحْدَی الطَّائِفَتَیْنِ رَکْعَةً رَکْعَةً فَکَانَتْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ رَکْعَتَانِ وَلَهُمْ رَکْعَةٌ رَکْعَةٌ.

لوگ کھڑے ہو جائیں اور دوسری رکعت پڑھیں اور سجدہ کریں۔ محمد بن بشار کہتے ہیں کہ میں نے یحیٰی بن سعید سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے شعبہ کے حوالے سے مجھے بتایا کہ شعبہ، عبدالرحمٰن بن قاسم سے وہ قاسم سے وہ اپنے والد سے وہ صالح بن خوات سے وہ سہل بن ابی حثمہؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے یحیٰی بن سعید انصاری کی روایت کے مثل بیان کرتے ہیں پھر یحیٰی بن سعید نے مجھ سے کہا کہ اس حدیث کو اس کے ساتھ لکھ دو۔ مجھے یہ حدیث اچھی طرح یاد نہیں لیکن یہ یحیٰی بن سعید انصاری کی حدیث ہی کی مثل ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے یحیٰی بن سعید انصاری نے قاسم بن محمد کی روایت سے مرفوع نہیں کیا۔ یحیٰی بن سعید انصاری کے ساتھی بھی اسے موقوف ہی روایت کرتے ہیں جبکہ شعبہ، عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد کے حوالے سے اسے مرفوع روایت کرتے ہیں۔ مالک بن انس، یزید بن رومان سے وہ صالح بن خوات سے اور وہ ایک ایسے شخص سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں جو نماز خوف آپ ﷺ کے ساتھ پڑھ چکا تھا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے اور یہ کئی راویوں سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دونوں گروہوں کے ساتھ ایک ایک رکعت نماز پڑھی۔ جو آپ ﷺ کے لئے دو اور ان دونوں کے لئے ایک ایک رکعت تھی۔

خلاصۃ الباب: صلوٰۃ الخوف جمہور علماء کے نزدیک سب سے پہلے غزوہ ذات الرقاع میں پڑھی گئی جو ۴ ھ میں ہوا۔ صلوٰۃ الخوف کے تینوں طریقے جائز ہیں البتہ حنفیہ نے ان میں سے تیسرے طریقے کو افضل قرار دیا ہے یہ طریقہ امام محمدؒ کی کتاب الآثار میں حضرت ابن عباسؓ سے مرفوعاً مروی ہے۔

۳۹۳: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

۳۹۳: باب قرآن کے سجدے

۵۵۰: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَکِیْعٍ نَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ عَنْ

۵۵۰: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیارہ سجدے کئے جن میں

عُمَرَ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَآءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِحْدٰى عَشْرَةَ سَجْدَةً مِنْهَا الَّتِيْ فِي النَّجْمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِي الدَّرْدَآءِ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لاَ نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلاَلٍ عَنْ عُمَرَ الدِّمَشْقِيِّ.

۵۵۱: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ نَا عَبْدُاللهِ بْنُ صَالِحٍ نَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلاَلٍ عَنْ عُمَرَ وَهُوَ ابْنُ حَيَّانَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُخْبِرًا يُخْبِرُ نِيْ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِحْدٰى عَشْرَةَ سَجْدَةً مِنْهَا الَّتِيْ فِي النَّجْمِ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ بْنِ وَكِيْعٍ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ وَهْبٍ.

''سورۂ نجم'' والاسجدہ بھی شامل ہے۔ اس باب میں علی رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابو درداء رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے۔ ہم اسے سعید بن ابو ہلال کی عمر دمشقی سے روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔

۵۵۱: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گیارہ (۱۱) سجدے کئے ان میں ایک ''سورۂ نجم'' کا سجدہ ہے۔ یہ روایت سفیان بن وکیع کی عبداللہ بن وہب سے مروی حدیث سے اصح ہے۔

۳۹۴: بَابُ خُرُوْجِ النِّسَاءِ اِلَى الْمَسَاجِدِ

۵۵۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ائْذَنُوا لِلنِّسَآءِ بِاللَّيْلِ اِلَى الْمَسَاجِدِ فَقَالَ ابْنُهُ وَاللهِ لاَ نَاْذَنُ لَهُنَّ يَتَّخِذْ نَهُ دَغَلاً فَقَالَ فَعَلَ اللهُ بِكَ وَفَعَلَ اَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَتَقُوْلُ لاَ نَاْذَنُ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۹۴: باب عورتوں کا مسجدوں میں جانا

۵۵۲: مجاہد سے روایت ہے کہ ہم ابن عمرؓ کے پاس تھے کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا۔ عورتوں کو رات کے وقت مسجدوں میں جانے کی اجازت دو۔ اس پر انکے بیٹے نے کہا اللہ کی قسم ہم انکو اس بات کی اجازت نہیں دینگے کیونکہ یہ اسے فساد کا حیلہ بنائیں گی۔ ابن عمرؓ نے فرمایا اللہ تیرے ساتھ ایسا کرے اور ویسا کرے (یعنی بددعا دی) میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اور تم کہتے ہو کہ ہم اجازت نہیں دیں گے۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ، زید بن خالدؓ اور زینبؓ جو عبداللہ بن مسعودؓ کی زوجہ ہیں سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۹۵: بَابُ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ

۵۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ

۳۹۵: باب مسجد میں تھوکنے کی کراہت

۵۵۳: حضرت طارق بن عبداللہ محاربی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم

عَبْدِاللهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا كُنْتَ فِي الصَّلٰوةِ فَلَا تَبْزُقْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَلٰكِنْ خَلْفَكَ اَوْ تِلْقَآءَ شِمَالِكَ اَوْ تَحْتَ قَدَمِكَ الْيُسْرٰى وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَ ابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ طَارِقٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَ سَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ لَمْ يَكْذِبْ رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ فِي الْاِسْلَامِ كَذْبَةً وَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيِّ اَثْبَتُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ مَنْصُوْرُبْنُ الْمُعْتَمِرِ.

نماز میں ہوتو اپنے دائیں طرف نہ تھوکو بلکہ اپنے بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوک دو۔ اس باب میں ابوسعید رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، انس رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں طارق کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے۔(امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں) اور میں نے جارود سے وکیع کے حوالے سے سنا کہ ربعی حراش نے اسلام میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں کہ منصور بن معمر اہل کوفہ میں اثبت ہیں۔

۵۵۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَ كَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۵۴: حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسجدوں میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو دفن کرنا ہے (یعنی تھوک کو دبا دینا ہے) امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۹۶: بَابُ فِي السَّجْدَةِ فِيْ اِذَاالسَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ

۳۹۶: باب سورۂ انشقاق اور سورۃ العلق کے سجدے

۵۵۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عَطَآءِ بْنِ مِيْنَاءَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ وَاِذَاالسَّمَآءُ انْشَقَّتْ.

۵۵۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ''اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ '' اور ''اِذَاالسَّمَاءُ انْشَقَّتْ '' میں سجدہ کیا۔

۵۵۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِثْلَهُ وَفِي الْحَدِيْثِ اَرْبَعَةٌ مِنَ التَّابِعِيْنَ بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ السُّجُوْدَ فِيْ اِذَاالسَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ.

۵۵۶: ہم سے بیان کیا قتیبہ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے عمر بن عبدالعزیز سے انہوں نے ابی بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اور انہوں نے نبی سے اوپر کی حدیث کی مثل۔ اس حدیث میں چار تابعی ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اس پر اکثر اہل علم کا عمل ہے کہ '' اِذَاالسَّمَاءُ انْشَقَّتْ '' اور '' اِقْرَأْ بِاسْمِ ...... '' دونوں سورتوں میں سجدہ ہے۔

۳۹۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي السَّجْدَةِ فِي النَّجْمِ

۵۵۷: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْبَزَّارُ نَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ نَا اَبِیْ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فِیْهَا یَعْنِی النَّجْمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِکُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ یَرَوْنَ السُّجُوْدَ فِیْ سُوْرَةِ النَّجْمِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ لَیْسَ فِی الْمُفَصَّلِ سَجْدَةٌ وَهُوَ قَوْلُ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ وَ الْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ وَبِهٖ یَقُوْلُ الثَّوْرِیُّ وَابْنُ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ.

۳۹۷: باب سورہ نجم کا سجدہ

۵۵۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ ''نجم'' میں سجدہ کیا تو مسلمانوں، مشرکوں، جنوں اور انسانوں سب نے سجدہ کیا۔ اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ ''سورۃ نجم'' میں سجدہ کیا جائے جبکہ بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ اس بات کے قائل ہیں کہ ''مفصل'' میں کوئی سجدہ نہیں یہ مالک بن انس رضی اللہ عنہ کا بھی قول ہے۔ لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے اور وہ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی قول ہے۔

۳۹۸: بَابُ مَاجَاءَ مَنْ لَمْ یَسْجُدْ فِیْهِ

۵۵۸: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی نَا وَکِیْعٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قُسَیْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ یَسْجُدْ فِیْهَا قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَتَاَوَّلَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِیْثَ فَقَالَ اِنَّمَا تَرَکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ السُّجُوْدَ لِاَنَّ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ حِیْنَ قَرَاَ فَلَمْ یَسْجُدْ لَمْ یَسْجُدِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ وَقَالُوا السَّجْدَةُ وَاجِبَةٌ عَلٰی مَنْ سَمِعَهَا وَلَمْ یُرَخِّصُوْا فِیْ تَرْکِهَا وَقَالُوْا اِنْ سَمِعَ الرَّجُلُ وَهُوَ عَلٰی غَیْرِ وُضُوْءٍ فَاِذَا تَوَضَّاَ سَجَدَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ وَ اَهْلِ الْکُوْفَةِ وَبِهٖ یَقُوْلُ اِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلٰی مَنْ اَرَادَ اَنْ یَسْجُدَ فِیْهَا وَالْتَمَسَ فَضْلَهَا وَرَخَّصُوْا فِیْ تَرْکِهَا قَالُوْا

۳۹۸: باب سورہ نجم میں سجدہ نہ کرے

۵۵۸: زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سورۃ نجم پڑھی لیکن آپ ﷺ نے سجدہ نہیں کیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں زید بن ثابتؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم اس حدیث کے متعلق کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اس لئے سجدہ نہیں کیا کہ زید نے جب پڑھا تو انہوں نے بھی سجدہ نہیں کیا۔ ان حضرات کا کہنا ہے کہ جو شخص سجدہ کی آیت سنے اس پر سجدہ واجب ہو جاتا ہے اور اسے چھوڑنے کی اجازت نہیں۔ وہ کہتے ہیں اگر اس حالت میں سنا کہ وضو سے نہیں تھا تو جب وضو کرے اس وقت سجدہ کرے۔ سفیان ثوریؒ، اہل کوفہ اور اسحاقؒ کا بھی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ سجدہ اس کے لئے ہے جو کرنا چاہے اور ثواب وفضیلت کی خواہش رکھتا ہو لہٰذا اس کا ترک کرنا بھی جائز ہے انکی دلیل حضرت زیدؓ کی مرفوع حدیث ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے سامنے سورۂ نجم پڑھی

اِنْ اَرَادَ ذٰلِکَ وَاحْتَجُّوْا بِالْحَدِیْثِ الْمَرْفُوْعِ حَدِیْثِ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ یَسْجُدْ فَقَالُوْا لَوْ کَانَتِ السُّجْدَۃُ وَاجِبَۃً لَمْ یَتْرُکِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ زَیْدًا حَتّٰی کَانَ یَسْجُدُ وَ یَسْجُدُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ وَاحْتَجُّوْا بِحَدِیْثِ عُمَرَ اَنَّہٗ قَرَأَ سَجْدَۃً عَلَی الْمِنْبَرِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَرَأَ ھَا فِی الْجُمُعَۃِ الثَّانِیَۃِ فَتَھَیَّاَ النَّاسُ لِلسُّجُوْدِ فَقَالَ اِنَّھَا لَمْ تُکْتَبْ عَلَیْنَا اِلَّا اَنْ نَشَاءَ فَلَمْ یَسْجُدْ وَلَمْ یَسْجُدُوْا فَذَھَبَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ اِلٰی ھٰذَا وَھُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ.

اور آپ ﷺ نے سجدہ نہیں کیا۔ پس اگر سجدہ واجب ہوتا تو آپ ﷺ زید کو اس وقت تک نہ چھوڑتے جب تک وہ اور آنحضرت ﷺ خود سجدہ نہ کر لیتے ۔ انکی دوسری دلیل حضرت عمرؓ کی حدیث ہے انہوں نے منبر پر سجدے کی آیت پڑھی اور اتر کر سجدہ کیا پھر دوسرے جمعہ کو دوبارہ وہی آیت پڑھی تو لوگ سجدے کے لئے مستعد ہو گئے اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ سجدہ ہم پر فرض نہیں ہے۔ اگر ہم چاہیں تو سجدہ کریں چنانچہ نہ تو حضرت عمرؓ نے سجدہ کیا اور نہ ہی لوگوں نے سجدہ کیا۔ اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ یہ واجب نہیں اور امام شافعیؒ اور احمدؒ کا یہی قول ہے۔

۳۹۹. بَابُ مَاجَاءَ فِی السَّجْدَۃِ فِیْ صٓ

۳۹۹: باب سورہ ''صٓ'' کا سجدہ

۵۵۹. حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یَسْجُدُ فِیْ صٓ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَیْسَتْ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاخْتَلَفَ اَھْلُ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ وَغَیْرِ ھِمْ فِیْ ھٰذَا فَرَاٰی بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ اَنْ یَسْجُدَ فِیْھَا وَھُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ وَابْنِ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُھُمْ اِنَّھَا تَوْبَۃُ نَبِیٍّ وَلَمْ یَرَوُا السُّجُوْدَ فِیْھَا.

۵۵۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سورہ ''صٓ'' میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں یہ واجب سجدوں میں سے نہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس میں علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اس میں سجدہ کرے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ، اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے لیکن بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ یہ نبی کی توبہ ہے لہٰذا یہاں سجدہ واجب نہیں۔

۴۰۰: بَابُ مَاجَاءَ فِی السَّجْدَۃِ فِی الْحَجِّ

۴۰۰: باب سورہ ''حج'' کا سجدہ

۵۶۰: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا ابْنُ لَھِیْعَۃَ عَنْ مِشْرَحِ بْنِ ھَاعَانَ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فُضِّلَتْ سُوْرَۃُ الْحَجِّ بِاَنَّ فِیْھَا سَجْدَ تَیْنِ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَمْ یَسْجُدْ ھُمَا فَلَا یَقْرَأْ ھُمَا قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ لَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِالْقَوِیِّ وَاخْتَلَفَ اَھْلُ الْعِلْمِ فِیْ ھٰذَا فَرُوِیَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ وَابْنِ عُمَرَ اَنَّھُمَا قَالَا فُضِّلَتْ سُوْرَۃُ الْحَجِّ بِاَنَّ فِیْھَا سَجْدَتَیْنِ وَبِہٖ یَقُوْلُ

۵۶۰: حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ'' سورہ حج کو دوسری سورتوں پر فضیلت دی گئی کیونکہ اس میں دو سجدے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو سجدہ نہ کرنا چاہے وہ اسے نہ پڑھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ اس مسئلے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ حضرت عمر بن خطابؓ اور ابن عمرؓ سے بھی مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا سورہ حج کو اس وجہ سے فضیلت حاصل ہے کہ اس

ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَرَاى بَعْضُهُمْ فِيْهَا سَجْدَةٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَ اَهْلِ الْكُوْفَةِ.

میں دو سجدے ہیں ۔ ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض کے نزدیک اس میں ایک ہی سجدہ ہے اور یہ سفیان ثوریؒ، مالکؒ اور اہل کوفہ کا قول ہے۔

۴۰۱: بَابُ مَاجَاءَ مَا يَقُوْلُ فِي سُجُوْدِالْقُرْاٰنِ

۴۰۱: باب قرآن کے سجدوں میں کیا پڑھے؟

۵۶۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَامُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خُنَيْسٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ قَالَ قَالَ لِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ يَا حَسَنُ اَخْبَرَ نِيْ عُبَيْدُاللهِ بْنُ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ رَاَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَاَنَا نَائِمٌ كَاَنِّيْ اُصَلِّيْ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُّ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِيْ فَسَمِعْتُهَا وَهِيَ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اكْتُبْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا عِنْدَكَ ذُخْرًا وَ تَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ قَالَ الْحَسَنُ قَالَ لِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ لِيْ جَدُّكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا اَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۵۶۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے رات کو سوتے ہوئے خواب میں دیکھا کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں میں نے سجدہ کیا تو درخت نے بھی سجدہ کیا پھر میں نے اس سے کہتے ہوئے سنا کہا "اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ ......" (اے اللہ میرے لئے اس سجدے کا ثواب لکھ اور اسکی وجہ سے میرے گناہ کم کر اور اسے اپنے پاس میرے لئے ذخیرہ آخرت بنا اور اسے مجھ سے قبول فرما جیسا کہ تو نے اپنے بندے داؤد علیہ السلام سے قبول فرمایا۔ حسن کہتے ہیں کہ ابن جریج نے مجھے بتایا کہ تمھارے دادا نے مجھے ابن عباسؓ کے حوالے سے کہا کہ پھر نبی اکرم ﷺ نے سجدے کی آیت پڑھی اور سجدہ کیا۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ بھی سجدے میں وہی دعا پڑھ رہے تھے جو اس شخص نے درخت کے متعلق بیان کی تھی۔ اس باب میں حضرت ابو سعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ابن عباسؓ کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے انکی روایت سے اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔

۵۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا خَالِدٌ الْحَذَّآءُ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِالْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَ شَقَّ سَمْعَهُ وَ بَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۶۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو قرآن کے سجدوں میں یہ دعا (سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَ شَقَّ سَمْعَهُ وَ بَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ) پڑھا کرتے تھے۔ یعنی میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اسے بنایا اور اپنی قوت و قدرت سے اس میں کان اور آنکھ بنائی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصة الابواب: پہلا مسئلہ یہ ہے کہ سجدہ تلاوت ائمہ ثلاثہ کے نزدیک مسنون ہے جبکہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک واجب ہے۔ ائمہ ثلاثہ کی دلیل ترمذی میں حضرت زید بن ثابتؓ کی حدیث ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سورۂ نجم پڑھی تو آپ نے سجدہ تلاوت نہیں کیا۔ لیکن حنفیہ اس کا جواب دیتے ہیں کہ اس سے مراد ہے کہ فوراً سجدہ نہیں کیا اور ہمارے نزدیک بھی فی الفور سجدہ واجب نہیں۔ احناف کا استدلال ان تمام آیاتِ سجدہ سے ہے جن میں امر صیغہ وارد ہے۔ شیخ ابن ہمامؒ فرماتے ہیں کہ آیات سجدہ تین حالتوں سے خالی نہیں یا ان میں سجدہ کا امر ہے یا کفار کے سجدہ سے انکار کا ذکر ہے یا انبیاء کے سجدہ کی حکایت ہے اور امر کی تعمیل واجب ہے کفار کی مخالفت بھی انبیاء کی اقتداء بھی۔ پھر حنفیہ شافعیہ اس پر متفق ہیں کہ پورے قرآن کریم میں سجدہائے تلاوت چودہ (۱۴) ہیں

۴۰۲: بَابُ مَاذُكِرَ فِيْ مَنْ فَاتَهُ حِزْبُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضَاهُ بِالنَّهَارِ

۵۶۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْصَفْوَانَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ وَ عُبَيْدَاللّٰهِ اَخْبَرَاهُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِالْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ اَوْعَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَاَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ صَفْوَانَ اسْمُهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْمَكِّيُّ وَرَوٰى عَنْهُ الْحُمَيْدِيُّ وَكِبَارُالنَّاسِ.

۴۰۲: باب جس کا رات کا وظیفہ رہ جائے تو وہ اسے دن میں پڑھ لے

۵۶۳: عبدالرحمٰن بن عبدالقاری فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطابؓ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو سو گیا اور اس نے رات کا وظیفہ نہ پڑھا یا کچھ اس میں سے باقی رہ گیا ہو تو وہ فجر اور ظہر کی نماز کے درمیان اسے پڑھ لے۔ وہ اس کے لئے اسی طرح لکھا جائے گا جیسے کہ اس نے رات ہی کو پڑھا ہو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوصفوان کا نام عبداللہ بن سعید مکی ہے۔ ان سے حمیدی اور کئی حضرات نے روایت کی ہے۔

۴۰۳: بَابُ مَاجَاءَ مِنَ التَّشْدِيْدِ فِي الَّذِيْ يَرْفَعُ رَاْسَهُ قَبْلَ الْاِمَامِ

۵۶۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ هُوَ اَبُوالْحَارِثِ الْبَصْرِيُّ ثِقَةٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَمَا يَخْشَى الَّذِيْ يَرْفَعُ رَاْسَهُ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهُ رَاْسَ حِمَارٍ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ قَالَ لِيْ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ اِنَّمَا قَالَ اَمَا يَخْشٰى قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ هُوَ بَصْرِيٌّ ثِقَةٌ يُكْنٰى اَبَا الْحَارِثِ.

۴۰۳: باب جو شخص رکوع اور سجدے میں امام سے پہلے سر اٹھائے اسکے متعلق وعید

۵۶۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص امام سے پہلے سر اٹھا لیتا ہے اسے اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر کی طرح بنا دے۔ قتیبہ، حماد کے حوالے سے کہتے ہیں کہ محمد بن زیاد نے کہا کہ ابو ہریرہؓ نے ''اَمَا یَخْشٰی'' کا لفظ کہا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن زیاد بصری ثقہ ہیں اور انکی کنیت ابوحارث ہے۔

۴۰۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الَّذِيْ يُصَلِّي

۴۰۴: باب فرض نماز پڑھنے

الْفَرِيْضَةَ ثُمَّ يَؤُمُّ النَّاسَ بَعْدَ ذٰلِكَ

۵۶۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى قَوْمِهٖ فَيَؤُمُّهُمْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَصْحَابِنَا الشَّافِعِيِّ وَ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا اِذَا اَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فِي الْمَكْتُوْبَةِ وَقَدْ كَانَ صَلَّاهَا قَبْلَ ذٰلِكَ اَنَّ صَلٰوةَ مَنِ ائْتَمَّ بِهٖ جَائِزَةٌ وَاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ جَابِرٍ فِيْ قِصَّةِ مُعَاذٍ وَهُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ وَ رُوِيَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ الْمَسْجِدَ وَالْقَوْمُ فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَهُوَ يَحْسَبُ اَنَّهَا صَلٰوةُ الظُّهْرِ فَائْتَمَّ بِهٖ قَالَ صَلٰوتُهٗ جَائِزَةٌ وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ اِذَا ائْتَمَّ قَوْمٌ بِاِمَامٍ وَهُوَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَ هُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهَا فَصَلّٰى بِهِمْ وَاقْتَدَوْا بِهٖ فَاِنَّ صَلٰوةَ الْمُقْتَدِيْ فَاسِدَةٌ اِذَا اخْتَلَفَ نِيَّةُ الْاِمَامِ وَالْمَامُوْمِ.

کے بعد لوگوں کی امامت

۵۶۵: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبلؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے اور پھر اپنی قوم میں جا کر ان کی امامت کرتے ۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اسی پر ہمارے اصحاب شافعیؒ ، احمدؒ ، اور اسحٰقؒ کا عمل ہے کہ اگر کوئی شخص فرض نماز کی امامت کرے باوجودیکہ وہ فرض نماز پڑھ چکا ہو تو مقتدیوں کے لئے اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے ۔ ان کی دلیل حضرت جابرؓ کی حدیث جس میں حضرت معاذؓ کا واقعہ ہے اور یہ حدیث صحیح ہے اور کئی سندوں سے جابرؓ سے مروی ہے۔ ابو درداءؓ سے مروی ہے کہ ان سے اس شخص کے متعلق سوال کیا گیا جو مسجد میں داخل ہوا اور عصر کی نماز پڑھی جا رہی ہو لیکن وہ ظہر کی نماز سمجھ کر ان کے ساتھ شریک ہو جائے؟ فرمایا کہ اس کی نماز ہو گئی لیکن اہل کوفہ کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ اگر امام عصر پڑھ رہا ہو اور مقتدی اسے ظہر سمجھ کر اسکی اقتداء میں ظہر کی نماز پڑھ لیں تو مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ امام اور مقتدی کی نیت میں اختلاف ہے۔

۴۰۵: بَابُ مَاجَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي السُّجُوْدِ عَلَى الثَّوْبِ فِي الْحَرِّ وَالْبَرْدِ

۵۶۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ غَالِبُ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلٰى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ وَكِيْعٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ.

۴۰۵: باب گرمی یا سردی کی وجہ سے کپڑے پر سجدے کی اجازت کے متعلق

۵۶۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھتے تو گرمی سے بچنے کے لئے اپنے اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ وکیع نے بھی یہ حدیث خالد بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے۔

خلاصۃ الباب: امام شافعیؒ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کے واقعہ سے استدلال کیا ہے کہ نفل میں فرض پڑھنے والے کی اقتداء جائز ہے۔امام ابوحنیفہ،امام مالکؒ اور جمہور فقہاء کے نزدیک فرض پڑھنے والے کا نفل پڑھنے والے کے پیچھے اقتداء کرنا درست نہیں۔امام احمدؒ بن حنبل سے دو روایتیں ہیں ایک احناف کے مطابق اور ایک امام شافعیؒ کے جمہور کے دلیل حدیث ترمذی ہے دوسری دلیل بخاری شریف کی حدیث ہے امام اس لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے اگر امام اور مقتدی کی نیت مختلف ہو تو اس کو اقتداء کرنا نہیں کہتے۔حضرت معاذ بن جبلؓ کی حدیث کا جواب یہ ہے کہ اگر حضرت معاذ بنیت نفل امامت کرتے تھے لیکن حضور علیہ السلام نے ان کی تائید نہیں فرمائی بلکہ اس کے خلاف ثابت ہے فرمایا کہ اے معاذ فتنہ میں ڈالنے والے نہ بنو یا تو میرے ساتھ نماز پڑھو یا قوم کو نماز پڑھاؤ۔۲۔سخت گرمی یا سخت سردی کی وجہ سے نمازی کا ایسے کپڑے پر جو کہ نمازی نے پہن رکھا ہے یا اوڑھ رکھا ہو نماز پڑھنا یا سجدہ تلاوت کرنا درست ہے۔

۴۰۶: بَابُ مَاذُكِرَ مِمَّا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْجُلُوْسِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

۴۰۶: باب فجر کی نماز کے بعد طلوعِ آفتاب تک مسجد میں بیٹھنا مستحب ہے

۵۶۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْالْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْفَجْرَ قَعَدَ فِيْ مُصَلَّاهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۶۷: حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم علیہ السلام فجر کی نماز پڑھنے کے بعد اپنی جگہ پر ہی بیٹھے رہتے یہاں تک کہ سورج نکل آتا۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۶۸: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ نَا اَبُوْ ظِلَالٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهٗ كَاَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ اَبِيْ ظِلَالٍ فَقَالَ هُوَ مُقَارِبُ الْحَدِيْثِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاسْمُهٗ هِلَالٌ.

۵۶۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا جو شخص فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے کے بعد بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ سورج نکل آئے پھر دو رکعتیں پڑھے۔اس کے لئے ایک حج اور عمرے کا ثواب ہے۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ پھر آپ علیہ السلام نے تین مرتبہ فرمایا پورا،پورا، پورا (یعنی ثواب) امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اور میں نے سوال کیا امام بخاریؒ سے ابوظلال کے متعلق تو انہوں نے کہا کہ وہ مقارب الحدیث ہے (یعنی ان کی احادیث صحت کے قریب ہیں) اور ان کا نام ہلال ہے۔

۴۰۷: بَابُ مَاذُكِرَ فِي الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ

۴۰۷: باب نماز میں اِدھر اُدھر توجہ کرنا

۵۶۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَغَيْرُوَاحِدٍ قَالُوْا نَاالْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلٰوةِ

۵۶۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دائیں بائیں دیکھتے تھے لیکن اپنی گردن کو پیچھے کی طرف نہیں موڑتے تھے۔امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے

يَمِينًا وَشِمَالاً وَلاَ يَلْوِيْ عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ خَالَفَ وَكِيْعٌ وَالْفَضْلُ بْنَ مُوْسٰى فِيْ رِوَايَتِهٖ.

اور وکیع نے اپنی روایت میں فضل بن موسیٰ سے اختلاف کیا ہے۔

۵۷۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلاَنَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ عِكْرِمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَلْحَظُ فِي الصَّلٰوةِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَعَآئِشَةَ.

۵۷۰: بعض اصحاب عکرمہ نے روایت کی کہ نبی اکرمؐ نماز میں اِدھر اُدھر دیکھ لیتے تھے (یعنی بغیر گردن موڑے صرف آنکھوں سے) اور پھر مذکورہ بالا حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔

۵۷۱: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ الْبَصْرِيُّ اَبُوْ حَاتِمٍ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا بُنَيَّ اِيَّاكَ وَالْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ هَلَكَةٌ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَفِي التَّطَوُّعِ لاَ فِيْ فَرِيْضَةٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۵۷۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے میرے بیٹے نماز کے دوران اِدھر اُدھر دیکھنے سے پرہیز کرو کیونکہ یہ ہلاکت ہے اگر دیکھنا ضروری ہی ہو تو نفل نماز میں دیکھ لو فرض نماز میں نہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۵۷۲: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَآءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ هُوَ اخْتِلاَسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۵۷۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے دوران اِدھر اُدھر دیکھنے کے متعلق سوال کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شیطان کا اچک لینا ہے۔ شیطان انسان کو نماز سے پھسلانا چاہتا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۰۸: بَابُ مَاذُكِرَ فِي الرَّجُلِ يُدْرِكُ الْاِمَامَ سَاجِدًا كَيْفَ يَصْنَعُ

۴۰۸: باب اگر کوئی شخص امام کو سجدے میں پائے تو کیا کرے

۵۷۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْنُسَ الْكُوْفِيُّ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالاَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ وَالْاِمَامُ عَلٰى حَالٍ فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْاِمَامُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لاَ نَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَهُ اِلاَّ مَا رُوِيَ مِنْ

۵۷۳: علی اور عمرو بن مرہ روایت کرتے ہیں ابن ابی لیلیٰ سے وہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ کہا علی رضی اللہ عنہ اور معاذ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی نماز کے لئے آئے تو امام کسی بھی حال میں ہو تو تم اسی طرح کرو جس طرح امام کر رہا ہو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اسے اس روایت کے علاوہ کسی اور کے متصل کرنے کا ہمیں علم نہیں اور اسی پر اہل

هٰذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَاجَآءَ الرَّجُلُ وَالْاِمَامُ سَاجِدًا فَلْيَسْجُدْ وَلَا تُجْزِئُهُ تِلْكَ الرَّكْعَةُ اِذَا فَاتَهُ الرُّكُوْعُ مَعَ الْاِمَامِ وَاخْتَارَ عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَنْ يَّسْجُدَ مَعَ الْاِمَامِ وَ ذَكَرَ عَنْ بَعْضِهِمْ فَقَالَ لَعَلَّهُ لَا يَرْفَعُ رَاْسَهُ مِنْ تِلْكَ السَّجْدَةِ حَتّٰى يُغْفَرَلَهُ.

علم کا عمل ہے کہ اگر کوئی شخص امام کے سجدے میں ہونے کی حالت میں آئے تو وہ بھی سجدہ کرے لیکن اگر اس کا رکوع چھوٹ جائے تو اس کے لئے سجدہ میں ملنا رکعت کے لئے کافی نہیں ۔عبداللہ بن مبارکؒ بھی یہی کہتے ہیں کہ امام کے ساتھ سجدہ کرے۔ بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ شاید وہ شخص سجدے سے سر اٹھانے سے پہلے ہی بخش دیا جائے۔

۴۰۹: بَابُ كَرَاهِيَةِ اَنْ يَّنْتَظِرَ النَّاسُ الْاِمَامَ وَهُمْ قِيَامٌ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ

۴۰۹: باب نماز کے وقت لوگوں کا کھڑے ہوکر امام کا انتظار کرنا مکروہ ہے

۵۷۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَاعَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا مَعْمَرٌعَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِىْ خَرَجْتُ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَحَدِيْثُ اَنَسٍ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِىْ قَتَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَغَيْرِ هِمْ اَنْ يَّنْظُرَ النَّاسُ الْاِمَامَ وَهُمْ قِيَامٌ قَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا كَانَ الْاِمَامُ فِى الْمَسْجِدِ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاِنَّمَا يَقُوْمُوْنَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ وَ هُوَ قَوْلُ ابْنُ الْمُبَارَكِ.

۵۷۴: حضرت عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ عنہا اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نماز کی اقامت ہو جائے تو تم لوگ اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نکلتے ہوئے نہ دیکھ لو۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے ۔ ان کی روایت غیر محفوظ ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں ابوقتادہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت لوگوں کے کھڑے ہوکر امام کا انتظار کرنے کو مکروہ سمجھتی ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر امام کے مسجد میں ہوتے ہوئے اقامت ہوتو اس وقت کھڑے ہوں جب مؤذن ''قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ '' کہے۔ ابن مبارکؒ کا بھی یہی قول ہے۔

خلاصۃ الباب: یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ جماعت کے وقت اگر امام مسجد سے باہر ہو تو جب تک وہ مسجد میں داخل نہ ہو مقتدین کیلئے کھڑا ہونا مکروہ ہے پھر جب امام مسجد میں داخل ہو تو مقتدیوں کے بارے میں حنفیہ کے نزدیک یہ تفصیل ہے کہ اگر امام محراب کے کسی دروازہ سے یا اگلی صف کے سامنے سے آئے تو جس وقت مقتدی امام کو دیکھیں اسی وقت کھڑے ہوں اور اگر امام پہلے سے مسجد میں ہو تو ایسی صورت میں مقتدیوں کو کس وقت کھڑا ہونا چاہیے؟ تو اس بارے میں فقہاء کے مختلف اقوال ہیں۔ البحر الرائق ج ۱ ص ۳۲۱ میں حنفیہ کے مذہب کی تفصیل لکھتے ہیں حی علی الفلاح پر کھڑے ہونے کی علت یہ بیان کی گئی ہے کہ لفظ حی علی الفلاح کھڑے ہونے کا امر ہے اس لئے کھڑے ہونے کی طرف مسارعت کرنی چاہیے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے بعد بیٹھا رہنا خلاف ادب ہے نہ یہ کہ اس سے پہلے کھڑا ہونا خلاف ادب ہے۔

۴۱۰: بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الثَّنَاءِ عَلَى اللهِ وَالصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ الدُّعَاءِ

۴۱۰: باب دعا سے پہلے اللہ کی حمد وثناء اور نبی ﷺ پر درود بھیجنا

۵۷۵: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ نَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللهِ ثُمَّ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ وَ فِي الْبَابِ عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِاللهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اٰدَمَ الْحَدِيْثَ مُخْتَصَرًا۔

۵۷۵: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک ساتھ تھے۔ جب میں بیٹھا تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر نبی اکرمؐ پر درود بھیجا پھر اپنے لئے دعا کی تو آپؐ نے فرمایا مانگو جو مانگو گے عطا کیا جائے گا۔ دو مرتبہ اسی طرح فرمایا۔ اس باب میں فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے احمد بن حنبلؒ نے یہی حدیث یحییٰ بن آدم سے مختصراً بیان کی ہے۔

۴۱۱: بَابُ مَاذُكِرَ فِيْ تَطْيِيْبِ الْمَسَاجِدِ

۴۱۱: باب مسجدوں میں خوشبو کرنا

۵۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَامِرُ بْنُ صَالِحٍ الزُّبَيْرِيُّ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ وَاَنْ تُنَظَّفَ وَ تُطَيَّبَ۔

۵۷۶: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں مسجدیں بنانے ' انہیں صاف ستھرا رکھنے اور ان میں خوشبو (چھڑکنے) کا حکم دیا۔

۵۷۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ وَوَكِيْعٌ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ۔

۵۷۷: ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے کہ نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا پھر حدیث ذکر کی اوپر کی حدیث کی مثل۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے۔

۵۷۸: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ سُفْيَانُ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ يَعْنِي الْقَبَائِلَ۔

۵۷۸: روایت کی ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا پھر اوپر کی حدیث کی مثل ذکر کیا اور کہا سفیان نے کہ آپ ﷺ نے حکم دیا دور میں مسجدیں بنانے کا یعنی قبیلوں میں۔

۴۱۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اَنَّ صَلٰوةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى

۴۱۲: باب نماز رات اور دن کی (یعنی نفل) دو دو رکعت ہے

۵۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَلِيٍّ الْاَزْدِيِّ

۵۷۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات اور دن کی (نفل نماز) دو، دو

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى اخْتَلَفَ اَصْحَابُ شُعْبَةَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ فَرَفَعَهُ بَعْضُهُمْ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَحْوُهٰذَا وَالصَّحِيْحُ مَارُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ صَلٰوةَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَرَوَى الثِّقَاتُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوْافِيْهِ صَلٰوةَ النَّهَارِ وَقَدْرُوِيَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَ بِالنَّهَارِ اَرْبَعًا وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ ذٰلِكَ فَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنَّ صَلٰوةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ صَلٰوةَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَرَ اَوْاصَلٰوةَ التَّطَوُّعِ بِالنَّهَارِ اَرْبَعًا مِثْلَ الْاَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَغَيْرِهَا مِنْ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ وَ هُوَقَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاِسْحَاقَ.

رکعت ہے۔امام ابوعیسٰی ترمذیؒ کہتے ہیں شعبہ کے ساتھیوں نے اس حدیث میں اختلاف کیا ہے۔بعض اسے موقوف اور بعض مرفوع روایت کرتے ہیں ۔عبداللہ عمری ، نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں جبکہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت صحیح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو، دو رکعت ہے۔کئی ثقہ راوی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں لیکن وہ اس میں دن کی نماز کا ذکر نہیں کرتے۔ عبیداللہ سے بواسطہ نافع مروی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما رات کو دو، دو رکعتیں اور دن میں چار چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ اہل علم کا اس میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ دن اور رات کی نماز دو دو رکعت ہے یہ شافعیؒ اور احمدؒ کا قول ہے۔بعض کا کہنا ہے کہ صرف رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور اگر دن میں نوافل پڑھے جائیں تو چار چار پڑھے جائیں گے جیسے کہ ظہر وغیرہ سے پہلے کی چار رکعتیں پڑھی جاتی ہیں ۔سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۴۱۳: بَابُ كَيْفَ كَانَ يَتَطَوَّعُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ

۴۱۳: باب نبی اکرم ﷺ دن میں کس طرح نوافل پڑھتے تھے

۵۸۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُبْنُ غَيْلَانَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ نَاشُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَاَلْنَا عَلِيًّا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تُطِيْقُوْنَ ذٰلِكَ فَقُلْنَا مَنْ اَطَاقَ ذٰلِكَ مِنَّافَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَاكَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَاِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلّٰى اَرْبَعًا وَيُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَ هَا رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ

۵۸۰: عاصم بن ضمرہؒ سے روایت ہے ہم نے علیؓ سے رسول اللہ ﷺ کی دن کی نماز کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا تم میں اتنی سکت نہیں۔ہم نے کہا اگر کسی میں اتنی طاقت ہو تو؟ اس پر حضرت علیؓ نے فرمایا جب سورج اس طرف (یعنی مشرق میں) اتنا ہوتا جتنا عصر کے وقت اس طرف (مغرب کی طرف) ہوتا ہے تو آپ ﷺ دو رکعتیں پڑھتے پھر جب سورج مشرق کی طرف اس جگہ ہوتا جہاں ظہر کے وقت مغرب کی طرف ہوتا تو چار رکعتیں پڑھتے پھر ظہر سے پہلے چار اور ظہر کے بعد دو رکعت پڑھتے۔پھر عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے

الْعَصْرِ اَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ.

اور دو رکعتوں کے درمیان ملائکہ مقربین، انبیاء و رسل اور ان کے پیروکار مؤمنین، مسلمین پر سلام کے ذریعے فصل کرتے (یعنی دو دو رکعت کر کے پڑھتے)۔

۵۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِيْ تَطَوُّعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ هٰذَا وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ كَانَ يُضَعِّفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَاِنَّمَا ضَعَّفَهُ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ لِاَنَّهُ لَا يُرْوٰى مِثْلُ هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَعَاصِمُ بْنُ ضَمْرَةَ هُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْحَدِيْثِ قَالَ عَلِيُّ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ قَالَ سُفْيَانُ كُنَّا نَعْرِفُ فَضْلَ حَدِيْثِ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَلٰى حَدِيْثِ الْحَارِثِ.

۵۸۱: روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے ان سے محمد بن جعفر نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحٰق سے انہوں نے عاصم بن ضمرہ سے انہوں نے علیؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کی مثل۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔ اسحاق بن ابراہیم کہتے ہیں کہ آپ ﷺ دن میں نوافل کے متعلق مروی احادیث میں یہ سب سے بہتر حدیث ہے۔ ابن مبارک اس حدیث کی تضعیف کرتے تھے۔ ہمارے نزدیک اس کے ضعف کی وجہ یہ ہے کہ اس قسم کی روایت آپ ﷺ سے صرف اسی طریق (یعنی عاصم بن ضمرہ) سے مروی ہیں۔ واللہ اعلم۔ یعنی عاصم بن ضمرہ بحوالہ علیؓ بیان کرتے ہیں۔ عاصم بن ضمرہ بعض محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید قطان کے حوالے سے کہتے ہیں کہ سفیان نے کہا ہم عاصم بن ضمرہ کی حدیث کو حارث کی حدیث کے مقابلے میں افضل سمجھتے ہیں۔

۴۱۴: بَابُ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ فِيْ لُحُفِ النِّسَاءِ

۴۱۴: باب عورتوں کی چادر میں نماز پڑھنے کی کراہت

۵۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْاَعْلٰى نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اَشْعَثَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُصَلِّيْ فِيْ لُحُفِ نِسَائِهٖ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ رُخْصَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۸۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) کی چادروں میں نماز نہیں پڑھتے تھے امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں اجازت بھی مروی ہے۔

۴۱۵: بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْمَشْيِ وَالْعَمَلِ فِيْ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ

۴۱۵: باب نفل نماز میں چلنا جائز ہے

۵۸۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا بِشْرُ بْنُ

۵۸۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ گھر آئی

الْمُفَضَّلِ عَنْ بُرْدِبْنِ سِنَا نِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ جِئْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي الْبَيْتِ وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَمَشٰى حَتّٰى فَتَحَ لِيْ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مَكَانِهٖ وَوَصَفَتِ الْبَابَ فِي الْقِبْلَةِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

تو آپ ﷺ گھر کا دروازہ بند کر کے نماز پڑھ رہے تھے چنانچہ آپ ﷺ نے چل کر میرے لئے دروازہ کھولا اور پھر اپنی جگہ واپس چلے گئے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں دروازہ قبلہ کی طرف ہی تھا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

خلاصۃ الباب: اس پر اتفاق ہے کہ زیادہ چلنا اگر متواتر ہو تو مفسد صلوۃ ہے اور ایک ایک قدم غیر متواتر طریقہ سے چلنا مفسد نہیں تاوقتیکہ انسان مسجد سے نہ نکل جائے اگر کھلی جگہ ہو صفوں سے باہر نہ آجائے پھر اس پر بھی اتفاق ہے کہ عمل کثیر مفسد صلوۃ ہے اور عمل قلیل مفسد نہیں ہے۔

۴۱۶: بَابُ مَاذُكِرَ فِيْ قِرَاءَةِ سُوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ

۴۱۶: باب ایک رکعت میں دوسورتیں پڑھنا

۵۸۴: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاوَائِلٍ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ عَبْدَ اللّٰهِ عَنْ هٰذَا الْحَرْفِ غَيْرَ اٰسِنٍ اَوْيَاسِنٍ قَالَ كُلُّ الْقُرْاٰنِ قَرَاءْتَ غَيْرَهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اِنَّ قَوْمًا يَقْرَءُوْنَهٗ يَنْثُرُوْنَهٗ نَثْرَالدَّقَلِ لَايُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ السُّوَرَ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ قَالَ فَاَمَرْنَا عَلْقَمَةَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ عِشْرُوْنَ سُوْرَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَ كُلِّ سُوْرَتَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۸۴: حضرت عبداللہؓ سے اس حرف ''غَيْرَ اٰسِنٍ اَوْيَاسِنٍ'' کے متعلق پوچھا تو عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: کیا تم نے اس کے علاوہ پورا قرآن پڑھ لیا ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ ابن مسعودؓ نے فرمایا کچھ لوگ قرآن کو اس طرح پڑھتے ہیں جیسے کوئی ردی کھجوروں کو بکھیرتا ہے اور قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتا۔ مجھے ایسی متشابہ سورتوں کا علم ہے جنہیں آپ ﷺ آپس میں ملا کر پڑھتے تھے۔ راوی کہتے ہیں ہم نے علقمہ سے کہا تو انہوں نے ابن مسعودؓ سے ان سورتوں کے بارے میں پوچھا اس پر انہوں نے فرمایا وہ مفصل کی بیس سورتیں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رکعت میں دو، دوسورتیں ملا کر پڑھتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب: ایک ایک رکعت میں دوسورتیں پڑھنا بالاتفاق اور بلا کراہت جائز ہے البتہ ایک رکعت میں دوسورتوں کو اس طرح جمع کرنا کہ ان دونوں کے درمیان ایک یا کئی سورتیں پچھے سے چھوٹی ہوئی ہوں مکروہ ہے۔

۴۱۷: بَابُ مَاذُكِرَفِيْ فَضْلِ الْمَشْيِ اِلَى الْمَسْجِدِ وَمَا يُكْتَبُ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ فِيْ خُطَاهُ

۴۱۷: باب مسجد کی طرف چلنے کی فضیلت اور قدموں کا ثواب

۵۸۵: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ سَمِعَ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ

۵۸۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اچھی طرح وضو کر

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ لَا يُخْرِجُهٗ اَوْقَالَ لَا يَنْهَزُهٗ اِلَّا اِيَّاهَا لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً اَوْحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

کے نماز کے لئے نکلتا ہے بشرطیکہ اسے نماز کے علاوہ کسی اور چیز نے نہ نکالا ہو، یا فرمایا نہ اٹھایا ہو تو اس کے ہر قدم پر اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند فرماتا اور ایک گناہ مٹاتا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۱۸: بَابُ مَاذُكِرَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ اَنَّهٗ فِي الْبَيْتِ اَفْضَلُ

۴۱۸: باب مغرب کے بعد گھر میں نماز پڑھنا (نوافل) افضل ہے

۵۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي الْوَزِيْرِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ ابْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْ مَسْجِدِ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ الْمَغْرِبَ فَقَامَ نَاسٌ يَتَنَفَّلُوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فِي الْبُيُوْتِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالصَّحِيْحُ مَارُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهٖ وَ قَدْ رُوِيَ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ فَمَازَالَ يُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ دَلَالَةٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي الْمَسْجِدِ.

۵۸۶: حضرت سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنواشہل کی مسجد میں مغرب کی نماز پڑھی پس کچھ لوگ نفل پڑھنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کو چاہئے کہ یہ نماز اپنے گھروں میں پڑھو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس روایت کے علاوہ اسے نہیں جانتے۔ اور صحیح وہ ہے جو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کے بعد گھر میں دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہ مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز پڑھی اور پھر عشاء تک نماز پڑھنے میں مشغول رہے پس اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کے بعد مسجد میں بھی نماز پڑھی۔

۴۱۹: بَابُ فِي الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ مَايُسْلِمُ الرَّجُلُ

۴۱۹: باب جب کوئی شخص مسلمان ہو تو غسل کرے

۵۸۷: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَغَرِّ بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ خَلِيْفَةَ ابْنِ حُصَيْنٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ اَنَّهٗ اَسْلَمَ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنْ يَّغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ

۵۸۷: حضرت قیس بن عاصمؓ سے روایت ہے کہ وہ اسلام لائے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں پانی اور بیری کے پتوں سے نہانے کا حکم دیا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ اگر کوئی شخص اسلام قبول کرے تو اس کے لئے غسل

لِلرَّجُلِ اِذَا اَسْلَمَ اَنْ يَغْتَسِلَ وَيَغْسِلَ ثِيَابَهُ.

کرنا اور کپڑے دھونا مستحب ہے۔

۴۲۰: بَابُ مَاذُكِرَ مِنَ التَّسْمِيَةِ فِيْ دُخُوْلِ الْخَلَاءِ

۴۲۰: باب بیت الخلاء جاتے وقت بسم اللہ پڑھے

۵۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا الْحَكَمُ بْنُ بَشِيْرِ بْنِ سَلْمَانَ نَا خَلَّادُ الصَّفَّارُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ النَّصْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سِتْرُمَا بَيْنَ اَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِيْ اٰدَمَ اِذَادَخَلَ اَحَدُ هُمُ الْخَلَاءَ اَنْ يَقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَانَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاِسْنَادُهُ لَيْسَ بِذٰلِكَ وَقَدْرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ شَيْءٌ فِيْ هٰذَا.

۵۸۸: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنوں کی آنکھوں اور انسانوں کی شرمگاہوں کا پردہ یہ ہے کہ جب کوئی بیت الخلاء جائے تو ''بسم اللہ'' پڑھ لے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے اس روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور اس کی سند قوی نہیں ۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اس باب میں کچھ مروی ہے۔

۴۲۱: بَابُ مَاذُكِرَ مِنْ سِيْمَا هٰذِهِ الْاُمَّةِ مِنْ اٰثَارِ السُّجُوْدِ وَالطُّهُوْرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

۴۲۱: باب قیامت کے دن اس امت کی نشانی وضو اور سجدوں کی وجہ سے ہوگی

۵۸۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو اَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ خُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرٌّ مِنَ السُّجُوْدِ مُحَجَّلُوْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ.

۵۸۹: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میری امت کے چہرے سجدوں کی وجہ سے اور ہاتھ پیر وضو کی وجہ سے چمک رہے ہوں گے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے یعنی عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔

۴۲۲: بَابُ مَايُسْتَحَبُّ مِنَ التَّيَمُّنِ فِي الطُّهُوْرِ

۴۲۲: باب وضو دائیں طرف سے شروع کرنا مستحب ہے

۵۹۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ الْاَحْوَصِ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ طُهُوْرِهٖ اِذَا تَطَهَّرَ وَفِيْ تَرَجُّلِهٖ اِذَا تَرَجَّلَ وَفِي انْتِعَالِهٖ اِذَا انْتَعَلَ وَاَبُو الشَّعْثَاءِ اسْمُهُ سُلَيْمُ بْنُ اَسْوَدَ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۹۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ طہارت (وضو وغیرہ) میں داہنی طرف سے شروع کرنا پسند کرتے تھے اسی طرح کنگھی کرتے وقت اور جوتی پہنتے وقت بھی داہنی طرف سے ہی شروع کرنا پسند کرتے تھے۔ ابوشعثا کا نام سلیم بن اسود محاربی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۲۳: بَابُ ذِكْرُ قَدْرِ مَايُجْزِئُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْوُضُوْءِ

۵۹۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنِ ابْنِ جَبْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ يُجْزِئُ فِي الْوُضُوْءِ رِطْلَانِ مِنْ مَاءٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ عَلٰى هٰذَا اللَّفْظِ وَرَوٰى شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمَكُّوْكِ وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسَةِ مَكَاكِيَّ.

۴۲۳: باب وضو کے لئے کتنا پانی کافی ہے

۵۹۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کے لئے دو رطل (ایک سیر) پانی کافی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس کے یہ الفاظ شریک کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ شعبہ، عبداللہ بن عبداللہ بن جبر سے اور وہ انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک صاع (پانی) سے وضو فرماتے اور غسل کے لئے پانچ صاع (پانی) استعمال فرماتے۔

۴۲۴: بَابُ مَاذُكِرَ فِي نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ الرَّضِيْعِ

۵۹۲: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي حَرْبِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ فِي بَوْلِ الْغُلَامِ الرَّضِيْعِ يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ قَالَ قَتَادَةُ هٰذَا مَالَمْ يَطْعَمَا فَاِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِيْعًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ رَفَعَ هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ قَتَادَةَ وَوَقَفَهُ سَعِيْدُ بْنُ اَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

۴۲۴: باب دودھ پیتے بچے کے پیشاب پر پانی بہانا کافی ہے

۵۹۲: حضرت علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ پیتے بچے کے پیشاب کے بارے میں فرمایا کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی بہا دینا کافی ہے اور لڑکی کے پیشاب کو دھونا ضروری ہے۔ قتادہؒ کہتے ہیں یہ اس صورت میں ہے جب تک کھانا نہ کھاتے ہوں۔ اگر کھانا کھاتے ہوں تو پھر دونوں کا پیشاب دھویا جائے گا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ اس حدیث کو ہشام دستوائی نے قتادہ کی روایت سے مرفوع اور سعید بن ابوعروبہ نے قتادہ ہی کی روایت سے موقوف روایت کیا ہے۔

۴۲۵: بَابُ مَاذُكِرَ فِي الرُّخْصَةِ لِلْجُنُبِ فِي الْاَكْلِ وَالنَّوْمِ اِذَا تَوَضَّأَ

۵۹۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا قَبِيْصَةُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَمَّارٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ رَخَّصَ لِلْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَاْكُلَ اَوْ يَشْرَبَ اَوْ يَنَامَ اَنْ يَتَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۴۲۵: باب جنبی اگر وضو کر لے تو اس کے لئے کھانے کی اجازت ہے

۵۹۳: حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی کے بارے میں فرمایا کہ اگر وہ کھانا پینا یا سونا چاہے تو اس طرح وضو کرے جیسے نماز کے لئے وضو کرتا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۲۶: بَابُ مَاذُكِرَ فِي فَضْلِ الصَّلٰوةِ

۵۹۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي زِيَادٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ

۴۲۶: باب نماز کی فضیلت

۵۹۴: حضرت کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

مُوسٰی نَا غَالِبُ اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ عَائِذِ الطَّائِیِّ عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اُعِیْذُکَ بِاللّٰهِ یَا کَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ مِنْ اُمَرَآءَ یَکُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ فَمَنْ غَشِیَ اَبْوَابَهُمْ فَصَدَّقَهُمْ فِیْ کَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰی ظُلْمِهِمْ فَلَیْسَ مِنِّیْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَا یَرِدُ عَلَیَّ الْحَوْضَ وَمَنْ غَشِیَ اَبْوَابَهُمْ اَوْلَمْ یَغْشَ وَلَمْ یُصَدِّقْهُمْ فِیْ کَذِبِهِمْ وَلَمْ یُعِنْهُمْ عَلٰی ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ وَسَیَرِدُ عَلَیَّ الْحَوْضَ یَا کَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ الصَّلٰوةُ بُرْهَانٌ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ حَصِیْنَةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِیُٔ الْخَطِیْئَةَ کَمَا یُطْفِیُٔ الْمَآءُ النَّارَ یَا کَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ اَنَّهٗ لَا یَرْبُوْا لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ اِلَّا کَانَتِ النَّارُ اَوْلٰی بِهٖ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَلَمْ یَعْرِفْهُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوْسٰی وَاسْتَغْرَبَهٗ جِدًّا وَقَالَ مُحَمَّدٌ ثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوْسٰی عَنْ غَالِبٍ بِهٰذَا.

ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے کعب بن عجرہ میں تجھے ان امراء سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں جو میرے بعد ہوں گے۔ جو شخص ان کے دروازوں پر آ کر ان کے جھوٹ کو سچ اور ان کے ظلم میں ان کی اعانت کرے گا اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں اور وہ حوض (کوثر) پر نہ آ سکے گا۔ اور جو ان کے دروازوں کے قریب آئے یا نہ آئے لیکن نہ تو اس نے انکے جھوٹ کی تصدیق کی اور نہ ہی ظلم پر انکا مددگار رہا وہ مجھ سے اور میں اس سے وابستہ ہوں۔ ایسا شخص میرے حوض (کوثر) پر آ سکے گا۔ اے کعب بن عجرہ نماز دلیل و حجت اور روزہ مضبوط ڈھال ہے (گناہوں سے) اور صدقہ گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جیسے کہ پانی آگ کو۔ اے کعب بن عجرہ کوئی گوشت ایسا نہیں جو حرام مال سے پرورش پاتا ہو اور آگ کا حقدار نہ ہو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے اس کے متعلق پوچھا وہ بھی اسے عبیداللہ بن موسیٰ کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور اسے بہت غریب کہتے ہیں امام بخاریؒ نے کہا ہے کہ ہم سے اس حدیث کی روایت نمیر نے کی ہے اور وہ عبیداللہ بن موسیٰ سے غالب کے حوالے سے روایت کرتے ہیں۔

۴۲۷. بَابُ مِنْهُ

۴۲۷: باب اسی سے متعلق

۵۹۵: حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْکُوْفِیُّ نَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ سُلَیْمُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَخْطُبُ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّکُمْ وَصَلُّوْا خَمْسَکُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَکُمْ وَاَدُّوْا زَکٰوةَ اَمْوَالِکُمْ وَاَطِیْعُوْا ذَا اَمْرِکُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّکُمْ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ اُمَامَةَ مُنْذُ کُمْ سَمِعْتَ هٰذَا الْحَدِیْثَ قَالَ سَمِعْتُ وَاَنَا ابْنُ ثَلٰثِیْنَ سَنَةً قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۵۹۵: حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اپنے پروردگار اللہ رب العزت سے ڈرو، پانچ نمازیں پڑھو، رمضان کے روزے رکھو، اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو، اپنے امراء کا حکم مانو اور اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔ راوی کہتے ہیں میں نے ابوامامہؓ سے پوچھا! آپ ﷺ نے یہ حدیث کب سنی؟ انہوں نے فرمایا میں اس وقت تیس سال کا تھا جب میں نے یہ حدیث سنی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

چند اہم کتب احادیث کے تراجم

صحیح مسلم شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا عزیز الرحمٰن

سنن ابوداؤد شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

سنن ابن ماجہ شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا قاسم امین

سنن نسائی شریف ﴿۲ جلدیں﴾

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

ریاض الصالحین ﴿۲ جلدیں﴾

مترجم: مولانا شمس الدین

نزہۃ المتقین شرح ریاض الصالحین ﴿اردو﴾

مترجم: مولانا شمس الدین

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸۔اردو بازار لاہور ○ پاکستان